Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

# فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الایمان والنذور ، کتاب الحظر والاباحۃ ، کتاب الحدود
کتاب السیر ، کتاب اللقطۃ

افادات

مفتی اعظم ، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحب

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

# Maktaba Tul Ishaat

تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاون لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

## اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

| | | |
|---|---|---|
| تفاسیر | خطبات | منطق |
| احایث | سیرت | معانی |
| فقہ | تاریخ | تصوف |
| سوانح حیات | صرف | تقابل ادیان |
| درس نظامی | نحو | تجوید |
| لغت | فلسفہ | نعت |
| فتاوی | حکمت | تراجم |
| اصلاحی | بلاغت | تبلیغ و دعوت |
| آڈیو دروس | مناظرے | تمام فنون |

maktaba.tul.ishaatofficial@gmail.com

Maktaba Tul Ishaat.com

مکمل و مدلل

# فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الأیمان والنذور ، کتاب القصاص ، کتاب الحدود
کتاب السیر ، کتاب اللقطه

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانیؒ

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ

حسب هدایت

حضرت مولانا مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دار العلوم دیوبند

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دوازدہم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاکسار مرتب کا دل حمد وشکر خداوندی سے لبریز اور اس کی پیشانی رب العلمین کے آگے سجدہ ریز ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل وکرم سے کسی لائق بنایا، اور مجھ جیسے ظلوم وجہول کو فتاوی دارالعلوم دیوبند کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ کی عظیم خدمت پر لگایا۔ فالحمد للہ حمداً کثیرا

فتاوی دارالعلوم کی بارہویں جلد آج قارئین اور اہل علم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے دل اطمینان ومسرت محسوس کررہا ہے اور بے ساختہ زبان قلم پر یہ مصرع آرہا ہے

شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

زیر نظر جلد میں کتاب الأیمان والنذور، کتاب القصاص، کتاب الحدود، کتاب السیر اور کتاب اللقطہ سے متعلق وہ تمام احکام ومسائل آگئے ہیں جو رجسٹر نقل فتاوی میں درج تھے۔

مرتب نے حسب سابق اس جلد کی ترتیب وتزئین اور تحشیہ پر بھی اپنی بساط کے مطابق محنت کرنے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔ یوں خطاونسیان انسانی خمیر میں ودیعت ہے۔ اگر کہیں بھول چوک ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اللہ تعالیٰ کا احسان وشکر ہے کہ فتاوی دارالعلوم دیوبند کا یہ سلسلہ اہل علم میں مقبول ہے اور دنیائے اسلام اس سے برابر مستفید ہو رہی ہے، اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب کہ اس کو جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند جیسے علمی اور تعلیمی ادارہ اور اسکے مفتی اعظم، عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی قدس سرہ سے نسبت حاصل ہے

فتاوی کا جو حصہ رہ گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس کی ترتیب و تزئین اور نخشہ واشاعت کی بھی توفیق عطا کرے اور ہم جلد سے جلد اسے آپ حضرات اہل علم کی خدمت میں پیش کر سکیں۔

یہاں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین مجلس شوریٰ کی خدمت بابرکت میں ہدیہ امتنان وتشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں، جن کی تعلیم وتربیت حوصلا افزائی اور اعتماد سے یہ کام انجام پایا۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ انجام پائے گا۔

استفادہ کرنے والوں سے درخواست ہے دارالعلوم کے تحفظ وبقا اور خاکسار کیلئے صلاح وفلاح کی دعا فرمائیں۔ اخیر میں رب العزت سے التجا ہے کہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمالے اور اسے ہمارے لئے زاد آخرت بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ آمِينَ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ

طالب دعاء

محمد ظفیر الدین غفرلہ

مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند

۱۰ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

Maktaba Tul Ishaat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فہرست عنوانات فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دوازدہم


| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| **کتاب الایمان** | |
| **قسم کھانے اور اسکے کفارہ سے متعلق احکام و مسائل** | |
| حلف بالقرآن جائز ہے یا نہیں | ۳۳ |
| قسم کھائی کہ اگر زید پر ظلم کروں تو کافر ہو جاؤں شرعاً اس کا کیا حکم ہے | ۳۴ |
| قرآن مجید کی قسم کھانے سے انکار پر کیا حکم ہے | ۳۴ |
| ایمان کی قسم کھانا کیسا ہے | ۳۵ |
| قسم کھائی اور نکاح میں دھوکا ہو گیا کیا حکم ہے | ۳۵ |
| بیوی سے کسی وجہ سے ہمبستر نہ ہونے کی قسم کھانا | ۳۶ |
| ان شاء اللہ کیساتھ قسم کھانے کا حکم | ۳۶ |
| نابالغ قرآن شریف اٹھائے تو اس کا کیا حکم ہے | ۳۷ |
| شریعت کے کسی کام پر اہل برادری سے عہد لینا | ۳۷ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| غیر اللہ کی قسم کیسی ہے | ۳۷ |
| مورثوں کے حلف کا اثر وارثوں پر پڑتا ہے یا نہیں | ۳۸ |
| قسم کھائی جائداد سے کچھ نہیں لونگا وارث ہونے کے بعد کیا کرے | ۳۹ |
| دوسرے نے قسم دی کہ یہ کام کرنا ہے اس نے نہیں کیا تو کیا حکم ہے | ۴۰ |
| کلمہ پڑھ کر قسم کھانے سے قسم ہوگی یا نہیں | ۴۰ |
| فلاں کام کروں تو دیدار خدا سے محروم رہوں پھر کر لیا کیا حکم ہے | ۴۱ |
| خنزیر کھانے کی قسم کھائی پھر توڑ دی کیا حکم ہے | ۴۱ |
| ہزار روزہ کی قسم کھائی کیا کرے | ۴۲ |
| یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنے باپ کا نہیں قسم نہیں ہے | ۴۲ |
| ایسا کروں تو خدا درسول سے بیزار ہوں کیا قسم ہے | ۴۲ |
| ناجائز بات پر حلف لینا درست نہیں مگر قسم توڑنے سے کفارہ ہوگا | ۴۳ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| جانور کا دودھ نہ کھانے کا جب حلف لیا تو گھی وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا | ۴۴ |
| کسی مزار پر جانے سے انکار حلف سے انکار نہیں | ۴۴ |
| حلف کے بعد دعوی میں زیادتی جائز نہیں | ۴۵ |
| ہاتھ پر قرآن دے کر حلف دینے سے حلف ہو جاتا ہے | ۴۵ |
| جب قسم کے خلاف کسی وجہ سے بھی کیا تو کفارہ ہوگا | ۴۶ |
| خلاف قسم کرنے سے کفارہ لازم ہے | ۴۶ |
| قرآن سے حلف دلانا درست ہے | ۴۶ |
| جب قسم کے مطابق ادا نہیں کیا تو کفارہ ہوگا | ۴۷ |
| کفارہ ادا کرنیکے بعد قسم باقی نہیں رہتی | ۴۷ |
| کہا شفاعت سے محروم ہوں اگر ایسا کروں یمین نہیں | ۴۸ |
| قسم باپ نے کھائی تو بیٹے کی خلاف درزی سے قسم نہیں ٹوٹے گی | ۴۸ |
| جسکے ساتھ عدم شرکت کی قسم کھائی تھی اسکے بیٹے کے ساتھ شرکت سے حانث نہیں ہوگا | ۴۸ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قسم کا کفارہ دیکر اسکے خلاف کام میں شرکت | ۴۹ |
| یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنی ماں کو دفن کروں قسم نہیں | ۵۰ |
| ایسا کروں تو کلام اللہ کی مار پڑے | ۵۰ |
| ایسا کروں تو اللہ اور رسول سے دور رہوں کہنا قسم ہے | ۵۱ |
| اللہ کی دہائی دینے سے قسم نہیں ہوتی | ۵۲ |
| ملازم کو حلف دلا کر ملازم رکھنا کیسا ہے | ۵۲ |
| تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دینے سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے | ۵۳ |
| مالدار کا کفارہ میں روزہ رکھنا کافی نہیں | ۵۳ |
| والدہ کے کہنے سے کام کرنا چاہیئے | ۵۳ |
| کہا اس باغ کا آم کھاؤں تو سور کھاؤں قسم ہے | ۵۴ |
| ناجائز و غلط بات حلف لینے کے بعد توڑ دینا درست ہے | ۵۴ |
| قسم توڑنے پر کفارہ | ۵۵ |
| قسم جب توڑے گا کفارہ دینا ہوگا | ۵۵ |
| قسم توڑنے سے نہ منافق ہوتا ہے اور نہ اس کی بیوی مطلقہ ہوتی ہے | ۵۶ |

Maktaba Tul Ishaat.com


| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قسم کھائی اور اس کے خلاف کیا تو کفارہ لازم ہوگا کافر نہ ہوگا | ۵۶ |
| قسم کھائی کہ فلاں آئیگا تو مسجد میں نہیں آؤں گا گناہ ہے | ۵۶ |
| نہ ملنے کی قسم کھائی پھر ملا تو کفارہ دینا ہوگا | ۵۷ |
| نہ کھانے کی قسم کھائی تھی اور کھایا تو کفارہ دینا ہوگا | ۵۷ |
| قسم کھائی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا، کرے گا تو کفارہ ہوگا | ۵۸ |
| نہ کہنے کی قسم کھائی تھی اور کہدیا تو حانث ہوگا | ۵۸ |
| قسم کے خلاف کرنیسے کفارہ دینا ہوگا | ۵۹ |
| ایسا کروں تو دین وایمان سے خارج ہوجاؤں قسم ہے | ۵۹ |
| غصہ میں قسم کھانے سے بھی قسم ہوجاتی ہے | ۶۰ |
| قرآن شریف کی قسم کھانا | ۶۰ |
| قرآن غیر اللہ میں ہے یا نہیں اور اس کی قسم کیسی ہے | ۶۰ |
| کہنا کہ تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو والدین سے کھاؤں قسم نہیں | ۶۱ |
| ظہار طلبہ دینے کو یا آنحضرت صلعم کو ضامن کرکے کہنا قسم نہیں۔ | ۶۲ |
| اس کو کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی | ۶۲ |
| قسم کھائی کہ بیس دن بیوی سے ہمبستری نہیں کروں گا اور کرلیا تو کفارہ دینا ہوگا | ۶۳ |
| مسلمان سے ملنے کی قسم | ۶۳ |
| یہ کام کروں تو میری ماں پر طلاق کہنے سے قسم نہیں ہوتی | ۶۴ |
| ناجائز قسم توڑنے سے بھی کفارہ آتا ہے | ۶۵ |
| کفارۂ ظہار طلبہ کو دینے سے ادا ہوجاتا ہے | ۶۵ |
| خلاف قسم کرنے سے کفارہ دینا ہوگا۔ | ۶۶ |
| یمین طلاق سے بچنے کی صورت | ۶۶ |
| فلاں عورت سے نکاح کرنے کی قسم کھائی تو دوسری سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں | ۶۷ |
| قسم کے بعد جب خلاف قسم کیا تو کفارہ آئے گا۔ | ۶۷ |
| جس قصاب کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی اگر اسکا گوشت دوسرے کے گھر کھالے تو کیا حکم ہے | ۶۸ |
| پکا ہوا گوشت کھانے سے بھی کفارہ ہوگا | ۶۹ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| غریب کیلئے کفارہ ہے یا نہیں | ۶۹ |
| جنھوں نے قسم نہ کھائی ان پر کفارہ نہیں | ۶۹ |
| کہا ایسا کروں تو امت خدیجہ سے باہر ہو جاؤں قسم ہو گئی | ۷۰ |
| قسم کھائی کہ فلاں دن قرض ادا کر دونگا اگر پہلے ادا کر دیا تو حانث نہیں | ۷۰ |
| دل میں قسم کھائی تو اس کے خلاف کرنے سے حانث نہیں ہوگا | ۷۰ |
| قرآن کی قسم کھانا | ۷۱ |
| کار خیر کیلئے قسم لینا کیسا ہے | ۷۲ |
| پیغمبر بھی آئے تو یہ کام نہ کروں قسم نہیں | ۷۲ |
| نہ بولنے کا حلف لیا کیا کرے | ۷۲ |
| قسم کھائی کہ شادی نہیں کروں گا اب کرنا چاہتا ہے کیا کرے | ۷۳ |
| ایسا ہوا تو اسلام سے خارج ہو جاؤں یہ حلف ہے | ۷۴ |
| قسم توڑنے سے کفارہ آئے گا | ۷۴ |
| قسم کھائی کہ فلاں کام نہیں کرونگا اب کرنا چاہتا ہے کیا کرے | ۷۵ |
| کہا بکری چیز کھاؤں تو سور کا گوشت کھاؤں | ۷۵ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| عورت نے قسم کھائی کہ گھر ویران کردونگی تو دو اسکا کفارہ دے | ۷۶ |
| شرط کی وجہ سے قسم کھائی تو شرط ختم ہونے سے قسم ختم نہیں ہوگی | ۷۶ |
| نہ بولنے کی قسم کھائی تو جب بولے گا حانث ہوگا | ۷۷ |
| قسم کھائی فلاں چیز نہیں دوں گا پھر خوشی سے دیا کیا حکم ہے | ۷۷ |
| قسم کھائی کہ زندگی بھر نکاح نہیں کروں گی اب کرنا چاہتی ہے | ۷۸ |
| قسم کھائی رات بیوی سے نہیں ملونگا پھر ملا | ۷۹ |
| امام کے ساتھ کلام گلوچ | ۷۹ |
| کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی | ۸۰ |
| رسومات چھوڑ دینے کی قسم کھائی پھر کیا تو کفارہ آئے گا | ۸۰ |
| قرآن کی قسم کھانا کیسا ہے۔ | ۸۱ |
| فلاں چیز نہیں رکھی تو ماروں گا اس سے قسم نہیں ہوگی | ۸۱ |
| دعا علیہ سے مدعی کی موجودگی میں قسم لینا چاہئے | ۸۱ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قسم کھانے کے بعد گو قرض خواہ مہلت دے لیکن خلاف ورزی پر کفارہ ہوگا | ۸۲ |
| کفارہ دینے کے بعد وہ دوبارہ عائد نہ ہوگی | ۸۲ |
| ایمان کی قسم | ۸۲ |
| مسلمان سے ترک موالات | ۸۲ |
| قسم کھا کر توڑنا | ۸۲ |
| انشاء اللہ کیساتھ قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی | ۸۳ |
| کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی اور دودھ پی لیا کیا حکم ہے | ۸۴ |
| شرکت کی قسم کھائی تھی مگر ناجائز امور ہو تو کفارہ دے کر قسم توڑ دے | ۸۴ |
| ولایتی کپڑے کے عدم استعمال کی قسم سے پہلے کے کپڑے ناجائز نہیں ہوئے | ۸۵ |
| جھوٹی قسم کھانے والے کا حکم | ۸۵ |
| ہم نے قسم کھائی کہ دوسرے کو کام نہیں سکھائیں گے کیسا ہے | ۸۶ |
| شادی ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کہ شادی نہیں ہوئی | ۸۷ |
| فلاں کا مرتکب ہوں تو بہت حرام کردے قسم نہیں | ۸۸ |
| بار بار قسم کھائی اور خلاف ورزی کی کیا کرے | ۸۸ |
| ایسا ہو تو کلام پاک کی مار ہو قسم ہے یا نہیں | ۸۹ |
| کسی کو نکلوانے کی قسم کھائی اور کامیاب نہ ہوا تو ؟ | ۸۹ |
| جان کے خوف سے غلط قسم لینا کیسا ہے | ۹۰ |
| قسم کے بعد خلاف ورزی کرنے سے حانث ہوگا | ۹۰ |
| جب تک قرض ادا نہ ہوگا روزہ رکھوں گی یہ نذر نہیں۔ | ۹۱ |
| خلاف قسم گورنمنٹ کالج میں پڑھنے سے کفارہ دینا ہوگا | ۹۱ |
| معصیت والی قسم توڑنا واجب ہے | ۹۲ |
| قسم کھانا کیسا ہے | ۹۲ |
| غیر اللہ کی قسم کیسی ہے | ۹۳ |
| غیر اللہ کی قسم جائز نہیں | ۹۳ |
| تشطریخ کے سلسلہ میں قسم | ۹۴ |
| قرآن ہاتھ میں لے کر حلف کرنا۔ | ۹۵ |
| فلاں سے جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو طلاق اسکے بعد اس نے خود دیدیا | ۹۶ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قسم کھائی کہ فلاں منکوحہ سے نکاح کروں گا کیا حکم ہے | ۹۶ |
| فلاں کے سوا دوسری سے نکاح کروں تو اس کو طلاق | ۹۷ |
| طلاق کے بعد اس سے دوبارہ نکاح جائز ہے | ۹۷ |
| **باب النذور** | ۹۸ |
| نذر و منت ماننا اور اس سے متعلق احکام و مسائل | |
| جس جانور کی منت مانی تھی جب وہ مرجائے تو کیا کرے | ۹۸ |
| بزرگ کیلئے نذر اور اسکے گوشت کا حکم | ۹۸ |
| نذر کی گائے کے بچہ کا حکم | ۹۹ |
| متعین مقدار کھانے کی نذر اور اسکا حکم | ۹۹ |
| نذر کی قربانی سے واجب قربانی ادا نہیں ہوگی | ۱۰۰ |
| سوال کی مزید تفصیل | ۱۰۰ |
| گائے نذر مانی اور اس کی قیمت دیدی تو نذر ادا ہوگئی | ۱۰۱ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| ہم کنوئیں کا ملنے پر ایک نذر | ۱۰۲ |
| سماع موتی اور نذر اولیاء کرام | ۱۰۲ |
| نذر پوری نہ ہوئی تو نذر کے روپے کا حکم کیا ہے | ۱۰۲ |
| نذر کی قربانی کا گوشت فقراء کا حصہ ہے | ۱۰۳ |
| منت کا گوشت خود کھانا جائز نہیں | ۱۰۳ |
| نذر مطلق کی گائے میں قربانی کے شرائط ہیں یا نہیں | ۱۰۴ |
| نذر کی قربانی میں شرائط قربانی کا لحاظ | ۱۰۴ |
| نذر کا جانور کیسا ہو۔ | ۱۰۵ |
| شیرینی تقسیم کرنے کی نذر اور اسکا حکم | ۱۰۵ |
| نذر کے جانور میں عمر کا لحاظ | ۱۰۵ |
| گائے کے صدقہ کرنے کی نذر مانی تو عمر کا لحاظ ہوگا | ۱۰۶ |
| نذر کی قربانی کے گوشت کا حکم | ۱۰۶ |
| نذر کے جانور میں عمر کی قید | ۱۰۶ |
| ماں نے بیٹے کے بیل کی قربانی کی نذر مانی بیٹا راضی نہیں کیا کرے | ۱۰۷ |
| ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل کی نذر مانی کیا کرے | ۱۰۸ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| زیورات کے صدقہ کی نذر کی صورت میں قیمت دینا کیسا ہے | ۱۰۹ |
| مٹھائی کی نذر کی تو اس کی قیمت سے کپڑا بنا کر دینا جائز ہے | ۱۰۹ |
| نذر کا کھانا محتاجوں کا حق ہے | ۱۱۰ |
| تاریخ متعین سے پہلے نذر پوری کر دے تو کیا حکم ہے | ۱۱۰ |
| باپ کی بیوہ کو نذر کے روپے دینا جائز ہے | ۱۱۱ |
| نذر کی قربانی کرنے سے پہلی واجب قربانی ادا نہ ہوگی | ۱۱۱ |
| نذر معین میں گوشت کے بجائے زندہ جانور دینا | ۱۱۱ |
| مسجد میں سونے کا چراغ جلانے کی منت | ۱۱۲ |
| بغیر قبضہ قرضدار کو معاف کر دینے سے نذر ادا نہ ہوگی | ۱۱۲ |
| گائے کے ذبح کرنے میں نیت کا اعتبار | ۱۱۳ |
| جس متعین جانور کی نذر مانی اس کا دے دینا کافی ہے۔ | ۱۱۴ |
| مسجد میں بتاشہ تقسیم کرنے کی نذر | ۱۱۴ |
| لڑکا کی سلامتی پر نذر | ۱۱۵ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مسجد میں جو زمین دی اسمیں مدرسہ بنانے کا حکم | ۱۱۵ |
| اونٹ کی نذر مانی اونٹ نہ ملے تو کیا کہے | ۱۱۶ |
| نذر کے جانور سے نفع حاصل کرنا | ۱۱۶ |
| چرس کی نذر صحیح نہیں | ۱۱۷ |
| بیمار نذر بعد صحت پوری کرے اور صحت نہ ہونیکی صورت میں فدیہ دے | ۱۱۷ |
| صحت کے لئے فدیہ دینا جائز ہے | ۱۱۸ |
| گائے ذبح کرنیکی نذر میں عمر کا لحاظ ہوگا | ۱۱۸ |
| صرف نذر کی نیت سے نذر واجب نہیں ہوتی | ۱۱۹ |
| نذر مانی کہ ایسا ہوجائے تو قرآن ختم کرادونگا | ۱۲۰ |
| نیاز بنام حضرت حسین رضہ کا حکم۔ | ۱۲۱ |
| قربانی کی نذر میں قربانی ضروری ہے یا قیمت بھی دے سکتا ہے | ۱۲۲ |
| نذر معین میں عمر کی قید | ۱۲۲ |
| مٹھائی کی نذر میں کوئی بھی مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے | ۱۲۲ |
| نذر میں اسکی قیمت غیر مستحق کو لینا جائز نہیں۔ | ۱۲۳ |
| نذر کی مٹھائی غیر مستحق کے لئے درست نہیں | ۱۲۳ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| منت کا روپیہ فقراء کو دینا چاہیئے مجلس حسین پر خرچ نہ کرے | ۱۲۳ |
| چادر چڑھانے کی نذر درست نہیں | ۱۲۴ |
| نذر میں جب شرط نہ پائی جائے تو کیا کرے | ۱۲۴ |
| مسجد بنانے کی نذر کا حکم | ۱۲۵ |
| نذر کی متعدد صورتیں | ۱۲۶ |
| اتنے روپے سے اللہ کی نیاز کی وصیت کی، کیا حکم ہے | ۱۲۶ |
| نذر کا مصرف کیا ہے | ۱۲۷ |
| زبان سے کہنا انعقاد نذر کیلئے ضروری ہے | ۱۲۸ |
| نذر شرعی کی تحقیق | ۱۲۹ |
| مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر | ۱۲۹ |
| نذر کا صحیح طریقہ | ۱۳۰ |
| جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں | ۱۳۰ |
| نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں | ۱۳۱ |
| کہا اگر یہ بچ گیا تو ذبح کرکے نمازیوں کو کھلاؤں گا۔ | ۱۳۱ |
| اللہ ایسا کرے تو مسجد میں مٹھائی دوں گا یہ نذر ہے | ۱۳۲ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| زمین کے پورے پلاٹ ملنے پر نذر مانی مگر ملا تہائی، کیا حکم ہے | ۱۳۲ |
| نذر کے واجب ہونے کی شرط | ۱۳۳ |
| مسجد میں کھانے کی چیز آتی ہے اسکا حکم | ۱۳۴ |
| مرغ، کیلا وغیرہ کی نذر پر فقراء صحیح ہے | ۱۳۴ |
| نذر پیر کے نام پر جائز نہیں | ۱۳۵ |
| پیر کا بکرا دینا یا نذر ماننا جائز نہیں | ۱۳۶ |
| مسجد کے نام پر نذر اور اسکا حکم | ۱۳۶ |
| نذر بھیک مانگ کر پورا کرنا غریب کے لئے جائز نہیں | ۱۳۶ |
| غیر اللہ کی نذر کرنا جائز نہیں | ۱۳۷ |
| اگر یہ بچہ اچھا ہوا تو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤں گا | ۱۳۸ |
| غیر اللہ کی منت یا نذر و نیاز کا کیا حکم ہے | ۱۳۸ |
| اللہ کے نام کی نیاز کے مستحق فقراء ہیں | ۱۳۹ |
| اماموں اور دولہوں کے نام کا جھنڈا و پنجہ حرام ہے | ۱۴۰ |
| یہ نذر ماننا کہ فلاں نوکر ہوگیا تو اس کی تنخواہ کا ایک حصہ مسافروں پر خرچ کروں گا | ۱۴۱ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مسجد میں شیرینی بھیجنے کی نذر درست ہے | ۱۴۲ |
| فلاں پیر کی روح کیلئے خیرات کروں گا یہ نذر درست نہیں | ۱۴۲ |
| جو کچھ نفع ہوگا اس میں اتنا خیرات کروں گا یہ نذر نہیں | ۱۴۳ |
| اولاد ہوئی تو اتنے دنوں کا روزہ رکھوں گی یہ نذر ہے | ۱۴۴ |
| میرا بچہ صحتیاب ہوگیا تو مسجد میں مٹھائی تقسیم کرونگا یہ نذر صحیح ہے | ۱۴۴ |
| فلاں کام ہوگیا تو اتنے لاکھ درود پڑھوں گا نذر ہے یا نہیں | ۱۴۵ |
| میرا کام ہوگیا تو نمازیوں کو کھلاؤں گا نذر ہے | ۱۴۶ |
| صدقہ نفل کا کھانا غنی کو کھانا کیسا ہے | ۱۴۷ |
| گائے کی نذر کی تو اس میں قربانی کی شرط ضروری ہوگی۔ | ۱۴۷ |
| صرف نذر کی نیت کی زبان سے کچھ نہیں کہا تو نذر نہیں ہوئی | ۱۴۸ |
| امام حسین رضہ کی نذر جائز نہیں | ۱۴۹ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| نذر جب قربانی کی کہے تو قربانی کرنے سے نذر پوری ہوگی | ۱۵۰ |
| مرد کا اچھا ہوگیا تو قرآن ختم کراؤں گا نذر لازم نہیں ہے | ۱۵۰ |
| نذر کی چیز کا خود کھانا جائز نہیں | ۱۵۰ |
| غریبوں کو کھلانے کی نذر مانی اس کا روپیہ انگورہ فنڈ میں دینا | ۱۵۱ |
| نذر مانی اور پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگیا کیا حکم ہے | ۱۵۲ |
| گیارہویں کی نذر جائز نہیں | ۱۵۳ |
| مفلس روضہ کی حاضری کی منت مانے تو کیا کرے | ۱۵۴ |
| نذر کے کھانے میں عقیقہ کا گوشت دینا جائز ہے | ۱۵۴ |
| نذر کا عہد اور اسکا حکم | ۱۵۵ |
| کامیاب ہوگیا تو ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گا نذر ہے | ۱۵۶ |
| معمولاً جو روزے رکھتا ہے اسمیں نذر کی نیت کرے تو ادا ہوں گے یا نہیں | ۱۵۷ |
| اگر بلا سے بچا پائی تو ہر جمعہ کو روزہ رکھونگا نذر ہے | ۱۵۸ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مقصد پورا ہوگیا تو فلاں مسجد میں وعظ کہوں گا نذر نہیں | ۱۵۸ |
| کام ہوگیا تو ایک اونٹ ذبح کرکے غریبوں کو کھلاؤں گا نذر ہے | ۱۵۹ |
| مسجد میں مٹھائی کی نذر اور امام ومؤذن کیلئے اس کا حکم | ۱۵۹ |
| نذر اور قربانی کے جانور کی شرطیں | ۱۶۰ |
| دوسرے کے مال میں نذر | ۱۶۰ |
| دیوی کے نام والے جانور کی قربانی | ۱۶۰ |
| نذر بار واح پیران | ۱۶۱ |
| بچوں کیلئے مٹھائی کی منت مانی اس کی قیمت غریبوں کو دینا کیسا ہے | ۱۶۱ |
| ناجائز منت کا روپیہ کار خیر میں | ۱۶۲ |
| روزے کی منت کا ایفاء | ۱۶۲ |
| بیمار کے لئے جانور کا فدیہ | ۱۶۳ |
| پل ومسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں | ۱۶۳ |
| نذر کے جانور میں قربانی کی شرائط ضروری | ۱۶۴ |
| نذر پوری کرنے سے پہلے مرجائے تو ورثہ کیا کریں | ۱۶۴ |
| کس جانور کی نذر جائز ہے۔ | ۱۶۴ |
| نذر مانی کہ لڑکا پیدا ہوا تو اسماعیل نبی میں سے نام رکھوں گا | ۱۶۵ |
| تماشہ کی نذر کیسی ہے | ۱۶۶ |
| نذر مانی مگر کام پورا نہ ہوا تو کیا کرے | ۱۶۶ |
| نذر کا مصرف کیا ہے | ۱۶۶ |
| نذر کا مسنون طریقہ کیا ہے | ۱۶۷ |
| بکری کی نذر میں پوری بکری صدقہ کرنا واجب ہے | ۱۶۷ |
| نذریں جن کو بھول گیا اور نذر کا روزہ مسلسل رکھے یا بتدریج | ۱۶۸ |
| منت کی قربانی کا وقت | ۱۶۸ |

## کتاب القصاص والحدود

### باب اول قصاص

قتل اور زخمی کرنے سے متعلق احکام ومسائل

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مارنے والے کو قتل کرنا کیسا ہے اور اس پر حد ہے یا نہیں | ۱۷۰ |
| قاتل کی سزا | ۱۷۱ |
| مسلمان کا کسی کافر کو زخمی کرنا | ۱۷۲ |
| سونیوالے کی کروٹ سے بچہ دبکر مرجائے تو کیا حکم ہے | ۱۷۲ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قصاص کو رد کنا جب کہ مقتول کے ورثار نابالغ ہوں | ۱۷۳ |
| قتل کرنے کی سزا | ۱۷۴ |
| قاتل کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے۔ | ۱۷۴ |
| **باب دوم احکام زنا** | ۱۷۶ |
| **زنا وغیرہ سے متعلق احکام ومسائل** | |
| الزام زنا بغیر ثبوت ثابت نہیں ہوتا | ۱۷۶ |
| صرف زانی کے اقرار سے زنا ثابت ہوجاتا ہے | ۱۷۷ |
| منکوحہ سے زنا حق اللہ اور حق العباد دونوں ہے | ۱۷۸ |
| زانیہ کی سزا | ۱۷۸ |
| ہندوستان میں حد کا اجرار | ۱۷۸ |
| زانی سے زانیہ کا نکاح | ۱۷۹ |
| زنا زیادہ قبیح ہے یا سود | ۱۷۹ |
| دارالحرب میں زانی پر کیا حد ہوگی | ۱۷۹ |
| زنا پر کیا سزا دی جائے | ۱۸۰ |
| دختر کے ساتھ زنا | ۱۸۰ |
| بلا نکاح عورت کو رکھنا | ۱۸۱ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| دارالحرب میں زانی کی سزا | |
| محارم سے نکاح کو حلال جاننے کی سزا | |
| زانی سے تعلق رکھنا کیسا ہے | |
| ہمشیرہ کے ساتھ زنا کے مرتکب کی سزا | |
| منکوحہ کو دوسرے کے سپرد کرنا اس کی سزا۔ | |
| زنا سے تعلق | |
| زنا کسی کے ساتھ جائز نہیں | |
| زنا میں چار گواہوں کی وجہ | |
| مرد وعورت کا ایک بستر پر سونا زنا کے ثبوت کے لئے کافی نہیں | |
| اس صورت میں زنا ثابت نہیں | |
| دو شخصوں کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا | |
| زنا کا ثبوت | |
| نابالغہ سے زبردستی زنا اور اسکی سزا | |
| حاملہ من الزنا سے نکاح اور اس سے وطی | |
| تین شخصوں کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا | |
| خوشدامن کے ساتھ زنا | |
| زانی سے برتاؤ | |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| سماعی گواہوں سے زنا ثابت نہیں ہوتا | ۱۹۲ |
| بیوی کے مرنے کے بعد ساس سے زنا اور اس کا حکم | ۱۹۲ |
| دو کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا | ۱۹۳ |
| زنا کر کے توبہ کرنا کیا حکم ہے | ۱۹۴ |
| زنا بالجبر اور اس کا حکم | ۱۹۴ |
| زنا کا ثبوت شرعی | ۱۹۴ |
| دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہ ہوگا | ۱۹۵ |
| زنا کرنے والے کی سزا | ۱۹۶ |
| ثبوت زنا اور حکم رجم کی شرط | ۱۹۶ |
| زانیہ کو جان سے مار ڈالنے میں سخت سزا | ۱۹۷ |
| زانیہ بہن کا قاتل اور اس کی سزا | ۱۹۷ |
| زانیہ بیوی کو مار ڈالنا کیسا ہے | ۱۹۷ |
| کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا | ۱۹۸ |
| زانی باپ کا قتل اور اسکا حکم | ۱۹۹ |
| زانیہ کے بچہ کے ساتھ معاملہ | ۲۰۰ |
| زنا کا کفارہ ہے یا نہیں | ۲۰۰ |
| زنا کرنے کے بعد توبہ کرنا | ۲۰۰ |
| زانی کی حد | ۲۰۱ |
| زنا کا شک درست نہیں | ۲۰۱ |
| **باب سوم حد سرقہ** | ۲۰۳ |
| **چوری وغیرہ سے متعلق احکام و مسائل** | |
| ایک شخص نے دوسرے کی چیز چرا کر تیسرے کو دی جس سے وہ ہلاک ہوگئی، ضمان کس پر ہے۔ | ۲۰۳ |
| خودرو جنگل سے لکڑی چرانا | ۲۰۴ |
| نگراں باغ بغیر اجازت مالک جو چیز دے وہ جائز نہیں | ۲۰۴ |
| صرف شبہ کی بنیاد پر ضمان لینا درست نہیں | ۲۰۴ |
| چور سے ضمان لینا | ۲۰۴ |
| قبر کی چادروں کا چوری کرنا اور اس کی ملکیت | ۲۰۵ |
| قبر کے غلاف کو جائز سمجھ کر استعمال کرنا اور اسکی تاویل کرنا | ۲۰۶ |
| چوری کا اقرار اور دوسرے کیلئے اس کی گواہی | ۲۰۶ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| چوری کا روپیہ خفیہ مالک کو پہونچا دینے سے چوری ہو جائیگا | ۲۰۷ |
| چوری کے روپے سے تجارت کی تھی نقصان ہوا اب بقیہ روپیہ واپس کرے یا پورے | ۲۰۷ |
| چوری کے روپیہ سے نفع ہوا اس کا مالک کون ہوگا | ۲۰۷ |
| چور کا مالک سے اجمالی معاف کرانا کافی ہے یا نہیں | ۲۰۸ |
| نصاب سے کم مال مسروقہ کی ہلاکت پر ضمان لازم ہے | ۲۰۹ |
| عورت کی چوری کے شبہ میں اس کا مال لینا درست نہیں | ۲۱۰ |
| اقرار کے بعد چور کا پھر رجوع کرنا | ۲۱۰ |
| قیمت کفن میں چوری کرنا | ۲۱۱ |
| **باب چہارم حدِّ شرب** | ۲۱۲ |
| شراب وغیرہ پینے کی سزا اور اس سے متعلق احکام و مسائل | |
| شرابی کی سزا کا ثبوت | ۲۱۲ |
| شرابی کو کیا سزا دی جائے | ۲۱۳ |
| غیبت، سود، لواطت اور شراب نوشی کی سزا | ۲۱۳ |
| شرابی سے تعلقات | ۲۱۴ |
| شرابی اور اسکے حامیوں کی سزا | ۲۱۴ |
| شراب اور بھنگ کے استعمال میں فرق ہی نہیں | ۲۱۵ |
| **باب پنجم حدِّ قذف** | ۲۱۶ |
| کسی پاکدامن کو زنا کی تہمت لگانا اور اس کی سزا سے متعلق احکام و مسائل | |
| کیا زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہ ضروری ہیں | ۲۱۶ |
| چار سے کم گواہوں سے زنا ثابت نہیں ہوتا | ۲۱۶ |
| صرف والدین کے کہنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا | ۲۱۷ |
| جب قاذف چار گواہ نہ پیش کرسکے | ۲۱۷ |
| تہمت زنا لگانے والے کی سزا | ۲۱۷ |
| تہمت زنا اور اس کی سزا | ۲۱۸ |
| بلا ثبوت تہمت زنا کا حکم | ۲۱۸ |
| تہمت لگانیوالے کے ساتھ کیا کیا جائے | ۲۱۹ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| تہمت لگانے کے بعد کہنا کہ میں نے غلط کہا تھا | ۲۲۰ |
| باب ششم تعزیر | ۲۲۱ |
| حدود کے علاوہ دوسرے مختلف جرائم اور ان کی سزا سے متعلق احکام و مسائل | |
| جس جانور کے ساتھ آدمی نے جماع کیا اس جانور اور آدمی کا حکم | ۲۲۱ |
| جس ماکول اللحم کے ساتھ وطی کی گئی اسکا اور وطی کرنیوالے کا حکم | ۲۲۲ |
| حاملہ بکری سے وطی کی تو وہ حرام نہیں ہوئی | ۲۲۲ |
| نابالغ بچہ یا بکری کے ساتھ وطی کرنے والے کی سزا | ۲۲۳ |
| چور سے مالی جرانہ لینا جائز ہے یا نہیں | ۲۲۳ |
| اکابر اہل سنت کی شان میں بدزبانی کی سزا | ۲۲۴ |
| قاضی شرعی کے سوا دوسرا آدمی حد شرعی قائم نہیں کر سکتا | ۲۲۴ |
| بھانجی کے ساتھ زنا کی سزا | ۲۲۵ |
| استاذ کو گالیاں دینے کی سزا | ۲۲۵ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا | ۲۲۶ |
| اکابر ائمہ کی توہین کرنیوالا مستحق تعزیر | ۲۲۷ |
| زانی سے مالی جرانہ لینا درست نہیں | ۲۲۷ |
| ہنود کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں | ۲۲۸ |
| متبع شریعت کو حرامزادہ وغیرہ کہنے والا | ۲۲۸ |
| رعایا سے جرانہ لینا شرعاً درست نہیں | ۲۲۸ |
| جانور سے وطی کرنے کی سزا | ۲۲۹ |
| نماز کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرانہ | ۲۲۹ |
| جس عورت نے رات میں چھپکر لچے سے ملاقات کی | ۲۳۰ |
| جانور سے وطی کرنے پر تعزیر | ۲۳۱ |
| جانور سے وطی کا ارادہ کیا مگر دخول نہیں ہوا | ۲۳۲ |
| مسلمانوں کو گالی دینے والا مستحق تعزیر ہے | ۲۳۲ |
| سور کا دودھ استعمال کرنیوالے کی سزا | ۲۳۳ |
| جرانہ کی رقم مجرم کی رضا سے کسی بھی مد میں خرچ کر سکتے ہیں | ۲۳۳ |
| تارک نماز تعزیر کا مستحق ہے | ۲۳۴ |
| بیوی سے زنا کرانے والے کی سزا | ۲۳۴ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مالی جرمانہ کا شرعی حکم | ۲۳۵ |
| نماز جنازہ میں پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ | ۲۳۶ |
| اغلام کی سزا۔ | ۲۳۶ |
| علاتی بہن کا بوسہ لینے کی سزا | ۲۳۷ |
| جانور سے دلی کرکے فروخت کردیا رقم کیا کرے | ۲۳۸ |
| مسلم مرد جمعہ نہ کرنے کی کوئی سزا نہیں | ۲۳۸ |
| صحیح العقیدہ مسلمان کو بلا تحقیق قادیانی کہنا | ۲۳۹ |
| ہندوستان میں شرعی سزا کا اجراء نہیں ہوسکتا | ۲۴۰ |
| میاں بیوی کے جھگڑے میں مالی جرمانہ درست نہیں | ۲۴۲ |
| مسلمان کو حرام زادہ کہنا حرام ہے | ۲۴۳ |
| عورت اگر شوہر کا حکم نہ مانے تو کیا سزا دی جائے | ۲۴۴ |
| مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے | ۲۴۴ |
| بلا حجت شرعیہ تہمت زنا لگانا فسق ہے | ۲۴۵ |
| سیاستاً و تہدیداً جرمانہ کرنا کیسا ہے | ۲۴۵ |
| مسلمان کو گالی دینا اور طعن و تشنیع کرنا | ۲۴۷ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| گھوڑی کے ساتھ جماع اور اسکی سزا | ۲۴۸ |
| بچی کے ساتھ نکاح کرادینے پر مالی جرمانہ جائز نہیں | ۲۴۸ |
| بیوی کو زدوکوب کرنے والے کی سزا | ۲۴۸ |
| ہندوستان میں حدود جاری نہیں ہوسکتی تعزیر ہوسکتی ہے | ۲۴۹ |
| غیر چور کو چور کہنے والا مستحق تعزیر ہے | ۲۵۰ |
| غیر کی عورت کو بھگا کر لیجانے کی سزا | ۲۵۰ |
| والدہ کے ساتھ نکاح کرنیوالے کی سزا | ۲۵۱ |
| عند الحنفیہ مالی جرمانہ جائز نہ ہونیکی دلیل | ۲۵۱ |
| جرمانہ کی رقم واپس کی جائے | ۲۵۲ |
| امام اعظم کے نزدیک مالی جرمانہ | ۲۵۳ |
| توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں | ۲۵۳ |
| تعزیر کی مختلف صورتیں | ۲۵۴ |
| گالی دینے کی سزا | ۲۵۴ |
| تعزیر عام مسلمانوں کا حق ہے یا نہیں | ۲۵۵ |
| علماء حق کو سور کہنے والا فاسق ہے | ۲۵۵ |
| چماری کے ساتھ خلا ملا رکھنے والا | ۲۵۵ |
| کسی مسلمان پر غلط مقدمہ کرنے والے | ۲۵۶ |
| سحر کرنیوالے کا حکم اور اس کا ثبوت | ۲۵۷ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| خنزیر اور کتا کا بچہ کہنا قابل تعزیر ہے | ۲۵۸ |
| شادی میں خلاف شرع امور کرنیوالے | ۲۵۸ |
| پردہ پر عمل نہ کرنے والا دیوث ہے | ۲۵۹ |
| ایسا آدمی مستحق تعزیر ہے | ۲۵۹ |
| کسی منکوحہ کا بلا طلاق دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرانے والے کی سزا | ۲۵۹ |
| جھوٹا دعویٰ کرنے والا مستحق تعزیر ہے | ۲۵۹ |
| شہادت شرعیہ کے بغیر ولی ثابت نہیں | ۲۶۲ |
| طلاق کے چھ ماہ بعد دوسرا نکاح کرنے پر کوئی سزا نہیں | ۲۶۳ |
| افعال شنیعہ کا اقرار دلیل نسق ہے | ۲۶۳ |
| بلا قصور مارنے اور گالی دینے والے کی سزا | ۲۶۴ |
| دنیاوی خواہشات دین پر ترجیح دینا معصیت ہے | ۲۶۴ |
| باہم مار پیٹ کرنا اور اسکی سزا | ۲۶۵ |
| بار بار ہدایت کے باوجود جو نماز کا پابند نہ ہو | ۲۶۵ |
| **کتاب السیر** جہاد سے متعلق احکام و مسائل | ۲۶۷ |
| **باب اول** دارالحرب و دارالاسلام اور ان سے متعلق احکام و مسائل | |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| خلفائے راشدین نے غزوات میں شرکت فرمائی ہیں | ۲۶۷ |
| دارالحرب میں جمعہ و عیدین اور نماز پنجگانہ درست ہیں | ۲۶۸ |
| ہندوستان کے کافر کیا ہیں | ۲۶۸ |
| ہندوستان کیا ہے؟ | ۲۶۸ |
| جہاد میں شرکت کیلئے والدین کی اجازت | ۲۶۹ |
| دارالحرب کی تعریف میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف | ۲۷۰ |
| اوقاف پر قبضہ کرنے سے حکومت مالک نہیں ہوگی | ۲۷۰ |
| ہندوستان کا حکم مختلف دور میں | ۲۷۱ |
| اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر قابض ہوجائیں تو وہ اسکے مالک ہوجاتے ہیں | ۲۷۲ |
| ہندوستان میں ہندو ذمی ہیں یا حربی | ۲۷۳ |
| دارالحرب میں دینی امور کیلئے امیر مقرر کرنا | ۲۷۴ |
| **باب دوم، عشر و خراج** عشر و خراج اور انسے متعلق احکام و مسائل | ۲۷۵ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| خراجی زمین کی تعریف اور شرائط | ۲۷۵ |
| جسقدر بھی غلہ ہو اسی میں عشر واجب ہے | ۲۷۵ |
| جملہ اجناس اور ترکاریوں میں عشر کا حکم | ۲۷۶ |
| غلہ وصول ہونے پر عشر ادا کرے | ۲۷۶ |
| مصارف عشر کیا ہیں | ۲۷۷ |
| ارض مملوکہ مسلمین میں جہاں راجاؤں کو ٹیکس دیا جاتا ہے | ۲۷۸ |
| عشری زمین جو اجارہ پر دی جاتی ہے اس کا عشر | ۲۷۷ |
| بادشاہ عشر نہ لے تو اس سے عشر ساقط نہیں ہوتا | ۲۷۸ |
| عشری زمین میں دسواں حصہ ادا کرے | ۲۷۹ |
| عشر زمین میں دسواں حصہ نکالنا چاہیئے | ۲۸۱ |
| غلہ کی پیداوار میں عشر کی مقدار | ۲۸۲ |
| باغانی و مالگذاری والی زمین میں عشر اور اس کی مقدار | ۲۸۲ |
| عشر نکالنے میں اخراجات زراعت دلگان وضع ہوگا یا نہیں | ۲۸۳ |
| غلہ کی پیداوار کا عشر | ۲۸۳ |
| عشری زمین کی تعریف اور عشر کسکے ذمہ ہے | ۲۸۳ |
| ٹیداری والی زمین کا عشر کیا ہے اور کس کے ذمہ ہے | ۲۸۴ |
| عشر نکالتے وقت سرکاری خراج منہا نہ ہوگا | ۲۸۵ |
| خراجی زمین کے عشر کا مسئلہ | ۲۸۶ |
| سرکاری محصول سے عشر ساقط نہیں ہوتا | ۲۸۶ |
| سرکاری جنگل حکومت کی عطیہ زمین اور کافر سے خریدی ہوئی زمین | ۲۸۷ |
| عشری اور خراجی زمین کی تعریف | ۲۸۸ |
| مسلمان جو عشر نہ نکالے | ۲۸۹ |
| زمین کی تقسیم اور ان کے عشر کا حکم | ۲۸۹ |
| ہندوستان میں عشری و خراجی زمین اور اس کا حکم | ۲۹۰ |
| سرکاری لگان دینے سے عشر ادا ہوتا ہے یا نہیں | ۲۹۰ |
| کفار سے خریدی ہوئی زمین میں عشر نہیں | ۲۹۱ |
| عشر کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں | ۲۹۱ |
| پیداوار میں اخراجات وضع کرکے عشر نکالا جائے یا بغیر وضع کے | ۲۹۲ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| زمینداروں کو مال گذاری ادا کرنے والے کی زمین میں عشر | ۲۹۲ |
| اگر زمین عشری ہو تو تمباکو میں بھی عشر ہے | ۲۹۳ |
| جس غلہ کا عشر نہ نکالا جائے | ۲۹۳ |
| خراجی زمین میں عشر نہیں | ۲۹۴ |
| عشر کے متعلق قرآن میں حکم | ۲۹۴ |
| ارانی ہندوستان میں عشر | ۲۹۴ |
| سالانہ لگان والی زمین میں عشر | ۲۹۵ |
| زمیندار و کاشتکار دونوں پر بقدر حصہ عشر | ۲۹۵ |
| پختانی والی زمین میں عشر | ۲۹۶ |
| باغ میں عشر ہے یا نہیں | ۲۹۷ |
| زمین کی زکوۃ کس طرح ادا کی جائے | ۲۹۷ |
| ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے اور نہ خراجی | ۲۹۸ |
| بٹائی کرنے والے پر عشر | ۲۹۹ |
| جو زمین نہر سے سینچی جائے | ۳۰۰ |
| ایک اشکال اور اس کا جواب | ۳۰۰ |
| جو زمین مشقت سے سینچی جائے | ۳۰۲ |
| کن چیزوں میں زکوۃ نہیں۔ | ۳۰۲ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| ہندوستان کی زمین پر عشر واجب نہیں | ۳۰۳ |
| پنجاب و کشمیر کی زمین عشری ہے یا خراجی | ۳۰۳ |
| برگنہ بسندھ کی زمین پر عشر کا حکم | ۳۰۴ |
| ریاست کی زمین عشری ہے یا نہیں | ۳۰۴ |
| ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی مگر احتیاطاً عشر نکالا جائے | ۳۰۵ |
| مالک زمین زمیندار ہے اور کاشتکار مستاجر ہے | ۳۰۵ |
| جو خراج سرکار لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں | ۳۰۶ |
| عشر کا مصرف اور عشری زمین | ۳۰۶ |
| ہندوستانی زمین میں عشر کا حکم | ۳۰۷ |
| غلہ کی زکوۃ | ۳۰۸ |
| مزارع پر عشر ہے یا نہیں | ۳۰۸ |
| نقد لگان والی زمین میں عشر ہے یا نہیں | ۳۱۰ |
| گندم، تل، سرسوں اور پٹ سن میں زکوۃ کا طریقہ | ۳۱۱ |
| عشر چالیسواں حصہ نہیں دسواں حصہ ہے | ۳۱۱ |
| معافی والی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں | ۳۱۲ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| عشر واجب ہے یا فرض | ۳۱۲ |
| سرکاری لگان سے عشر معاف ہوتا ہے یا نہیں | ۳۱۳ |
| دس پانچ بیگہ والے پر عشر | ۳۱۳ |
| سرکاری لگان دینے کے باوجود عشر | ۳۱۳ |
| جس زمین کا خراج ہندو زمیندار لیتا ہے اس میں عشر | ۳۱۴ |
| عشر مزارع پر یا مالک پر | ۳۱۴ |
| ہندوستانی زمین عشری ہے یا خراجی | ۳۱۵ |
| نہری زمین کا عشر کیا ہوگا۔ | ۳۱۵ |
| نہری زمین میں عشر | ۳۱۶ |
| کنواں والی زمین کا عشر | ۳۱۶ |
| بارانی زمین میں عشر | ۳۱۶ |
| تالاب سے سینچنے والی زمین میں عشر | ۳۱۶ |
| مسئلہ عشر | ۳۱۶ |
| کیا عشر میں عامل کا طلب کرنا شرط ہے | ۳۱۷ |
| حکومت کی زمین میں عشر | ۳۱۸ |
| ہندوستان میں گذشتہ سالوں کا عشر | ۳۱۸ |
| عشر وخراج جمع نہ ہونے کا مطلب | ۳۲۲ |
| خراجی وعشری زمین | ۳۲۳ |
| عشر وخراج دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں | ۳۲۳ |
| کیا عشر کے لئے خلیفۃ المسلمین کا ہونا ضروری ہے | ۳۲۴ |
| عجم کی زمین کا حکم | ۳۲۴ |
| حکومت کے ٹیکس کیساتھ عشر | ۳۲۴ |
| ہندو راجا کی رعایا پر عشر وخراج | ۳۲۴ |
| مسلمان ریاستوں کی زمین کا حکم | ۳۲۴ |
| دارالحرب کی تعریف اور ہندوستان | ۳۲۴ |
| مسئلہ عشر کی مختلف صورتیں | ۳۲۶ |
| **باب سوم۔ جزیہ** | ۳۲۸ |
| اسلامی حکومت میں بسنے والے غیر مسلم اور ان سے متعلق احکام ومسائل | |
| لفظ جزیہ کی تحقیق بیان فرمائیں | ۳۲۸ |
| عہد نبوی میں ذمیوں سے جزیہ اور اس کی مقدار | ۳۲۹ |
| **باب چہارم۔ احکام مرتد** | ۳۳۲ |
| کلمات کفریہ اور ارتداد سے متعلق احکام ومسائل | |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| مرزا غلام احمد کے ارتداد کا فتویٰ اور اسکی تعریف کرنیوالا فاسق | ۳۳۴ |
| یہ دعویٰ کہ مجھ میں رسول اللہ کی روح حلول کر گئی ہے کفر ہے | ۳۳۵ |
| خدا اور رسول کا منکر مرتد ہے | ۳۳۶ |
| عورت مرتد [illegible] | ۳۳۶ |
| لاکرد [illegible] | ۳۳۶ |
| ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۳۳۷ |
| اگر عقیدہ اسلام کا اور افعال کفر کے تو کیا حکم ہے | ۳۳۷ |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین [illegible] | ۳۳۸ |
| قرآن و حدیث کو نہیں مانتا یہ جملہ ارتداد ہے | ۳۳۹ |
| حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہا پھر انکار کیا۔ کیا حکم ہے | ۳۳۹ |
| خدا لزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۳۴۰ |
| اگر گمراہ ہے تو [illegible] حدیث کا کفر نہیں | ۳۴۱ |
| [illegible] رسول کہنے والا مرتد کافر ہے | ۳۴۱ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قرآن شریف کو گالی دینا کفر ہے | ۳۴۲ |
| مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے | ۳۴۲ |
| حالت غصہ میں کلمہ کفر نکالنا | ۳۴۳ |
| قرآن پاک کی تحقیر کفر ہے | ۳۴۳ |
| زوجین میں سے کسی کے کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۳۴۴ |
| شریعت کا منکر کافر ہے | ۳۴۴ |
| جو شخص مسجد کی توہین کرے اور امام نہ رکھا | ۳۴۵ |
| شریعت کی جگہ اگر رواج کو مانے تو کیا حکم ہے | ۳۴۶ |
| باتفاق علماء قادیانی کافر ہیں | ۳۴۶ |
| ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے | ۳۴۷ |
| مرزائیوں کے ارتداد پر علماء کا اتفاق | ۳۴۷ |
| آنحضرت کے بعد دعوی نبوت کفر و ارتداد ہے | ۳۴۸ |
| مسلمان عورت آریہ ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا | ۳۴۹ |
| کلمہ کفر کے بعد بھی توبہ قبول ہوتی ہے | ۳۴۹ |
| قرآن کو از راہ تمسخر پھینکنا کفر ہے | ۳۵۰ |
| [illegible] اللہ اور قرآن سے فیض نہ ہونا کفر ہے | ۳۵۱ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قرآن وحدیث اور فقہ کو شیطانی کتابیں کہنا کفر ہے | ۳۵۱ |
| مشرکین کی اولاد بلوغ سے پہلے | ۳۵۲ |
| قرآن عزیز کو گالی دینا کفر ہے | ۳۵۳ |
| اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینا کفر ہے | ۳۵۳ |
| مجھے اسلام کی ضرورت نہیں یہ کلمہ کفر ہے | ۳۵۳ |
| مجھے خدا ورسول سے کچھ واسطہ نہیں یہ کلمہ کفر ہے | ۳۵۴ |
| حرام کو حلال سمجھنے والا | ۳۵۵ |
| حضرت حق جل مجدہ کو بڈھا کہنا کفر ہے | ۳۵۵ |
| شریعت کو گالی دینے والا کافر ہے | ۳۵۵ |
| یہ کہنا کہ جب رسول اللہ وفات پاگئے تو ایمان بھی مرگیا | ۳۵۶ |
| یہ کہا کہ اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی | ۳۵۷ |
| شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے | ۳۵۸ |
| جو اسلام کو برا کہے اور گالی دے وہ اسلام سے خارج ہے | ۳۵۸ |
| اللہ ورسول کو گالی دینے سے کافر ہوگیا | ۳۵۸ |
| تناسخ کا قائل اور جنت ودوزخ کا منکر کافر ہے | ۳۵۹ |
| پیغمبر کو خدا کہنا اور سمجھنا کفر ہے | ۳۵۹ |
| دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی صریح کفر ہے | ۳۶۰ |
| قرآن شریف کو تحقیراً پھینکنا کفر ہے | ۳۶۱ |
| خدا کی شان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے | ۳۶۱ |
| دین مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں کہنا کفر ہے | ۳۶۲ |
| کلمات کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے | ۳۶۲ |
| انبیاء علیہم السلام کی شان میں سب وشتم کرنے والا کافر ہے | ۳۶۲ |
| قرآن مجید کی توہین کرنا کفر ہے | ۳۶۳ |
| کلمہ کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے | ۳۶۳ |
| چند وہ کلمات جن سے کفر لازم آتا ہے | ۳۶۴ |
| کہنا کہ جب تک میرے جسم میں طاقت ہے خدا اور رسول کو کچھ نہیں سمجھتا | ۳۶۵ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| والدین اور حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا حکم | ۳۶۴ |
| واقعہ معراج قیامت وغیرہ کا منکر کافر ہے | ۳۶۶ |
| مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین کے کفر میں شبہ نہیں | ۳۶۷ |
| اللہ و رسول اور دین اسلام کا منکر کافر ہے | ۳۶۹ |
| چیچک کو دیوی تصور کرنا اور چڑھاوا چڑھانا | ۳۶۹ |
| وید و قرآن میں جو فرق کا قائل نہ ہو | ۳۷۰ |
| آنحضور کو الوہیت کا درجہ دینا کفر ہے | ۳۷۱ |
| نماز و روزہ کا منکر اور علماء کو گالیاں دینے والا | ۳۷۱ |
| قادیانی و اسکے پیروکار کافر ہیں | ۳۷۲ |
| یہ کہنا کہ ایمان ہے یا جائے تعزیہ بنائیں گے | ۳۷۳ |
| جمعہ کی نماز کو شر و فساد کی نماز کہنا کفر ہے | ۳۷۳ |
| یہ کہنا کہ ہم کافر ہیں کیا حکم ہے | ۳۷۴ |
| اللہ تعالیٰ کی شان میں گالی بکنے والا کافر ہے | ۳۷۴ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں مرتد ہے اور وہ انکار کرتا ہے۔ | ۳۷۵ |
| نماز کی تحقیر کفر ہے | ۳۷۶ |
| احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۳۷۷ |
| کلمۂ کفر سے آدمی کافر ہو جاتا ہے | ۳۷۷ |
| مرتد کسے کہتے ہیں | ۳۷۷ |
| خنزیر دیوی پر چڑھانے کا کفارہ کیا ہے | ۳۷۷ |
| اصحاب ثلثہ کو کافر کہنے والا کافر و مرتد ہے | ۳۷۸ |
| کل گناہ خدا کے سر یہ کلمہ کفر ہے | ۳۷۸ |
| نماز پڑھنے والے کو کافر سمجھنا | ۳۷۹ |
| خدائی کا دعویٰ کفر ہے | ۳۷۹ |
| ہندوؤں کے ذریعہ چڑھاوا چڑھانا معصیت ہے | ۳۸۰ |
| کہنا کہ معصیت میں دنیا و عاقبت کچھ نہیں سوجھتی | ۳۸۰ |
| میں عیسائی ہوں یہ کلمہ کفر ہے | ۳۸۱ |
| کلمہ کا اس طرح پڑھنا، لا الہ الا اللہ ابوبکر و عمر عثمان ولی محمد رسول اللہ | ۳۸۲ |
| مسجد میں پیشاب کر دوں کلمہ کفر ہے | ۳۸۲ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| قرآن پر پیشاب کردوں کا کہنا کفر ہے | ۳۸۲ |
| نماز کی توہین کرنا کفر ہے | ۳۸۳ |
| توہین کلام اللہ کفر ہے | ۳۸۳ |
| شریعت کی کچھ پروا نہیں کرتے یہ کلمہ کفر ہے | ۳۸۳ |
| میرا مذہب اسلام نہیں ہے اس کا قائل مرتد ہے | ۳۸۴ |
| غیر اللہ کو تعظیماً و عبادۃً سجدہ کرنا شرک ہے | ۳۸۵ |
| احادیث نبویہ کی توہین کرنا کفر ہے | ۳۸۶ |
| حق تعالیٰ کی شان میں گالی کفر ہے | ۳۸۶ |
| آنحضرت ﷺ کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے | ۳۸۷ |
| کہاں کی حدیث و قرآن یہ کلمہ کفر ہے | ۳۸۷ |
| احداث زوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۳۸۸ |
| اپنے کو خدا۔ قیامت۔ جنت و دوزخ کا منکر کہنا | ۳۸۸ |
| غصہ میں کہا پیغمبر زادہ بھی آجائے تو بھی کام نہ کروں گا۔ | ۳۸۹ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| اس وقت کافر بن کر بحث کرتا ہوں کلمہ ارتداد ہے | ۳۹۰ |
| بیوی جب عیسائی بن گئی تو نکاح باقی نہیں رہا | ۳۹۰ |
| دوبارہ جب اسلام لے آئی تو شوہر اول کو ملے گی | ۳۹۰ |
| اولاد کو کافر کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا | ۳۹۱ |
| خدا کو نہیں مانتا کہنا کلمہ کفر ہے | ۳۹۱ |
| مجھے خدا کی ضرورت نہیں کلمہ ارتداد ہے | ۳۹۲ |
| میں کافر ہو گیا کلمہ کفر ہے | ۳۹۲ |
| کلام اللہ کو کلام انسانی اور دوسرے کلمات کفریہ سے مرتد ہو گیا | ۳۹۳ |
| مرتد ہونے کے بعد اسلام لانا | ۳۹۴ |
| مرا ایمان مری جوتی کے نیچے یہ کلمہ کفر ہے | ۳۹۵ |
| قادیانی کافر ہیں رد افض میں تفصیل | ۳۹۵ |
| کلمہ کفر کا اعلان ہو چکا تو تجدید کا بھی اعلان کرے | ۳۹۷ |
| حق تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا | ۳۹۸ |
| زید نے بودھ مذہب پر ہونے کا اعلان کر دیا تو کافر ہو گیا | ۳۹۹ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| تماشہ کرنے والا کہے کہ میں خدا ہوں تو وہ مرتد ہوگیا | ۴۰۰ |
| قرآن مجید کی توہین کفر ہے | ۴۰۱ |
| اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کفر ہے | ۴۰۲ |
| شریعت کے حکم کو نہیں ماننا یہ کلمۂ کفر ہے | ۴۰۳ |
| زوجین کے ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے | ۴۰۴ |
| احمدی میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان ہوئے تو نکاح باقی رہے گا | ۴۰۴ |
| زوجین میں سے ایک کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے | ۴۰۴ |
| قرآن کی نسبت کلمات توہین کفر ہے | ۴۰۵ |
| میں شریعت کو نہیں مانتا یہ کلمۂ کفر ہے | ۴۰۵ |
| اپنے کو خدا و رسول کہنے والا کافر ہے | ۴۰۶ |
| قرآن کی کسی آیت کی تحقیر سے خوف کفر ہے | ۴۰۷ |
| غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں | ۴۰۷ |
| شریعت کے مقابلے میں رواج کو ماننا کفر ہے | ۴۰۷ |
| شریعت کو نہیں مانتا یہ کفر ہے | ۴۰۸ |
| مرتد کا انکار رجوع الی الاسلام سمجھا جائے گا | ۴۱۰ |
| مجھے شریعت محمدی کا فیصلہ منظور نہیں | ۴۱۱ |
| جو عیسائی بنانے کی کوشش کرے وہ بھی کافر ہے | ۴۱۲ |
| دین و شریعت کو سب و شتم کرنا کفر ہے | ۴۱۲ |
| مجھکو نمازی کی قبر میں نہیں جانا ہے کلمۂ کفر ہے | ۴۱۳ |
| شرعی فیصلہ کا منکر کافر ہے یا نہیں | ۴۱۳ |
| ترے مذہب کی ماں کو ایسا کروں | ۴۱۴ |
| ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں کہنا کفر ہے | ۴۱۴ |
| ہمارا خدا انگریز ہے اسکا قائل | ۴۱۴ |
| قرآن و نبی کیا چیز ہے یہ کلمات کفریہ ہیں | ۴۱۵ |
| حالت جنابت میں نماز پڑھ لی تو | ۴۱۵ |
| خدا تعالیٰ و نبی پاک کی شان میں گستاخی | ۴۱۶ |
| نماز کا منکر کافر و مرتد ہے | ۴۱۶ |
| میں کافر تجھ مومن سے اچھی ہوں کہنا کفر ہے | ۴۱۷ |
| کافر کو تجدید ایمان کے بعد نکاح ضروری ہے | ۴۱۷ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| بت کی پوجا مرتع شرک ہے | ۴۱۸ |
| نماز نہ پڑھنے والا کافر ہی ہوگا رہوں گا یہ کہنا کفر ہے | ۴۱۹ |
| حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی | ۴۱۹ |
| صحبت صدیق رضؓ کا منکر رافضی کافر ہے | ۴۱۹ |
| مسجد کو زنا خانہ کہنا معصیت ہے | ۴۲۰ |
| توہین عالم فسق ہے۔ | ۴۲۰ |
| توہین و تحقیر عالم کفر ہے | ۴۲۰ |
| یہ شرع کس سرے نے بنائی کہنا کفر ہے | ۴۲۱ |
| تاویل جب تک ممکن ہو کافر نہ کہیں گے | ۴۲۱ |
| رمضان میں علانیہ کھانا وغیرہ فسق ہے | ۴۲۲ |
| علماء کو گالی دینے والا فاسق ہے | ۴۲۳ |
| نبی کو خدا کہنے والا کافر ہے | ۴۲۳ |
| نماز کی توہین سے خوف کفر ہے | ۴۲۴ |
| شریعت سے استہزاء کفر ہے | ۴۲۵ |
| مسخری سننے والا فاسق ہے | ۴۲۵ |
| قرآن و حدیث کی توہین کفر ہے | ۴۲۵ |
| بسم اللہ پڑھنے پر استہزاء کفر ہے | ۴۲۶ |
| تقدیر پر شک کرنا خوف کفر ہے | ۴۲۶ |
| اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے | ۴۲۷ |
| بزرگوں سے گستاخی حرام و فسق ہے | ۴۲۷ |
| مرزا غلام احمد کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفیض سمجھنے والے کافر ہیں | ۴۲۸ |
| حدیث نبوی کی توہین کفر ہے | ۴۲۹ |
| تم انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو، یہ کہنا کفر ہے | ۴۲۹ |
| کسی حدیث کا منکر کافر ہوا یا نہیں | ۴۳۰ |
| نکاح کو برا سمجھنے والا گنہ گار ہے | ۴۳۰ |
| یہ کہنا کہ خدا و رسول کو نہیں مانتا کلمات کفر ہیں | ۴۳۱ |
| احکام شریعت کے متعلق نازیبا کلمات کہنا کفر ہے | ۴۳۱ |
| بکر تمہارا خدا ہے یہ کلمہ کفر ہے | ۴۳۲ |
| کہنا کہ پیر کے کام کے سامنے نماز کچھ نہیں کفر ہے | ۴۳۲ |
| میں اسلام کو نہیں مانتا کلمہ کفر ہے | ۴۳۳ |
| ہندو کی نذر مسلمان نے پوری کی تو وہ کافر نہ ہوگا | ۴۳۳ |
| میرا حشر ہنود کے ساتھ ہو کلمہ کفر ہے۔ | ۴۳۴ |

Maktaba Tul Ishaat.com




| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| کلمہ کی ترتیب بدلنے سے کفر لازم نہیں آتا | ۴۳۵ |
| مسئلہ نماز میں شریک ہوگیا تو کافر نہیں ہوا | ۴۳۵ |
| خنزیر کھاؤں گا کلمہ نہ پڑھوں گا اس کہنے کی وجہ سے مرتد ہوگیا | ۴۳۶ |
| شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ ﷺ کا | ۴۳۶ |
| ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے | ۴۳۶ |
| ہمارا کلام حلال و حرام سے کچھ غرض نہیں | ۴۳۷ |
| اہل نار زوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے | ۴۳۷ |
| مرتد کو کیوں قتل کیا جائے | ۴۳۸ |
| تکفیر مسلم میں احتیاط ضروری ہے | ۴۳۹ |
| خدا بھی آکر کہے تو نہ کھاؤں گی کلمہ کفر ہے | ۴۴۰ |
| یہود و نصاریٰ جو آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے | ۴۴۰ |
| مسلمان کی تکفیر میں احتیاط | ۴۴۱ |
| بہتمت لسانی سے خلاف بات نکل جائے تو کفر نہ ہوگا | ۴۴۱ |

| عنوانات | صفحات |
|---|---|
| استاذ اور والدین کا عاق کافر نہیں ہوتا | ۴۴۲ |
| حضرت حق کو ماں باپ کہنا کیسا ہے | ۴۴۲ |
| رسول اللہ معبود ہیں یہ عقیدہ شرک ہے | ۴۴۳ |
| یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر قادر نہیں کفر ہے | ۴۴۴ |
| شاتم کی توبہ قبول ہوسکتی ہے | ۴۴۵ |
| اہل سنت کا عقیدہ حضرت معاویہؓ صحابی جلیل ہیں | ۴۴۵ |
| رمضان المبارک میں بھی مشرک کو قبر میں عذاب ہوتا ہے | ۴۴۶ |
| جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے | ۴۴۷ |
| خدا و رسول سے بے زاری کا اظہار کفر ہے | ۴۴۷ |
| بدعتی فاسق ہے مشرک کی بخشش نہ ہوگی | ۴۴۷ |
| سحر برحق ہے۔ | ۴۴۸ |

Maktaba Tul Ishaat.com

# کتاب اللقطہ

## گری پڑی چیزیں اور ان سے متعلق احکام و مسائل


| | |
|---|---|
| لقطہ میں مالک یا ورثاء کا پتہ نہ چلے تو اس کی طرف سے صدقہ کردے | ۴۴۹ |
| پڑی ہوئی چیز لقطہ ہے مسجد میں لگانا درست نہیں | ۴۵۰ |
| کوئی چیز پڑی ہوئی ملی تو وہ لقطہ ہے | ۴۵۱ |
| اعلان کے بعد مالک نہ ملے تو لقطہ کا کیا حکم ہے | ۴۵۱ |
| لقطہ کا اعلان، اس کا افطاری میں صرف کرنا درست نہیں | ۴۵۱ |
| مالک سے جب ناامیدی ہوجائے تو لقطہ کو صدقہ کرنا چاہیئے | ۴۵۲ |
| مالک کے نہ ملنے پر لقطہ کا صدقہ | ۴۵۳ |
| لقطہ کا شرعی حکم | ۴۵۳ |
| مالک لقطہ کے نہ ملنے پر صدقہ | ۴۵۴ |
| اعلان کے بعد جب مالک سے مایوسی ہوجائے | ۴۵۴ |
| مالک کے نہ ملنے پر لقطہ کو کیا کرے | ۴۵۵ |
| لقطہ کا مال مسجد پر صرف نہ کیا جائے | ۴۵۵ |
| تلاش کے بعد جب مالک نہ ملے تو کیا کرے | ۴۵۵ |
| مسلمان میت کی جیب سے رقم ملی کیا کرے | ۴۵۶ |
| عرصہ تک جب مالک کا پتہ نہ چلے تو لقطہ کی بیع جائز ہے | ۴۵۶ |
| بزرگوں کی مزار سے کوئی چیز ملے تو کیا کرے | ۴۵۷ |
| سرقہ کی رقم ملی اس کا مصرف کیا ہے | ۴۵۸ |
| غیر آباد جگہ میں رقم ملی تو وہ بھی لقطہ کے حکم میں ہے | ۴۵۸ |
| لقطہ کو غنی استعمال نہیں کرسکتا | ۴۵۹ |
| اگر خود محتاج ہو تو لقطہ استعمال کرسکتا ہے۔ | ۴۵۹ |
| پڑے ہوئے روپے پر لقطہ کا حکم جاری ہوگا | ۴۶۰ |

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com


بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کتاب الایمان

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ وصحبہ اجمعین

## قسم کھانے اور اسکے کفارہ سے متعلق احکام ومسائل

حلف بالقرآن جائز ہے یا نہیں؟ سوال (۱) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو ہاتھ میں لے کر کسی امر یا نہی کے فعل یا ترک۔ مثلاً صوم وصلوۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری وجوا بازی سے باز آنے پر قسم وعہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حروف و صوت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر ونہی عن المنکر ہے اس لئے اچھا ہے آپ مدلل بیان فرمائیں

الجواب:۔ اقول قال فی رد المحتار ونقل فی الھندیۃ عن المضمرات وقد قیل ھذا فی زماننا فیمین وبہ ناخذ وناموز ونعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انہ یمین وبہ اخذ جمھور مشائخنا اھ

Maktaba Tul Ishaat.com



فهذا مؤید لکونه صفة تعورف الحلف بها کعزة الله وجلاله الخ پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور یہ ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزۃ وجلالہ پس شرک و بدعت کہنا اس کو صحیح نہیں ہے اور ترک معاصی پر عہد و پیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک و بد کی پڑھنی چاہیئے الا ما استثناہ الفقہاء لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث۔

سوال (۲) :- قسم کھانی کہ زید پر اگر ظلم کروں تو کافر ہو جاؤں شرعاً اس کا کیا حکم ہے

شخصے حلف کرد کہ بر زید ظلم و حق تلفی او نخواہم کرد اگر کنم پس من کافر و از شفاعت شفیع المذنبین بریم۔ پس اگر بر زید ظلم و حق تلفی او کند بموجب یمین خود کافر گردد و از شفاعت شفیع المذنبین برو خواہد شد یا نہ

الجواب :- ایں قسم ست کہ بصورت حنث کفارہ برو لازم شود[۱] و در کفار بصورت حنث اختلاف است واضح آنست کہ کافر نہ شود فی الدر المختار والاصح ان الحالف لم یکفر سواء علقہ بماض او آت ان کان عندہ فی اعتقادہ انہ یمین الخ[۲]

سوال (۳) :- خزانت کمیٹی سے چند ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ تھی کہ جملہ ممبر تقرری سے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف مجید سے مزین فرما کر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش کی رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے

---

[۱] رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۳۲ ج ۳ ظفیر [۲] و تعلیق الکفر بالشرط یمین وسیجئ ازہ ان اعتقد الکفر بہ یکفر والا یکفر در مختار بالتشدید ای تنزمہ الکفارۃ (رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۲۷ ج ۳ ظفیر [۳] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۷۲۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطا پر اور سخت گنہگار ہے اس سے توبہ کرائی جاوے۔

**ایمان کی قسم کھانا کیسا ہے؟** **سوال** (۴) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** قسم اللہ کی کھانی چاہیئے اللہ کے سوا ایمان یا قرآن وغیرہ کی قسم نہ کھانی چاہیئے[1]

**قسم کھائی اور نکاح میں دھوکہ ہوگیا تو کیا حکم ہے** **سوال** (۵) عرصہ دس ماہ کا ہوا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا عورت کے بھائی نے قبل از نکاح سوائے تعریف کے اور کچھ ظاہر نہ کیا رخصت کے بعد معلوم ہوا کہ عورت بالکل اپاہج ومجبور دونوں ہاتھ پاؤں بے کار اندام نہانی میں بوجہ ہڈی کے گنجائش نہیں ۵۰۰ روپیہ مہر مقرر ہوا تھا اور بوقت نکاح میں نے قسم کھائی تھی کہ طلاق نہ دوں گا ایسی حالت میں اگر طلاق دی جائے تو کیا حکم ہے جب کہ مجھے دھوکہ دیا تو نکاح ہوا یا نہ۔

**الجواب:** اس صورت میں نکاح ہوگیا اور بلا وطی طلاق دینے کی صورت میں نصف مہر بذمہ شوہر لازم ہے اور طلاق نہ دینے کی جو قسم کھائی تھی بوجہ ضرورت مذکورہ بکالت مذکورہ اس قسم کا توڑنا جائز ہے مگر کفارہ قسم کا لازم ہوگا[2]

---

[1] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (درمختار) ای لا ینعقد القسم بغیر اللہ تعالیٰ غیر اسمائہ وصفاتہ بل یحرم (ردالمحتار کتاب الایمان ص۶۱۰ ج۳) ظفیر [2] فانہ یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ او یحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ ویندب فیما اذا کان المحلوف علیہ جائزا (ردالمحتار کتاب الایمان ص۶۱۲ ج۳) وفیہ الکفارۃ ان حنث (ردالمحتار ص۶۱۰ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



بیوی سے کسی وجہ سے ہمبستر نہ ہونیکی قسم کھانا

**سوال** (۶) اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بی بی کے ساتھ کسی وجہ سے غصہ ہو کر قسم کھا کر ہمبستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بی بی کی خواہش سے ہمبستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- جب تک زبان سے الفاظ قسم کہہ کر نہ توڑے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا[1]

ان شاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے کا حکم

**سوال** (۷) میرے والد نے مجھ سے مرغ نہ کھانے کا عہد کرایا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ ان شاء اللہ میں مرغ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:- جائز ہے کیونکہ ان شاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی یہ بہت اچھا کیا کہ ان شاء اللہ کہہ لیا۔[2]

قسم کھائی کہ فلاں کام نہ کروں گا پھر کرے تو کیا حکم ہے

**سوال** (۸) اگر کوئی شخص اس طرح قسم کھائے اور عہد کرے کہ اے خدا میں تری ذات بابرکات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں فلاں کام میں اپنا عہد توڑوں تو مجھے دوزخ میں ڈالئے اور دین و دنیا ہمیشہ ہمیشہ ذلیل و خوار کیجئے اور اپنی مار دیجئے اور مردود کیجئے اور میری دعا بھی قبول نہ کیجئے اور میں آسمان اور زمین اور فرشتوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں اپنا عہد کبھی نہ توڑوں گا اور پھر وہ عہد توڑ دے تو اس کا کیا حشر ہوگا اور اس کفارہ کیا ہوگا۔

---

[1] وركنها اللفظ المستعمل فيها (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص۶۱۵ ج۳) ظفير [2] وصل بحلف ان شاء الله بطل يمينه وكذا يبطل به اى بلا استثناء المتصل كل ما تعلق بالقول عبادة او معاملة (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص۷۱۵ ج۳) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب :- اس صورت میں اگر وہ شخص اس عہد کو توڑ دے تو کفارہ قسم کا اس کے اوپر واجب ہے[1] یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

نابالغ لڑکا قرآن شریف اٹھائے تو اس کا کیا حکم ہے | سوال (۹) ایک نابالغ لڑکا ریل سے بغیر ٹکٹ سفر کرتا ہے اگر اس کا کوئی عزیز اس سے قرآن شریف اٹھوائے اور کھلوائے تو وہ گنہ گار ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- وہ گنہ گار نہ ہوگا

شریعت کے کسی کام پر اہل برادری سے عہد لینا | سوال (۱۰) اہل برادری نے پنچایت سے یہ کہا کہ کلمہ پڑھو اس نے بعد کہا کیا کرا گر اس ہمارے حکم کو کوئی توڑے تو وہ خدا اور رسول سے پھرے۔ اس قسم کی قسم کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں

الجواب :- اگر شریعت کے کام پر ایسا عہد لیا جاوے کہ جو کوئی اس حکم شریعت کو توڑے وہ گویا خدا تعالیٰ اور رسول کا مخالف ہے تو یہ جائز ہے لیکن برادری کے حکم پر مطلقاً ایسا عہد لینا درست نہیں ہے چاہے وہ حکم موافق شریعت کے ہو یا نہ ہو اس کی تعمیل کریں اور جو کوئی اس حکم کو توڑے وہ خدا اور رسول کا مخالف ہے۔ تو ایسا عہد لینا درست نہیں ہے۔

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے | سوال (۱۱) خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھانا مثلاً لڑکے یا قرآن شریف وغیرہ کی قسم کھانا درست ہے یا نہیں ایسی قسم کھانے والا مشرک ہوگا یا نہیں۔

---

[1] وفیہ الکفارۃ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۶ ج۳) ظفیر

[2] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشہر ویستر عامۃ البدن (ایضاً ص۶۷ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** ۔ غیراللہ کی قسم کھانا حرام ہے جیسے بیٹے یا باپ وغیرہ کی قسم کھانا[1] البتہ قرآن شریف کا قسم کھانا متعارف ہوگیا ہے لہٰذا وہ معتبر ہے اور قسم ہوجاتی ہے فی الدرالمختار قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الان متعارف فیکون یمینا الخ فقط

مورثوں کے حلف کا وارثوں پر اثر پڑتا ہے یا نہیں؟ **سوال** (۱۲) ایک خلہ جس میں اقوام شیخ رہتے ہیں اور ان میں دو فریق ہو رہے تھے ہر دو فریق نے یہ تجویز کی کہ سب فریق ایک ہوجائیں اور کوئی نزاع آپس میں نہ رہے بر حالت میں ہر شخص شادی غمی میں سب شریک رہیں اور اس عہد کی پابندی کیلئے سب کے ہاتھ میں قرآن شریف دے کر یہ حلف لیا گیا کہ مراسم برادرانہ ترک کئے جاویں گے جن شخص نے حلف کیا تھا اب ان میں سے چند اشخاص ہیں باقی فوت ہوگئے ایک شخص نے یہ مخالفت کی کہ وہ خلاف اپنی گروہ کے دوسری گروہ کی جانب سے مقدمات میں پیروی کرنے لگا ان اشخاص کے وارثوں نے جنھوں نے قرآن شریف اٹھایا تھا اور حلف کیا تھا یہ کہا کہ گو اب تک ہم اپنے مورثوں کے حلف کے پابند رہے مگر اس عہد و حلف کی پابندی ہم پر عائد نہیں ہوتی کیا یہ صحیح ہے اور جو لوگ حلف کرنے والوں میں سے بقید حیات ہیں ان پر پابندی حلف لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب:** ۔ مورثوں کی حلف کا وارثوں پر کچھ اثر عائد نہیں ہوتا البتہ جو لوگ ان حلف کرنے والوں میں کے بقید حیات ہیں وہ اپنے حلف اور قسم کو توڑیں تو ان پر کفارہ لازم آئے گا[2]

---

[1] لایقسم بغیر اللہ تعالیٰ (درمختار) ای لاینعقد القسم بغیرہ تعالیٰ الخ بل یحرم۔ ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۱۲ [2] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۱۲ ظفیر

[3] وھذا القسم فیہ الکفارۃ ان حنث الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الایمان ص۷۱۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ کفارہ لازم ہونے کی وجہ سے وہ لوگ گنہگار بھی ہوں اور مواخذہ دار اخروی ہوں بلکہ بسا اوقات حلف کا توڑنا ضروری ہوجاتا ہے[۱] جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ کسی فعل کے کرنے پر قسم کھائی اور پھر اس کی خلاف میں آپ کو بہتری معلوم ہوئی تو آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ دیدیا اور اسی طرح آپنے دوسروں کو بھی حکم فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی کسی امر پر حلف کرے اور پھر اس کی خلاف میں خیر معلوم ہو اور وہ خلاف کام ثواب کا ہو تو قسم کو توڑ دو اور جو امر بہتر اور شریعت میں موجب ثواب ہے اس کو کرے پس اگر اس شخص سے کوئی امر خلاف شریعت ہوا ہے تو اس وجہ سے اس سے متارکت کی ہے تو یہ اچھا ہے اس میں گناہ نہیں ہوا اور حلف کرنے کرنیوالے کفارہ قسم کا دیدیوں[۲] فقط

قسم کھانی جائداد سے کہ نہیں لونگا وارث ہوجانے کے بعد کیا کرے | **سوال** (۱۳۱) ایک شخص نے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا فساد کرکے یہ حلف کیا اگر میں تمہاری جائداد کی کچھ کھاؤں تو میں نبی کے دین سے خارج ہوں گا اب اس کے والد کا انتقال ہوگیا تو حلف سے بری ہونے کی کیا صورت ہے اور جائیداد کی میراث ہونے کی کیا صورت۔

**الجواب**:- ان الفاظ سے قسم ہوجاتی ہے[۳] لہذا اگر اس جائیداد میں سے

---

[۱] ومن حلف علی معصیته کعدم الکلام مع ابویه او قتل فلان الخ وجب الحنث والتکفیر لانه اهون الامرین الخ (ایضاً ص۲۵) ظفیر [۲] وهذا الاقسم فیه الکفارة ان حنث (ایضاً ص۲۶) ظفیر [۳] وبری من الله وبری من رسوله یمین الخ وبری من الاسلام او القبلة او صوم رمضان او الصلوة الخ یمین لانه کفر وتعلیق الکفر بالشرط یمین (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۱۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کچھ لیوے اور کھاوے تو کفارہ قسم کا دیوے اور بصورت حنث اس کی کفر میں اختلاف ہے لہذا احوط یہ ہے کہ وہ تجدید اسلام کرے درمختار میں ہے والقسم انما بقوله ان فعل کذا فهو یهودی او نصرانی الخ او کافر فیکفر بحنثه[1] فقط

دوسرے نے قسم دی کہ یہ کام کرنا ہے اس نے نہیں کیا تو کیا حکم ہے

**سوال** (۱۴) رشید نے حمید کو کہا اللہ کی قسم تم کو یہ کام کرنا ہوگا اب اگر حمیدہ کام نہ کرے تو رشید حانث ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ رشید حانث ہوگا[2] فقط۔

کلمہ پڑھ کر قسم کھانے سے قسم ہوگی یا نہیں

**سوال** (۱۵) ایک شخص نے اس طور سے قسم کھائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خدا گواہ ہے اگر میں یہ کام کروں تو رسول اللہ کی شفاعت سے ناامید ہوں۔ پھر اس کام کا مرتکب ہوا ہو اس صورت میں اس شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے کہ ان الفاظ سے قسم نہیں ہوتی اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا مگر اس میں گناہ ہے لہذا توبہ واستغفار کرے وفیه اشهد الله لا افعل یستغفر ولا کفارة وکذا اشهدك واشهد ملائكتك لعدم العرف الخ وفی انا بریٔ من الشفاعة لیس بیمین لان منکر من ابتدع لا کافر الخ[3] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۲ ج۳ قوله فیکفر بحنثه ای تلزمه الکفارة انما حنث ای قاله بتحریما لحلال لانه لما جعل الشرط علما علی الکفر وقد اعتقده واجبا لامتناع وامکن القول بوجوبه بغیره جعلنا یمینا تنمر ردالمحتار ص۶۲ ج۳ ظفیر [2] وفیه الکفارة ان حنث الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۲ ج۳ ظفیر [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۲ ج۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



فلاں کام کروں تو خدا کے پیارے محروم رہوں پھر کرلیا تو کیا حکم ہے

**سوال** (۱۶) اس شخص نے یہ عہد کیا کہ اگر اب سے میں بُرے کام کو کروں تو خدا کا پیارا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مجھکو نصیب نہ ہو والعیاذ باللہ تعالیٰ اور دونوں جہاں میں میرا روسیاہ ہو کچھ عرصہ بعد وہ ہی کام اس نے کیا تو کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ درمختار کتاب الایمان میں ہے وفی انا بریٔ من الشفاعۃ لیس بیمین[1] اس روایت سے معلوم ہوا کہ الفاظ مذکورہ فی السوال سے قسم منعقد نہیں ہوتی لہٰذا اس کام کے کرنے کی وجہ سے کفارہ واجب نہ ہوگا آئندہ اس قسم کے الفاظ کہنے سے احتراز و اجتناب کرنا چاہیئے اور صدق دل سے اس فعل قبیح سے توبہ تصوح کرنی چاہیئے اور آئندہ اس فعل بد سے بچنا چاہیئے۔ فقط

خنزیر کھانے کی قسم کھائی پھر توڑ دی کیا حکم ہے

**سوال** (۱۷) ایک شخص اپنے چچا سے ناراض ہے چچا نے منانا چاہا تو اس نے قسم کھائی کہ اگر میں جاؤں تو خنزیر کھاؤں اب اگر وہ چچا کا کہنا مان لے تو قسم کے بارے میں کیا کرے

**الجواب**:۔ یہ قسم نہیں ہوئی مگر اس بات کے کہنے کا گناہ ہوگا۔ و کذالک ان قال ان فعلت کذا فانا زان او شارب خمر او اکل میتۃ فلیس بحالف[2] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۱۱ ظفیر

[2] ایضاً ج۳ ص۷۱۳ ظفیر. ہو یستحل الدم او لحم الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفرا رد المحتار ج۳ ص۷۱۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



زید نے ہزار روزہ کی قسم کھائی تو کیا کرے

**سوال** (۱۸) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے کچھ مال بکر کا چرا لیا بکر اس کو قسم کھلاتا ہے اور زید قسم کھاتا ہے کہ اگر میں نے چرایا تو مجھ پر ہزار روزہ فرض ہوں یا واجب ہوں آیا عندالشرع اس پر ہزار روزہ واجب ہوں گے یا نہیں؟ ایسا ہی اگر آئندہ کی بابت قسم کھائے کہ اگر میں تیرا مال چراؤں تو مجھ پر ہزار واجب ہوں؟۔

**الجواب**:۔ دونوں صورتوں میں روزہ فرض ہوں گے کذا یفھم من الدر المختار المواخذۃ فیھا الا فی ثلث طلاق وعتاق ونذر اشباہ وان علقہ بما لم یرد کان زینت لفلانۃ مثلا فحنث درمختار[1] ۱۲ ص ۳۷

یہ کہنا کہ ایسا کروں تو اپنے باپ کا نہیں قسم نہیں ہے

**سوال** (۱۹) اگر یہ کہدے کہ اگر میں آپ کے گھر جاؤں تو اپنے باپ سے نہیں بلکہ کسی خاکروب سے ہوں۔ اگر چلا جاوے تو کفارہ لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے۔ جانا درست ہے۔

گھر نہ آنے کی قسم کھائی اور سامان بھیجا تو حانث نہیں ہوا۔

**سوال** (۲۰) زید اور اس کی ساس میں کچھ نزاع ہوا زید نے غصہ سے اپنی ساس کو کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا کام کروں تو میری عورت مجھ پر حرام، حرام، حرام تین دفعہ کہا پھر زید اپنے گھر چلا گیا جب زید کی عورت اپنی ماں کے گھر بیمار ہوئی تو زید کسی شخص سے تعویذ لائے اور کسی اور شخص کو دیدیا کہ میری ساس کو دیدو اور ایک تربوز کسی شخص نے زید کو دیا کہ تم اپنی ساس کو دیدینا، زید نے وہ تربوز کسی اور شخص کو دیدیا کہ میری ساس کو دیدینا۔ دریافت طلب یہ امر

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۷۴۲ ج ۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ہے کہ زید ان دو کام کرنے سے حانث ہوا یا نہ۔ اور اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید حانث نہیں ہوا کیونکہ زید اپنی ساس کے گھر نہیں آیا اور نہ اسکے کہنے سے اس کا کوئی کام کیا[1] فقط

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے بیزار رہوں کیا قسم ہے

**سوال** (۲۱) ایک شخص نے نذر کی کہ فلاں چیز لوں گا تو خدا اور رسول سے بیزار رہوں گا اور وہ شخص اس چیز پر قائم ہو گیا اس کے واسطے کیا حکم شریعت میں ہے

**الجواب**:۔ اگر اس شخص نے اس کام کو کر لیا جس کے چھوڑنے کی قسم کھائی تھی تو اس پر کفارہ قسم کا واجب[2] ہے اور قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے پے در پے رکھنا چاہیئے[3] اور آئندہ ایسی قسم نہ کھاوے۔

ناجائز بات پر حلف لینا درست نہیں مگر قسم توڑنے سے کفارہ ہوگا

**سوال** (۲۲) چالیس پچاس آدمیوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ ہفتہ ہفتہ کو اناج نکال کر فروخت کر کے روپیہ جمع کیا کریں اور جب کوئی اس جماعت میں مر جائے یا کسی کا عزیز مر جاوے تو اس روپیہ میں سے ایک مقدار معین پر اس کی تجہیز و تکفین میں خرچ کیا جائے اور سال بھر میں جس قدر روپیہ جمع ہو تو گیارہویں کے موسم میں

---

[1] جب زید نے خلاف قسم کیا ہی نہیں تو معلق طلاق واقع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (نظیر)

[2] وبری من اللہ وبری من رسولہ یمینان (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۴۲ ج۳) نظیر [3] وکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم او ان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولا یؤدی ایضا ص۴۲ ج۳ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کفارہ لازم ہے یا نہ۔

**الجواب:** اس بات قسم دینا اور قسم کھانا حرام ہے اور ایسی قسم کھانا بھی حرام ہے اور اس قسم کو توڑ دینا چاہیئے اصرار کرنا ایسی قسم پر ناجائز ہے[1] اور کفارہ قسم کا دینا لازم ہے[2] والتفصیل فی کتب الفقہ۔

جانور کا دودھ نہ کھانے کا جب حلف لیا ہے تو گھی وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہوگا

**سوال (۲۳):** زید نے کہا میں اس بھینس کا دودھ نہ پیوں گا اور کوئی شرط نہیں کی۔ آیا زید کو اس بھینس کا گھی کھانا جائز ہے یا نہیں۔ یا کب تک دودھ پینا جائز نہیں ہے یعنی صرف اس بیات کا، یا ہمیشہ کیلئے۔ نیز بھینس مذکور کی کڑی کا دودھ بشرط زندگی جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** گھی کھانا درست ہے اور اس کی کڑی کا دودھ بھی جائز ہے۔ صرف اس کا دودھ پینے سے کفارہ لازم آوے گا یعنی ایک دفعہ کفارہ آوے گا پھر جائز ہو جائے گا[3] فقط (جب کوئی شرط نہیں کی تو یمین نہیں ہوا، اور اس کی وجہ ہے کھانے سے حانث نہ ہوگا۔ منیہ)

کسی ہمراہ جانے سے انکار حلف سے کلہ بنیں

**سوال (۲۴):** بندہ نے اپنے داماد پر دعوی زنا کا کیا مگر گواہ معتبر نہ دے سکا۔ قاضی نے حلف مدعا علیہ پر یہ فیصلہ کیا کہ فلاں

---

[1] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین (رایہ ص ۳۰ ج ۲) [2] وفیہ الکفارۃ الخ او حنث (رایضاً ص ۳۲ ج ۲) [3] ولا یحنث فی حلفہ لا یاکل من ھذا البسر او الرطب او اللبن یاکل رطبہ وتمرہ وشیرازہ لان ھذہ صفات داعیۃ الی الیمین (درمختار) لان ھذہ صفات الخ اذ لا خلاف ان صفۃ البسر والرطبیۃ والنیئیۃ مما قد تدعو الی الیمین بحسب المزاج فاذا زالت زال ما عقدت علیہ الیمین فلا یحنث باکل ما ذکر تعقد علی الیمین (بحوالہ البحر الرائق فی الال ص ۱۲۱ ج ۴) [4] ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



فقیر کے مزار پر حلف کرے کہ میں نے اپنی ساس سے زنا نہیں کیا مدعا علیہ نے انکار کیا کہ میں فقیر کے مزار پر نہیں جاؤں گا۔ یہ انکار حلف سے ہوا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ یہ انکار حلف سے نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو وہ تیار ہے اور مزار فقیر پر لے جانا لغو ہے اس سے انکار کرنا حلف سے انکار نہیں ہے۔

**حلف کے بعد دعوی میں زیادتی جائز نہیں**

**سوال** (۲۵) عدالت میں حلف لیا ہوتا ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ حلف سے کہو کہ تمہارا دعوی ٹھیک ہے تو اگر روپیہ دو روپیہ بڑھا کر دعوی کیا گیا تو یہ حلف سچ ہوگا یا جھوٹ

**الجواب**:۔ وہ حلف جھوٹ ہوگا زیادہ کا دعوی نہ کرنا چاہیئے[1] البتہ بصورت سرکشی و تمرد مدیون جو خرچہ عدالت سے ملے وہ لینا درست ہے کہ سبب اس خرچہ کا مدیون سرکش ہوا ہے اور اس کی سرکشی و عدم ادائے قرضہ کی وجہ سے تاش وائر کی گئی ہے فقط۔

**ہاتھ پر قرآن دیکر حلف دینے سے حلف ہو جاتا ہے**

**سوال** (۲۶) اگر کوئی شخص مسلمان کسی معاملہ میں مسلمان کو حلف قرآن شریف کا دے اس طریق سے کہ وقت ادا اس کے ہاتھوں پر قرآن شریف رکھے۔ آیا اس طرح سے حلف ہو جاتے ہیں یا نہیں

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے وقال العینی وعندی ان المصحف یمین لاسیما فی زماننا قولہ وقال العینی عبارتہ وعندی لو حلف بالمصحف و وضع یدہ علیہ وقال وحق ھذا فھو یمین ولاسیما فی ھذا الزمان الذی کثرت فیہ الایمان الفاجرۃ ورغبۃ العوام فی الحلف بالمصحف[2] اس کا

---

[1] عن ابن عباس تغمس فی الاثم ثم النار وھی کبیرۃ ان حلف علی کاذب عمدا و کو للہ ما فعلت کذا وما یفعلہ لم یاثم بھا فتلزمہ التوبۃ الدر مختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الطلاق [2] رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الطلاق

Maktaba Tul Ishaat.com



حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرآن ہاتھوں پر رکھ کر حلف دینا قسم ہے یعنی اس سے قسم ہو جاتی ہے اور احکام یمین اس سے متعلق ہو جاتے ہیں الخ فقط

جب قسم کھانے کو کسی وجہ سے کیا تو کفارہ ہوگا

سوال (۲۷) عمر نے قسم کھائی تھی کہ میں فلاں گھر میں نہ جاؤں گا نہ وہاں کھانا کھاؤں گا لیکن والدہ عمر اس کو مجبور کر کے اس گھر میں لے گئی اور وہاں کھانا بھی کھلایا اب آئندہ عمر وہاں جا سکتا ہے یا نہیں اور عمر کو کچھ گنہ تو نہیں ہوا۔ اور کفارہ کیا ہوگا

الجواب :۔ قسم ٹوٹ گئی ہے اور کفارہ قسم کا لازم ہے اب آئندہ وہاں جانا درست ہے قسم پوری ہو گئی ہے اور گنہ کچھ نہیں ہوا صرف کفارہ لازم ہے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا ہر ایک کو ایک ایک جوڑا دیوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے متواتر رکھے۔

خلاف قسم کرنے سے کفارہ لازم ہے

سوال (۲۸) زید نے قسم کھائی اس امر کی کہ میں بکر سے کبھی نہیں بولوں گا پھر بسبب ضرورت کے زید بکر سے بولا تو زید کے قسم کو صحیح سمجھنا چاہیئے قسم کا کفارہ تو اس پر ضرور واجب ہے

الجواب :۔ کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے اور آئندہ کو بولنا چاہیئے[1]

قرآن سے حلف دلانا درست ہے

سوال (۲۹) قرآن شریف سے حلف دلانا جائز ہے یا نہ۔ بر تقدیر اول کسی جاہل بے نمازی کو جو وضو اور غسل سے محض ناواقف ہے قرآن شریف دے کر حلف کرانا جائز ہے یا نہیں۔

---

[1] ومن حلف علی معصیۃ کعدم الکلام مع ابویہ الخ وجب الحنث والتکفیر وحاصلہ ان الحلف علیہ اما فعل او ترک وکل منہما اما معصیۃ وھی مسئلۃ المتن او واجبا الخ او ھو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ کحلفہ علی ترک وطی زوجتہ شہرا ونحوہ حنثہ اولی الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۸۵ وفیہ الکفارۃ ان حنث (ایضا ج ۳ ص ۶۶) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



الجواب :- قال فی الدر المختار قال العینی و عندی ان المصحف یمین لاسیما فی زماننا و عند الثلاثة المصحف والقرآن وکلا اللہ یمین وفی الشامی نقلا عن الھندیة عن الضمرات و قد یثبل ھذا فی زماننا فیمین و بہ ناخذ ونامر و نعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انہ یمین و بہ اخذ جمھور مشائخنا اھ فھوا مؤید لکونہ صفة تعرف الحلف بھا کعزة اللہ وجلالہ الخ اس سے معلوم ہوا کہ حلف دینا ساتھ قرآن شریف کے جائز ہے فقط

جب قسم کے مطابق ادا نہیں کیا تو کفارہ ہوگا | سوال (۳۰) زید نے عمر پر ڈگری کا اجرا کرایا عمر نے کچھ روپیہ زید کو دے کر باقی کے واسطے مزید مہلت چاہتا تھا۔ زید نے خدا کی قسم کھا کر یہ کہدیا کہ میں کل مطالبہ کو چھوڑ دوں گا مگر بعض اصرار و مجبوری کی وجہ سے اپنی قسم کے خلاف عمر کو مہلت دینا منظور کیا اس صورت میں زید پر کفارۂ قسم کیا ہوگا ؟۔

الجواب :- اس صورت میں کفارہ قسم کا زید کے ذمہ لازم ہے[۲] فقط

کفارہ ادا کرنے کے بعد قسم باقی نہیں رہتی | سوال (۳۱) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے واسطے حرام ہے پھر نہ رہ سکا۔ استعمال کرکے حانث ہوگیا۔ یہ قسم میرے سے منتہی ہوگئی یا نہیں یعنی بعد کفارہ دینے کے بھی قسم مذکور کے جہت سے استعمال کرنا حرام ہوگا یا نہ۔

الجواب :- قسم منتہی ہوگئی کفارہ کے بعد پھر اسکے استعمال سے

---

[۱] دیکھئے رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۴۲ ج ۳۔ ظفیر [۲] وفیہ الکفارة ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲۲ ج ۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



حنث نہ ہوگا[1]

شفاعت سے محروم ہونے کی یمین نہیں ہے

سوال (۳۲) زید وعمر نے قسم کھا کر یہ معاہدہ کیا کہ ہم کبھی تعلق قطع نہ کریں گے اگر ہم باہمی انقطاع تعلق کریں تو ہم کو بروز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ اگر وہ دونوں اب انقطاع تعلق کرنا چاہیں تو ان دونوں پر کفارہ لازم ہے یا نہیں

الجواب :- قال فی الدر المختار وفی انا بری من الشفاعۃ لیس بیمین لان منکرھا مبتدع لا کافر[2] الخ پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ فی السوال یمین نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے فقط

قسم باپ نے کھائی تو بیٹے کی خلاف ورزی سے قسم نہیں ٹوٹے گی

سوال (۳۳) زید نے قسم کھائی کہ میرا پنے حقیقی بھائی بکر سے زمین کے کاروبار میں شرکت کروں تو میری بیوی پر تین طلاق اب کسی عرصہ کے وہ خود تو نہیں لیکن اس کا لڑکا جو کہ جوان ہے بدون کہے والد کے اپنے چچا کے ساتھ زمین کے کاروبار میں شریک ہوگیا اور والد نے اسے لاونعم کچھ بھی نہیں کہا اس لڑکے کی شرکت سے باپ حانث ہوگیا یا نہیں

الجواب :- بیٹے کی شرکت سے باپ کی قسم نہ ٹوٹے گی اور وہ حانث نہ ہوگا کذا فی کتب الفقہ۔

جس کے ساتھ عدم شرکت کی قسم کھائی تھی اسکے بیٹے کے ساتھ شرکت سے حانث نہیں ہوگا

سوال (۳۴) زید وعمر دونوں بھائی مقدمہ مزارعت میں شریک تھے۔ زید نے کسی بات پر

---

[1] وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ص۶۸۵ ج۳) ظفیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۷۲۱ ج۳ - ظفیر [3] ولا تنزر دائرۃ دزر اخری کما سورۃ النجم)

Maktaba Tul Ishaat.com



ناراض ہوکر کہا اگر میں تیری زندگی میں تیرے ساتھ شراکت کروں تو میری عورت کو تین طلاق ہیں۔ بعد دو سال کے عمر نے اپنے برادر زادہ بکر کو اپنا شریک بنالیا اور زید کا بیٹا بکر جوان ہے مگر تابع باپ کے رہتا ہے

**الجواب**:۔ زید اس صورت میں حانث نہ ہوگا کما فی ردالمحتار و ان الکبیرین لایحنث الا بالمباشرۃ لعدم ولایۃ علیھما فھو کالاجنبی عنھما فیتعلق بحقیقۃ الفعل الخ[1] ص۱۱۵ باب الیمین فی البیع والشراء پس معلوم ہوا کہ بالغ بیٹا مثل اجنبی کے ہے تو بیٹے کو شریک بنانا باپ کو شریک بنانا نہیں ہے لہٰذا بیٹے کو شریک کرنے سے حانث نہ ہوگا

**قسم کا کفارہ دینا اسکے خلاف کام میں شرکت**

**سوال** (۳۵) زید، عمر، ہر دو برادر حقیقی ہیں ان کا باپ فوت ہوچکا ہے صرف والدہ زندہ ہے۔ عمر کی شادی کی تاریخ مقرر ہوچکی ہے۔ زید کا جھگڑا دو مرتبہ والدہ کے ساتھ تحریر سامان شادی پر ہوا۔ زید نے دونوں مرتبہ بحالت غصہ قسم کھا کر کہا کہ میں ہرگز عمر برادر خورد کی شادی میں شریک نہ ہوں گا اس پر والدہ نے بھی کہا کہ میں بھی شریک نہ ہوں گی، تو زید کس صورت سے شریک شادی ہوسکتا ہے (۲) اگر قسم کا کوئی کفارہ ہے تو کیا ہے (۳) شادی سے پہلے یا بعد بھی ادائیگی کفارہ کیا ہوسکتی ہے۔

**الجواب**:۔ مستامہ زید کفارہ قسم کا دیدیوے اور شریک شادی ہوجاوے[2] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا ان کو کپڑا

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الیمین فی البیع والشراء مطلب لا یتزوج ج۳ ص۷۲۲ ظفیر

[2] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر وحاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منھما اما معصیۃ او واجب او ندب او فرض او ھو اولی من غیرہ او غیر او اولی منہ الخ وحنثہ اولی (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ص۸۵ ج۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



پہنا دیوے اور غلام کے آزاد کرنے کو اس وجہ سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہاں غلام نہیں ہے۔ پھر اگر کھانا یا کپڑا یا دس مسکینوں کو دینے کی طاقت نہیں ہے تو تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ قسم کا ہے اور کفارہ بعد قسم توڑنے کے واجب ہوتا ہے[1]۔ شادی میں شریک ہونے سے پہلے کفارہ ادا نہ ہوگا[2]

یہ کہا کہ ایسا کروں تو اپنی ماں کو دفن کروں، قسم نہیں۔

**سوال** (۳۶) کسی کام کیلئے اگر کوئی شخص خود سزا مقرر کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میں فلاں کام کروں تو ایسا ہو جیسا میں نے اپنی ماں کو زندہ دفن کر دیا۔ پھر اگر اس نے وہ کام کر لیا تو کیا کرنا چاہیئے کچھ کفارہ اس کا ہے یا نہیں

ایسا کروں تو کلام اللہ کی مار پڑے کہنا

(۲) اب اس نے مسجد میں ان باتوں پر قرآن شریف اٹھایا کہ اگر ہم نماز ترک کریں اور جھوٹ بولیں اور غیبت کریں اور اپنی منکوحہ بیوی کے علاوہ کوئی اور ناجائز طریقہ اختیار کریں تو ہم کو کلام اللہ کی مار پڑے اور ہم دین و دنیا کہیں کے نہ رہیں اور ہم عہد کرتے ہیں اور قرآن شریف اٹھاتے ہیں کہ یا تو آئندہ سے نہ کریں گے اور کسی سے کوئی کام خلاف عہد ہو گیا تو اس کا کوئی کفارہ ہو سکتا ہے یا نہیں ہے۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیئے

**الجواب**:- پہلی صورت میں کچھ کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہے مگر دوسری صورت میں اگر وہ ان افعال میں سے کسی کو کر لیوے تو کفارہ قسم کا دیوے[3]

---

[1] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنھا کلھا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲۴ ج۳ و ص۸۲۵ ج۳ وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضاً ص۸۲۶ ج۳) ظفیر ص۵۲ ج۲ ولہ عجز التکفیر ولو بالمال قبل حنث (در مختار لان الحنث ھو السبب کما مر فلا یجوز الا بعد وجودہ (رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲۴ ج۳) ظفیر ص۵۲ ج۲ وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (در مختار)

Maktaba Tul Ishaat.com

یعنی دس محتاجوں کو کھانا کھلاوے دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلاوے یا ان کو کپڑا دیوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

ایسا کروں تو خدا اور رسول سے دور ہوں کیسا قسم ہے

**سوال** (۳۷) زید نے اپنا مکان بکر کے ہاتھ فروخت کیا۔ زید کسی کا قرضدار تھا، وہ بکر نے سب اپنے ذمہ لکھوالیا اور وعدہ کیا کہ جس دن ہمارے نام رجسٹری کر دوگے اسی وقت باقی روپیہ ادا کر دوں گا، زید نے سب منظور کیا دو تین کے بعد زید نے بکر کو مکان دینے سے انکار کر دیا تب بکر نے جملہ مسلمانوں کو جمع کر کے عذر کیا کہ مجھے میرا مکان دلوایں۔ مسلمانوں نے زید کو غیرت اور شرم دلائی کہ مسلمان ہو کر ایسا کام نہ کرو، زید نے کہا کہ اگر بکر ہم کو سولہ روپیہ اور دیوے تو اگر میں اپنا مکان بکر کے سوا کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کروں تو میں خدا و رسول سے دور ہوں اور قیامت کے دن میرا منہ سور کا ہو۔ تب بکر نے زید کو سولہ روپیہ اور دینا منظور کیا۔ دو تین دن کے بعد زید اپنے وعدہ سے پھر پلٹ گیا اور مکان کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اس کے نام رجسٹری کرا دی۔ اب زید پر کفارہ قسم واجب ہے تو کیا ہے اور زید گنہگار ہوا یا نہ اگر ہوا تو کیا کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ بے شک زید گنہگار ہوا توبہ کرے اور کفارہ قسم کا ادا کرے[1] قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا یا کپڑا دیوے یا غلام آزاد کرے اگر یہ صورت تو یہاں نہیں ہو سکتی، صرف کھانے اور کپڑے کی صورت ہو سکتی ہے۔ اور اگر کھانے اور کپڑے کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے متواتر رکھے[2]۔

---

[1] وفی البحر وایاما للغموس لا یکفر مستحلہ کمدخن بزازیۃ وفی المختار ھو مستحل لو رد لحو الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفرا اھ ردالمحتار کتاب الایمان ص۔

[2] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا صام ثلثۃ ایام اھ صلخ ملتقط وفی الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ص۔ تغیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اللہ کی دہائی دینے سے قسم نہیں ہوتی

**سوال** (۳۸) اکثر مستورات ذرا ذرا سی بات میں کہہ دیا کرتی ہیں، اللہ کی دہائی ہم تم سے نہ بولیں گے اگر ایسا کریں تو دس روزے پاویں یہ جملہ قسم میں داخل ہے یا نہ اور اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر کئی بار یہ جملہ کہے گئے ہوں تو ایک کفارہ دینا ہوگا یا متعدد۔ اور اگر یہ جملہ قسم میں داخل نہیں تو کفارہ ادا کرکے قسم توڑ دینا چاہیئے یا قسم کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ اور کفارہ دے کر قسم کے توڑنے میں گنہ ہے یا نہیں۔ توڑنے میں درانحالیکہ کسی مسلمان سے تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ یہ کلمات قسم میں داخل نہیں ہیں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں آتا[1] اور اگر بالفرض ایسی قسم کھائی جاوے تو اس کو توڑ دینا چاہیئے۔ اور کفارہ میں تداخل بھی ہو جاتا ہے۔

ملازم کو حلف دلا کر ملازم رکھنا کیسا ہے

**سوال** (۳۹) ملازم کو حلف اور عہد کرکے کسی قسم کی نافرمانی و قصور نہ کروں گا اور سستی وغیرہ نہ کروں گا اور تا زیست آپ کی اطاعت و ملازمت کروں گا وغیرہ اس قسم کا حلف کرکے ملازمت کرنا کیسا ہے

**الجواب**:۔ اگر خادم اور ملازم کو اس عہد پر جس کی بابت حلف لی جاتی ہے پابندی کا ارادہ اور نیت ہے اور اس کا آقا اور مخدوم بلا حلف ادا کرائے اس کو نہیں رکھ سکتا تب تو ایسی صورت میں حلف کرنے اور حلفیہ عہدنامہ تحریر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ایسے عہد و پیمان میں انشاء اللہ کہہ دینا ضروری ہے تاکہ بصورت

---

[1] وقوله حقا وحق الله وحرمته الخ لايكون قسما لعدم التعارف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص۴۹۳) ظفير له ومن حلف على معصية الخ وجب الحنث والتكفير وحاصله ان المحلوف عليه اما فعل او ترك وكل منهما اما معصية او واجب او ندب او فرض او هو اولى من غيره او غير اولى منه فالحلف على ترك واجب او على ترك ندب او فعل حرام او مكروه تحريما او فعل غير اولى الخ (ايضاً ص۴۹۴) ظفير له

Maktaba Tul Ishaat.com



وقوع خلاف گنہگار نہ ہو۔

تھوڑا تھوڑا کرکے بھی دینے سے کفارہ ادا ہوجاتا ہے

**سوال** (۴۰) اگر کوئی شخص کفارہ یمین بالتراخی اس طرح ادا کرے کہ آج کچھ دیا کچھ ہفتہ دو ہفتہ بعد مساکین کو دیا کیا کفارہ ادا ہو جائے گا۔

**الجواب**:۔ متفرق دینا درست ہے بشرطیکہ دس مسکینوں کو پہنچ جاوے یا ایک مسکین کو دس دن تک کھانا دونوں وقت کھلا دیوے یا نقد وغیرہ دیدیوے[1]

مالدار کا کفارہ میں روزے رکھنا کافی نہیں

**سوال** (۴۱) قسم کے کفارہ میں مالدار آدمی روزے رکھدے تو کفارہ ادا ہوگا یا نہیں

**الجواب**:۔ کفارہ ادا نہ ہوگا[2]۔

والدہ کے کہنے سے کام کرنا چاہیئے

**سوال** (۴۲)۔ ایک شخص نے غصہ میں یہ کہا کہ میں کپڑے کی اچکن نہیں پہنوں گا اگر وہ اب نہ پہنے تو والدہ کو رنج ہو آیا زید کو پہننا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس شخص کو وہ اچکن پہن لینا چاہیئے والدہ کو ناراض نہ کرنا چاہیئے۔

---

[1] وکفارته الخ تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین کما مر فی الظهار او کسوتهم (درمختار) قوله عشرة مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ ولو عشاهم فی رمضان عشرین لیلة اجزاه اه (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۲۵) ظفیر

[2] وان عجز عنها کلها وقت الاداء الخ صام ثلثة ایام ولاء (درمختار) قوله ان عجز قال فی البحر اشار الی انه لو کان عنده واحد من الثلاثة لایجوز له الصوم (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۲۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کیا اس باغ کا آم کھاؤں تو سور کھاؤں ایسی قسم ہے

**سوال** (۴۳) زید اپنے عزیز کو بطور تحفہ کچھ آم وغیرہ بھیجدیا کرتا ہے ایک روز کسی بات پر اسکے عزیز نے غصہ میں آکر کہدیا کہ اگر میں کھاؤں تو سور کھاؤں اس باغ کا آم۔ اب اگر وہ شخص اس باغ کا آم یا زید کے ہاتھ کا تحفہ لیوے اور کھاوے تو کیا اس کا کچھ کفارہ دینا پڑے گا۔

**الجواب**:۔ اگر وہ شخص اس باغ کے آم کھاوے تو کفارہ قسم کا اسکے اوپر لازم ہے[1] یعنی دس مسکینوں کا کھانا یا کپڑا اور یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

غلط و ناجائز بات پر حلف لینے کے بعد توڑ دینا درست ہے مگر کفارہ دینا ہوگا

**سوال** (۴۴) ایک شخص مجھ سے محبت کرنے لگا تھا اور مدرسہ میں مجھکو بہکایا اور مجھ سے کلام مجید مسجد میں لے جاکر حلف کرایا اس وقت نیک بخت معلوم ہوتا تھا اور اب مجھ کو تمام گاؤں میں بدنام کردیا اور مجھ سے چال سے پیش آتا ہے اگر میں اس سے لوں تو سخت گنہگار ہوں گا اگر نہ لوں تو کلام مجید اٹھانے کی وجہ سے گنہگار تو نہ ہوں گا۔ اس سے بری ہونے کا فتوی فرمادیں

**الجواب**:۔ اس بدمعاش سے ملنا ہرگز نہ چاہیئے اور حلف کا خیال

---

[1] وفی البحر مایباح للضرورۃ لایکفر مستحلہ کدم و خنزیر وفی المختار لایکون یمینا للشک لانہ قد یکون استحلالا لہ کفرا کما فی غیر حالۃ الضرورۃ فیکون یمینا وقد لایکون کفرا کما فی حالۃ الضرورۃ فلا یکون یمینا فقد حصل الشک فی کونہ یمینا اولا۔ کتاب الایمان ص۳۷۸ ج۳۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس قول سے قسم نہیں ہوگی۔ مفتی علامہ نے خود بھی پہلے یہی فتوی دیا ہے، جو کسی جگہ درج ہے۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کرنا نہ چاہیئے ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے[1] اور کفارہ قسم کا دیدینا چاہیئے۔ یعنی دس مسکینوں کا کھانا دونوں وقت یا کپڑا دیا جاوے اگر یہ نہ ہوسکے اور طاقت کھانا کھلانے کی اور کپڑا دینے کی نہ ہو تو تین دن کے روزہ متواتر رکھنے چاہیئے[2]۔

**قسم توڑنے پر کفارہ ہے** **سوال** (۴۵) زید نے کسی بات پر قسم کھا کر پھر اس کا خلاف کیا۔ بعض لوگوں نے اس کو یہ چارہ بتایا ہے کہ ایک ختم قرآن شریف کیا جائے اور دس آدمیوں کو کھانا کھلایا جاوے کیا اس ختم اور مسکینوں کے کھانا کھلانے سے کفارہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** یہ صحیح ہے کہ قسم اگر توڑی جاوے تو کفارہ اس کا دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلانے سے ادا ہو جاتا ہے[3]۔ اور جو گنہ قسم کے توڑنے سے ہوا وہ کفارہ سے معاف ہو جاتا ہے[4]

**قسم توڑیگا تو کفارہ دینا ہوگا** **سوال** (۴۶) بعض آدمی لڑکوں کا نام رجسٹر سے بکاتے کیلئے قسم دیتے ہیں اگر قسم پوری ہو جاوے تو اپنا نقصان ہے اگر نہ کیا جاوے تو آخرت کا خیال ہے پھر کیا کرنا چاہیئے۔

**الجواب:۔** جبکہ وعدہ کر لیا ہے کہ رجسٹر میں نام نہ کروں گا اور قسم کھالی ہے تو اس کے خلاف نہ کرے اور نقصان دنیاوی کا خیال نہ کرے اور اگر خلاف

---

[1] ومن حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۳۵) ظفیر [2] وکفارتہ الخ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنھما کلھا وقت الاداء او صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۳۵) وج۳ ص۷۳۶ ظفیر [3] وکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین (درمختار) ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرۃ ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ قولہ کما مر فی الظھار فیغدیھم ویعشیھم (رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۳۵ و ص۷۳۶) ظفیر [4] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ای ای الکفارۃ تتوقف الاثم وان لم توجد منہ التوبۃ عنھما معھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ج۳ ص۷۳۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کرلیا تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا[1]

قسم توڑنے سے نہ منافق ہوتا ہے اور نہ اسکی بیوی مطلقہ ہوتی ہے

**سوال** (۴۷) ایک شاگرد نے کسی معاملہ دنیا میں اپنے استاذ سے قسم کھائی پھر کسی وجہ سے قسم توڑدی خلاف حکم استاذ کے کیا۔ اب استاذ صاحب شاگرد پر حکم منافق ہونے کا اور عدم جواز نماز کا پیچھے ان کے اور بی بی کے مطلقہ ہونے کا لگاتے ہیں آیا یہ تینوں امر ان پر عائد ہوتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب**:۔ ان تینوں امور میں سے کوئی امر بھی قسم توڑنے والے پر عائد نہیں ہوتا یہ استاذ صاحب کا افترا، اور جہالت ہے کہ حکم کفر و نفاق کا لگاتے ہیں قسم توڑنے سے کفارہ قسم کا دینا ہوتا ہے اور تفصیل اسکی کتب فقہ میں ہے[2]

قسم کھائی اور اسکے خلاف کام کیا تو کفارہ دینا ہوگا کافر نہیں ہوگا

**سوال** (۴۸) ایک شخص ملازم ہوا اور اطمینان کی وجہ سے یہ قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ اگر میں تمہارے کہنے کے موافق کام نہ کروں تو مجھ کو نہ خدا کا دیدار ہو اور نہ محمدؐ کی شفاعت ہو اور میں خدا و رسول سے پھر جاؤں گا۔ اب اس نے اپنے عہد کے خلاف کام کیا تو وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ صحیح مذہب کے موافق یہ شخص کافر نہیں ہوا لیکن قسم کا کفارہ دیوے اور توبہ استغفار کرے اور احتیاطاً تجدید اسلام کرے[3]

قسم کھانا کہ فلاں آئیگا تو سیر بھر دونگا گناہ ہے

**سوال** (۴۹) چند اشخاص نے بطور حلف

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضا) [2] وفیہ الکفارۃ فقط ان حنث الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶) ظفیر [3] وفیہ الکفارۃ ان حنث (ایضا) وفی انا بری من الشفاعۃ لیس بیمین لان منکرھا مبتدع لا کافر (ایضاً) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کے یہ کہا کہ اگر یہی نشہ نوش مسجد میں آوے گا تو ہم نماز پڑھنے مسجد میں ہرگز نہ آویں گے ان کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب:۔** ایسا حلف کرنا گنہ ہے اس حلف کو توڑ کر کفارہ قسم کا دینا چاہیئے اور مسجد میں آنا چاہیئے[1]

**نہ ملنے کی قسم کھائی پھر ملا تو کفارہ دینا ہوگا** **سوال (۵۰)** ایک شخص نے دوسرے شخص سے ملنے کی بابت قسم کھائی کہ اب تجھ سے ہرگز نہیں ملوں گا اگر تجھ سے ملوں تو مجھ کو خدا اور رسول کا دیدار اور شفاعت نصیب نہ ہو۔ پھر اس شخص سے مل گیا۔ اب قسم کھانے والے کو کیا کرنا چاہیئے

**الجواب:۔** قسم کا کفارہ دیدیوے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا یعنی ہر ایک کو پورا پورا جوڑا دیوے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے اور توبہ و استغفار کرے۔

**نہ کھانے کی جب قسم کھائی تھی اور کھایا تو کفارہ ہوگا** **سوال (۵۱)** زید نے دربارہ یمین فی الاکل ایک قوم سے حلف چاہی اور قوم نے اس کو بطیب خاطر منظور کر کے قسم کھائی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ تا تصفیہ نزاع قصابان و نرخ گوشت خرید کر کے کھانا ہم پر حرام ہے اور اس معاملہ میں ہر ایک امر کلی و جزئی بلا مشورہ جملہ قوم کے خود طے نہ کریگا بعد ازاں عمرو بکر منجملہ قوم کے حلیف تھے۔ زید مستحلف کے و دیگر حلفاء کے غیبت و عدم مشورہ سے قصابوں سے بیع و شرار شروع کردی اب باقی قوم عمرو

---

[1] ومن حلف علی معصیتہ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۴۳ ج۳) ظفیر [2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا کلھا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضا ص۴۳ ج۳ و ص۴۲ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بکر کو حانث قرار دے کر کفارۂ یمین واجب کہتے ہیں یہ صحیح ہے یا نہ۔

الجواب :- اس صورت میں عمرو بکر بے شبہ جنھوں نے بلا مشورۂ قوم خلاف یمین کیا حانث ہیں اور کفارہ یمین ان پر لازم ہے[1]

قسم کھائی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا کرے گا تو کفارہ دیگا

**سوال** (۵۲) میں نے قسم کھائی تھی کہ دوسری شادی نہیں کروں گا۔ اب اولاد نرینہ نہ ہونے کی وجہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں تو شرعاً کیا حکم ہے اگر ازدواج ثانی کیا جائے تو عدل کس طرح قائم رکھے۔ حضر و سفر میں بھی عدل ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب :- اگر آپ دوسرا نکاح کریں گے تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا یا کپڑا دینا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے متواتر روزہ رکھنا کفارہ قسم کا ہے[2] اور بعد نکاح ثانی ہر دو زوجہ میں برابری کرنا کھانے کپڑے لیٹنے بیٹھنے وغیرہ میں ضروری ہے۔ سفر میں اختیار ہے جس کو چاہو ساتھ رکھو۔ سفر میں برابری کی ضرورت نہیں ہے۔ اور کفارہ دینے کے بعد نکاح ثانی سے کچھ گنہ نہ ہوگا۔

نہ کہنے کی قسم کھائی تھی اور کہدیا تو حانث ہوگا

**سوال** :-(۵۳) زید نے عمر سے ایک بات کہی اسکے بعد زبردستی قسم کھلائی بایں طور کہ اقرار کرو کہ اگر میں اس بات کو کسی سے کہوں تو واللہ قیامت کے روز حضرت صاحب کی امت میں نہ اٹھایا جاؤں۔ حالانکہ زید قسم نہیں کھاتا تھا کسی وجہ سے مجبور تھا اب اگر زید اس بات کو کسی سے کہہ دے تو حانث ہوگا یا نہیں۔

---

[1] وفی الکفارۃ الخ ابن حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶۰) ظفیر [2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلاثۃ ایام ولاء (ایضاً ص ۶۶۷) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:**۔ اس صورت میں زید حانث ہوجاوے گا۔ کفارہ قسم کا اس کو ادا کرنا ہوگا[1]

قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ دینا ہوگا

**سوال** (۵۸) زید نے عمر سے عہد کیا کہ میرے اور تیرے درمیان جو کوئی خفیہ راز ہے اگر کسی پر اظہار کروں گا تو مجھ کو قسم بخدا کسی موقع پر یہ راز خفیہ دیگر آدمیوں پر اظہار کرنا پڑا۔ اس صورت میں ان پر کیا کفارہ آوے گا۔

**الجواب:**۔ کفارہ اس قسم کا یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے۔ اگر ان تینوں میں سے کچھ بھی نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

ایسا کروں تو دین وایمان سے خارج ہوجاؤں قسم ہے

**سوال** (۵۹) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر ارذی الحجہ تک مثلاً اپنی عورت سے جماع کروں تو دین وایمان سے خارج ہوجاؤں۔ اور ارذی الحجہ سے پہلے اس نے جماع کیا تو وہ مسلمان رہا یا نہیں۔ اور کچھ کفارہ لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب:**۔ وہ شخص مسلمان رہا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے[3] یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضا ص۶۶ ج۲) ظفیر۔ [2] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتھم بما یصلح للاوساط الخ وان عجز عنھا کلھا وقت الاداء الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضا ص۸۲ ج۲ و ص۸۳ ج۲) ظفیر۔ [3] بری من الاسلام او القبلۃ الخ یمین لانہ کفر وتعلیق الکفر بالشرط یمین (ایضا ص۶۱ ج۲) وفیہ الکفارۃ فقط ان حنث (ایضا ص۶۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



تین روزہ متواتر رکھے یہ کفارہ اس کے قسم کا ہے اس طرح کہنے سے قسم ہو جاتی ہے لہذا کفارہ قسم کا اس پر لازم ہے

غصہ میں قسم کھانے سے بھی قسم ہو جاتی ہے

ایک شخص نے غصہ کی حالت میں قسم کھائی کہ اگر تم نے مجھ سے مذاق کیا تو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔ خلاف کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ اگر وہ شخص اپنی قسم کے خلاف کرے گا تو کفارہ قسم کا اسکے ذمہ لازم[1] ہوگا یعنی دس مسکینوں کو کھانا دونوں وقت کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔

قرآن کی قسم کھانا

**سوال** (۵۷) قرآن شریف کی قسم کھانا کیسا ہے اور اسکے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے لا یقسم بغیر اللہ تعالی کالنبی والقرآن والکعبۃ قال الکمال ولا یخفی ان الحلف بالقران الآن متعارف فیکون یمینا الخ[2] اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی قسم نہ کھانی چاہیئے لیکن اگر کھائی تو قسم منعقد ہو جاوے گی اور بصورت حانث ہونے کے کفارہ لازم آوے گا اور حالف مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے

قرآن غیر اللہ میں ہے یا نہیں اور اسکی قسم کیسی ہے

**سوال** (۵۸) قسم غیر اللہ کی کھانا جائز نہیں۔ آیا غیر اللہ میں قرآن داخل ہے یا نہیں اگر قرآن شریف کو صفات اللہ میں سے

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضا ص۶۶ ج۳) وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتھم الخ وان عجز عنہا کلہا صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضا ص۸۲ ج۳) ظفیر [2] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۷۰۲ ج۳۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



مانا جائے جیسا کہ صاحب فتح القدیر کی عبارت سے پتہ چلتا ہے تب تو قرآن شریف کے ساتھ قسم کھانے میں کوئی قباحت نہیں مگر صاحب وقایہ لکھ رہے ہیں لا الغیر اللہ کالنبی والقرآن والکعبۃ پھر اس عبارت کا مطلب کیا ہوگا۔ بینوا توجروا

**الجواب:۔** شامی نے قول صاحب ہدایہ ومن حلف لغیر اللہ تعالیٰ لم یکن حالفا کالنبی والکعبۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیذر وکذا اذا حلف بالقرآن لانہ غیر متعارف الخ نقل کرنے کے بعد فرمایا فقولہ وکذا یفید انہ لیس قسما الحلف لغیر اللہ تعالیٰ بل ھو من قسم الصفات ولذا علله بانه غیر متعارف[1] الخ پس معلوم ہوا کہ تحقیق یہ ہے کہ قرآن کو غیر اللہ میں داخل نہ کیا جائے کیونکہ جب قرآن بمعنی کلام اللہ تعالیٰ ہے تو صفت ہونا اس کا ظاہر ہے اور صفات لاہو ولا غیرہ ہیں اور صاحب شرح وقایہ اور اسی طرح دیگر فقہاء کا غیر اللہ کی مثال میں قرآن کو بیان کرنا مبنی علی غیر التحقیق ہے یا مبنی ہے قرآن کو بمعنی مصحف لینے پر لان المراد بالمصحف الورق والمجلد۔ یا اس بنا پر کہ قرآن حروف ہیں اور حروف مخلوق ہیں وکل مخلوق غیر الخالق مگر تحقیق وہی ہے جو پہلے لکھی گئی۔

**تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو والدین سے کھاؤں یہ قسم نہیں**

**سوال:۔** (۵۹) زید نے اپنی منکوحہ عورت کو بحالت غصہ تین بار بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے کہ اگر میں تمہارے ہاتھ سے روٹی کھاؤں تو اپنے والدین سے کھاؤں۔ اور یہ الفاظ سوگند کے ساتھ کہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ اور زید پر کوئی کفارہ ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** ان الفاظ سے طلاق کی قسم نہیں پڑی۔ البتہ اگر بطور قسم کے

---

[1] رد المحتار ج۳ کتاب الایمان مطلب فی القرآن ۱۲ ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ایسا کہا اور پھر حانث ہو تو کفارہ قسم کا اسکے ذمہ ہے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کپڑے پہنادے یا کھانا دیوے اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزے پے در پے رکھے [1]

کلمہ طیبہ پڑھ کر آنحضرت کو ضامن کرکے کرنا قسم نہیں

**سوال** (۶۰) ایک شخص شیر سنگھ نے ایک مسلمان سے جو حقہ پیتا تھا بایں الفاظ حقہ کے ترک کرانے کے واسطے معاہدہ لیا کہ میں کلمہ طیبہ پڑھ کر اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن دے کر اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ حقہ نہیں پیونگا کیا یہ صورت قسم کی ہوسکتی ہے یا معاہدہ کی۔ اگر معاہدہ کنندہ اس معاہدہ کو توڑ کر حقہ نوشی کرے تو اس پر کسی قسم کا کفارہ یا کوئی تعزیر شرعی عائد ہوسکتی ہے۔

**الجواب**:۔ یہ قسم شرعی نہیں ہوئی اور خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہیں ہے

قال فی الشامی عن الصیرفیۃ لو قال علی عھد اللہ و عھد الرسول لا افعل کذا لا یصح لان عھد الرسول صار فاصلا [2] اھ

اسکو کھاؤں تو سود کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی

**سوال** (۶۱) دو گھڑے رس بغرض پکانے رسیاول کے آیا گھر میں ایک شخص غصہ ہوگیا اور یہ کہا کہ اس کو کھاؤں یا مکھوں تو جیسے سود کھایا۔ اب اس رس کا سرکہ رکھدیا ہے اس کو اس رس کا سرکہ کھانا جائز ہے یا نہیں اور رسیاول کا کیا حکم ہے۔ اس کا کھانا بھی جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں قسم نہیں ہوئی اس رس مار رسیاول یا اس کے سرکے

---

[1] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا وقت الاداء صام ثلاثۃ ایام ولاء والدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۳۲ ج۲ ) ظہیر عفی عنہ ردالمحتار کتاب الایمان ص۸۳۲ ج۲ قبیل مطلب فی حکم الحلف بغیر اللہ تعالیٰ ص۸۳۲ ج۲ ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کو سب کو کھانا درست ہے کفارہ کسی صورت میں لازم نہیں[1]

بیوی سے بہتری نہیں کروں گا اور کر لیا تو کفارہ دینا ہوگا

**سوال** (۶۲) زید نے قسم کھائی کہ عرصہ بیس روز تک اپنی زوجہ سے صحبت نہیں کروں گا اور پھر بیس روز میں دو دفعہ صحبت کر لی اس صورت میں دو کفارے واجب ہوئے یا ایک۔ اور تعداد کفارہ کی کیا ہے۔؟

**الجواب**:۔ اس صورت میں ایک کفارہ واجب ہوگا اور تعداد اس کفارہ کی اس زمانے میں یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلا دے یا کپڑا پہنا دے اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے[2]

مسلمان سے قطع تعلق کی قسم توڑ کر کفارہ دینا چاہیئے

**سوال** (۶۳) ایک شخص مسمی اصغر علی نے ایک دنیاوی معاملہ میں خطیب مسجد کے ساتھ تنازعہ کیا اور مولوی صاحب کی زبانی بے ادبی کی اور اپنی خوشی سے جماعت و مسجد سے علیحدہ ہو گیا۔ اصغر علی کی اس حرکت پر جماعت نے قسم کھائی کہ ہم اس کو اپنے کسی کاروبار میں شریک نہ کریں گے اور نہ اس کے شریک ہوں گے بالکل قطع تعلق کر لیا۔ اب اصغر علی مذکور اپنی خطاء پر نادم ہو کر اہل جماعت سے معافی کا خواستگار ہے اور توبہ کرتا ہے اب اہل جماعت کو اپنی قسم پر قائم رہنا اور ایفاء قسم کرنا واجب ہے یا اصغر علی کا قصور معاف کر کے اس کو جماعت میں شامل کر لینا چاہیئے۔

---

[1] وکذا (لایکون یمینا) اذا قال ان فعلت کذا فانا زان او سارق او شارب خمر او اکل ربوا (ھدایہ کتاب الایمان ص۲۶۰ ج۲) ظفیر

[2] وکفارتہ ای تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلاثۃ اشھر ویستوعبہ البدن او ان عجز عنھا کلھا صام ثلاثۃ ایام ولاء درالمختار علی ھامش ردالمحتار مطلب کفارۃ الیمین ص۸۳ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

**الجواب**:- ہرگاہ اصغر علی مذکور اپنے فعل پر نادم ہوا اور توبہ کی تو عنداللہ اس کا قصور معاف ہوگیا کیونکہ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[1] اصغر علی مذکور کو چاہیئے کہ امام مذکور سے اپنی گستاخی اور خطاء معاف کرادے اور امام اور دیگر اشخاص کو چاہیئے کہ جب وہ توبہ کرے تو اس کا قصور معاف کریں۔ کیونکہ جب حق تعالیٰ بندہ کے ہر قسم کے گناہ معاف فرماتا ہے تو بندوں کو بھی چاہیئے کہ اگر کسی شخص سے کچھ قصور ہو جاوے اور وہ نادم ہو کر قصور معاف کرادے تو اس کا قصور معاف کردیں۔

قال اللہ تعالےٰ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین الایۃ پس لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی قسم کا لحاظ نہ کریں۔ قسم کو توڑ دیں اور اس کا کفارہ دے دیں اور اصغر علی مذکور کو داخل جماعت وشامل قوم کرلیں۔

**سوال (۶۴)** پنجاب میں رواج ہے کہ بعض لوگ قسم کھاتے وقت اکثر یہ کہدیتے ہیں کہ اگر میں فلاں بات یا کام کروں تو میری ماں پر طلاق ہے۔ حالانکہ ماں کو طلاق دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیا یہ قسم ہے اگر کوئی شخص اس کام کو کرگذرے جس کی بابت اس نے قسم کھائی ہے تو کیا اس پر شریعت کا کوئی مواخذہ یا کفارہ وغیرہ لازم آتا ہے

**الجواب**:- یہ قسم نہیں ہے اور اس میں کفارہ کچھ نہیں ہے[2] اور ایسا کہنا جائز نہیں ہے توبہ کرے (یعنی اگر صرف یہ جملہ کہا کہ فلاں کام کروں تو میری ماں

---

[1] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبہ ص ۲۰۷ [2] ظہیریہ ص ۱۴۲ وثالثہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ فتحو واللہ لا اموت ولا تطلع الشمس من الغموس (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۶۶۱) غموس ان حلف علی کاذب عمدا الخ یاثم بھا فتلزمہ التوبۃ ایضا۔

Maktaba Tul Ishaat.com



پر طلاق۔ لیکن اس کے ساتھ قسم بھی کھائی ہے تو کفارہ دینا لازم ہے۔ ظفیر۔

ناجائز قسم توڑنے سے بھی کفارہ ہوگا | زید نے غصہ میں قسم کھائی تھی کہ میں وطن نہ جاؤں گا پھر بزرگوں کے مجبور کرنے پر قسم توڑ دی اور وطن چلا گیا تو اس صورت میں کفارہ آئیگا یا کیا؟

الجواب:۔ ایسی قسم کو توڑنا ہی چاہیئے تھا[۱] اور کفارہ اس میں لازم آئیگا[۲]

کفارۂ ظہار طلبہ کو دینے سے ادا ہو جاتا ہے | سوال (۶۶) ایک شخص کے ذمہ کفارۂ ظہار واجب ہے تو اس کی ادائیگی کے واسطے طلبہ کو کپڑے یا جوتہ یا غلہ کی قیمت اگر دی جائے تو کفارہ ادا ہوگا یا نہ؟۔

الجواب:۔ جمیع شقیں درست ہیں کفارہ اس طرح ادا ہو جاتا ہے[۳] فقط

قسم توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا | سوال (۶۷) قسم توڑ دینے سے کیا کفارہ واجب ہوتا ہے یا آتا ہے۔

الجواب:۔ آئندہ امر پر قسم کھا کر اس کو توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور کفارہ قسم میں مقدم کفارۂ مالی ہے یعنی غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں

---

[۱] واراد البر وجوبا وعدما فان یجب فیما اذا حلف علی طاعۃ ویحرم فیما اذا حلف علی معصیۃ ویندب فیما اذا کان عدم المحلوف علیہ جائزا (رد المحتار کتاب الایمان ص۲۷ ج۳) ظفیر [۲] وثالثہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل یمکنہ وفیہا الکفارۃ الایۃ واحفظوا یمانکم (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۶ ج۳) ظفیر [۳] وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم بما یصلح للاوساط وینتفع بہ فوق ثلثۃ اشہر وستر عامۃ البدن الخ واذا عجز عنہا صام ثلثۃ ایام ولاء (قولہ عشرۃ مساکین) ای تحقیقا او تقدیرا (رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کو دونوں وقت کھانا کھلا دینا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا۔ اگر ان امور سے عاجز ہے تو تین روزے متواتر رکھے[1] فقط۔

خلاف قسم کرنے سے کفارہ دینا ہوگا

**سوال** (۶۸) موضع کلیڑی والے جلاہوں نے عہد کر لیا تھا کہ ہم سوائے دو آدمیوں کے کسی سے اپنا کپڑا فروخت نہ کرائیں گے بعد دو سال جولاہوں نے جو عہد کر لیا تھا توڑ دیا تو ان کے کیا حکم ہے۔؟

**الجواب**:۔ اگر کلیڑی والوں نے قسم کھا کر یہ عہد کیا تھا تو اس عہد کے خلاف کرنے پر کفارہ قسم کا ان کو دینا پڑے گا اور اگر قسم نہ کھائی تھی ویسے ہی عہد کر لیا تھا تو اسکے توڑنے میں کچھ کفارہ نہیں۔ اور توڑنا عہد کا اس حالت موجودہ میں کچھ ممنوع نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام پر قسم کھائے اور عہد کرلے پھر اس کے خلاف میں بہتری معلوم ہو تو اس قسم اور عہد کو توڑ دے اور کفارہ قسم کا دیوے۔ فقط۔

یمین طلاق سے بچنے کی صورت

**سوال** (۶۹) زید گفت بطور قسم کہ اگر ہمراہی عمر تکلم کنم برزن من سہ طلاق است در شریعت کدام حیلہ است کہ تکلم کند و برزن آں طلاق واقع نشود؟

---

[1] و کفارۃ الیمین تحریر رقبۃ واطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم بما یصلح للاوساط ویستر عامۃ البدن الخ وان عجز عنھا کلھا وقت الاداء صام ثلثۃ ایام ولاء (درمختار) قولہ عشرۃ مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرۃ ایام کل یوم نصف صاع یجوز الخ (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۸۲) ظفیر۔ [2] وثالثھا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ وھذا القسم فیہ الکفارۃ لاية واحفظوا ایمانکم (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۶۶) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ قال فی کتاب الایمان من الدر المختار الکلام والتحدث لایکون الا باللسان فلا یحنث باشارۃ وکتابۃ[1] الخ پس حیلہ عدم وقوع طلاق طلاق این است کہ باعمر کلام نہ کند باشارہ یا بکتابت یا و مخاطبت کند۔ فقط

فلاں عورت سے نکاح کرنے کی قسم کھائی دوسری سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں

**سوال** (۱۰۷) سلمہ بکر کی منکوحہ ہے خالد نے قسم کھائی کہ میں سلمہ سے نکاح کروں گا تو یہ قسم لغو ہوگی یا نہ؟ اور خالد دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب**:۔ قسم کا کفارہ دینا لازم ہے[2] اور دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ فقط

قسم کے بعد جب خلاف قسم کیا تو کفارہ آئیگا

**سوال** (۱۰۸) چند طلباء نے قسم کھائی کہ قرآن شریف ہاتھوں پہ اٹھاکر ہم حلف سے کہتے ہیں کہ آئندہ کو فلاں شخص سے ہرگز نہ پڑھیں گے مگر کسی خاص وجہ سے ان کو پڑھنا پڑگیا، اب صرف دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان طلباء کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور کفارہ کیا ہے، قسم تو ظاہر ہے کہ ٹوٹ گئی۔

**الجواب**:۔ صورت مستفسرہ میں طلباء حانث ہوگئے اور کفارۂ یمین ان کے ذمہ لازم ہوگیا قال فی الدر المختار وثالثها منعقدة وهی حلفه علی مستقبل الی ان قال وهذا القسم فیه الکفارة لآیة واحفظوا ایمانکم[3]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لایکلمة ص۱۴۲ ج۳۔ ظفیر۔ [2] سلمہ چونکہ اس کی بیوی تھی اگر اسی سے پھر نکاح کی قسم کھائی، یہ تو کوئی بات نہ ہوئی اگر دوسری کوئی ہے اس کے متعلق قسم کھائی اور اس سے نکاح نہیں کیا اور دوسری سے کیا تو کفارہ لازم ہوگا۔ [3] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۶ ج۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com


اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے کہ ان کا اکثر بدن ڈھک جائے یا رقبہ آزاد کرے وکفارتہ تحریر رقبۃ او اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ ربما یصلح للاوساط و ینتفع بہ فوق ثلثۃ اشھر ویستر عامۃ البدن[1] (اور اگر رقبہ کے آزاد کرنے پر جیسا کہ آج کل ہے یا کھانا کھلانے پر یا کپڑا پہنانے پر قادر نہ ہو تو تین دن پے درپے روزے رکھے[2] قال فی الدر المختار وان عجز عنھا کلھا صام ثلثۃ ایام ولاء اھ وقال اللہ تبارک وتعالیٰ فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم الآیۃ[3] فقط

جس قصاب کے یہاں کا گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی اگر اس کا گوشت دوسرے گھر کھائے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۷) ایک بستی کے چند گھروں کے چند لوگوں نے قسم کھائی کہ فلاں فلاں قصاب کے گھر کا گوشت نہ خریدیں گے اور نہ ان کے یہاں کا گوشت جو اور کے کسی گھر کا پکا ہو ہرگز نہ کھائیں گے۔ قسم گھر کے ایک ایک آدمی نے کھائی۔ ان کی وجہ سے گھر کے جتنے لوگ تھے اس پر سب نے عمل کیا اور عرصہ دو برس تک اس پر لوگوں کا عمل رہا۔ اب گاؤں میں دعوت ان لوگوں کی ہوتی ہے اور دعوتوں میں انہی قصابوں کا گوشت ہوتا ہے نہ تو دعوت کا انکار کر سکتے ہیں نہ بوجہ قسم کے گوشت کھا سکتے ہیں۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ان قصابوں کے گھر کا گوشت دوسرے گھر والوں کے یہاں پک جائے تو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۳ ج۳ ۔ ظفیر [2] ایضاً ص۸۴ ج۳ ظفیر [3] المائدہ ۸۹ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



پکا ہوا گوشت کھانے سے بھی کفارہ ہوگا | اگر یہ لوگ ان قصابوں کا گوشت خود خریدیں یا دوسرے کا پکا ہوا کھائیں تو کفارہ دیں گے یا نہیں۔ اور کتنا کفارہ دینگے۔

غرب کیلئے کفارہ ہے یا نہیں | قسم کھانے والے غریب ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

جنھوں نے قسم نہ کھائی ان پر کفارہ نہیں | وہ لوگ جنھوں نے قسم نہ کھائی تھی مگر ان کا عمل اس پر رہا، تو کیا یہ لوگ بھی کھائیں گے تو ان پر گناہ لازم ہوگا اور کفارہ دینے دیں گے۔

**الجواب**:۔ اگر وہ لوگ اپنی قسم کے خلاف کریں گے تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا[۱]۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلائیں۔ یا کپڑا پہنائیں۔ یا ایک غلام آزاد کرے۔ . . . . . یعنی غلام کی قیمت ادا نہیں کی جاسکتی۔ اگر کھانے سے کفارہ ادا کرے تو ہر مسکین کو آدھا صاع گندم یعنی پونے دو سیر بحساب وزن انگریزی یا اس کی قیمت دیدے تو کافی ہے اور اگر کسی مدرسہ میں نقد دیدے اور کہدے کہ دس طالب علم مساکین کو فی کس پونے دو سیر گندم کی قیمت دیدی جائے تو یہ درست ہے کفارہ ادا ہوجائے گا اور اگر دس محتاجوں کو بٹھا کر کھلادے تو یہ بھی جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ انہی دس کو دونوں وقت کھانا کھلاوے اور پیٹ بھر کر سالن کے ساتھ روٹی کھلاوے یا چاول کھلادے ایک وقت میں دس مسکینوں کو کھلانے کی شرط نہیں

---

[۱] وثالثها منعقدة وهي حلفه على مستقبل آت يمكنه الخ فيها الكفارة لاية واحفظوا ايمانكم الخ ان حنث (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۷۶۲) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

اگر ایک طالب علم کو دس دن تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلا دے تو یہ بھی جائز ہے[1]

(۳) وہ غریب جس کو طاقت کھانا کھلانے کی یا کپڑا پہنانے کی نہ ہو تو وہ تین روزے متواتر رکھے[2]

(۴) جن لوگوں نے قسم نہیں کھائی تھی ان پر کچھ گناہ نہیں اور نہ ان پر کفارہ آئیگا فقط

کہا یہ کہا کہ اگر میں کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو قسم ہو گئی۔

**سوال** (۳۷) اگر کسی شخص نے کہا کہ فلاں کام کروں تو امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے یا نہیں اور اگر وہ شخص پھر اس کام کو کرے تو کفارہ دینا لازم ہوگا یا نہیں؟

**الجواب**:- اگر کسی نے یہ کہا کہ فلاں کام کروں تو معاذ اللہ امت محمدیہ سے باہر ہو جاؤں تو اس سے قسم منعقد ہو جاتی ہے اور بصورت حنث کفارہ دینا لازم ہے[3]

قسم کھائی کہ فلاں دن قرض ادا کر دونگا اگر پہلے ہی ادا کر دیا تو حانث نہیں

**سوال** (۳۸) اگر کسے حلف کرد کہ من فلاں روز دین او ادا کنم و سابق ازاں ادا کرد حانث شود یا نہ؟

**الجواب**:- اگر حلف کرد کہ فلاں روز دین او ادا کنم و سابق ازاں ادا کرد حانث نہ شود[4]

دل میں قسم کھائی تو اسکے خلاف کرنے سے حانث نہیں ہوگا

**سوال** (۳۹) اگر کوئی شخص اپنے دل میں قسم کھائے کہ کل ہم اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر نہ ہوں گے لیکن اپنی بیوی کی خواہش سے ہمبستر ہو گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] وکفارته تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم بما یصلح للاوساط وینتفع به فوق ثلثة ایام در مختار (قوله عشرة مساکین ای تحقیقا او تقدیرا حتی لو اعطی مسکینا واحدا فی عشرة ایام کل یوم نصف صاع یجوز) الخ رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۱۳ ظفیر ج ۲ ص ۲۰۷ وان عجز عنها کلها وقت الادنی الخ صام ثلثة ایام در مختار وفی رد المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ج ۳ ص ۷۱۴ ظفیر ج ۲ ص ۲۰۸

[2] کقوله لله علی ان اتکلم فلانا او لا اتکلم فلانا فکلمه او لم یکلمه لزمه یمین واحد والنبی ایضا ولو تبرأ من احدهما یمین واحد اختیار ایضا ج ۲ ص ۱۳۰ ظفیر ج ۲ ص ۲۰۸ حلف لیصلین الیوم فلم یصل حتی غربت الشمس فلعطاء قولان احدهما ان الطالب سقط الیمین عند ابی حنیفة ومحمد (زنای مالکی ج ۲ ص ۲۰۸ نورانی)

Maktaba Tul Ishaat.com



الجواب :۔ جب تک زبان سے الفاظ قسم کہہ کر نہ توڑے کفارہ قسم اس پر نہیں آتا[1]

قرآن کی قسم کھانا

سوال (۷۶) قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یا اس کو اٹھا کر ہاتھ میں لے کر یا نہی کے فعل یا ترک صوم وصلوۃ کی پابندی کرنے نشہ خواری وجوابازی سے باز آنے پر قسم وعہد کرنا یا کرانا شرعاً درست ہے یا نہیں۔ زید کہتا کہ نفس کلام اللہ مخلوق نہیں مگر قرآن اس حرف وصوت وصورت کے ساتھ مخلوق ہے اس لئے یہ غیر اللہ ہے اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے اگرچہ قسم ہو جاتی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ نہ شرک ہے نہ بدعت اور نہ حکم ہے نہ منع بلکہ ترغیب الی الامر ونہی عن المنکر ہے اسلئے اچھا ہے آپ مدلل تحریر فرمائیے۔

الجواب :۔ اقول قال فی رد المحتار ونقل فی الھندیۃ عن المضمرات وقد قیل ھذا فی زماننا فیمین وبہ ناخذ ونامر ونعتقد وقال محمد بن مقاتل الرازی انہ یمین وبہ اخذ جمھور مشائخنا الخ فھذا مؤید لکونہ صفۃ تعورف الحلف بھا کعزۃ اللہ وجلالہ[2] پس معلوم ہوا کہ حلف بالقرآن متعارف ہے اور ایسا ہے جیسا کہ حلف بعزۃ اللہ وجلالہ۔ پس شرک وبدعت کہنا اس کو صحیح نہیں اور ترک معاصی پر عہد وپیمان کرنا اور کرانا عمدہ کام ہے اور نماز جنازہ ہر ایک مسلمان نیک وبد کی پڑھنی چاہیئے الامام استثناہ الفقہاء لقولہ بنی علیہ السلام صلوا علی کل بر وفاجر الحدیث[3]

---

[1] وذکرنا لفظ المستعمل فیھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۲ ج ۳) [2] رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی القرآن ص ۶۲ ج ۳) ظفیر۔ [3] شرح نقایہ اکبر ص ۹۱ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کار خیر کیلئے قسم لینا کیسا ہے **سوال** (۷۷) خلافت کمیٹی سے چند ممبر اس لئے اخذ کئے گئے کہ نماز پڑھنے کی تاکید کریں لیکن شرط یہ ہے کہ جملہ ممبر تقرری کے قبل اپنے دست مبارک کو مصحف شریف سے مزین فرما کر قسم کھائیں کہ اس امر میں کسی خویش کی رعایت نہ کریں گے ایک شخص اس پر معترض ہے اور مخالف ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ معترض اور مخالف اس کار خیر میں صریح خطاکار ہے اور سخت گنہگار ہے اس سے توبہ کروانی جائے [1]

پیغمبر بھی آئے تو یہ کام نہ کروں قسم نہیں **سوال** (۷۸) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر کوئی پیغمبر علیہ السلام آجاویں تو بھی میں یہ کام نہ کروں گا بعد ازاں پشیمان ہو کر توبہ کرے اور وہ کام کر لیوے تو کیا کفارہ آویگا ان الفاظ ... سے قسم ہوئی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ ایسا کہنے سے قسم نہیں ہوتی اور اس کام کے کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اس قسم کے الفاظ نہ کہنے چاہئیں [2]

نہ بولنے کا حلف لیا کیا کرے **سوال** (۷۹) اگر کوئی شخص کلام مجید کو ہاتھ میں لیکر عہد کرے کہ اس کلام مجید کو گواہ کرتا ہوں اور اس کی قسم کھاتا ہوں کہ اب اتنے عرصہ تک حامد سے نہ بولوں گا اگر وہ اب حامد سے بولے تو کفارہ واجب ہے یا نہ۔ اور اس کو حامد سے بولنا چاہیئے یا نہیں

---

[1] تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ ع ۱) قال لکمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا وعندی ان المصحف والقرآن وکلام اللہ یمین لا سیما فی زماننا وعند الثلاثۃ للمصحف والقرآن وکلام اللہ یمین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی القرآن ج ۳ ص ۷۱۰ ظفیر۔ [2] ومن حلف بغیر اللہ لو یکن حالفا کالنبی الخ لقولہ علیہ السلام من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ او لیذر (ہدایہ اولین کتاب الایمان ج ۲ ص ۴۵۹)

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** اس کو حانث ہونا چاہیئے، اور کفارہ قسم کا ادا کردیوے اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلادیں یا کپڑا پہنادیں اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے[۵]

قسم کھائی کہ شادی نہیں کرونگا اب شادی ا **سوال** (۸۰۱) زید نے اپنی بیوی سے کرنا چاہتا ہے کیا کرے۔ یہ قسم کھائی کہ میں اپنے خدا اور رسول کو ضامن دیکر وعدہ واثق وکامل... کرتا ہوں کہ تمہاری موجودگی میں دوسری شادی نہ کرونگا اب لڑکا نہ ہونے کی وجہ سے زید کو دوسری شادی کرنا ضروری ہے۔ تو مواخذہ اخروی سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

**الجواب:** زید دوسری شادی کرسکتا ہے البتہ اگر کریگا تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور مواخذہ سے بری ہوجائیگا[۶] اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہناوے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزہ متواتر رکھے کما قال اللہ تعالیٰ فکفارۃ اطعام عشرۃ مساکین الایۃ۔ فقط

---

[۵] ونوع ینخیر فیہ بین البر والحنث والحنث خیر من البر فیندب فیہ الی الحنث ا۔ الکبیری مصری ص۲۱۲ [۶] وکفارۃ الیمین کاعشرۃ مساکین وان شاء اطعم عشرۃ مساکین۔ فان لم یقدر صام ثلثۃ ایام متتابعات ہدایہ اولین کتاب الایمان ص۲۶۱ ج۲ من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر لانہ اھون الامرین حاصلہ ان المحلوف علیہ اما فعل او ترک وکل منھما اما معصیۃ او واجب وبرہ فرض او ھو اولی من غیرہ او غیرہ اولی منہ حنثہ اولی ۲ الدر المختار کتاب الایمان ص۲۵۵ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایسا ہوا تو اسلام سے خارج ہو جاؤں یہ حلف ہے

**سوال** (۸۱):- اگر کوئی مرد یا عورت قسم کھا کر کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا کھاتی ہوں اللہ پاک کی اور اس کے پیارے رسولؐ کی صلی اللہ علیہ وسلم، اگر خلاف تحریر لکھوں یا زبانی شکایت کروں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافر یا کافر ہو کر مروں اور پھر اس قسم کے خلاف کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- اگر مذکور قسم کے خلاف کا ارتکاب کرے تو کفارہ یمین واجب ہے ورنہ نہیں[1]۔

قسم توڑنے سے کفارہ آئیگا

**سوال** (۸۲) زید کو اس کی برادری نے کسی بات پر برادری سے علیحدہ کر دیا اور برادری کے ہر ایک شخص نے حلف اٹھایا کہ ہم زید سے ہرگز خط ملط نہ رکھیں گے پھر سب نے عمداً زید سے خلط ملط شروع کر دیا تو ان پر قسم کا کفارہ ہے یا نہ اور کیا کفارہ ہے اور ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہ اور اگر زید اپنی خطاء سے معافی مانگے اور ان سے ملنا چاہے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔

**الجواب**:- جن لوگوں نے قسم کھانے کے بعد اس کے خلاف کیا ہے ان کے ذمہ کفارۂ قسم ہے یعنی اگر وہ صاحب استطاعت ہیں تو ان پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا واجب ہے اور اگر اس قدر استطاعت

---

[1] ولو قال ان فعل کذا فھو بریٔ من الاسلام فھو یمین استحسانا۔ کذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب الایمان ج۲ ص۵۲) وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان) ج۳ ص۷۲۲) ظفیر

[2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۶۱۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں تو پے در پے تین روزے رکھنے واجب ہیں[1]، اور بہر حال ایسے لوگوں سے خلط ملط رکھنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور زید نے اگر کوئی شرعی قصور کیا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ توبہ کرے اور اگر کوئی غرفی تقصیر کی ہے تو اس کیلئے بھی یہی بہتر ہے کہ اپنی برادری سے مواخات قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے کہ باہمی اتفاق مسلمانوں کے لئے جزو لاینفک ہے۔ فقط۔

**قسم کھائی فلاں کام نہیں کرونگا اب کرنا چاہتا ہے کیا کرے**

**سوال** (۸۳) ایک شخص نے قسم کھائی قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہ فلاں کام نہ کروں گا اب وہ اسکے خلاف کرنا چاہتا ہے تو یہ قسم جائز تھی یا ناجائز اور کفارہ واجب ہے یا نہ۔

**الجواب**:- یہ قسم منعقد ہو گئی اور اگر حانث ہوگا یعنی اس قسم کو توڑے گا اور خلاف کرے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔ درمختار میں ہے قَالَ الْکَمَالُ وَلَا یَخْفٰی اَنَّ الْحَلْفَ بِالْقُرْاٰنِ الْاٰنَ مُتَعَارَفٌ فَیَکُوْنُ یَمِیْنًا الخ[2] فقط۔

**بکر کی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں**

**سوال** (۸۴) زید نے کہا کہ اگر میں بکر کی کوئی چیز کھاؤں تو خنزیر کا گوشت کھاؤں یا اپنی اولاد کو کھلاؤں اب اگر زید، بکر کو کوئی چیز کھلانا چاہے تو بکر کے لئے کس طریقہ پر جائز ہوگا۔ اگر بکر زید کی کوئی چیز کھالیوے تو کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرنا یمین ہے اس میں کفارہ بعد الحنث لازم ہوتا ہے[3] لیکن جو صورت سوال میں ہے اس سے بکر کا کھانا حرام

---

[1] فکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنھما کلھا لم یصم ثلثۃ ایام ولاؤ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲ ج۳) ظفیر ۱۲ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲ ج۳ [2] کل حل او حلال اللہ او حلال المسلمین علی حرام او الحلال یمین (درمختار بلان تحریم الحلال یمین رد المحتار کتاب الایمان ص۸۹ ج۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

نہیں ہوا اور اگر کھاوے تو کفارہ لازم نہ ہوگا لو قال ان اکلت هذا الطعام فهو علی حرام فاکله لا کفارة، درمختار[1]۔ فقط

عورت نے قسم کھائی گھر ویران کروں گی تو وہ اس کا کفارہ دے

**سوال (۸۵)**:۔ ایک عورت نے غصہ میں اپنے خاوند سے کہا کہ خدا کی قسم میں تیرے گھر کو ویران کردوں گی اگر ویران نہ کیا تو قسم کا کفارہ لازم آوے گا یا وہ کافر ہوجاوے گی۔

**الجواب**:۔ کفارہ قسم کا دینا لازم ہوگا اور[2] وہ کافر نہ ہوگی[3]

شرط کی وجہ سے قسم کھائی تو شرط ختم ہونے سے قسم ختم نہیں ہوگی

**سوال (۸۶)**:۔ زید، عمر میں قسمیں ہوئیں کہ ایک دوسرے کا کہنا مانا کریں گے چند یوم کے بعد زید نے عمر سے کہا کہ تم مجھے اس بات کی اجازت دیدو کہ اگر تم نے قسم توڑدی اور میرا کہنا نہ مانا تو پھر میں بھی تمہارا کہنا نہ مانوں گا عمر نے اس کی اجازت دیدی اب عمر نے قسم توڑی اگر زید عمر کا کہنا نہ مانے تو زید بھی حانث ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید حانث ہوگا کیونکہ اول جو حلف ہو لیا بعد میں اس میں کچھ استثناء نہیں ہوسکتا[4] فقط۔

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب تحریر الحلال ج۳ ص۷۱۳ ظفیر [2] وثانیها منعقدة وهی حلفه علی مستقبل آت الخ فیه الکفارة فقط ان حنث (الدر المختار علی رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۲۲) [3] والاصح ان الحالف لو یکفر سهوا حلفه بما فی اوآت ان کان عنده فی اعتقاده انه یمین ایضا (ج۳ ص۷۲۵) ظفیر۔ [4] وصل بحلفه ان شاء الله بطل یمینه وکذا یبطل به ای بالاستثناء المتصل (درمختار) قید بالوصل لانه لو فصل لا یفید (رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۲۶)

Maktaba Tul Ishaat.com



نہ بولنے کی قسم کھائی جب بولے کا نافذ ہوگا

**سوال** (۸۸) عمر نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں بکر اور خالد سے بولوں تو جتنی شادی کروں سب پر طلاق اور روز حشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت نہ کریں اور مرنے کے وقت کلمہ نصیب نہ ہو، دوزخ کے سوا بہشت کی خوشبو نصیب نہ ہو پھر ایک روز عمر بکر سے بولا تو عمر حانث ہوگا یا نہیں، اور جو عمر کی شادی کرادے اس زوجہ پر بھی طلاق ہوگی یا نہیں۔

**الجواب**:- عمر اس صورت میں حانث ہوگا[۱] اور اگر وہ شادی کریگا تو اس کی زوجہ مطلقہ[۲] ہوجاوے گی، لیکن عمر کافر نہ ہوگا مسلمان ہی رہے گا اور جو شخص عمر کی شادی کرادی اس پر کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہوگی[۳]۔ فقط

زید نے قسم کھائی کہ فلاں چیز ملاں کو نہیں لینے دونگا مگر فلاں کو بخوشی دیا کیا حکم ہے

**سوال** (۸۹) زید کی ماں نے اس کی بیوی ہندہ کو ۳ تولہ سونے کے زیور دیئے تھے اس کی ماں بیٹے میں کچھ کشیدگی ہوئی تو زید نے بحالت غصہ قسم کھائی کہ میں اپنی بیوی کو مذکورہ بالا زیورات نہ لینے دوں گا اور جو زیورات ہندہ کے پاس تھے اتار کر پھینکدیئے زید کی ماں نے دوبارہ وہ زیورات ہندہ کو دیئے اور زید کے کہنے سے وہ واپس نہیں کرتی تو اس صورت میں زید کی قسم ٹوٹی یا نہیں۔

**الجواب**:- اس صورت میں زید کی قسم نہیں ٹوٹی اور زید پر کفارہ

---

[۱] وسئل عمن قال انا بریئ من الشفاعة ان فعلت کذا قال یکون یمینا (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۳۷) [۲] وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار ص ۶۹۱ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



قسم کا لازم نہیں ہے۔ فقط۔

کھاؤں تو سور کھاؤں کہنے سے قسم نہیں ہوتی

**سوال** (۸۹) کہا فلاں کے گھر کا کھاؤں تو سور کھاؤں اس سے قسم ہوگی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر کسی شخص نے یہ الفاظ کہے کہ اگر میں فلاں کے گھر کا کھانا کھاؤں تو سور کھاؤں، تو یہ قسم نہیں ہے اس سے کھانا اس کے گھر کا حرام نہیں ہوا اور کفارہ نہ آوے گا و فی البحر ما یبا ح للضرورۃ لا یکفر مستحلہ کدم وخنزیر الخ (درمختار) و فی الشامی ھو یستحل الدم و لحم الخنزیر ان فعل کذا لا یکون یمینا لان استحلال ذلک لا یکون کفرا الخ فقط۔[1]

رسومات چھوڑدینے کی قسم کھائی پھر ادا کیا تو کفارہ آئیگا

**سوال** (۹۰) خلاصہ یہ ہے کہ گاؤں کے لوگوں نے قسم کھائی کہ آئندہ رسومات شادی نہ کریں گے، پھر سب نے یہ قسم توڑدی اس کا کیا کفارہ ہے

**الجواب**:۔ جو لوگ قسم کھا کر حانث ہوئے ان کے ذمہ کفارہ قسم واجب ہے[2] یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلاوے یا کپڑا دیا جائے اور اس پر مقدرت نہ ہو تو پھر بمجبوری تین روزہ رکھے[3] کھانے اور کپڑے

---

[1] ردالمحتار کتاب الایمان ص۳۷۰ ج۲ [2] و منعقدۃ وھو ان یحلف علی امر فی المستقبل ان یفعلہ او لا یفعلہ وحکمھا لزوم الکفارۃ عند الحنث کذا فی الکافی (عالمگیری مصری کتاب الایمان ص۵۲ ج۲) [3] کفارۃ الیمین عتق رقبۃ ان شاء او کسوۃ عشرۃ مساکین کل واحد ثوبا فما زاد وادناہ ما یجوز فیہ الصلوۃ و ان شاء اطعم عشرۃ مساکین کالاطعام فی کفارۃ الظہار الخ فان لم یقدر علی احد الاشیاء الثلثۃ صام ثلثۃ ایام متتابعات (ھدایہ کتاب الایمان ص۴۲۶ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



پر قدرت کے باوجود روزہ رکھنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا[1]۔ بہر حال اسی طرح کی اس میں اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ ان کا ترک لازمی ہے۔ تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ اس کی پابندی کریں اور پھر جو لوگ اس کی مخالفت کریں اور اس کے خلاف عمل کریں ان سے تمام تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں معصیت اور جاہلانہ رسوم پر اصرار کرنے کرنے والے اس قابل نہیں ہیں کہ مسلمان ان سے کوئی واسطہ رکھیں۔ فقط۔

**قسم کھائی کہ رات بیوی سے نہیں ملوں گا پھر ملا** ایک شخص نے کلام مجید کی قسم کھائی کہ آج کی رات اپنی بیوی سے نہیں ملوں گا پھر اپنی بیوی سے اسی رات میں ملاقات کی اس صورت میں وہ حانث ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں حانث ہوگا اور کفارہ قسم کا لازم ہوگا

قال العمال ولا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا

۱۲ درمختار۔

**امام کے ساتھ گالم گلوچ** **سوال** (۹۲) بعض لوگوں نے اپنے امام کیساتھ فساد کیا اور اس کو بیہودہ گالیاں دیں۔ بے عزتی کی اور مسجد میں جانے سے روکا حالانکہ تمام اہل بستی کے ساتھ انھوں نے بھی حلفاً وعدہ کیا کہ تمام حکم امام کے پورے کریں گے اور ہر ایک حکم شرعی کی تعمیل کریں گے۔ عدالت میں جھوٹی شکایتیں پیش کرنا۔ ان امور کے متعلق کیا حکم ہے۔

**الجواب:۔** جملہ سوالات کا جواب یہ ہے کہ بلاوجہ امام کے ساتھ فساد کرنا اور گالی گلوچ دینا اور برا کہنا اور عدالت میں جھوٹی شکایتیں کرنا

---

[1] قال فی البحر اشار الی انہ لو کان عندہ واحد من الاصناف الثلثۃ لا یجوز لہ الصوم [2] الدر المختار وعلی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص

Maktaba Tul Ishaat.com

حرام اور ناجائز ہے[1] اور جن لوگوں نے ایسا کیا وہ فاسق و فاجر اور گنہگار ہوئے ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور امام سے قصور معاف کرانا چاہیئے اور اگر ان لوگوں نے قسم کھا کر امام کی اطاعت کا عہد کیا تھا تو اس کے خلاف کرنے سے کفارہ قسم کا ان کے ذمہ واجب ہے[2]۔ دس مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں اور امام کو یا کسی مسلمان کو مسجد میں آنے سے اور نماز پڑھنے سے روکنا حرام ہے قرآن شریف میں اسکو بہت بڑا ظالم اور مسجد کا خراب کرنے والا فرمایا گیا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا الآیۃ[3] فقط

## سوال (۹۴) عورت نے قسم کھائی عمر بھر نکاح نہیں کروں گی اب کرنا چاہتی ہے کیا کرے

ایک بیوہ عورت سے اس کے دیور نے نکاح کے لئے کہا اس نے قرآن شریف کے قسم کھا کر یہ کہا کہ میں عمر بھر دوسرا نکاح نہ کروں گی۔ اب وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:**۔ اگر وہ نکاح[5] کرے گی تو اس کو کفارہ قسم کا دینا ہوگا، دس مسکینوں کو کپڑا دے یا کھانا دونوں وقت کا کھلاوے اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن کے روزہ متواتر رکھے[6] فقط

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (مشکوٰۃ باب ۔۔۔) [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۶ ج۳) ظفیر [3] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم (ایضاً ص۸۲ ج۳) (ظفیر) [4] سورۃ البقرۃ ع۱۴ [5] ونوع لا یجوز حفظہما وہو ان یحلف علی ترک طاعتہ او فعل معصیتہ الخ فیندب فیہ الی الحنث (عالمگیری مصری کتاب الایمان ص۵۲ ج۲) [6] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین کما مر فی الظہار او کسوتہم بما یصلح للاوساط ویشترط تتابع الکل وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۸۲ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



قرآن کی قسم کھانا کیسا ہے | **سوال** (۹۵) زمانہ حال میں قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:-** اس زمانہ میں اگر کوئی قسم کھائے تو وہ شرعاً حالف سمجھا جائے گا اور اس پر تمام احکام حلف کے جاری ہوں گے کیونکہ آج کل عام طور پر حلف بالقرآن کا رواج ہے قال المحقق ابن الہمام فی فتح القدیر ثم لا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا کما ھو قول الائمۃ الثلثۃ[1] الخ فتح القدیر جلد ۳۔ فقط۔

فلاں چیز نہیں رکھی تو ماروں گا اس سے قسم نہیں ہوگی | **سوال** (۹۶) اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ اگر تو نے فلاں چیز گھر میں نہ رکھی تو تجھکو بہت ماروں گا اور پھر درمیان سال وہ چیز نہ ملی تو یہ قسم ہوئی اور خاوند پر نہ مارنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:-** یہ قسم نہیں ہوئی اور کفارہ اس میں واجب نہیں ہے اور زوجہ کو بھی نہ مارے اور آئندہ ایسا کلام نہ کرنا چاہیئے[2]

مدعا علیہ سے مدعی کی موجودگی میں حلف لینا چاہیئے | **سوال** (۹۷) قاضی نے مجلس قضا میں مدعا علیہ سے حلف لیا مگر مدعی کو نہیں بلایا یا مدعی کی غیبت میں حلف مدعا علیہ کا معتبر ہے یا نہیں؟

**الجواب:-** مدعا علیہ پر یمین مدعی کے طلب کرنے سے لازم ہوتی ہے کما فی الدر المختار والایلزم من حلف الخ ثم بعد طلبہ او لا بد من طلبہ

---

[1] فتح القدیر ص۲۵۴ ج۴ باب ما یکون یمینا وما لا یکون یمینا۔ ظفیر

[2] وثالثہا منعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل (الدر المختار کتاب الایمان ص۶۲ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



الیمین فی جمیع الدعاوی الا عند الشافی فی اربع الخ پس جبکہ طلب کرنا مدعی کا شرط ہے تو معلوم ہوا کہ مدعی کا یا اس کے وکیل کا موجود ہونا شرط ہے فقط

قسم کھانے کے بعد دوسرے روز مہلت دے لیکن خلاف ورزی پر کفارہ ہوگا

**سوال** (۹۸) زید نے قسم کھا کر کہا میں کل مطالبہ بے باق کردوں گا مگر بعض مجبوری کی وجہ سے زید نے عمر کو مہلت دینا منظور کر لیا کیا اس صورت میں زید پر کفارہ ہوگا۔

**الجواب**:- اس صورت میں زید پر کفارہ قسم لازم ہے۔

ایک دفعہ حلف کی خلاف ورزی کرنے اور کفارہ دینے کے بعد دوبارہ وہ حانث نہ ہوگی

**سوال** (۹۹) میں نے ایک چیز کے استعمال سے عمر بھر کی قسم کھائی تھی، کہ میرے لئے اس کا استعمال کرنا عمر بھر کے لئے حرام ہے، پھر نہ رہ سکا استعمال کرکے حانث ہوگیا، یہ قسم مجھ سے منتہی ہوگئی یا نہیں، یعنی اب تو اس کے استعمال سے دوبارہ حانث نہیں ہوں گا۔

(۲) خود اس کا استعمال مباح ہے یا حرام۔

**الجواب**:- قسم منتہی ہوگئی۔ کفارہ کے بعد پھر اس کے استعمال سے حنث نہ ہوگا۔

(۲) مباح ہے کذا حققہ الشامی لکنہ خلاف الاولیٰ

ایمان کی قسم

**سوال** (۱۰۰) مسلمان کو ایمان کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں۔

مسلمان سے ترک موالات

**سوال** (۱۰۱) کافر سے ترک موالات جائز ہے مگر مسلمان سے ترک موالات کرسکتا ہے یا نہیں۔

قسم کھا کر توڑنا

**سوال** (۱۰۲) قسم کھا کر توڑنا کفارہ قسم کا دینا ہوگا یا

Maktaba Tul Ishaat.com



نہیں۔

**الجواب**:۔(۱) قسم اللہ کی کھانی چاہیئے اللہ کے سوا ایمان یا قرآن کی قسم نہ کھانی چاہیئے [۱]

(۲) کفر اور فسق کی وجہ سے ترک موالات ہوتی ہے اور اس میں تفصیل اور درجات ہیں [۲]

(۳) قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ قسم کا دینا لازم ہے۔ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کا دونوں وقت کھانا دینا یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کا دینا۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزے پے در پے رکھنا۔ فقط۔

انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھانے سے قسم نہیں رہتی

**سوال** (۱۰۳) میرے والد نے مجھ سے مرغ کھانے کا عہد کرایا میں نے ان الفاظ سے عہد کیا کہ انشاء اللہ میں مرغ نہیں کھاؤں گا۔ مجھے مرغ کھانا جائز ہے یا نہ؟

**الجواب**:۔ جائز ہے کیونکہ انشاء اللہ کہنے سے قسم نہیں رہتی، یہ بہت

---

[۱] لایقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۳۲ ج۳) ظفیر۔ [۲] بلا وجہ شرعی ترک موالات مسلمانوں سے درست نہیں تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ ارشاد ربانی ہے۔ ظفیر۔ [۳] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۶ ج۳ و ص۸۲ ج۳ و ص۸۳ ج۳) ظفیر۔ [۴] وصل بحلفہ انشاء اللہ بطل یمینہ (ایضا ص۹۸ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اچھا کیا کہ انشاء اللہ کہہ لیا۔

کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی اور دودھ پی لیا کیا حکم ہے

**سوال** (۱۰۴) ایک شخص نے رات کو سوتے وقت غصہ میں آکر ایک شخص کے ہاتھ میں کھانا دیکھ کر یہ کہا کہ میں آج خدا کی قسم کھانا نہ کھاؤں گا بعد اس کے وہ شخص ایک گلاس دودھ بھرا ہوا لایا اور سخت عاجزی سے کہا اگر کھانے کے لئے تم نے قسم کھائی ہے خیر یہ دودھ پی جاؤ اس شخص کے کہنے کی وجہ سے دودھ پی لیا آیا یہ دودھ غذا میں داخل ہے اور پینے والا حانث ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں دودھ پینے سے شخص مذکور حانث نہ ہوگا۔ کما فی الشامی[1]۔ ففی البحر عن البدائع لو حلف لا یاکل ھذا اللبن فاکل الخبز او التمر او لا یاکل ھذا العسل او الخل فاکل الخبز یحنث الخ الغرض علت مذکورہ لانہ لا یاکل سے صورت مستفسرہ میں عدم حنث ظاہر ہے

شرکت کی قسم کھائی مگر ناجائز امور ہوں تو کفارہ دیکر قسم توڑ دے

**سوال** (۱۰۵) چالیس آدمیوں نے مل کر ایک پنچایت مقرر کی کہ ہر شخص آپس میں ایک دوسرے کی غمی اور شادی میں شریک حال رہیں اور اس بات پر ہر شخص نے قسم کھائی کہ جو اس پنچائت سے الگ ہو جائے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے اب اس پنچائت میں جہاں کہیں شادی ہوتی ہے تو گانا بجانا اور ناچ وغیرہ رسوم شرک مثلاً کنگنا وغیرہ بھی ہوتی ہیں ایسی حالت میں اس پنچائت میں شامل حال رہنا کیسا ہے اور اس سے علیحدہ ہونے کی کیا صورت ہے۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں جس غمی و شادی میں گانا بجانا اور

Maktaba Tul Ishaat.com



وغیرہ رسوم خلاف شریعت ہو اس میں شریک ہونا درست نہیں! اور اس حالت میں قسم کو پورا کرنا جائز نہیں ہے۔ اور کفارہ قسم کا دیدیا جائے۔ اور یہ کہنا لغو ہے کہ جو شخص اس میں شریک نہ ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے بلکہ شریک ہونا گنہ کی جگہ حرام ہے اور نہ شریک ہونا ضروری ہے اور ایسی قسم کا توڑنا لازم ہے [1]

ولایتی کپڑے کے عدم استعمال کی قسم سے پہلے کے کپڑے ناجائز نہیں ہوئے

**سوال** (۱۰۶) زید نے حلف کیا کہ میں آج سے ولایتی کپڑوں کا استعمال حرام و ناجائز سمجھتا ہوں نہ استعمال کروں گا نہ خود خریدوں گا، پس جو کپڑے اس حلف سے پیشتر زید کے پاس موجود ہیں ان کا استعمال جائز ہے یا حرام؟۔

**الجواب**:۔ وہ کپڑے جو پہلے سے خریدے ہوئے ہیں ان کا استعمال شرعاً درست ہے لیکن اگر حلف عام الفاظ میں کیا تھا کہ آج سے ولایتی کپڑا حرام سمجھتا ہوں اور ان کا استعمال اپنے اوپر حرام کر لیا تو کفارہ قسم کا دینا پڑے گا اگرچہ وہ پہلے خریدے ہوئے بھی استعمال کرے [2]

جھوٹی قسم کھانے والے کا حکم

**سوال** (۱۰۷) جھوٹی قسم کھانے والے کا کیا حکم ہے ایک بزرگ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ برس دنیا میں خراب اور ذلیل ہوتا ہے۔ یہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور جھوٹی قسم کھانے والا مسکینوں کو کھانا کھلا دے تو کفارہ ادا ہوتا ہے یا حج کرنے سے؟۔

---

[1] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث و تکفیر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب ایمان ص۸۵ ج۳ ظفیر [2] و فیہ الکفارۃ الخ ان حنث (ایضاً ص۶۶ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

الجواب:- جھوٹی قسم کھانا عمداً گناہ کبیرہ ہے اور جھوٹی قسم کھانیوالا فاسق ہے اور جھوٹی گواہی دینے والے پر تو بہت زیادہ وعید وارد ہوئی ہے قرآن شریف میں اس کو شرک کے ساتھ اور برابر فرمایا کما قال تعالیٰ واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین[1] کذا ورد فی بعض الاحادیث اور نیز وارد ہوا ہے الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس[2] رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ باقی یہ امر کہ جھوٹی قسم کھانے والا بارہ مہینے کے اندر خراب و ذلیل دنیا کے اندر ہوتا ہے یہ کسی نص سے ثابت نہیں ہے اور جھوٹی قسم جو کسی گذشتہ معاملہ پر ہے اس میں کفارہ نہیں ہے صرف توبہ سے گناہ معاف ہو جائے گا۔ اور آئندہ بات پر قسم کھانا مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی میں فلاں کام کروں گا اور اس کو نہ کرے تو اس میں کفارہ ہے اور اس کا نام یمین منعقدہ ہے اور جھوٹی قسم گذشتہ امر پر جس کا نام یمین غموس ہے اس میں صرف توبہ ہی سے کفارہ ہو جاتا ہے[3]۔ اور اگر توبہ کرکے حج بھی اس کے بعد کیا تو اور ثواب ہے اور حج سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ہم نے قسم کھائی کہ کسی دوسرے کو کام نہ سکھائیں گے یہ کیسا ہے

**سوال** (۱۰۸) ہم لوگ شیشی بناتے ہیں اور ہماری پنچایت میں قرآن شریف اٹھایا گیا

---

[1] سورۃ الحج ۔۴ [2] مشکوۃ شریف [3] وھی الخ غموس الخ ان یحلف علی کاذب عمداً الخ کو اللہ ما فعلت کذا الخ ویاثم بھا فتلزمہ التوبۃ الخ ومنعقدۃ وھی حلفہ علی مستقبل آت یمکنہ وھذا القسم فیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۶۲۵ و۶۲۶ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ہے کہ کوئی شخص باہر کے رہنے والوں کو کام نہ سکھاوے یہ خلاف شرع ہے یا نہیں۔ ایک شخص نے حلف توڑ دیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب**:۔ ایسا حلف کرنا بے شک خلاف شریعت ہے[1] لیکن جو شخص اس حلف کو توڑ دے اس پر کفارہ یمین کا لازم ہے یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا پیٹ بھر کر کھلانا یا دس مسکینوں کو کپڑا دینا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزے متواتر رکھنا لازم ہے[2]

**شادی ہونے کے باوجود جھوٹی قسم کہ شادی نہیں ہوئی**

**سوال** (۱۰۹) اگر کوئی شخص حلفیہ بیان دے کہ میری شادی نہیں ہوئی اور نہ میں کوئی اولاد رکھتا ہوں درانحالیکہ اس کی شادی اسی جگہ ہوئی ہے جہاں سے وہ انکار کرتا ہے اور اس کے اولاد بھی ہے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب**:۔ وہ شخص جھوٹی قسم کی وجہ سے گناہ گار ہوا اور کفارہ اس قسم کا توبہ کرنا ہے[3] لیکن اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی

---

[1] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ قال الکمال لا یخفی ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا (درمختار) قولہ بغیر اللہ ای لا ینعقد بغیرہ تعالیٰ ای غیر اسمائہ وصفاتہ وھو بطریق الکنایۃ کما مر بل یحرم کما فی القھستانی (رد المحتار کتاب الایمان ص۷۱۰ ج۳) ظفیر۔ [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھم الخ وان عجز عنھا کلھا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۷۲۲ ج۳ و ص۷۲۳) ظفیر۔ [3] وھی غموس ان حلف علی کاذب عمدا دیاثم بھا فتلزمہ التوبۃ (ایضا ص۷۲۳ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



فلاں کام کا مرتکب ہوں تو جنت حرام کردے یہ قسم نہیں ہے

**سوال** (۱۱۰) ایک شخص نے معصیت سے بچنے کیلئے یہ الفاظ زبان سے نکالے کہ اگر میں فلاں گناہ کا مرتکب ہوں تو اے اللہ جنت مجھ پر حرام کردے اور دوزخ میں ڈالدے، اس کے بعد وہ چندمرتبہ اس معصیت کا مرتکب ہوا آیا یہ قسم ہے کہ کفارہ ادا کیا جائے یا توبہ کافی ہے۔

**الجواب**:- یہ قسم نہیں ہے اور اس میں کفارہ لازم نہیں ہے۔ توبہ کرے [1]

بار بار قسم کھائی اور خلاف ورزی کی کیا کرے

**سوال** (۱۱۱) ایک شخص ایک حرام فعل کرتا ہے لیکن اس نے اس فعل سے توبہ کی اور قسم کھائی کہ آئندہ ایسا کام نہ کریں گے۔ پھر وہی کام کیا اور پھر توبہ کی اس طرح کئی مرتبہ کیا۔ اب پھر توبہ کررہا ہے تو اسکو پہلی قسموں کی بابت کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا کفارہ واجب ہے۔

**الجواب**:- اس صورت میں اگر پہلے کفارہ قسم کا نہیں دیا تھا تو اب سب قسموں کا ایک کفارہ دیدینا کافی ہے [2] اور گناہ کی معافی کے لئے توبہ صدق دل سے کرنا کافی ہے۔ اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت

---

[1] ولا یقسم بصفة لم یتعارف الحلف بها من صفاته تعالیٰ کرحمته وغضبه وسخطه الخ لعدم العرف (ایضا ص۳۲۲ ج۲) ظفیر [2] وفی البحر عن الخلاصة والتجرید وتتعدد الکفارة لتعدد الیمین والمجلس والمجالس سواء الخ (درمختار) وفی البغیة کفارات الایمان اذا کثرت تداخلت ویخرج بالکفارة الواحدة عن عهدة الجمیع وقال شهاب الائمة هذا قول محمد قال صاحب الاصل المختار عندی والله مقدسی والله المختار کتاب الایمان ص۳۲۲ ج۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com



پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو دس جوڑے کپڑے کے دے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے متواتر روزے رکھے۔

ایسا ہو تو کلام پاک کی مار ہو قسم ہے یا نہیں

سوال (۱۱۲) دو شخصوں کے درمیان کچھ محبت ہے ان میں مندرجہ ذیل عہد و پیمان ہو چکے۔ میں کلام مجید ہاتھ پر رکھ کر میں قسم کھاتا ہوں کلام مجید کی خدا کو حاضر و ناظر جان کر اگر ہم ترک تعلق کریں یا کسی کے دباؤ سے یار و کنے سے روکیں یا ایک دوسرے کے ساتھ برائی کریں تو ہم کو اس کلام پاک کی مار ہو اور بروز محشر حضرت کی شفاعت سے محروم رہیں اور دنیا سے کافر ہو کر اٹھیں اگر اس عہد کو کسی وجہ سے توڑا جائے تو کفارہ دینا درست ہوگا یا نہ جبکہ کفارہ دینے کی نسبت بھی بالفاظ مذکورہ بالا عہد کیا ہو۔

الجواب :- اگر بضرورت شرعیہ اس قسم اور عہد کو توڑا جائے تو کفارہ قسم کا واجب ہوگا[1] اور اس قسم کا بالفاظ مذکورہ معاہدہ کرنا شرعاً درست بھی نہیں ہے[2]

کسی کو نکلوانے کی قسم کھائی اور کامیاب نہ ہوا تو کفارہ دے

سوال (۱۱۳) کسی شخص نے کسی کے نکلوانے کی قسم کھائی لیکن وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب :- قسم کا کفارہ دیوے جو کہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن

---

[1] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۶ ج ۳) نظیر [2] ان فعل کذا فھو یھودی او نصرانی الخ او کافر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کے متواتر روزے رکھے[1]

جان کے خوف سے غلط حلف لینا کیسا ہے

**سوال** (۱۱۴) اگر زید کو کسی وجہ سے اپنی جان کا خوف ہو تو اس کو غلط حلف اٹھانا جائز ہوگا یا نہیں؟

**الجواب**:- جان ومال وآبرو کے خوف سے جھوٹ کی اجازت ہے لیکن صریح جھوٹ نہ بولے تعریضاً درست ہے[2]

قسم کے بعد خلاف ورزی سے حانث ہوگا

**سوال** (۱۱۵) چند لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نماز روزہ قضا نہ کریں گے پھر انھوں نے ان کے خلاف کیا۔ حکم شرعی کیا ہے

**الجواب**:- جن لوگوں نے قسم کھا کر اسکے خلاف کیا اور قسم توڑدی ان پر کفارہ قسم کا لازم ہے[3] اور کفارہ قسم کے توڑنے کا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا دونوں وقت کھانا کھلانا اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین دن متواتر روزہ رکھنا چاہیئے[4] اور تارکین نماز وروزہ پر قضا ان نمازوں اور روزوں کے لازم ہے۔ فقط۔

---

[1] وکفارته الخ اطعام عشرة مساكين او كسوتهم الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء (ايضا ص۸۲ ج۲) ظفير [2] الكذب مباح لاحياء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعريض لان عين الكذب حرام (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الحظر والاباحة باب فى البيع ص۲۳۶ ج۵) ظفير [3] وفيه الكفارة الخ ان حنث (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص۶۶ ج۳) ظفير [4] وكفارته الخ اطعام عشرة مساكين او كسوتهم الخ وان عجز عنها كلها الخ صام ثلثة ايام ولاء (درمختار) وفى الاطعام اما التمليك او الاباحة فيغديهم ويعشيهم ولو اطعم خمسة وكساخمسة اجزاه ذلك عن الاطعام الخ (رد المحتار كتاب الايمان ص۸۳ ج۳) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



جب تک قرض ادا نہ ہوگا روزہ رکھونگی یہ نذر نہیں | **سوال** (۱۱۶) میری دادی صاحبہ کی عمر ۷۰ برس کی ہے اور بوجہ ضعیفی کے نشست و برخاست بھی دشوار ہے چونکہ ان کے ذمہ چار ہزار سے زائد قرضہ ادا صاحب کے وقت کا ہے اس لئے انھوں نے متفکر ہو کر عہد کرلیا ہے کہ تا ادائیگی قرض روزہ رکھوں گی چنانچہ ایک سال سے موافق عہد کے برابر روزہ رکھتی ہیں۔ یہ صورت نذر کی ہے یا نہیں، کس طرح دادی صاحبہ کا روزہ موقوف ہوسکتا ہے یا نہیں

**الجواب**:- یہ صورت نذر کی نہیں ہے۔ اس لئے روزہ ہمیشہ تا ادائے قرض رکھنا ان کو لازم نہیں ہے۔ پس آپ دادی صاحبہ سے کہدیں کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور قسم کا کفارہ دیدیں۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلادیں فقط۔

خلاف قسم گورنمنٹ کالج میں پڑھنے سے کفارہ دینا ہوگا | علماء دین کے فتوی کے بموجب بندہ نے کالج کی تعلیم چھوڑ دی تھی اور والدین کو رضامند کرکے جامعہ ملیہ علیگڈھ میں داخل ہوگیا، داخل ہوتے وقت بندہ نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ میں علمائے دین کے فتوی کے بموجب جب تک ہر ایک مسلمان پر عدم تعاون فرض ہے اس پر کاربند رہوں گا۔ اب جبکہ بندہ رخصت پر گھر پہونچا تو والدین نے مجبور کرنا شروع کیا۔ اب اسلامیہ کالج لاہور جو کہ گورنمنٹ کی امداد لیتا ہے داخل ہوجاؤں۔ مجھے اب کیا کرنا چاہیے

---

لہ وعهد الله انه اذا علقه بشرط على يمين او عهد ان لم يفعل الى الله تعالى اذا علقه بشرط (درمختار) قوله عبدالله نقوله تعالى واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان الخ وفي الجوهرة انا قال عهد الله ولم يقل على عهد الله فقال ابو يوسف هو يمين وهذا هو الاصح قلت لكن جزم في الخانية بانه يمين بلا خلاف (رد المحتار كتاب الايمان ص ۷۳ ج ۳) ظفير له وفيه الكفارة لان حنث الكل المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ص ۶۶ ج ۳ ظفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



الجواب:- امداد لینا مدارس میں گورنمنٹ سے اگرچہ درست نہیں ہے[۱] لیکن ایسے مدارس اور کالجوں میں پڑھنا اگرچہ اچھا نہیں ہے مگر درست ہے، پس اگر والدین اس پر مجبور کریں کہ کالج اسلامیہ لاہور میں داخل ہو کر پڑھو تو یہ درست ہے۔ اس کو اختیار ہے لیکن اگر خلاف حلف کے کام کیا اور قسم توڑی تو کفارہ قسم کا لازم ہوتا ہے[۲] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلا دے یا کپڑا پہنا دے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزہ متواتر رکھے۔ فقط۔

معصیت کی قسم توڑنا واجب ہے

سوال (۱۱۸) ایک عورت سے میرا ناجائز تعلق ہے عورت مذکورہ کے کہنے سے میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ اپنی زوجہ سے ہفتہ میں ایک مرتبہ سے زاید ہم بستر نہ ہونگا۔ اس گناہ سے نجات کیونکر پا سکتا ہوں۔

الجواب:- ایسے قسم کو جو کہ معصیت سے پر ہو فوراً توڑنا واجب ہے اور تعلق ناجائز اس عورت سے چھوڑ دینا چاہیئے[۳] اور کفارہ قسم کا دیدیا جاوے جو کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو تین دن کے روزہ متواتر رکھے جاویں[۴]۔ فقط

---

[۱] یہ فتوی وقتی ترک موالات کے زمانہ میں دیا جاتا تھا جب انگریزوں کی ہندوستان پر حکومت تھی اور علماء کرام نے آزادی حاصل کرنے کیلئے گورنمنٹ انگلشیہ سے ترک موالات کا فتوی دیا تھا۔ اب وہ حکومت نہیں رہا۔ نظیر [۲] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۷۲۱ ج۳) نظیر [۳] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۷۲۶ ج۳) نظیر [۴] وکفارتہ الخ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتہم الخ وان عجز عنہا کلہا الخ صام ثلثۃ ایام ولاء (ایضاً ص۷۲۶ ج۳) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



قسم کھانا کیسا ہے | **سوال**:- (۱۱۹) حلف اٹھانا کیسا ہے

غیر اللہ کی قسم کیسی ہے | **سوال**:- (۱۲۰) سوائے خدا کے اور شئی کی قسم کھانی جائز ہے یا نہیں بینوا بالدلیل۔

**الجواب**:- (۱) اللہ کی قسم کھانا اگر ضرورۃً ہو تو جائز ہے لیکن بلا ضرورت اچھا نہیں ہے شامی میں ہے والیمین باللہ تعالیٰ لا یکرہ و تغلیظہ اولی من تکثیرہ[1] الخ

(۲) اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ[2] اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی جاتی ہے اس کی عظمت ملحوظ ہوتی اور عظمت کاملہ حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کسی دوسرے کو اسمیں شرکت نہیں ہے جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے الحکمۃ فی النہی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ ان الحلف یقتضی تعظیم المحلوف بہ وحقیقۃ العظمۃ لمختصہ بہ تعالیٰ فلا یضاھی بہ غیرہ الخ[3] اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع فرما دینا کافی دلیل ممانعت کی ہے۔ فقط

غیر اللہ کی قسم | **سوال** (۱۲۱) اسلام میں حلف سوائے اللہ تعالیٰ کے

---

[1] ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۶۲۔ ظفیر [2] مشکوۃ ص۲۹۶ [3] مرقاۃ المفاتیح ج۵ ص۵۵ والحدیث وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان حالفا فلیحلف باللہ تعالیٰ الخ محمول عند الاکثرین علی غیر التعلیق فانہ یکرہ اتفاقا لما فیہ مشارکۃ المقسم بہ للہ تعالیٰ فی التعظیم الخ (ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۶۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



دوسری قسم کا جائز ہے یا نہیں۔ بصورت عدم جواز زید کا ایک موقعہ پر یہ کہدینا کہ حلف کیا چیز ہے نعوذ باللہ من ذلک (خدا کیا چیز ہے) کے ہم معنی ہوا یا نہیں۔ پس صورت آخر میں زید کے متعلق حکم شریعت سے مطلع فرمائیں

الجواب :۔ قسم اللہ تعالیٰ کی یا اس کی صفات معروفہ کی ہونی چاہیئے۔ اس کے سوا، غیر اللہ کی قسم کھانا درست نہیں ہے اور حلف سے غرض تاکید کلام ہوتی ہے[1]۔ پس زید کا یہ کہنا کہ حلف کیا چیز ہے اس کی لاعلمی کی دلیل ہے گویا وہ ایسا قسم کو ضروری نہیں سمجھتا اور بعض مواقع میں ایسا ہوتا بھی ہے کہ حلف کا خیال نہ کرنا چاہیئے۔ اور اس حلف اور قسم کو توڑ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ کسی فعل پر قسم کھاتا ہوں اور پھر اسکے خلاف میں خیر دیکھتا ہوں تو اس حلف کو توڑ دیتا ہوں۔ اور فعل خیر کو کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہوں[2] سوال ہذا میں سائل کا یہ لکھنا کہ حلف کیا چیز ہے مرادف اور ہم معنی اسکے ہے کہ خدا کیا چیز ہے۔ غلط ہے۔ لہذا قائل قول مذکور کی [illegible] البتہ اس قائل کو ایسا نہ کہنا چاہیئے اور اس کہنے سے وہ عاصی ہوا۔ توبہ کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے۔ فقط

شطرنج کے سلسلہ میں حلف! سوال (۱۲۲) زید نے شطرنج کھیلنے سے حلف اٹھالی ہے اگر کفارہ دینا چاہے تو کیا مقدار ہے۔

الجواب :۔ شطرنج کھیلنے کا حلف اٹھانے سے معلوم نہیں سائل کا کیا

---

[1] والقسم باللہ تعالیٰ الخ وباسم من اسمائہ کالرحمٰن والرحیم والحلیم والعلیم الخ او بصفۃ من صفاتہ تعالیٰ کعزۃ اللہ وجلالہ الخ لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ مختصرا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص ۶۷ ج ۳) طبع

Maktaba Tul Ishaat.com



مطلب ہے آیا یہ حلف کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا یا یہ کہ کھیلوں گا۔ پس اگر اس نے حلف نہ کھیلنے کا کیا ہے کہ نہ کھیلوں گا، تو یہ اچھا کیا ہے۔ اس قسم کو نہ توڑے اور اگر یہ حلف کیا ہے کہ شطرنج کھیلا کروں گا تو اس قسم کو توڑنا چاہیئے اور اس کھیل کو ترک کرنا چاہیئے کیونکہ شطرنج کھیلنا حرام ہے [۱] اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا کھلادے یا دس جوڑے کپڑے دس مسکینوں کو دے اور اگر یہ نہ ہوسکے یعنی اس کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ متواتر رکھے۔ اور غلام آزاد کرنے کو اس لئے چھوڑ دیا کہ اس ملک میں وہ دشوار ہے۔ فقط۔

قرآن ہاتھ میں لیکر حلف کرنا

**سوال** (۱۲۳) اگر کسے عمداً وقصداً قرآن شریف در دست گرفتہ معاہدہ سازد کہ ایں کار بکنم پس برخلاف آں کند در حق وی چہ حکم است کہ بنا بر دروغ نمودن قسم کلام اللہ شریف خارج از اسلام گردیدہ است وزنش مطلقہ شدہ است یا نہ۔

**الجواب**:- آں کس عاصی شدہ است توبہ کند اگر حلف قرآن کردہ است وحانث شدہ است کفارہ یمین بروے واجب است و کافرہ شدہ وزنش مطلقہ نہ شدہ است۔ کذا فی الدر المختار [۲] فقط۔

---

[۱] من حلف علی معصیۃ الخ وجب الحنث والتکفیر۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۲۵ ج۳) ظفیر۔ [۲] لا یقسم بغیر اللہ تعالیٰ کالنبی والقرآن والکعبۃ (درمختار) لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ او لیذر (رد المحتار کتاب الایمان ص۲۴ ج۳) ظفیر [۳] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث الخ والاصح ان الحالف لم یکفر سواء علقہ بما مضی او الآت ان کان عندہ فی اعتقادہ انہ یمین وان کان جاہلا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الایمان ص۲۶ ج۳ ص۲۷ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

فلاں سے جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو طلاق اس کے بعد فلاں نے خود دیدیا

**سوال**:- (۱۲۴) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا اگر میں پچاس جو میرے تم پر ہیں جبراً نہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے۔ اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دیدے تو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبراً نہ لے سکے تو کیا حکم۔

**الجواب**:- اگر چچا رضا سے روپیہ دیدیوے تو یمین ساقط ہوئی اور وہ شخص حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی وکذا لو حلف ان یجرّہ الی باب القاضی ویحلفہ فاعترف الخصم او ظھر شھود سقط الیمین لتقید من جھۃ المعنی بحال انکارہ[1]۔ درمختار۔ اور اگر وہ رضا سے نہ دے اور یہ جبراً وصول نہ کرسکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے اس لئے آخر حیات میں حانث ہوگا اور اسکی زوجہ مطلقہ ہوگی اگر وہ اس وقت تک زندہ رہی کذا فی الدر المختار والشامی۔ فقط

قسم کھائی کہ فلاں منکوحہ سے نکاح کرونگا کیا حکم ہے

**سوال** (۱۲۵) سلمہ بکر کی منکوحہ ہے خالد نے قسم کھائی کہ میں سلمہ سے نکاح کروں گا تو یہ قسم لغو ہوگی یا نہ اور خالد دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- قسم کا کفارہ دینا لازم ہے اور دوسری عورت سے نکاح کرسکتا ہے[2]۔

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الیمین فی الاکل والشرب ج۳ ص۷۱۲ بل العلۃ فیہ انہ بعد ظھور الشھود لا یمکنہ التحلیف وفی البزازیۃ حلفہ لیوفین حقہ الیوم کذا ولیاخذن بیدہ ولا ینصرف بلا اذنہ فاوفاہ الیوم ولم یاخذ بیدہ وانصرف بلا اذنہ لا یحنث لان المقصود ھو الایفاء اھ (رد المحتار باب ایضا) [2] وفیہ الکفارۃ الخ ان حنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۶۶) فلیغر

Maktaba Tul Ishaat.com



فلاں عورت کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اسکو طلاق

**سوال** (۱۲۶) خالد نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

**الجواب**:- اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع[1]

فلاں سے نکاح کروں تو اسکو طلاق بعد طلاق دوبارہ نکاح جائز ہے

**سوال** (۱۲۷) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے۔ اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی۔ پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی دوبارہ نکاح زبیدہ سے کر سکتا ہے وفیہا کلما تنحل اے تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الخ[2]

---

[1] حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا یحنث بہ یفتی الا اذا عمل امرأۃ تدخل فی نکاحی فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی ج ۲ ص ۱۱۱)

نظیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۱۱۶

Maktaba Tul Ishaat.com



# بَابُ النُّذُور

## (نذر و منت ماننا اور اس سے متعلق احکام و مسائل)

جس جانور کی نذر کی تھی جب وہ مر جائے تو کیا کرے

سوال (۱) شخص مفلس حیوانے معین نذر نمود بعد چند روز حیوان مذور ہلاک شد آیا ضمانش حیوان دیگر بر شخص مذکور لازم آید یا چہ۔

الجواب:۔ ضمانش ساقط است و حیوان دیگر برو لازم التصدق نیست کما فی البدائع او المنذورۃ لو ھلکت او ضاعت تسقط التضحیۃ بسبب النذر غیر انہ ان کان موسرا تلزمہ اخری بایجاب الشرع ابتداءً لا بالنذر ولو معسرا لا شیٔ علیہ اصلاً۔ رد المحتار[1] جلد ۵

بندگ کیلئے نذر مانا اسکے گوشت کا حکم

سوال (۲) زید نے کسی بزرگ کی نذر و منت مانی اور قبر پر ذبح کئے اور گوشت تقسیم کیا آیا گوشت شرعاً حلال ہے یا حرام اور اکلین اور نذر کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۴۳ ج ۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ نذر لغیر اللہ حرام ہے اور جو جانور غیر اللہ کے تقرب کے لئے نذر مانا جاوے اور ذبح کیا جاوے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے اور حرام ہے۔ درمختار میں ہے وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو باطل بالاجماع باطل حرام الخ وفی الشامی قوله باطل وحرام) لوجوه منها انه نذر للمخلوق و النذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة و العبادة لا تکون لمخلوق الخ و فی الحدیث ملعون من ذبح لغیر اللّٰه الحدیث

**نذر کی گائے کے بچہ کا حکم** **سوال** (۳) گائے منذورہ سے بچہ پیدا ہوا اس کا کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ وہ بچہ بھی بحکم اس گائے منذورہ کے ہے کما فی الدر المختار کتاب الاضحیة ولدت الاضحیة ولدا قبل الذبح یذبح الولد معها الخ وفی الشامی لان الام تعینت للاضحیة و الولد یحدث علی صفات الام الشرعیة الخ

**متعین مقدار کھانے کی نذر اور اسکا حکم** **سوال** (۴) ایک شخص نے اس طرح نذر کی کہ اوقات طعام میں یعنی غدا اور عشاء میں سے فی وقت اگر ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں تو ایک روزہ نذر کا رکھوں گا لیکن یہ کہنا یاد نہیں رہا کہ فلاں تاریخ تک نذر کرتا ہوں۔ پانچ سات منٹ بعد کہہ دیا کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو نذر کب تک مقرر ہوئی۔ آیا تمام عمر کے لئے تو نہیں ہوئی۔

**الجواب**:۔ اول نذر میں چونکہ کوئی لفظ دوام اور ہمیشگی کا اس نے

---

لہ ردا لمحتار کتاب الصوم ج ۲ ص ۱۷۵ ) ظہیر۔ کہ ردا لمحتار کتاب الاضحیة ج ۵ ص ۲۵۱ و ج ۵ ص ۲۵۳ )۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



نہیں کہا اس لئے ایک دن کے لئے وہ نذر منعقد ہوئی۔ پھر جب یہ کہا کہ فلاں روز تک یہ نذر کرتا ہوں تو اسی روز تک وہ نذر رہے گی اس کے بعد نذر لازم نہیں ہوگی[1]

نذر کی قربانی سے نفس واجب قربانی ادا نہیں ہوگی | **سوال** (۵) شخصے بدیں طور نذر کرد کہ اگر ثورے بمسمیٰ دشیق عند العوام والجہال از بیمارش بہ شود۔ واللہ بوقت قربانی آنرا قربانی کنم حالانکہ آں شخص مذکور تونگر است دریں صورت نذرش درست است یا نہ و بروے قربانی دیگر واجب است یا آں ثور مذکور کفایت کند۔

**الجواب**:- قال فی رد المحتار قال فی البدائع ولو نذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداء الا اذا عنی بہ الاخبار عن الواجب علیہ فلا یلزمہ الا واحدۃ ولو قبل ایام النحر لزمہ شاتان بلا خلاف الخ ص ۲۰۳ ج ۵ کتاب الاضحیۃ۔ پس بصورت مسئولہ اگر نذر مذکور قبل ایام نحر واقع شد علاوہ قربانی ثور مذکور قربانی دیگر بروے واجب شود فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سوال کی مزید تفصیل | **سوال** (۶) مکرر متعلق ۴۸۵ مندرجہ رجسٹر ہذا یاد پڑتا ہے کہ الفاظ نذر کے شروع میں یہ لفظ بھی کہا تھا کہ اگر آج سے لے کر فی وقت ڈیڑھ روٹی سے زیادہ کھاؤں الخ یہ لفظ دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے یا نہیں

---

[1] ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب اے فرض وھو عبادۃ مقصودۃ وجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر الحدیث من نذر ونحو فعلیہ الوفاء بما سمی کصوم وصلاۃ الخ الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذور ص ۹۰ ج ۳ ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۰۳ ج ۵ حافظ

Maktaba Tul Ishaat.com

اور اس کا کہنا بھی یقینی نہیں۔

(۲) اس شخص نے جو پانچ سات منٹ کے بعد یہ لفظ کہے کہ فلاں روز تک نذر کرتا ہوں تو یہ الفاظ نذر سابق کے ساتھ ملحق ہوں گے یا جدید نذر ان الفاظ سے منعقد ہوگی۔

الجواب:۔ اگر بالفرض یہ لفظ بھی نذر کے شروع میں ہو کہ اگر آج سے لے کر اخیر تک بھی چونکہ کوئی لفظ دوام و ہمیشگی کی نذر کا نہیں کہا اس لئے وہ نذر اسی دن کے متعلق ہوئی کیونکہ انتہا کچھ بیان نہیں کی گئی اور یہ بصورت یقین کے ہے اور شک سے کچھ حکم ثابت نہیں ہوتا۔

(۲) اور دوسرا جز نذر جدید ہے ملحق بالنذر الاول نہیں ہے اس لئے وہ نذر اس قدر ایام کی ہوگی جو اس نے ذکر کیا۔

**گائے نذر مانی اور اس کی قیمت دیدی تو نذر ادا ہوگئی**

سوال (۷) زید نے نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہو تو ایک گائے صدقہ کروں گا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ زید نے گائے کی قیمت وقتاً فوقتاً فقراء و مساکین کو دیدیئے تو کیا زید نذر سے بری ہوگیا یا نہیں۔ اگر پندرہ سال میں قیمت ادا کردے تو کیا ولادت کے وقت جو قیمت گائے کی تھی وہ ادا کرے یا فی الحال جو قیمت ہو۔

الجواب:۔ قیمت ادا کرنے سے زید بری الذمہ ہوگیا اور جس مد میں چاہے اس کی قیمت کو صدقہ کردے درست ہے[1] اور قیمت وقت ادائگی جو کچھ ہے وہ دینی چاہیئے۔

---

[1] نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز اذا سلوى العشرة كتصدق بثمنه (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب فى احكام النذر ج ۳ ص ۹۶) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ہم کفو لڑکا ملنے پر ایک نذر

سوال (۸) زید نے یہ منت مانی تھی کہ اگر لڑکا مولوی صحیح کفو کا مل جاوے گا تو میں منت مانتا ہوں کہ اگر لڑکا پیدا ہوا تو علم دین پڑھاؤں گا۔ وعظ پند کے واسطے چھوڑ دوں گا اور لڑکی پیدا ہوئی تو علم سے اپنے کفو کے نکاح کر دوں گا، میری قوم میں لڑکا مولوی نہیں ملتا عمر ۲۰ یا ۲۲ برس کی ہو: اب کیا دوں۔

الجواب :۔ یہ منت شرعاً صحیح نہیں ہوئی۔ پس اپنی دختر کا نکاح جہاں مناسب سمجھے اور جس لڑکے کو لائق دیکھے کر دے۔ منت کا کچھ خیال نہ کرے۔

سماع موتی اور نذر اولیاء کرام

سوال (۹) سماع موتی اور نذر ماننا اولیاء کرام کا جائز ہے یا نہیں

الجواب :۔ سماع موتی مختلف فیہ ہے۔ جو کہ معروف ہے اور نذر غیر اللہ کی جائز نہیں ہے[1]

نذر پوری نہ ہوئی تو نذر کے روپے کا حکم کیا ہے

سوال (۱۰) ایک شخص کی والدہ بیمار تھی اس نے نیت کی کہ میں اللہ واسطے مسجد میں چالیس روپیہ دوں گا جب کہ اس کی والدہ بغیر

---

[1] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب وھو عبادۃ مقصودۃ (درمختار) وفی البطائع ومن شروطہ ان یکون قربۃ مقصودۃ فلا یصح النذر بعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ والوضوء الخ (ردالمحتار کتاب ایضاً ص۹۱ ج۲) واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام وتقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الصوم ص۱۰۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



تندرست ہوئے فوت ہوگئی تو وہ روپیہ مسجد میں دیوے یا برادری کو روٹی کھلاوے

**الجواب:۔** اس شخص کو چالیس روپیہ اللہ واسطے دینا بہتر ہے خواہ مسجد میں دیوے یا محتاجوں کو دیوے[1] اس میں ثواب ہے مگر برادری کی روٹی میں صرف کرنا درست نہیں ہے اور اس میں کچھ ثواب نہیں ہے۔

**نذر کی قربانی کا گوشت فقراء کا حصہ ہے**

**سوال (۱۱)** کسی کا لڑکا بیمار ہو جاوے تو اس طرح منت مانتے ہیں کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جائے گا تو اتنے بکروں کی قربانی کروں گا۔ یہ گوشت غنی کے لئے جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** نذر کا گوشت فقراء کا حق ہے غنی کو نہ چاہیئے[2]

**منت کا گوشت خود کھانا جائز نہیں**

**سوال (۱۲)** کسی شخص نے مصیبت میں منت مانی تھی کہ اے اللہ اس مصیبت سے مجھ کو نجات دے تو تیرے نام کا ایک بکرا ذبح کروں گا یا ایک روپیہ کی شیرنی تقسیم کروں گا کام پورا ہونے پر بکرا ذبح کر کے گوشت مسکینوں کو تقسیم کر دے یا خود بھی کھا سکتا ہے۔ اور یہ شخص مالدار ہے

---

[1] من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط الخ وجد الشرط المعلق به لزم الناذر الخ صوم وصلاة وصدقة (الدر المختار علی هامش رد المحتار احکام النذر ص۴۳۹ ج۳) اس سے معلوم ہوا کہ نذر ضروری تو نہیں ہے لیکن بہ نیت ایصال ثواب مسجد میں لگا دینا یا غریبوں کو دیدینا بہتر ہے۔ نظیر۔ [2] ناذر لمعینة ولو فقیراً لو ذبحها تصدق بلحمها الخ ولا یاکل الناذر منها (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الاضحیة ص۴۵۹ ج۵ و ص۴۶۰ ج۵) وفی القنیة هذا التصدق علی الاغنیاء لو یصح مالم یرد السبیل (ایضاً کتاب الایمان ص۹۲ ج۳) نظیر۔ اس نذر کا وہی مصرف ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ مصرف الزکوٰۃ الخ وهو مصرف ایضاً لصدقة الفطر والکفارة والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبة (رد المحتار باب المصرف ص۴۶۱ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:۔** محتاجوں کو تقسیم کرنا چاہئے[1]

نذر مطلق کی گائے میں قربانی کے شرائط ہیں یا نہیں **سوال** (۱۳) نذر مطلق کی گائے اور بکری مثل قربانی کے دو سالہ اور ان عیوب سے پاک اور بری ہونا شرط ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** گائے و بکری وغیرہ کی نذر اسی وجہ سے صحیح ہے کہ ان جانوروں کی قربانی ہوتی ہے، لہذا شرائط قربانی کا پایا جانا نذر مطلق میں ضروری ہے[2] البتہ نذر معین جس کی کرے وہی متعین ہے

نذر کی قربانی میں شرائط قربانی کا لحاظ **سوال** (۱۴) در جانور شرائط قربانی ملحوظ است یا نہ۔ اگر کسے نذر کرد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید آیا اورا ہمی رسد کہ گاوے برائے خدا ذبح نماید یا بلا ذبح بفقیرے بدہد

**الجواب:۔** در جانور منذور شرائط قربانی ملحوظ خواہد بود۔ و در نذر ذبح گاؤ ذبح کردنش و صدقہ کردنش احوط است[3]

---

[1] ناذر نعینة ولو فقیرا تصدق بلحمها الخ ولا یاکل الناذر منه (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الاضحیة ص۴۶۹ ج۵) نظیر [2] ولو قال الله علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبحها نه سبع شیاه جاز ووجهه لا یخفی (درمختار) ووجهه لا یخفی هوان السبع تقوم مقامه فی الضحایا والهدایا (رد المحتار کتاب الایمان ص۹۲ ج۳) [3] قال فی البدائع اما الذی یجب علی الغنی والفقیر فالمنذور به بان قال لله علی ان اضحی شاة او بدنة او هذه الشاة او البدنة او ان جعلت هذه الشاة اضحیة لانها قربة من جنسها ایجاب الخ فتلزم بالنذر کسائر القرب والوجوب بالنذر یستوی فیه الغنی والفقیر الخ (رد المحتار کتاب الاضحیة ص۴۵۱ ج۵) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نذر کا جانور کیسا ہو | سوال (۱۵) نذر کا جانور مثل قربانی کے ہونا چاہیئے یا نہیں

الجواب :- یہی احوط ہے کہ جانور منذورہ مثل قربانی کے ہو۔ کیونکہ جانور منذورہ کو فقہاء نے بقیاس علی الاضحیہ کے تصریح کی ہے۔ شامی[1]

نذر کی نفل نماز کھڑا ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر | سوال (۱۶) جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کردے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑے ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

الجواب :- اگر طاقت ہے تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہیئے[2]

شیرینی تقسیم کرنے کی نذر اور اسکا حکم | سوال (۱۷) کسی شخص نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جاوے تو اس قدر شیرنی تقسیم کروں گا بعد پورا ہونے کام کے شیرنی ہی تقسیم کرے یا تیل یا ٹاٹ وغیرہ بھی مسجد میں رکھ سکتا ہے۔

الجواب :- شیرنی ہی بانٹنا ضروری نہیں ہے۔ فقراء و مساکین کو وہ رقم صدقہ کر سکتا ہے[3] مسجد میں کوئی چیز اس رقم سے خرید کر نہ دیوے[4]۔

نذر کے بانو میں عمر کا لحاظ | سوال :-(۱۸) جب کسی کا لڑکا بیمار ہوتا ہے تو ایک

---

[1] ولو قال للہ علی ان اذبح جزوراً و اتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز ووجہہ لا یخفی (درمختار) ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الاضحایا والھدایا (در المحتار احکام النذر ص۲۷۲) ظفیر [2] اسلئے کہ اسکا پورا ثواب ملیگا [3] نذر للفقراء ملکتجاز الصرف لفقراء غیرھا لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشئ (درمختار) وکذا یظھر منہ انہ لا یتعین فیہ المکان والدرھم و الفقیر (در المحتار مطلب احکام النذر ص۲۷۲) ظفیر۔ [4] کیونکہ نذر واجب التصدق ہے جو فقراء کا حق ہے مسجد پر اسکا خرچ کرنا درست نہیں ہے ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بکرا خواہ گائے ذبح کرکے محتاجوں پر تقسیم کر دیتے ہیں یا منت مانتے ہیں کہ یا اللہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو میں ایک بکرا یا گائے ذبح کرکے محتاجوں کو دونگا تو بکرا ایک سال سے کم اور گائے دو سال سے کم کی ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں

الجواب:- اس صورت میں جب کہ نذر اور منت مانی گئی تو بکرا ایک برس کا اور گائے دو برس کی ہونی چاہیئے مثل قربانی کے[1]

گائے کی نذر کی تو بکرا کافی ہوگا

سوال (۱۹) شخصے باز نمود کہ اگر خداوند کریم ادا شفاء دہد لشریک گوسفندیا یک گاؤ تصدق خواہم کرد آیا بعد صحت گوسفند یک سالہ دگاؤ دو سالہ ضرور است یا نہ۔

الجواب:- عبارتے دریں بنظر نیامدہ قیاس براضحیہ می خواہد کہ گوسفند یک سالہ دگاؤ دو سالہ باشد واحوط بودنش محل تردد نیست[2]

نذر کی قربانی کے گوشت کا حکم

سوال (۲۰) قربانی کرنے کی نذر مانی تو اس قربانی کا سب گوشت خیرات کرنا ہوگا یا ہم خود بھی استعمال کر سکتے ہیں اور امراء کو بھی دے سکتے ہیں۔

الجواب:- اس کا تمام گوشت صدقہ کر دینا چاہیئے اور محتاجوں کو ہی دینا چاہیئے[3]

نذر کے بانڈ میں عمر کی قید

سوال (۲۲) زید نے نذر مانی کہ اگر میرے لڑکے کو اللہ تعالیٰ شفا دے تو میں ایک بکری یا یہ بکری۔ یا فلاں سفید بکری کو صدقہ کروں گا ان صورتوں میں عمر بکری کی مثل قربانی کے شرط ہے یا نہیں۔

---

[1] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا او اتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز الدر المختار علی ہامش رد المحتار ص۹۲ ج۳ ؛ ظفیر [2] ایضا [3] مصرف الزکاۃ والعشر الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیرذلک من الصدقات الواجبۃ (رد المحتار ص۹۲ ج۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



ماں نے بیٹے کے بیل کی قربانی نذر مانی بیٹا راضی نہیں کیا کرے

**سوال** (۲۲) خالد کے دو بیل بیمار ہو گئے اس کی ماں نے نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھے ہو گئے تو ایک بیل قربانی کروں گی جب بیل اچھے ہو گئے تو خالد اپنی ماں کو نذر پورا کرنے سے منع کرتا ہے۔ ایفاء نذر کیوں کر ہو۔

**الجواب**:۔ اس بکری میں شرائط قربانی کا لحاظ رکھنا چاہیئے البتہ اگر کسی بکری کو متعین کر دیا ہے تو اس کو ہر حال نذر کے پورا کرنے کے لئے ذبح کر کے صدقہ کر سکتا ہے خواہ شرائط قربانی اس میں پائی جاویں یا نہ پائی جاویں [۱]

(۲) خالد کے مملوکہ بیلوں میں بدون اجازت خالد کے اس کی والدہ کسی بیل کو ذبح نہیں کر سکتی بلکہ اس کو اور بیل خرید کر ذبح کر کے نذر پوری کرنی چاہیئے کیونکہ دوسرے کے ملک میں اسکو اختیار نہیں ہے پس اگر اس کی والدہ کی غرض نذر سے یہ تھی کہ انھیں دو بیلوں مملوکہ خالد میں سے ایک کو ذبح کروں گی تو وہ نذر منعقد نہیں ہوئی [۲] بقولہ علیہ السلام ولا نذر لابن

---

[۱] ولو قال لله علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمه فذبح مکانه سبع شیاه جاز وجهه لا یخفی (درمختار) وهو ان السبع تقوم مقامه فی الضحایا والهدایا (ردالمحتار مطلب احکام النذر ج۳ ص۹۶) ظفیر [۲] نذر ان یتصدق بالف من ماله وهو یملک دونها لزمه ما یملک منها فقط هو المختار لانه فیما لم یملک لم یوجد النذر الخ قال مالی فی المساکین صدقة ولا مال له لم یصح اتفاقا (درمختار) و شرط صحة النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر

Maktaba Tul Ishaat.com

ادم فیما لا یملک الحدیث[1] او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر مطلق بیل کا ذبح کرنا نذر کیا تھا تو نذر صحیح ہو گئی پس اس صورت میں دوسرا بیل خرید کر نذر پوری کرے

**ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل کی نذر مانی کیا کرے**

**سوال** (۲۳) زید نے نذر کی تھی کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو ہر نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھوں گا، بفضلہ اس کا کام پورا ہو گیا، پس زید اپنی نذر کے موافق کئی دن تک پانچوں نذر کا دوگانہ ادا کرتا رہا، پھر کبھی کبھی قضا ہونے لگا رفتہ رفتہ بالکل چھوٹ ہی گیا، اب حساب بھی یاد نہیں رہا کہ کتنے دوگانہ قضا ہوئے اور کتنے پڑھے گزری ہوئی نذر کی نمازوں کے متعلق کیا کیا جاوے جن کا حساب بھی یاد نہیں رہا۔ اور آئندہ بھی اس نذر کے دوگانہ کو ادا کرنا لازم ہے یا اس سے بچنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے

**الجواب**:۔ اس قسم کی نذر لازم ہو جاتی ہے، اور پورا کرنا اس کا لازم ہے۔ جو دوگانہ وقت پر ادا نہیں ہوا اس کی قضا لازم ہے[1] اور زندگی میں فدیہ دینا ان نمازوں کا درست نہیں ہے، فدیہ کی وصیت بوقت موت لازم ہوتی ہے کہ اس قدر دوگانہ میرے ذمہ رہے ان کا فدیہ میرے مال سے دیا جاوے، ہر ایک دوگانہ کا فدیہ مثل صدقۃ الفطر کی یوزن اسّی پونے دو سیر گندم تقریباً ہوتے ہیں ہر ایک دوگانہ کے عوض وارث اس قدر گندم یا اسکی قیمت ادا کریں یہ تو بعد الموت کا حکم ہے زندگی میں سوائے ادا کرنے یعنی قضا کرنے ان دوگانوں کے اور کوئی صورت خلاصی کی نہیں ہے۔ پس اب یہ کیا جاوے کہ آئندہ ہر نماز کے ساتھ دوگانہ منذورہ ادا کرے مگر جن نمازوں کے

---

[1] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ (مشکوۃ باب فی النذور ص۲۹۶) فیہ دلیل علی من نذر طاعۃ یلزم الوفاء بہ (تکملہ)

Maktaba Tul Ishaat.com



بعد اس قسم کی نماز درست نہیں ہے جیسے فجر اور عصر اس میں یہ کرے کہ عصر سے پہلے پڑھ لے اور فجر کے بعد کا دوگانہ آفتاب نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے پڑھ لیا کرے اور باقی نمازوں کے بعد اس دوگانہ کو ادا کیا کرے۔ اور گذشتہ فوت شدہ دوگانوں کا تخمینہ کرلے کہ کب سے نہیں پڑھی، ہر ایک شب و روز کے پانچ دوگانہ واجب ہیں ان کو جس طرح سہل ہو قضا کرتا رہے اور پھر اس کے اندازہ میں جس قدر باقی رہ جاویں ان کے لئے وصیت کر دیوے کہ اس قدر فدیہ دوگانوں کا میرے بعد ادا کیا جاوے[1]

**زیورات کے صدقہ کی نذر کی صورت میں قیمت دینا کیسا ہے؟** سوال (۲۴) حالت مرض میں مریض کی طرف سے کچھ زیورات و نرگاؤ وغیرہ صدقہ کے لئے نکالے گئے بعد صحت یابی مریض کی رائے سے ان کی قیمت طے کرا کر صدقہ کرنا اور اشیاء مذکورہ اپنے صرف میں لانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب:- قیمت کا دینا اس صورت میں درست ہے کذا فی الدر المختار[2]

**مٹھائی کی نذر کی تو اسکی قیمت کپڑا بنا کر دینا جائز ہے** سوال (۲۵) کسی نے نذر کی کہ اگر میرا کام ہو جاوے تو میں اتنی نقدی کے بتاشے لڑکوں کو تقسیم کروں اگر یہ خیال کرکے کہ اس میں

---

[1] ونونذر الصوم الابد فاكل لعذر فدى (درمختار) فاكل لعذر وكذا لدد نه قوله فدى لكل يوم نصف صاع من بر او صاعا من شعير وان لم يقدر استغفر الله تعالى كما مر (رد المحتار كتاب الايمان ص۹۷ ج۳) ظفير. [2] وكذا يظهر منه لا يتعين فيه المكان والدهر والفقير لان التعليق انما اثر فى انعقاد السببية فقط (رد المحتار ص۹۶ ج۳) نذر ان يتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغيره جاز ان ساوى كعشرة كتصدق بثمنه (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب فى احكام النذر ص۹۱ ج۳ و ص۹۶ ج۳) ظفير.

Maktaba Tul Ishaat.com



تو چنداں نفع نہیں، کسی مسکین کو کپڑا بنا دیا یا کسی مسکین کو نقد دیدیا تو نذر ادا ہوگئی یا نہ

الجواب:- اس صورت میں نذر ادا ہو جاوے گی، بتاشہ کی تخصیص نہیں ہے کذا فی الدر المختار: نذر ان یتصدق بعشرۃ دراہم من الخبز فتصدق بغیرہ جاز ان ساوی العشرۃ کتصدقہ بثمنہ الخ [1]

نذر کا کھانا محتاج کا حق ہے، سوال (۲۶) ... ایک شخص دانشمند فتوی جدید ایجاد کرتا ہے کہ نذر اللہ اور ایصال ثواب کا کھانا محتاج و فقراء وغیرہ کا حق ہے، متمول اور مرفہ الحال کو ناجائز ہے، یہ صحیح ہے، یا غلط۔

الجواب:- یہ صحیح ہے، کہ نذر اللہ و ایصال ثواب کا کھانا و نقد وغیرہ فقراء و مساکین کا حق ہے، امراء و رؤسا کو کھلانا نہ چاہیئے [2]

تاریخ سے پہلے نذر پوری کردے تو سوال (۲۷) زید نے نذر مانی کہ میں اپنی بھینس کا سب دودھ گیارھویں تاریخ کا خیرات کر دیا کروں گا۔ اگر اسی قدر دودھ تاریخ معین سے پہلے خیرات کر دے تو جائز ہے یا نہ،

الجواب:- پہلے خیرات کر دینا بھی درست ہے [3]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الایمان ص۹۶ ج۳، و ص۹۷ ظفیر ۱۲

[2] مصرف الزکوٰۃ الخ، وھو ایضاً مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات والواجبۃ (رد المختار باب المصرف ص۶۹ ج۲) ظفیر

[3] فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز وکذا لو عجل قبل یوم لا عتکاف او للصوم فعجل قبل عنہ ص، وکذا لو نذر ان یحج سنۃ کذا فحج سنۃ قبلھا ص الخ۔ لانہ تعجیل بعد وجود السبب وھو النذر فیلغو التعین۔

(رد المختار کتاب الایمان ص۹۶ ج۳) ظفیر ۱۲

Maktaba Tul Ishaat.com



باپ کی بیوہ کو نذر کے روپے دینا جائز ہے

**سوال** (۲۸) زید نے اپنے مقصد براری کے عوض میں دس روپیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر بطور نذر یا منت دینے کئے تھے اتفاق سے اس کی مادر جو بیوہ ہے اور سید ہے ضرورت مند ہے اگر زید وہ روپیہ اس کو دیدے تو منت پوری ہو جائے گی یا نہیں اور وہاں حالیکہ وہ سیدانی ہے۔ اس کو یہ صدقہ دینا جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:۔ سوتیلی ماں ہونے کی وجہ سے تو اسکو دینا نذر کے روپیہ کا ممنوع نہ تھا مگر سیدانی ہونے کی وجہ سے اس کو دینا ممنوع ہے کیونکہ نذر کے روپیہ کا حکم زکوۃ کا سا ہے اور مصرف نذر کے روپیہ اور زکوۃ کا ایک ہے[1]

نذر کی قربانی ادا کرنے سے پہلے واجب قربانی ادا نہ ہوگی

**سوال** (۲۹) کسی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو عید الضحیٰ کے دن گائے یا بکری قربانی کروں گا اب اگر اس کا کام ہو جائے تو اس پر وہ گائے قربانی کرنا واجب ہوگا یا نہیں اگر واجب ہوگا تو جو قربانی مالک نصاب ہونے کے سبب سے واجب ہوئی تھی ادا ہوگی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر وہ شخص صاحب نصاب ہے کہ اس پر قربانی پہلے سے واجب ہے تو بصورت نذر کرنے اس کو دو قربانی کرنی چاہیئے کذا فی الشامی[2]

نذر معین میں گوشت کے بجائے زندہ جانور دینا

**سوال** (۳۰) شخصے نذر معین کردہ است کہ

---

[1] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ج۲ ص۹۲) ظفیر

[2] ولو نذر اضحیۃ شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداء (ردالمحتار کتاب الاضحیۃ ج۵ ص۲۲۲ و ج۵ ص۲۲۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



فلاں روز یا ہر ماہ گوسفند۔ بے خوانم داد ہنوز گوسفند را ذبح کردہ مساکین را تقسیم کند یا زندہ بیکے محتاج را بدہد ایں ہم جائز است یا نہ یا عوض آں... گوسفند قیمت نقد یا اناج بدہد روا باشد یا نہ۔

الجواب: خواہ ذبح کردہ صدقہ کند یا زندہ قیمتش را صدقہ کند ہمہ جائز است۔[1]

مسجد میں سونے کا چراغ جلانے کی منت

سوال (۳۱) عمر نے منت مانی کہ اگر میری فلاں مراد بر آئی تو اپنے پیر کے مسجد میں سونے کا چراغ جلاؤں گا بعد اس نذر پوری کرنے کے وہ چراغ مسجد کے کام میں صرف کیا جاوے یا کون مستحق ہے؟

الجواب:۔ وہ چراغ مسجد کے صرف میں لایا جاوے۔ وہ مسجد کا ہو گیا۔

بغیر قبضہ قرضدار کو معاف کر دینے سے نذر ادا نہ ہوگی

سوال (۳۲) قرضخواہ مقروض مفلس سے کہتا ہے کہ میرے بائیس روپیہ جو تمہارے ذمہ قرض ہیں ان میں سے ساڑھے بارہ روپیہ بعوض نذر معین میں نے ساقط کئے قبل القبض علی القرض کیا نذر معین ادا ہو سکتی ہے۔

الجواب:۔ نذر معین اور نذر مطلق کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے جیسا کہ شامی باب المصرف میں ہے وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر

---

[1] ولو ترکت الاضحیۃ ومضت ایامھا تصدق بھا حیۃ ناذرہ او علی تصدق لحینہ ولو فقیرا ولو ذبحھا تصدق بلحمھا تصدق بقیمۃ القصاب ایضا ولا یاکل الناذر منھا فان اکل تصدق بقیمۃ ما اکل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الاضحیۃ ص ۲۸۶ ج ۵ و ص ۲۸۱ ج ۵)

Maktaba Tul Ishaat.com

والکفارۃ والنذر الخ[1] پس جیسا کہ بطریق مذکور زکوۃ ادا نہیں ہوئی نذر بھی ادا نہ ہوگی شامی میں ہے وفی صورتین لا یجوز الاولی اداء الدین عن العین کجعلہ ما فی ذمتہ مدیونہ زکوۃ لمالہ الحاضر الخ[2] وفی الدر المختار و حیلۃ الجواز ان یعطی مدیونہ الفقیر زکوتہ ثم یاخذھا عن دینہ[3]

**گائے کے ذبح کرنے میں نیت کا اعتبار** **سوال** (۳۳) زید نے اپنی بیماری میں نیت کی کہ اگر خدا شفا بخشے تو ایک گائے ذبح کرکے اہل محلہ کو کھلاؤں گا، یا عمر نے نیت کی کہ اگر میرا مقصود حاصل ہو تو دس روپیہ کی شیرینی مسجد میں مصلیوں کو کھلاؤں گا۔ اب بعد حصول مقصود اور شفائے مرض کے یہ نذر کس طرح ادا کریں اس لئے کہ اہل محلہ اور مسجد کی مصلیوں میں بہت سے صاحب نصاب بھی ہیں اگر صاحب نصاب کو بھی کھلائیں تو نذر ساقط ہوگی یا نہیں اور اس قسم کا کھانے والا اور کھلانے والا مرتکب کبیرہ ہیں یا نہیں۔

**الجواب**:۔ در مختار میں ہے ولو قال ان برئت عن مرضی ھذ ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحھا فبرئ لا یلزمہ شئ الا ان یقول للہ علی ان اذبح شاۃ[4] الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صیغۂ نذر کا یہ ہے کریوں کہے کہ اللہ کے واسطے میرے ذمہ یہ ہے کہ مثلاً گائے ذبح کروں اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ محض نیت سے نذر نہیں ہوتی جب تک زبان سے صیغۂ نذر کا نہ کہے پس صورت مسئولہ میں اول تو نذر ہونے میں کلام ہے

---

[1] الدر المختار باب المصرف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۷۰ ج ۱ [2] الدر المختار کتاب الزکوۃ باب المصرف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۷۰ ج ۱ [3] الدر المختار کتاب الزکوۃ باب المصرف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۷۰ ج ۱ [4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطبوعہ مصطفائی ص ۹۳ ج ۳ ظہیریہ [5] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطبوعہ مصطفائی ص ۹۶ ج ۳ ظہیریہ

Maktaba Tul Ishaat.com



اور اگر فی الواقع اس نے نذر کی ہے تو پھر حکم یہ ہے کہ فقراء پر وہ گوشت صدقہ کرنا چاہیئے اہل محلہ کی قید بھی لازم نہیں ہے اور مصلیان مسجد کی تخصیص بھی ضروری نہیں ہے جس فقراء کو چاہے دیدیوے۔ درمختار میں ہے نذر للفقراء مکة جاز التصرف لفقراء غیرها الخ وفی رد المحتار وکذا یظهر انه لا یتعین فیه المکان والدرهم والفقیر الخ ص جلد ۳ شامی الحاصل جو کچھ نذر کیا وہ فقراء کو دینا لازم ہے اگر اس میں سے کچھ اغنیاء کو دیا گیا تو اسی قدر اور اپنے پاس سے فقراء کو دیوے ورنہ وہ مقدار نذر اس کے ذمہ واجب رہے گی اور جب کہ وہ مقدار فقراء کو دیدیوے گا تو کچھ گنہ نہ رہے گا۔

جس متعین جانور کی نذر مانی اسکا دینا کافی ہے | سوال (۳۴) کسی نے کم عمر جانور معین کی تصدق کی نذر معلق مانی اب مقصود حاصل ہوگیا فوراً اس جانور کو صدقہ کرنا چاہیئے یا اضحیہ کے عمر کے لحاظ سے دیر کریں۔

الجواب:۔ جتنی عمر کا بھی وہ جانور ہے جب کہ نذر اسی کے ساتھ معین ہے اسی کو ذبح کرنا کافی ہے[1]

مسجد میں بتاشہ تقسیم کرنیکی نذر | سوال (۳۵) کسی نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ میرا فلاں کام بر لاوے گا تو جامع مسجد کے مصلیوں میں پانچ سیر بتاشہ تقسیم کروں گا یہ نذر ہوگی یا نہ۔

الجواب:۔ یہ نذر ہوگئی لیکن تعین بتاشہ وغیرہ کی ضروری نہیں

---

[1] رد المحتار کتاب الایمان ص طبع ۴ تصدق بنذر لمعینة ولو فقیرا لو ذبحها تصدق لحمها الخ ۱۲ منه۔ الخ علی هامش رد المحتار کتاب الاضحیة ص طبع وکذا لو مات فعلی الغنی غیرها لا الفقیر درمختار اه ولو کانت المیتة منذورة بعینها لما فی البدائع ان المنذورة لو هلکت او ضاعت تسقط التضحیة بسبب النذر غیر انه ان کان موسرا تلزمه الاخری بایجاب الشرع ابتداء لا بالنذر ولو معسرا لا شئ علیه اصلا (رد المحتار کتاب الاضحیة ص )

Maktaba Tul Ishaat.com



اس کی قیمت کو بھی صدقہ فقراء پر کر سکتا ہے اور جامع مسجد کی بھی تخصیص نہ ہوگی کما فی الدر المختار والشامی[1]

لڑکا کی سلامتی پر نذر | سوال (۳۶) زید نے نذر قبول کی کہ اگر میرا لڑکا زندہ و سلامت رہے تو بعد نو سال کے نو روپیہ کی شیرینی اللہ تام کی یا کھانا پکا کر مساکین و اقارب کو تقسیم کروں گا اب زید اس روپیہ کی شیرنی اور کھانا ہی تقسیم کرے یا تعمیر و صرف طلبہ میں دے سکتا ہے یا نہ

الجواب :- شیرینی اور کھانے کی تخصیص لازم نہیں ہے۔ نقد بھی فقراء کو دے سکتا ہے۔ کذا فی الدر المختار لیکن تعمیر مسجد میں صرف کرنا اس کا درست نہیں ہے اور طلبہ مساکین کو دے سکتا ہے[2]۔

مسجد میں جو زمین دی اسمیں مدرسہ بنانے کا حکم | سوال (۳۷) ایک شخص نے جو کچھ زمین نذر اللہ دیا یا مسجد میں دیا یا بزرگوں کے ایصال ثواب کیلئے دیا اور کوئی کچھ زمین وقف دیا، اب بستی کے کل آدمیوں نے متفق ہوکر زمین مذکور کی آمدنی سے ایک مکتب بنایا اور ایک استاد پڑھانے کیلئے مقرر کیا اور زمین مذکورہ کی آمدنی سے استاد کو تنخواہ دی جاتی ہے درست ہے یا نہیں۔

الجواب :- زمین موقوفہ کی آمدنی اس کام میں صرف ہونی چاہیئے جس

---

[1] نذر لفقراء مكة جاز الصرف لفقراء غيرها لما تقرر في كتاب الصوم ان النذر غير المعلق لا يختص بشيء (درمختار) والنذر عن اعتكاف وحج او صلاة او صيام وغيرها غير المعلق ولو معينا لا يختص بزمان ومكان ودرهم ونقير فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۶) ظفير۔ [2] فلو نذر التصدق يوم الجمعة بمكة بهذا الدرهم على فلان فخالف جاز (رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۶) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کام کیلئے واقف نے اس زمین کو وقف کیا ہے پس جو زمین مسجد کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہے وہ آمدنی اس میں صرف کی جاوے اور جو زمین فقراء میں صرف کرنے کو وقف کی جاوے اس کی آمدنی فقراء ومساکین پر صرف کی جاوے طلبہ مساکین بھی اس کا مصرف ہیں مگر تنخواہ مدرس اس میں سے دینا درست نہیں ہے۔

اونٹ کی نذر مانی اونٹ نہ ملے تو کیا کرے

سوال (۳۸) زید نے یہ منت مانی تھی کہ یا اللہ اگر فلاں مقصود میرا حاصل ہو تو ایک اونٹ قربانی کروں گا۔ اب وہ مقصود حاصل ہوگیا اور اونٹ وہاں پر نہیں ملتا۔ اگر زید اونٹ کی قیمت خیرات کردے تو نذر ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب۔ درمختار میں ہے کہ اگر کسی نے نذر کی کہ میں اونٹ ذبح کرونگا تو وہ سات بکرے ذبح کرسکتا ہے ولو قال للہ علی ان اذبح جزوراً او تصدق بلحمه فذبح مکانه سبع شیاه جاز الخ درمختار[1]

نذر کے جانور سے فائدہ حاصل کرنا

سوال (۳۹)

انتفاع از حیوان منذورہ جائز باشد یا چہ وبچہ اش بحکم ام باشد یا نہ۔

الجواب۔ انتفاع از حیوان منذورہ درست نیست وبچہ اش بحکم ام باشد کما فی الشامی لان لام تعینت للاضحیة والولد یحدث علی صفات الاماالشرعیة ومن المشائخ من قال هذا فی الاضحیة الموجبة بالنذر او ما فی معناه کشراء الفقیر والافلا الخ ص۲۰۵ ج۲ کتاب الاضحیة[2]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب احکام النذر ص۹۶ ج۳ (ظفیر

[2] رد المحتار کتاب الاضحیة ص۲۰۵ ج۵ (ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



چرس کی نذر صحیح نہیں

**سوال** (۴۰) میری بچہ پی بیمار تھی لوگوں نے کہا کہ سائیں سبینی بابا کی زیارت پر جانا اور چرس نذر کرنا، خدا کے فضل سے میری بچہ پی صحت یاب ہوگئی اب وہ زیارت مذکور جس جگہ ہے وہاں بطور سیاحت جانا چاہتی ہے اس بارہ میں کیا حکم ہے، آیا چرس کا ثواب پہنچا دے یا نقد کا یا کچھ نہیں۔

**الجواب**:- چرس کی نذر صحیح نہیں ہے اور چرس چڑھانا گناہ ہے، ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی، پس نہ چرس دینا لازم ہے نہ نقد نہ کچھ اور چیز دیسے تبرعاً اگر ان بزرگ کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی محتاج کو نقد یا کھانا وغیرہ دیدیوے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے مگر چرس نہ دیوے اور بچہ پی کو اگر بطریق سیر و سیاحت اپنے ہمراہ لے جاؤ اور کوئی امر خلاف شریعت واقع نہ ہو تو درست ہے[1]

بیمار نذر بعد صحت پوری کرے، صحت نہ ہونے کی صورت میں فدیہ دے

**سوال** (۴۱) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہوگیا تھا، اس نے چھ مہینہ کے روزہ پے در پے رکھنے کی نذر مانی، اللہ تعالیٰ نے اسکے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء نذر میں تاخیر کرتی کرتی رہی کہ سخت بیمار ہوگئی، اب وہ کیا کرے۔

**الجواب**:- انتظار صحت کا کرے بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اسکے مال میں سے اس کے ورثہ فدیہ ادا کریں اور فدیہ ایک روزہ کا مثل فطرہ کے ہے۔ زندگی میں اسکو فدیہ دینا درست

---

[1] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط و کان من جنسه واجب فهو عبادة مقصودة (در مختار) وفی البدائع ومن شروطه ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة والوضوء والاغتسال ودخول المسجد ومس المصحف والاذان وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلک۔ (ردالمحتار احکام النذر ص۹۱ ج۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



نہیں، یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہوں گے تندرست ہو کر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیۃ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصیۃ[۱] الخ فقط

صحت کیلئے فدیہ جائز ہے

سوال (۴۲) عوام وخواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں۔ اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- جائز ہے[۲]۔

گائے ذبح کرنیکی نذر میں عمر کا لحاظ ہوگا

سوال (۴۳) ایک شخص نے اپنے اوپر نذر کی کہ اگر فلاں کام پورا ہو جاوے تو ایک گورو یعنی بقر خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کروں گا اب کام پورا ہو گیا نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہو گیا۔ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گورو یعنی بقر جس عمر کا ہو ذبح کر دینا چاہیئے۔ دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں سے کس کا قول عند الشرع صحیح ہے۔ اور گورو اسے کہتے ہیں جو بڑا اور جوان ہو۔ بینوا توجروا۔

---

[۱] نذر صوم شهر معين لزم متتابعا لكن ان اظرفيه يوما قضاه وحده وان قال متتابعا لا لزوم استقبال لانه معين (درمختار) لان شرط التتابع فی شهر بعينه لغو لانه تتابع لتتابع الايام بحر واما اذا كان الشهر غير معين فان شاء تابعه وان شاء فرقه (رد المحتار ص۱۲ ج۲)

[۲] ولو قال ان برأت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئ لا يلزمه شئ الا اذا زاد واتصدق بلحمها فيلزمه لان الصدقة من جنسها فرض وهی الزكاة الخ (المختار علی هامش رد المحتار احكام النذر ص۱۲ ج۲) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:-** قال فی الدر المختار و لو قال للہ علیّ ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز فی مجموع النوازل و وجہہ لا یخفی قولہ و وجہہ لا یخفی) ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے فقط

صرف نذر کی نیت سے نذر واجب نہیں ہوتا **سوال** (۱۴۴۰) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جاوے گا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا۔ اب وہ مکان یا دکان کرایہ پر چڑھ گیا تو اسکے ایک ماہ کا کرایہ کو حسب وعدہ مصرف خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسے نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ مساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز و اقارب کو کھلا سکتا ہے یا نہیں، کسی مسجد کی تعمیر یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اسکو لگا سکتا ہے یا نہیں، آیا اس کو ایسا اختیار ہے یا نہیں کہ اس رقم موعودہ کو جس کار خیر میں چاہے لگا دے۔

**الجواب:-** زید نے اگر محض ایسی نیت کی ہے اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے۔ اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگا دیوے کار ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر اور منت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ واسطے ایک ماہ کا کرایہ دونگا تو پھر اس تمام رقم کو مساکین و فقراء کو دینا ضروری ہے

[1] ردالمحتار کتاب الایمان ج۳ ص۷۱۹ - ظفیر - (باقی اگلے صفحہ پر)

Maktaba Tul Ishaat.com



اگر اس رقم کا کھانا پکوا کر کھلادے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلادے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ احباب اغنیاء کو کھلادے اور نہ مسجد میں لگادے - غرض نذر کا یہ حکم ہے کہ صدقہ کرنا مساکین پر واجب ہے[۱] اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔ فقط

نذر ائی کہ ایسا ہوجائے تو قرآن ختم کروں گا

سوال (۴۵) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہوجائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا۔ اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:- یہ نذر لازم نہیں ہوئی[۲]

---

من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه واجب الخ ووجد الشرط المعلق به لزمه الناذر الخ کصوم وصلاة وصدقة الدر المختار اى لزمه الوفاء (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) گویا زبان سے کہنا شرط ہے صرف دل میں سوچنے سے کچھ نہیں ہوتا - ظفیر [۱] نذر کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا ہے۔ مصرف الزکوة والعشر وهو ایضا مصرف لصدقة الفطر والکفارة والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبة (رد المحتار باب المصرف ص۹۳ ج۲) ظفیر۔ [۲] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه واجب وهو عبادة مقصودة ووجد الشرط المعلق به لزمه الناذر الخ کصوم وصلاة وصدقة الخ ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسه فرض کعیادة المریض ودخول المسجد: الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۸۱۲ ج۳)۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**نیاز بنام حضرت حسینؓ کا حکم** **سوال** (۴۶) ایک شخص واسطے اللہ کے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت امام حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں، اب میرے بیٹا ہوا اور میں نے ہر سال ایک ہنسلی بنوا کر رکھ لی اب وہ پوری ہو گئی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ واسطے اللہ ثواب امام حسین کی روح کو پہنچا دوں۔ یہ صورت جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:- ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق ولاینعقد الخ[1] پس امام حسینؓ کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے: جو نذر اللہ کے واسطے کی جاوے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہیئے پس یہ نذر جو سائل نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہیئے نذر خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو لازم ہوتی ہے اور مصرف اس کا فقراء اور مساکین ہیں، یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے یہ جاہلوں کی رسوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچاوے۔

---

[1] ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض وتشییع جنازۃ ودخول مسجد الخ لانہ لیس من جنسہ فرض مقصود وھذا ھو الضابط وفی البحر شرائطہ خمس فزاد ان لایکون معصیۃ لذاتہ (درمختار) واما کون المنذور معصیۃ یمنع انعقاد النذر فیجب ان یکون معناہ اذا کان حراما بعینہ ولیس فیہ جھۃ قربۃ (ردالمحتار مطلب احکام النذر ج ۳ ص ۹۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



قربانی کی نذر پر قربانی ضروری ہے یا قیمت بھی دے سکتا ہے | سوال (۴۷) میری ہمشیرہ جہاز میں سخت بیمار ہوئی منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے قیام پہنچی تو قربانی کرونگا۔ الحمد للہ کہ خیریت سے پہنچی، آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی صورت میں پوری ہوسکتی ہے یا وہی قیمت کسی یتیم خانے وغیرہ میں دیجا سکتی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ منت جو قربانی کی ہے تو قربانی ہی کرنی چاہیئے۔ قربانی سے یہ منت پوری ہوگی لہ فقط۔

نذر معین میں عمر کی قید | سوال (۴۸) نذر معین میں شرط ایک سالہ ہے یا نہیں منذور شاۃ ہو۔

الجواب:۔ مشروط ہے۔

مٹھائی کی نذر میں کوئی بھی مٹھائی تقسیم کرنا درست ہے | سوال (۴۹) مٹھائی منت مان کر اس کی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم فلاں مٹھائی منذور خرید کر تقسیم کریگا، آخذ نے اس مٹھائی منذور کی جگہ اور مٹھائی تقسیم کردی تو جائز یا ناجائز۔

الجواب:۔ جائز ہے۔

---

لہ قال فی البدائع ونذر ان یضحی شاۃ وذلک فی ایام النحر وھو موسر فعلیہ ان یضحی بشاتین عندنا شاۃ بالنذر وشاۃ بایجاب الشرع ابتداء (ردالمحتار کتاب الاضحیۃ ص۲۰۹ ج۵) ظفیر۔ لہ ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ نذبحہ ونتصدق بلحمہ سبع شیاہ جاز وجبہ لایخفی (درمختار) وھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۲ ج۴) ظفیر۔ لہ وکذا یظھر منہ انہ لایتعین فیہ المکان والدرھم والفقیر لان التعلیق انما اثر فی انعقاد السببیۃ فقط (ردالمحتار مطلب احکام النذر ص۹۲ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



نذر میں کی قیمت غیر مستحق کا لینا جائز نہیں

**سوال** (۵۰) بتاشہ مان کر اس کی قیمت کسی کو دی اور کہا کہ تم اس قیمت سے بتاشہ خرید کر کے غریبوں کو دیدینا، اب آخذ قیمت کو جائز ہے کہ قیمت کو اپنے تصرف میں لائے اگر نہیں تو کیا بتاشہ ہی دینا واجب ہے اگر اور کوئی مٹھائی بتاشہ کی جگہ تقسیم کردے تو نذر پوری ہوجاوے گی یا نہیں۔

**الجواب**:- خود رکھنا درست نہیں اور تبدیل مٹھائی جائز ہے کما مر[۱]

نذر کی مٹھائی غیر مستحق کیلئے درست نہیں

**سوال** (۵۱) صاحب نصاب کو نذر کا بتاشہ وغیرہ جو غیر مفروضات میں سے ہے کھانا جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:- نذر کے مصارف وہی ہیں جو زکوۃ کے ہیں، پس اغنیاء کیلئے درست نہیں ہے کما فی الشامی باب المصرف ای بیان مصرف الزکوۃ وہو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ[۲]

منت کا روپیہ محتاج کو دینا چاہیئے مجلس امام حسینؓ پر خرچ نہ کرے

**سوال** (۵۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا۔ کام ہوجانے پر منت کے روپیہ کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہیئے۔

**الجواب**:- مسلمان محتاجوں کو دینا چاہیئے مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے[۳]

---

[۱] مصرف الزکوۃ والعشر الخ وہو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ص۲۲۰ ج۲) [۲] دیکھئے ردالمحتار باب المصرف ص۲۲۰ ج۲ ظفیر۔ [۳] مصرف الزکوۃ والعشر الخ وہو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ص۲۲۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



چادر چڑھانے کی نذر درست نہیں

**سوال** (۵۳) ایک شخص نے نذر مانی کہ بغداد میں حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مزار پر ایک غلاف چڑھاؤں گا تو اس پر اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں۔ اور اگر یہ شخص اس غلاف کی بقدر روپیہ حضرت پیران پیر کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی مصرف خیر میں صرف کرے تو یہ درست ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ یہ نذر لازم نہیں ہے اور اس کا پورا کرنا درست بھی نہیں ہے اگر وہ شخص اس قدر روپیہ کسی مصرف خیر میں صرف کرکے اس کا ثواب حضرت پیران پیرؒ کو پہنچاوے تو یہ جائز ہے، حدیث شریف میں ہے لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ۔ فقط[۱]

نذر میں سبب شرط نہ پائی جائے تو کیا کرے

**سوال** (۵۴) ایک شخص کا بیل قریب المرگ تھا اس نے یہ نذر مانی کہ اگر یہ بیل اچھا ہوگیا تو باب کے انتقال کے بعد اس کو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ پس وہ اچھا ہوگیا اور اب تک والد زندہ ہے اور بیل فی الحال مرنے والا ہے ایسی حالت میں ادا نذر کی کیا صورت ہے اور نذر لازم ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے نذر لازم نہیں ہے، اصول فقہ میں حنفیہ کا یہ قاعدہ ہے جس چیز کی تعلیق شرط کے ساتھ کی جاوے گویا اس پر تکلم شرط کے بعد ہوتا ہے[۲]

---

[۱] مشکوۃ کتاب الایمان والنذور ص۲۹۱۔ ظفیر [۲] من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط الخ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص۷۱۹) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**مسجد بنانے کی نذر کا حکم** سوال (۵۵) ایک عورت کا لڑکا بیمار تھا اس نے یہ نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہوجاوے تو ایک مسجد بناؤں گی۔ مسجد کا طول و عرض کتنا ہونا چاہیئے۔ اگر مسجد نہ بناوے بلکہ اس روپیہ سے مسجد قدیم کی مرمت کرادے تو جائز ہے یا نہیں، نذر ادا ہوجاوے گی یا نہ۔ اور یہ بھی نذر کی تھی کہ مسجد میں چاندی کا چراغ جلاؤں گی اس کے متعلق کیا حکم ہے اور ایک بزرگ کے مزار پر جاکر یہ کہا تھا کہ میرا لڑکا اچھا ہوجاوے تو شیرینی چڑھاؤں گی، تو قبر پر شیرنی چڑھانا اور اس شیرینی کو کھانا کیسا ہے؟

الجواب:- مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں ہوئی۔ پس اس کو مسجد بنانا ضروری نہیں ہے اور کچھ طول و عرض کی قید ملحوظ نہیں ہے، اگر اس کا دل چاہے مسجد بنا دیوے خواہ کتنا ہی طول و عرض رکھے اور اگر نہ بناوے یہ بھی درست ہے اور مسجد قدیم کی اگر درستی کردے یہ بھی درست ہے[۱] مگر لازم یہ بھی نہیں ہے اور چاندی کا چراغ رکھنا مسجد میں اور اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہے یہ نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور قبر پر شیرنی چڑھانے کی نذر بھی لازم نہیں ہوئی اور یہ درست بھی نہیں ہے[۲] اگر یہ غرض ہو کہ فقراء مزار کو دی جاوے گی تو نذر صحیح ہے اور لازم ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ انھیں فقراء کو دیوے دوسرے محتاجوں کو بھی دے سکتا ہے اور ان محتاجوں کو اس کا کھانا درست ہے[۳]

---

[۱] ومن شروطه (ای النذر) ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة الخ وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلك وان کانت قربا لانها غیر مقصودة اھ (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۴) ظفیر

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملك العبد وفی روایة لا نذر فی معصیة اھ رواہ مسلم (مشکوة باب فی النذور ص۲۹۶) ظفیر [۳] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۶ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

نذر کی متعدد صورتیں

**سوال** (۵۶) اس طرح نذر کرنا کہ اگر میرا فلاں کام پیدا ہو جاوے تو فلاں پیر کو یا عالم کو یہ چیز دونگا یہ نذر صحیح اور منعقد ہوئی یا نہیں۔

(۲) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا میرا فلاں کام پورا ہو جاوے تو فلاں بزرگ کو اللہ کے واسطے اس قدر فلاں چیز دوں گا یہ نذر صحیح ہے یا نہیں، برتقدیر صحت منذور اسی بزرگ کو دینا ضروری ہے یا دوسروں کو بھی دے سکتا ہے

(۳) اگر یہ نذر کرے کہ خداوندا اگر میرا فلاں کام پورا ہو جاوے تو فلاں بزرگ یا عالم کو فلاں چیز دوں گا۔ یہ نذر صحیح ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ پہلی اور تیسری صورت میں نذر منعقد نہیں ہوئی اور دوسری صورت میں نذر ہو گئی مگر تخصیص اس بزرگ کی کچھ نہیں ہے جس کو چاہے و مقدار صدقہ کر دے فی الدر المختار نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا الخ فقط[1]

اتنے روپے سے اللہ کی نیاز کی وصیت کی کیا حکم ہے؟

**سوال** (۵۷) اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ ان اتنی روپیوں کو نیاز اللہ کر دینا اب ان روپیوں کو مسجد میں لگایا جائے تو کچھ حرج تو نہیں ہے۔ اور اگر کسی نے اس واسطے روپیہ جمع کیا کہ حج کو جاؤں اور نیت تام ہے مگر بوجہ لڑائی کے نہیں جا سکا تو اگر مسجد کی تعمیر میں روپیہ خرچ کر دے تو جائز ہے یا نہیں اور اس کے ذمہ سے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ص ۹۶ ج ۳ نذر ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ فبرئ یلزمہ شئ لان الذبح لیس من جنسہ فرض الخ فلا یصح الا اذا اراد والتصدق بلحمھا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض (ایضا ص ۹۵ ج ۳)۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

حج ساقط ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ پہلی صورت میں فقراء کو صدقہ کرنا چاہیئے، مسجد کے تعمیر میں نہ لگاوے[1] اور ثانی صورت میں اس روپیہ سے مسجد تعمیر کر سکتا ہے[2] اور حج فرض بدون کئے ساقط نہ ہوگا البتہ بصورت عدم امن طریق جانا حج کیلئے ضروری نہ رہے گا۔ جب امن ہوجاوے جانا ضروری ہے اور فرضیت باقی ہے جس وقت موقع جانے کا ملے چلا جاوے فقط

نذر کا مصرف کیا ہے

**سوال (۵۸)** فتاوی مولانا عبدالحی صاحب میں ہے کہ نذر کی شیرینی کا مصرف محتاج و فقیر ہے۔ امیر کو اس کا کھانا روا نہیں تو ناروا کے کیا معنی ہیں۔

**الجواب**:۔ مولانا عبدالحی صاحب کا فتوی صحیح ہے امیر کو اس مٹھائی کا کھانا روا (جائز) نہیں ہے مساکین کو دیدینا چاہیئے اور کسی مسجد کے نمازیوں کی تخصیص شرعاً باطل ہے جس مسجد یا غیر مسجد کے فقیروں کو چاہے دیدے اور مٹھائی کی جگہ نقد دیدے یا کھانا کھلا دے[3] اور ناروا کے معنی حرام کے ہیں

---

[1] من نذر نذرا مطلقا الخ وکان من جنسہ واجب ای فرض الخ ووجد الشرط لزما الناذر بحدیث من نذر و سمی فعلیہ الوفاء بما سمی (ایضاً ص۹۱ ج۲) نذر کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا ہے اسلئے مسجد میں لگانا درست نہیں مصرف الزکاۃ میں صراحت ہے وھو الذی مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر الخ (ردالمحتار باب المصرف ص۹ ج۲) ظفیر [2] یہ نذر نہیں بلکہ اپنا ذاتی روپیہ ہے وہ کار خیر تعمیر مسجد میں لگا سکتا ہے ثواب پائیگا من بنی مسجدا للہ تعالی بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ او کما قال۔ ظفیر۔ [3] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (ردالمحتار باب المصرف ص۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



زبان سے کہنا نذر کیلئے ضروری ہے

**سوال** (۵۹) ندوی نے جمعہ کی شب میں کسی قسم کی دعا مانگی اور اسی کے ساتھ یہ بھی ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا وہ کام پورا ہو گیا اور روزہ نذری قریب ۹ بجے دن کے یاد آیا اسی وقت نیت روزہ کی کر لی تو دن میں نیت کرنے سے روزہ ہوا یا نہ۔

**الجواب**:- اگر محض دل میں یہ ارادہ کیا کہ کام پورا ہونے پر ایک روزہ رکھوں گا تو یہ نذر نہیں ہے نذر اس وقت ہوتی ہے کہ زبان سے یہ کہے کہ اگر فلاں کام ہو گیا تو اللہ کے واسطے ایک روزہ رکھوں گا یا میرے ذمہ نذر ہے کہ ایک روزہ رکھوں گا۔ بہرحال اگر نذر کے الفاظ اس نے زبان سے کہے ہیں تو یہ نذر مطلق ہے اس میں رات سے نیت کرنے کی ضرورت ہے دن میں نیت کرنے سے روزہ نذر کا ادا نہ ہوگا اور اگر زبان سے کچھ نہیں کہا محض نیت دل میں اور ارادہ روزہ کا کیا ہے تو وہ نفلی روزہ ہے اسکی نیت دن میں بھی دوپہر سے پہلے پہلے ہو سکتی ہے[۱]

---

[۱] من نذر نذرا مطلقا وکان من جنسه واجب ای فرض وهو عبادة مقصودة الخ وجد الشرط لزما الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیما لوفاء بما سمی (درمختار) مثل لله علی صوم سنة فتح وافاد انه یلزمه ولو لم یقصده (ردالمحتار کتاب الایمان ص۹۱ ج۳) فیصح اداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة من اللیل الی الضحوة الکبری لابعدها الخ والشرط للباقی من الصیام قرانا النیة للفجر ولو حکما وهو بیت النیة للفرض وتعیینها لعدم تعین الوقت (درمختار) قوله والشرط للباقی من الصیام ای من انواعه الی الباقی منها بعد الثلاثة المتقدمة فی المتن وهو قضاء رمضان والنذر المطلق وقضاء النذر المعین والنفل بعد افساده بالکفارات السبع (ردالمحتار کتاب الصوم ص۲۹ ج۳) الخ

Maktaba Tul Ishaat.com

نذر شرعی کی تحقیق **سوال** (۶۰) زید کا لڑکا بیمار تھا ایک بکری کے بچہ کی منت کی کہ بعد صحت صدقہ کردونگا مگر بعد صحت کاہلی سے وہ بچہ رہ گیا یہاں تک کہ وہ بڑا ہو کر حاملہ ہوگئی ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو بچہ جنی اس کو صدقہ کردو شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ کتب فقہ میں یہ تحقیق کی ہے کہ جب تک یہ نہ کہے کہ ذبح کرکے للہ صدقہ کردوں گا اس وقت تک نذر شرعی نہیں ہوتی پس جب کہ نذر نہیں ہوئی تو صدقہ کرنا اس بچہ کا اور اس کی اولاد کا ضروری نہیں ہے[1]

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر **سوال** (۶۱) مخنث بیمار ہوا اور مبلغ سات سو روپیہ کسی مسجد میں لگانے کی منت مانی اب بحکم خدا وہ صحت یاب ہوگیا اور منت کا روپیہ مسجد میں لگانا چاہتا ہے تو جائز ہے یا نہیں، مسلمانوں کیلئے قریب مسجد کے اس سے کنواں بنوانا اور اس سے وضو وغیرہ جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:۔ وہ روپیہ مسجد کے ضروریات میں اور مسجد میں صرف کرنا درست ہے اور جبکہ منت اور نذر مسجد میں لگانے کی تھی تو مسجد میں ہی اس کو صرف کرنا چاہیئے اور جائز یہ بھی ہے کہ حسب ضرورت مسجد کے قریب کنواں بنوا دیا جائے اور اس کنویں کا پانی مسلمانوں کو پینا اور اس سے وضو وغیرہ کرنا درست ہے[2]

---

[1] ولو قال ان برئت عن مرضی هذا ذبحت شاة او عنی شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شئ الا اذا زاد وتصدق بلحمها فیلزمه لان الصدقة من جنسها فرض لا الدم فتح علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۵ ج۳ ظفیر [2] وفی البدائع ومن شروطه ان یکون قربة مقصودة فلا یصح النذر بعیادة المریض وتشییع الجنازة الا ان یلزم الوفاء للناس وعلی هذا یخرج ما اذا نذر بالوقود فی المسجد او بالحصر او القنادیل انه لا یجوز لانها غیر مقصودة [3] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳ [4] اعلم ان بناء المسجد اسباب اس کے سوا دیگر امور جائز ہیں کذا فی الطحطاوی

Maktaba Tul Ishaat.com



نذر کا صحیح طریقہ | **سوال** (۶۲) اگر کوئی شخص بکرا پالے اور کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا یعنی پیر صاحب کے نام کا کھانا کھلاؤں گا، یہ کھانا حلال ہے حرام۔

**الجواب**۔ اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے صدقہ کردوں گا اور ثواب اس کا بارروح پرفتوح حضرت پیر صاحب کے پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور بعد ذبح کرنے کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے۔ اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام پر بطور تقرب ذبح کرنا ہے تو جائز نہیں[1]۔

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں | **سوال** (۶۳) ایک شخص بیمار ہوا اور اس کے والد نے حالت بیماری میں منت مانا کہ اگر میرے لڑکے کو خداوند کریم صحت کلی عطا فرماوے تو اپنے لڑکے کی طرف سے ایک جانور خدا کے نام پر چھوڑوں گا بعد صحت اس کے والد نے ایک جانور اہل محلہ کے حوالہ کرکے اور مالک بنا کر چھوڑ دیا وہ جانور ہر گاؤں کی کھیتی چرتا رہا اسی طرح تین چار سال تک پرورش پائی اب اس جانور کو کل گاؤں والے ذبح کرکے کھا سکتے ہیں یا نہیں اور منت ادا ہوگی یا نہیں اور اس جانور کے چمڑے

---

[1] ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام مالم تقصد صرفھا لفقراء الانام (درمختار) قولہ باطل وحرام لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لایملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذلک کفر الخ (ردالمحتار کتاب الصوم ص۲۷۰ ج۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کی قیمت مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور وہ جانور چھوڑنے والے کی ہی ملک میں ہے وہ خود یا جس کو وہ اجازت دے اس کو ذبح کرکے کھا سکتے ہیں اور اس کے چمڑے کی قیمت جہاں چاہے صرف کرے [1]

نذر کی میعاد ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

**سوال (۶۴)** ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا ادھار اتنے دنوں میں وصول ہو جاوے تو میں کچھ اللہ کے نام پر دونگا، اس کا ادھار کچھ عرصہ میں تھوڑا تھوڑا بعد میعاد کے وصول ہوا تو اس صورت میں ایفاء نذر لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں جبکہ وقت معین سے بعد میں روپیہ وصول ہوا تو ایفاء نذر اس کے ذمہ لازم نہیں ہے اور کچھ دینا ضروری نہیں [2]

اگر بچہ بچ گیا تو ذبح کرکے نمازیوں کو کھلاؤنگا

**سوال (۶۵)** ایک شخص کے بچھڑے کو کتے نے کاٹا اس شخص نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ بچ رہے تو میں اس کو ذبح کرکے مصلیوں کو اور لوگوں کو کھلاؤں گا، مصلی سے جمعہ کے مصلی مراد ہیں یعنی جمعہ میں جس قدر نمازی حاضر ہوں گے ان کو کھلاؤں گا اس میں اکثر اغنیاء ہوتے ہیں یہ نذر صحیح ہے یا کیا حکم ہے

**الجواب:۔** یہ نذر ہوگئی اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا گوشت فقراء

---

[1] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب ای وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) جانور چھوڑنا نہ واجب اور نہ عبادت مقصودہ ہے لہذا یہ نذر نہ ہوئی۔ ظفیر [2] ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر (ایضا) یہاں شرط نہیں پائی گئی۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کو کھلایا جاوے نہ اغنیاء کو۔ اور اس کے کہنے کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ نذر میں تعیین صحیح نہیں ہوتی۔ کذا فی الدر المختار فی بیان[1] احکام النذر فقط اللہ ایسا کرے تو مسجد میں مٹھائی دونگا یہ نذر ہے

**سوال** (۶۶) زید یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اچھا کردے تو مسجد میں ایک سیر بتاشہ یا بورا دونگا یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر غرض زید کی صدقہ کرنا ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعیین بتاشہ و بورا کی لازم نہیں ہوئی، دوسری کوئی چیز از قسم طعام یا نقد کی صدقہ کرسکتا ہے اور اگر بالفرض یہ نذر لازم نہ ہوئی ہو تب بھی ادا کردینا احوط ہے[2]

زمین کے پورے پلاٹ ملنے پر نذر مانی مگر ملا تہائی کیا حکم ہے

**سوال** (۶۷) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر مجھکو فلاں زمین کا مربع مل گیا تو سو روپیہ مدرسہ میں دوں گا اب اس کا تہائی ملا تو تہائی نذر کا ادا کرنا ضروری ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں ایفاء نذر واجب نہیں ہے کیونکہ شرط معین پائی گئی، اور شرط پورا مربع ملنا تھا وہ نہ ملا لہذا نہ کل نذر کا ادا

---

[1] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشئ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر ص۹۶ ج۳) ظفیر [2] نذر لفقراء مکة جاز الصرف لفقراء غیرها (درمختار) فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة بهذا الدرهم علی فلان تخالف جاز (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۶ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کرنا واجب ہوا اور نہ بعض کا[1]۔ فقط۔

**نذر کے واجب ہونے کی شرط** **سوال** (۶۸) ایک شخص حنفی اہل سنت والجماعت نے منت مانی کہ چار پاری جھنڈا بغرض تبلیغ واشاعت اسلام اٹھائینگے اور فقراء ومساکین کو کھانا تقسیم کریں گے جبکہ وہ مرض ہیضہ میں مبتلا تھا بفضل رب العزت اس کو صحت ہوئی اب ایفاء منت واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- نذر کے واجب الایفاء ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اسکی جنس سے کوئی واجب مقصود بالذات ہونا چاہیئے جیسے کہ روزہ یا نماز کی نذر ہو تو وفا واجب ہے ورنہ نہیں۔ کما مر فی التنویر: من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط وکان من جنسہ واجب وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط لزم الناذر کصوم وصلوۃ لم یلزم ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض وتشییع جنازۃ ودخول مسجد اھ ملخصاً اور چونکہ صورت مسئولہ میں کسی ایسی چیز کی منت نہیں مانی گئی جس کی جنس سے کوئی واجب ہو، لہٰذا ایفاء واجب نہیں۔

چار پاڑی جھنڈا، یا تعزیہ سب امور بدعات ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ مشکوۃ اس قسم کے افعال سے تبلیغ اسلام کا ہونا ہی پہلے غلط ہے اس لئے کہ تبلیغ بدعت ہوگی، بالفرض ایسا ہوتا بھی تو بھی اسلام ایسی چیزوں سے بے نیاز ہے الحق یعلو ولا یعلی، البتہ مسلمان کو یہ لازم ہے کہ تعزیہ کی تردید وتقبیح کرے اس

---

[1] من نذر نذراً مطلقاً او معلقاً بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر (درمختار) والمراد الشرط الذی یرید کونہ (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص۹۱) ظفیر [2] دیکھئے الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص۹۱)

Maktaba Tul Ishaat.com


کو احداث فی الدین اور بدعت ثابت کرے تاکہ یہ بدعت گل ہو جائے نہ عوام کو ایک بدعت سے دوسری بدعت کے ذریعہ روکے واللہ الموفق۔ فقط

مسجد میں جو کھانے کی چیز آتی ہے اسکا حکم

سوال (۶۹) بنگال مساجد میں شیرینی بہ صینی بتاشہ، جمعہ کی روز معمول ہیں، کبھی منت بھی کرکے لاتے ہیں کبھی بغیر منت کے، سو غنی کو اسکا کھانا درست ہوگا یا نہیں اور دیگر اوقات میں بھی ان چیزوں کو مسجد کے منبر پر یا طاق میں رکھ جاتے ہیں کبھی نقد بھی دیدیتے ہیں تو ان چیزوں کو مصلیوں کی رضامندی سے نصف حصہ تقسیم کرکے باقی کا دام مسجد یا مدرسہ و دیگر ضروریات دینی میں لگانا درست ہوگا یا نہیں۔

الجواب :- نذر کا کھانا اغنیاء کیلئے درست نہیں ہے[1] اور اگر نذر نہیں تو درست ہے اور مسجد میں دینے والا اور رکھنے والا اگر یہ کہے کہ یہ نذر نہیں ہے اور مسجد میں صرف کرنے کی اجازت دی تو مسجد میں صرف کرنا اسکی قیمت کا درست ہے۔

مرغ، کیلا وغیرہ کی نذر برائے فقراء صحیح ہے

سوال (۷۰) مرغ، کیلا، آم، ناریل، ترکاری بتاشہ، شیرینی، وغیرہ کی نذر صحیح اور لازم الاداء ہے یا نہیں، اگر ہے تو شبہ یہ ہوتا ہے کہ نذر کے واسطے ایک شرط یہ ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے ہو جسکا ہم جنس کوئی فرض یا واجب ہو اور اشیاء مذکورہ ان چیزوں میں سے ہیں یا نہیں۔

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست ہے یا نہیں

---

[1] مصرف الزکوۃ الخ وھو ایضا مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (الدر المختار باب المصرف ص۲۷۹ ج۲) اور یہ چیزیں فقراء و مساکین وغیرھم کیلئے ہیں اغنیاء کیلئے نہیں انما الصدقات للفقراء والمساکین۔ الخ بظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com


**الجواب**:- اشیاء مذکورہ کے تصدق کی نذر صحیح ہے[۱] کیونکہ تصدق کی جنس فرض ہے کالزکوۃ۔

(۲) نذر کی چیز اغنیاء کو کھانا درست نہیں ہے اسکا مصرف فقراء ہیں[۲]

**نذر پیر کے نام پر جائز نہیں**

**سوال** (۷۱) ایک شخص یہ نذر یا منت مانتا ہے کہ مجھکو اپنی تجارت میں جس قدر نفع ہوگا اس میں اس قدر فیصدی حضرت غوث الاعظمؒ کے نام پر نکال کر فلاں پیر صاحب کو دیدونگا یا خود غرباء میں تقسیم کردونگا یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- یہ نذر شرعاً صحیح نہیں ہوئی کیونکہ نذر لغیر اللہ جائز نہیں ہے البتہ اگر اللہ کے واسطے نذر کیجاوے اور ثواب اس کا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ کی روح پر فتوح کو پہنچایا جاوے تو یہ درست ہے[۳]، پس اب جبکہ یہ نذر صحیح نہیں ہوئی تو اب اسکو اختیار ہے کہ جب اس کو تجارت میں نفع ہو تو جس قدر چاہے اللہ کے واسطے غرباء کو دیدے اور صدقہ

---

[۱] ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسه فرض وهو عبادة مقصودة الخ کصوم وصلاة وصدقة ووقف واعتکاف (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) ظفیر [۲] ولا یجوز ان یصرف الی غنی ولا الی شریف ذی منصب او ذی نسب او علم ما لم یکن فقیرا ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنیاء (رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی احکام النذر الذی یقع للاموات ص۱۷۰ ج۲) ظفیر۔ [۳] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام ما لم یقصد واصرفها لفقراء الانام (درمختار) ای بان تکون صیغة النذر لله تعالی للتقرب الیه ویکون ذکر الشیخ مرادا به فقراءه الخ (رد المحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۱۷۰ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



فقراء پر کردے اور ثواب اس کا حضرت پیران پیرؒ کو پہنچادے اور ہمیشہ ایصال ثواب کا یہی طریقہ رکھنا چاہیئے۔ فقط۔

پیر کا بکرا دینا یا نذر ماننا جائز نہیں

سوال (۷۲) پیر کا بکرا دینا جائز ہے یعنی نذر کرنا۔ کیا اس کا گوشت حلال ہے

الجواب:۔ اسی طرح نذر غیر اللہ کی درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا گیا بکرا وغیرہ بھی حلال نہیں ہوتا۔[1]

مسجد کے نام پر نذر ماننے کا حکم

سوال (۷۳) اکثر لوگ اس طرح نذر کرتے ہیں کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو اللہ کے واسطے مسجد میں شیرینی میٹھے چاول یا سوا سیر بتاشہ یا ایک سیر چینی دونگا، اس نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں، در صورت عدم وجوب ان اشیاء منذورہ کو اغنیاء کھا سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب:۔ نذر تو صحیح ہوگئی لیکن تعین شیرینی، بتاشہ، چاول وغیرہ کی لازم نہیں ہوئی، اسقدر نقد بھی دینا جائز ہے[2] اور مصرف اس کا فقراء ہیں، اغنیا

---

[1] ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (درمختار) لانہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۹۳ ج۳) ظفیر ۱۲ منہ نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ وجد الشرط المعلق بہ لزما الناذر الخ کصوم وصلاۃ وصدقۃ — الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب فی احکام النذر) ص۹۱ ج۳ —

Maktaba Tul Ishaat.com



کو کھانا نہ چاہیئے[1] فقط۔

نذر کا غریب کیلئے بھیک مانگ کر پورا کرنا درست نہیں | **سوال** (۴۰) ایک شخص نے نذر کی تھی کہ جب میں قرآن شریف یاد کروں گا تو دس دیگ اللہ کے واسطے مساکین کو کھلاؤں گا اور وہ بالکل غریب ہے کوئی وسیلہ نذر کے پورا کرنے کا نہیں ہے اور نابینا ہے وہ کہتا ہے کہ بھیک مانگ کر ادا کروں گا تو کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- ایسی نذر صحیح نہیں ہوتی کما لو قال مالی فی المساکین صدقۃ ولا مال لہٗ لم یصح[2] الخ درمختار پس اس نابینا کو لازم نہیں ہے کہ بھیک مانگ کر نذر پوری کرے اور سوال حرام ہے۔ فقط۔

غیر اللہ کیلئے نذر کرنا جائز نہیں | **سوال** (۴۱) غیر اللہ کے لئے نذر کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

**الجواب**:- غیر اللہ کے نام کی نذر باتفاق ناجائز ہے اور وہ نذر صحیح نہیں ہوتی[3] جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے اور کما قال صلی اللہ علیہ وسلم[4] فقط

---

[1] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا الصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (ردالمحتار باب المصرف ص۲۹ ج۲) ولا یجوز ان یصرف ذلک (ای النذر) لغنی ولا لشریف ذی منصب او ذی نسب او علم ولم یکن فقیرا ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للاغنیاء (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۴۴۰ ج۲) ظفیر [2] اللہ المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۴۴۲ ج۲) ظفیر [3] والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا تکون لمخلوق (ردالمحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۴۴۰ ج۲) ظفیر [4] لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد (رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ (مشکوۃ باب النذور ص۲۸۷) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اگر یہ بچہ اچھا ہوا تو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤنگا **سوال** (۷۶) زید کی گائے کا بچہ بیمار ہوا اس وقت اس نے یہ کہا کہ اگر یہ بچہ اچھا ہوجاوے تو میں اسکو ذبح کرکے لوگوں کو کھلاؤں گا۔ اخیر سال کے بعد اس نے بچہ ذبح کرکے خود ہی کھایا اور لوگوں کو بھی کھلایا تو کیا یہ نذر ادا ہوگئی یا نہ۔

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئ لایلزمه شئ الخ لان الذبح لیس من جنسه فرض بل واجب کالاضحیة فلا یصح الا اذا اراد وتصدق بلحمها الخ و فی الشامی قوله لان الذبح لیس من جنسه فرض هذا التعلیل لصاحب البحر و بنا فیه ما فی الخانیة قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة فبرئ لایلزمه شئ الا ان یقول للّٰه علی ان اذبح شاة الخ لان اللزوم لایکون الا بالنذر و الدال علیه الثانی لا الاول الخ ثم نقل فیه الاختلاف۔ الحاصل اس صورت میں یہ نذر نہیں ہوئی بلکہ وعدہ ہے لان قوله ذبحت شاة وعد لا نذر[۵۲] پس اس کا گوشت خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا درست ہے۔ فقط

غیراللہ کی منت یا نذر و نیاز کا کیا حکم ہے **سوال** (۷۷) غیراللہ سے منت مانگنی یا ان کے نام کی نیاز و نذر کرنی اور اگر کام ہوجائے تو اس کو پورا نہ کرنا عندالشرع کیسا ہے؟

**الجواب**:۔ غیراللہ کی نذر حرام ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور ایفاء ایسے نذر کا اور منت کا جائز نہیں ہے پس چاہیئے توبہ و استغفار کرے

---

[۵۱] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص۹۵۔ ظہیر [۵۲] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ج۳ ص۹۲۔ ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com


اور آئندہ ایسے نذر لغیر اللہ نکرے جیسا کہ ردالمحتار معروف بہ شامی باب الاعتکاف سے پہلے نذر لغیر اللہ کی حرمت کو متصلا بیان کیا ہے۔ غیر اللہ کو حاجت روا سمجھنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے[۱] اور معصیت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ معصیت کی نذر صحیح نہیں ہے اور ایفاء اس کا لازم نہیں ہے۔ بلکہ توبہ و استغفار ایسے نذر سے لازم ہے۔ فقط

اللہ کے نام کی نیاز کے مستحق فقراء ہیں

**سوال** (۸۷) دسویں محرم کو ایک نیاز اللہ کے نام کی بغرض ایصالِ ثواب شہداء عام مسلمانوں کے چندہ سے کی گئی اس کا صرف کرنا مساکین کے حق میں اولیٰ ہے یا عام مسلمین اس کو کھا سکتے ہیں (۲) نیاز مذکورہ صرف امراء ہی کو کھلا دیا جاوے اور کسی مسکین کو اس میں شریک نہ کیا جاوے تو اس میں کامل ثواب ہو سکتا ہے یا صرف مساکین کے کھلانے میں۔

**الجواب**:۔ اول تو یہ طریق نیاز کا مستحسن نہ تھا چندہ کی صورت نہ ہونا چاہیئے تھا، جس کو جو کچھ توفیق ہوتی خفیۃً مساکین کو کھلا دیتا یہ افضل

---

[۱] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو باالاجماع باطل وحرام (درمختار) لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر لمخلوق لایجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لاتکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لایملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذالک کفر (ردالمحتار) مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص ۲۷۰ ج ۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



تھا، اب بحالت موجودہ وہ کھانا مساکین کو کھلانا چاہیئے اغنیاء کے لئے صدقہ کا کھانا اچھا نہیں ہے[۱] (۳) اس میں کامل ثواب نہیں ہے۔ فقط۔

اماموں اور ولیوں کے نام کا جھنڈا اونچا کرنا حرام ہے

**سوال** (۷۹) ۱۰ محرم میں اماموں کے پنجے اور ولیوں کے نام کا جھنڈا کپڑا کرنا اور ان کے پاس نذر و نیاز کی اشیاء لیجانا اور منت ماننا یہ تمام افعال شرک شنیع ہیں یا صرف حرام ہیں، آیۃ کریمہ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الخ میں انصاب کا جو ذکر آیا ہے اس میں پنجے شدے وغیرہ داخل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟۔

**الجواب**:- اماموں کی پنجہ بٹھانا اور ولیوں اور اماموں کے نام کا جھنڈا کپڑا کرنا اور ان کو نذر و نیاز چڑھانا اور منت ماننا اور ان کو متصرف جان کر ان سے حاجات مانگنا اور ان کا طواف و سجدہ کرنا یہ سب افعال شرکیہ اور کفریہ ہیں اور بحالت موجودہ وہ انصاب میں داخل ہیں معالم التنزیل میں کانهم الی نصب یوفضون کی تفسیر میں مذکور ہے یعنون الی شئ منصوب یقال فلان ذصب عینی وقال الکلبی الی علم ورایۃ ومن قرأ بالضم قال مقاتل والکسائی یعنی الی اوثانهم التی کانوا یعبدونها من دون اللہ تعالیٰ قال الحسن یسرعون الیها ایهم یستلمها اولا[۲] حضرت شاہ ولی اللہ نے تفسیر فتح الرحمٰن میں فرمایا وما ذبح علی النصب وآنچہ ذبح کردہ شدہ است برنشانہائے معبود باطل یعنی برصورت قبر[۳]۔ اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب تفسیر موضح القرآن میں

---

[۱] مصرف الزکوٰۃ الخ وهو ایضا لصدقۃ الفطر والکفارات والنذر (ردالمحتار باب المصرف ص۷۹ ج۲) ظفیر [۲] دیکھئے معالم التنزیل ص [۳] فتح الرحمٰن

Maktaba Tul Ishaat.com

فرماتے ہیں۔ اور جو ذبح ہوا کسی مہمان پر اور جو خدا کے سوا کسی نام پر ذبح کیا اور جو کسی مکان کی تعظیم پر ذبح کیا سوا خانہ خدا کے۔ انتہی موضح[1]۔ اور درمختار میں ہے۔ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیھم فھو باطل واجماع باطل وحرام مالم یقصدوا صرفھا لفقراء الانام فقد ابتلی الناس بذلک ولا سیما فی ھذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولقد قال الامام محمد رحمہ اللہ لو کان العوام عبیدی لاعتقتھم واسقطت ولائھم وذلک لانھم یعتقدون فالکل ھم یتعبرون انتھی[2] وفی رد المحتار المعروف بالشامی قولہ باطل و حرام) لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا تکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالی واعتقادہ ذلک کفر انتہی شامی[3] آخر عبارت شامی سے واضح ہوا کہ نذر غیر اللہ کو متصرف جان کر اس کی منت ماننا کفر و شرک ہے اور یہ ظاہر ہے اس میں کچھ خفا نہیں ہے اور نذر کا عبادت ہونا بھی اس کو مقتضی ہے کہ نذر غیر کفر ہے کیونکہ عبادت غیر اللہ صریح کفر ہے اور شرک جلی ہے قال اللہ تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین وقال اللہ تعالی امران لا تعبدوا الا ایاہ الآیۃ[4] فقط

---

[1] موضح القرآن۔ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ ج ۲ ص ۴۱۴۔ ظفیر [3] دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ج ۲ ص ۴۲۲۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



یہ نذر ہے کہ فلاں نوکر ہو گیا تو اسکی تنخواہ کا ایک حصہ مسافروں پر خرچ کرونگا کیسا ہے

**سوال** (۸۰) مادر کسے نذر کرد وقتیکہ فرزند من نوکر شود از تنخواہ او حصہ چہلم بمسافران و موذنان رامید ہم ایں نذر جائز است یا نہ و اگر فرزند تنخواہ خود بمادر نہ دہد چہ حکم است۔

**الجواب**:۔ فی الحدیث لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم[1] پس نذر مذکور از تنخواہ پسر خود کہ مملوک ماؤز نیست صحیح نیست و وفاء آں بر پدرش مادرش لازم نیست و اگر پسر از تنخواہ خود آنچناں نکند کہ پدر گفتہ بود فرزند کردہ بود عاصی نخواہد شد۔ فقط

مسجد میں شیرینی بھیجنے کی نذر درست ہے

**سوال** (۸۱) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو مسجد میں شیرینی دونگا۔ تو یہ نذر کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ فقہاء نے اس میں یہ لکھا ہے کہ ایسی نذر صحیح ہو جاتی ہے مگر تخصیص اس مسجد کی نہیں ہوتی اور نہ فقراء اس مسجد کی خصوصیت ہوتی ہے بلکہ جس جگہ کے فقرا کو چاہے تقسیم کر دے[2]۔ فقط۔

فلاں پیر کی روح کیلئے خیرات کروں گا یہ نذر درست نہیں

**سوال** (۸۲) نذر کردن لغیر اللہ تعالیٰ چہ حکم دارد و چنانچہ عادل جہان است کہ بوقت بیماری یا مصیبت میگوئند یا الٰہی وقتیکہ ایں مریض خوش شدہ یا ایں مصیبت زائل گردیدہ فلاں جانور بنام تو برائے روح فلاں پیر خیرات کنم۔

**الجواب**:۔ اس بارہ میں قول فیصل یہ ہے جو صاحب درمختار

---

[1] مشکوۃ باب فی النذور ص۲۹۷۔ ظفیر۔ [2] نذر للفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا لما تقرر فی کتاب الصوم ان النذر غیر المعلق لا یختص بشیء الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب فی احکام النذر ص۹۶ ج۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



وشامی نے نقل فرمایا ہے واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام[1] الخ قوله باطل وحرام لوجوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق ومنها ان المنذور له میت والمیت لا یملک ومنها انه ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالیٰ واعتقاده ذلک کفر الخ ردالمحتار[2] المعروف بالشامی پس معلوم ہوا کہ نذر لغیر اللہ ہر طرح حرام ہے نذر خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ پس کسی بزرگ اور پیر کے تقرب کیلئے نذر کرنا صحیح نہیں ہے اور معصیت ہے اور پیر کو مخاطب کرکے اس سے حاجت طلب کرنا کسی طرح جائز نہیں ہے لہٰذا ان صورتوں سے احتراز کرنا چاہیئے اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے خالص نذر کرنا بلا شرکت غیرے چاہیئے مثلاً یہ کہے کہ یا اللہ اگر فلاں بیمار اچھا ہوجاوے گا تو میں تیرے واسطے اس قدر صدقہ وخیرات کرکے فقراء کو کھلاؤں گا۔ فقط۔

جو کچھ نفع ہوگا اسمیں اتنا خیرات کرونگا یہ نذر نہیں

**سوال** (۸۳) ایک تاجر نے یہ کہا کہ میں ہمیشہ جو نفع ہوگا آدھا آنہ فی روپیہ اللہ کے واسطے خیرات کرتا رہونگا اور وہ تاجر پہلے بھی مال تجارت پر خاص رقم منافع مال تجارت میں سے خیرات کردیا کرتا تھا اور مصارف اس رقم کے غرباء ومساکین وافطاری صائمین وتعمیر مسجد وغیرہ میں صرف کردیتا تھا۔ لہٰذا یہ صورت نذر کی ہے یا نہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۱۷۵ ج۲۔ ظفیر [2] دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات ص۱۷۵ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** - یہ صورت نذر کی نہیں ہے جن مصارف میں پہلے صرف کرتا تھا ان میں اب بھی صرف کرسکتا ہے[۱]، فقط

اولاد ہوئی تو اتنے دن کا روزہ رکھوں گی یہ نذر ہے

**سوال** (۸۴) ایک عورت نے نذر کی کہ اگر میرے اولاد ہو خواہ ذکر یا مجھے اولاد بخشے تو نو ماہ کے روزہ رکھوں گی اب اس کے اولاد ہونے لگی اور نذر کے روزہ رکھ نہیں سکتی جب روزہ رکھتی ہے بیمار ہوجاتی ہے لہٰذا وہ فدیہ دے سکتی ہے یا نہیں

**الجواب:** - اس صورت میں ان روزوں کا رکھنا لازم ہے جس وقت ممکن ہو رکھے اور جب رکھنے سے بالکل ناامید ہوجاوے اس وقت فدیہ کی وصیت کردے[۲]، فقط۔

میرا بچہ صحتیاب ہوگیا تو مسجد میں مٹھائی تقسیم کروں گا یہ نذر صحیح ہے

**سوال** (۸۵) زید نے نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو آرام ہوجاوے تو اللہ کے واسطے مسجد

---

[۱] اس پر نذر کی تعریف صدق عليه أن يقال من نذر لله تعالى كذا فعليه كذا فيجزي لا يلزمه شيء (درمختار) لان قوله ذبحت شاة وعد لا نذر (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳) ظفیر [۲] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وكان من جنسه فرض وهو عبارة مقصودة الخ وجد الشرط لزما الناذر الخ كصوم وصلاة وصدقة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۱ ج۳) ظفیر [۳] نذر الصوم ازاید فاكل لعذر فدى (درمختار) لكل يوم نصف صاع من بر او صاعا من شعير وان لم يقدر استغفر الله تعالى (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۷ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



میں مٹھائی تقسیم کروں گا یہ جائز ہے یا نہیں اور اس مٹھائی کے کون لوگ مستحق ہوں گے فقراء یا اغنیاء بھی. اور جو اشیاء خدا کے واسطے مسجد میں دیکاوے ان کو بدون اجازت مالک کے تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں. مقیم اور مسافر دونوں مسجد میں خورد و نوش کر سکتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس طرح نذر صحیح ہوجاتی ہے مگر تخصیص مسجد یا مٹھائی کی نہیں ہوتی. فقراء کو وہ مقدار تقسیم کردے اغنیاء کو نہ چاہیئے اور جب کہ مالک نے وہ مٹھائی وغیرہ مسجد میں دیدی تو جس کو چاہے وہ فقراء پر تقسیم کر سکتا ہے۔ درمختار میں لکھا ہے کہ مقیم کو مسجد میں سونا اور کھانا مکروہ ہے مسافر کو درست ہے دا کل ونوم الا بمعتکف الخ[۱] لیکن شامی میں ہے کہ اہلِ صفہ مسجد میں سوتے تھے اور باتیں بھی کرتے تھے لان اھل الصفۃ کانوا یلازمون المسجد وکانوا ینامون ویتحدثون ولھذا لا یمنع احد منعہ الخ[۲] پس شرک کہنا اس کو جہل ہے اور غلط ہے۔ فقط۔

فلاں کام ہوگیا تو اتنے لاکھ درود پڑھوں گا نذر ہے یا نہیں

**سوال** (۸۶) زید نے نذر کی کہ اگر میرا فلاں کام ہوجاوے تو میں پانچ لاکھ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب فلاں بزرگ کی روح کو بخشونگا وہ کام پورا ہوگیا اور زید عدیم الفرصتی کی وجہ سے اتنی تعداد پڑھنے سے قاصر ہے تو کیا کرے

**الجواب**:۔ درمختار میں ہے ولو نذر ان یصلی علی النبی صلی اللہ

---

[۱] من نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا (درمختار) فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ بھذا الدرھم علی فلان فخالف جاز (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۲ ج۳) ظفیر [۲] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار مطلب فی الغرس فی المسجد ص۶۱۹ ج۶) ظفیر [۳] ایضاً ص۶۱۹ ج۶ تحت قولہ بان یجلس لاجلہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



علیہ وسلم کل یوم کذا لزمہ وقیل لا[۱] اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کے تعداد نذر سے لازم ہونے میں اختلاف ہے اور راجح لزوم نذر ہے[۲] پس جہانتک ہوسکے مقدار مذکور کے پورا کرنے کی کوشش کرے مثلاً اگر ایکہزار روزانہ پڑھے گا تو پانچ ماہ میں ایک لاکھ ہوجائیگا۔ اسی طرح جس قدر پڑھ سکے اس کا حساب لکھتا رہے۔ فقط

میرا کام ہوگیا تو نمازیوں کو کھلاؤنگا نذر ہے اس کے مستحق فقراء ہیں

**سوال** (۸۷) اگر کوئی شخص یہ نذر کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے میرا کام پورا کردیا تو ایک گائے یا بکری ذبح کرکے جمعہ کے دن مصلیوں کو کھلاؤں گا تو وہ گوشت غنی صاحب نصاب بھی کھا سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ وہ گوشت فقراء کو دیا جاوے غنی صاحب نصاب کو کو نہ دیا جائے اور یوم جمعہ کی اور مصلیوں کی تخصیص لازم نہیں ہوئی، جن فقراء کو جس جگہ جس دن چاہے دے سکتا ہے، در مختار میں ہے نذر لفقراء مکۃ جاز الصرف لفقراء غیرھا[۳] اور شامی میں ہے والنذر من اعتکاف او حج او صلاۃ الخ لا یختص بزمان ومکان ودرھم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعۃ بمکۃ الخ فخالف جاز الخ شامی[۴]۔ فقط

---

[۱] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر (۹۳/۳) ظفیر [۲] قولہ لزمہ لان من جنسہ فرض وھو الصلوۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ فی العمر وتجب کلما ذکر وانما ھی فرض عملی (رد المحتار ایضا ۹۴/۳) ظفیر [۳] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان (۹۶/۳) ظفیر [۴] رد المحتار کتاب الایمان (۹۶/۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



صدقہ نفل کا غنی کو کھانا کیسا ہے | **سوال** (۸۸) زید کا فرزند بکر بیمار ہے زید نے اپنے فرزند کے نام :- ایک گائے ذبح کر کے تقسیم کردی۔ اس گوشت کا کھانا امیر اور فقیر کیلئے کیسا ہے۔

**الجواب** :- جبکہ بہ نیت صدقہ ایسا کیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو وہ گوشت فقراء و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیئے اگرچہ بوجہ صدقہ نفل ہونے کے اغنیاء کو بھی دینا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ فقراء و مساکین کو کھلایا جاوے

گائے نذر کی تو اسمیں قربانی کی شرط ضروری ہوگی | **سوال** (۸۹) ایک شخص نے اپنے اوپر نقط نذر کی کہ اگر فلاں کام ہوجاوے تو ایک گائے خدا کے واسطے ذبح کر کے تقسیم کردوں گا اب کام پورا ہوگیا نذر ادا کرنا واجب ہے مگر اس طرف چند علماء میں تفرقہ عظیم واقع ہوگیا ہے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گائے جس عمر کی ہو ذبح کر دینا چاہیئے، دوسرے گروہ کے علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شرائط قربانی میں ہیں وہ اس نذر کے جانور میں بھی ہوں گی ورنہ نذر ادا نہ ہوگی ان دونوں قولوں میں کس کا قول عندالشرع معتبر ہے اور صحیح اور گائے اسے کہتے ہیں جو بڑی اور جوان ہو۔

**الجواب** قال فی الدرالمختار ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاہ جاز کذا فی مجموع النوازل ووجہ لایخفی قولہ ووجہ لایخفی ھوان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1]۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائط قربانی کا لحاظ اس میں ضروری ہے۔ فقط۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر

Maktaba Tul Ishaat.com



صرف نذر کی نیت کی زبان سے نہیں کہا تو نذر نہیں ہوئی

**سوال** (۹۰) زید نیت کرتا ہے کہ اگر میری فلاں دکان یا مکان کرایہ پر چڑھ جائیگا تو اس کی ایک ماہ کا کرایہ اللہ کے واسطے دوں گا اب وہ مکان یا دوکان کرایہ پر چڑھ گیا زید اس کے ایک ماہ کے کرایہ کو حسب وعدہ مصرفِ خیر میں صرف کرنا چاہتا ہے ایسی نذر کو اللہ کے واسطے کھانا پکوا کر طلبہ و مساکین وغیرہ کو کھلا سکتا ہے یا نہیں اور اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے یا نہیں اور اپنے عزیز و اقربا کو کھلا سکتا ہے یا نہیں کسی مسجد کی تعمیر میں یا مدرسہ کی تعمیر میں یا چاہ میں اس کو لگا سکتا ہے یا نہیں آیا اس کو یہ اختیار ہے یا نہیں کہ رقم موعودہ کو جس کارِ خیر میں لگانا چاہے لگا دے۔

**الجواب**:۔ زید نے اگر محض ایسے ہی نیت کی اور زبان سے کچھ نذر نہیں کی تو اس حالت میں زید پر کچھ لازم نہیں ہوتا۔ اگر تبرعاً کچھ بطور صدقہ محتاجوں وغیرہم کو کھلا دیوے تو اچھا ہے اس میں خود بھی کھا سکتا ہے اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی کھلا سکتا ہے اور جو رقم چاہے مسجد میں بھی لگا دے کارِ ثواب ہے اور اگر زبان سے نذر و منت مانی ہے کہ بصورت مذکورہ میرے ذمہ ہے کہ اللہ کے واسطے ایک ماہ کا کرایہ دوں گا تو پھر تمام رقم کو مساکین و فقراء کو دینا ضروری ہے اور اگر اس رقم کا کھانا پکا کر کھلا دے تو تمام محتاجوں کو ہی کھلا دے خود اس میں سے نہ کھاوے اور نہ احباب و اغنیاء کو کھلا دے اور نہ مسجد میں لگا دے غرض نذر کا یہ حکم ہے صدقہ کرنا مساکین پر واجب ہے اور اگر نذر نہ ہو تو پھر اختیار ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا[1]

---

[1] مصرف الزکوٰۃ الخ وھو ایضا مصرف لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (درمختار باب المصرف ص ۱۹۱ ج ۱)

Maktaba Tul Ishaat.com

امام حسین کی نذر جائز نہیں

**سوال** (۹۱) ایک شخص نے اللہ کے واسطے بایں طور نذر کی کہ اگر میرے بیٹا ہو تو میں اللہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت امام حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں اب اس کے بیٹا ہوا اور اس نے ہر سال ایک ہنسلی بنوا کر رکھ لی اب وہ پوری ہوگئی ہیں اب وہ چاہتا ہے کہ اللہ کے واسطے ثواب امام حسین کی روح کو پہنچادے۔ یہ صورت جائز ہے یا نہ؟۔

**الجواب**:۔ ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق ولا ینعقد[1] الخ، پس امام حسین کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی اور آئندہ ہرگز ایسا نہ کرنا چاہیئے جو نذر اللہ کے واسطے کیا جائے وہ خالص اللہ کے لئے ہونی چاہیئے اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہیئے۔ پس یہ نذر جو اس شخص نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہیئے۔ نذر خاص اللہ کے لئے خالص ہونی چاہیئے اگر خالص اللہ کے لئے نذر مانی جاوے تو وہ لازم ہوتی ہے۔ اور مصرف اس کا فقرا اور مساکین ہیں[2] یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا خلاف شرع ہے اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے یہ جاہلوں کی رسوم ہیں اللہ تعالیٰ بچاوے۔ آمین فقط۔

---

[1] دیکھئے رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ ج ۲ ص ۴۲۵۔ ظفیر [2] ومصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا الصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر (رد المحتار ج ۲ ص ۴۲۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



نذر قربانی کی کی تو قربانی سے نذر پوری ہوگی

**سوال** (۹۲) میری ہمشیرہ جہاز میں سخت بیمار ہوئی میں نے منت مانی کہ اگر خیریت سے جائے قیام پر پہونچی تو قربانی کرونگا الحمدللہ کہ خیریت سے پہنچی آیا منت جو مانی ہے وہ قربانی ہی کرنے کی صورت میں پوری ہوسکتی ہے یا وہی قیمت کسی یتیم خانہ وغیرہ میں دی جاسکتی ہے

**الجواب**:- منت جو قربانی کی کی تھی تو قربانی ہی کرنی چاہیئے قربانی سے منت پوری ہوگی[1] فقط اور یہ ایام قربانی یعنی ۱۰ ۱۱ ۱۲ ذی الحجہ کو ہوگی

لڑکا اچھا ہوگیا تو قرآن ختم کراؤں گا یہ نذر لازم نہیں

**سوال** (۹۳) ایک شخص نے نذر کی کہ لڑکے کو آرام ہوجائے تو دس حافظوں سے ایک قرآن شریف ختم کراؤں گا اور دل میں یہ بھی ہے کہ ان کو کھانا بھی کھلاؤں گا۔ اس صورت میں نذر کا ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

**الجواب**:- یہ نذر لازم نہیں ہوئی۔ فقط

نذر کی چیز خود کھانا جائز نہیں

**سوال** (۹۴) ایک شخص نے نذر مانی کہ اللہ تعالیٰ میرا یہ کام آسان کرے تو میں واسطے اللہ کے حضرت پیر صاحب کی رتنی دونگا اس کا وہ کام ہوگیا تو وہ نذر کی چیز آپ بھی کھاتا ہے اور اولاد کو بھی دیتا ہے اور غنی کو بھی دیتا ہے اور مسکینوں کو بھی دیتا ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**:- نذر کی چیز خود نہ کھانی چاہیئے مسکینوں اور فقیروں

---

[1] لو نذر قبل ایام النحر ان یضحی لزمه شاتان احداهما بالنذر والاخری للغنی (ردالمحتار کتاب الاضحیة ص۲۹۱ ج۵) ظفیر۔ وحیث علمت ان الاضحیة اسم لما یذبح فی وقت مخصوص لم یکن فیها الغاء الوقت فاذا نذرها یلزم فعلها فیه والا لم یکن آتیا بالمنذور لانها بعدها لا تسمی اضحیة (ردالمحتار کتاب الاضحیة ص۲۹۱ ج۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

کو دینی چاہیئے اور اس طرح نذر نہ کرنی چاہیئے بلکہ اس طرح کرنی چاہیئے کہ اگر میرا کام ہوگیا تو اللہ کے واسطے محتاجوں کو اس قدر دوں گا (نذر کی چیز غنی کو بھی کھانا جائز نہیں ہے جیسے زکوۃ اور صدقۃ الفطر۔ ظفیر۔) فقط

**سوال** (۹۰) کسی شخص نے نذر مانی کہ میری تجارت میں اتنی ترقی ہو جائے تو میں ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلاؤں گا۔ خدا نے اس کا کام پورا کر دیا تو اس کی قیمت انگورہ فنڈ میں غازیوں کو دے سکتا ہے یا نہیں۔ اور شخص مذکور کچھ فقراء کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہوا یا نہیں۔

غریبوں کو کھلانے کی نذر مانی اس کا پیسہ انگورہ فنڈ میں دینا کیسا ہے

**الجواب**:۔ نذر کی رقم کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوۃ کے مصارف ہیں اور ان میں تملیک فقراء شرط ہے[1]، پس جیسا کہ زکوۃ کی رقم بعد تملیک کسی فقیر کے، انگورہ فنڈ میں دی جا سکتی ہے، ... اسی طرح نذر کی رقم بھی بعد حیلۂ تملیک انگورہ میں دی جا سکتی ہے اور طریقہ تملیک کا یہ ہے یہاں کسی محتاج کو جو مالک نصاب نہ ہو زکوۃ و نذر دے دی جائے اور اس کو مالک بنا دیا جائے، پھر اس کو کہدیا جائے کہ وہ اپنی طرف سے اگر چاہے انگورہ فنڈ میں دیدے۔ مگر نذر مذکور میں ایک اشکال یہ ہے کہ ناذر نے

---

[1] مصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا صدقۃ الفطر والکفارۃ النذر (رد المحتار باب المصرف ص۲۶ ج۲) ظفیر [2] ولا الی من بینھما ولاد الخ او زوجتہ الخ ولا الی غنی یملک قدر نصاب فارغ عن حاجتہ الاصلیۃ من ای مال کان (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المصرف ص۲۶ ج۲ و ص۲۷ ج۲) ظفیر [3] مصرف الزکاۃ الخ وھو مصرف ایضا صدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وعبر دلک من الصدقات الواجبۃ (رد المحتار باب المصرف ص۲۶ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ایک لاکھ فقراء کو کھانا کھلانے کی نذر کی ہے تو اسی قدر لوگوں کو مالک نذر کا بنایا جائے اور ہر ایک فقیر کو بقدر ایک فطرہ کے قیمت نقد دی جائے یا کھانا کھلایا جائے اور جس قدر فقیروں کو غلہ خشک دے چکا ہے وہ ادا ہوگیا باقی فقراء کو بھی خود غلہ یا نقد دیا جائے، لیکن بعد اس تحریر کے شامی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ نذر میں تعداد فقراء کی پورا کرنا ضرور نہیں ہوتا اس کی عبارت یہ ہے قلت وکما لایتعین الفقیر لایتعین عددہ ففی الخانیۃ ان زوجت بنتی فالف درھم من مالی صدقۃ لکل مسکین درھم فزوج ودفع الالف الی مسکین جلۃ جاز الخ[1] پس اس بناء پر لاکھ فقیروں کو کھلانا یا غلہ نقد وغیرہ دینا ضروری نہ ہوا بلکہ ایک فقیر کو بھی دے سکتے ہیں، لہٰذا انگورہ فنڈ میں بھیجنے کے لئے ایک فقیر کی ملک کرکے وہ رقم انگورہ فنڈ میں بھیجی جاسکتی ہے فقط

نذر مانی اور پورا کرنے سے قبل فوت ہوگیا کیا حکم ہے

**سوال** (۹۶) ایک لڑکا جو کالج میں پڑھتا تھا اس نے اپنے پاس ہونے پر تیس ہزار نفلیں نذر اللہ پڑھنے کی مانی تھی بعد پاس ہونے کے اس نے نوافل شروع کردی، لیکن وہ صرف ایک ماہ زندہ رہا آیا اس کی نذر ساقط ہوگئی یا نہیں؟

**الجواب:-** اگر متوفی وصیت فدیہ کی کرجاتا اور مال چھوڑتا تو اس کے ورثاء پر فدیہ دینا ان نمازوں کا اس کے مال میں سے واجب ہوتا

---

[1] دیکھئے رد المحتار مطلب فی احکام النذر عند قولہ لما تقرر فی کتاب الصوم ج۲ ص۹۶ و ج۳ ص۱۷) تلخیص [2] وحیلۃ التکفین بما التصدق علی فقیر ثم ھو یکفن فیکون الثواب لھما وکذا فی تعمیر المسجد الخ الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الزکوۃ ج۲ ص۱۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



لیکن جبکہ اس نے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر فدیہ دینا لازم نہیں[1] فقط

**گیارہویں کی نذر جائز نہیں**

**سوال** (۹۷) اگر کوئی شخص منت کرے کہ اگر میری شادی ہو جائے تو بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کروں گا، آپ بڑے پیر ہیں دعا فرمائیں۔ یا دوسرے شخص کے اولاد نہیں ہوتی وہ منت کرے کہ شہید کربلا آپ مقبول درگاہ ہو، دعا فرمائیے کہ اگر میرے فرزند ہو تو میں آپ کے نام کا دلدل چڑھاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ وہ دعا قبول کرے، فرزند ہو، یا کسی شخص کو مرض لاحق ہو علاج سے عاجز آکر اس نے منت کی کہ خواجہ معین الدین چشتی کی، کہ اگر مجھے شفاء کلی حاصل ہو جائے تو غلاف چڑھاؤں گا، آیا اس قسم کی منت ماننا اور اس کا پورا کرنا اور ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**:۔ معصیت کی نذر شرعاً صحیح اور معتبر نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے لا نذر فی معصیۃ[2] وکما قال صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا مذکورہ نذر صحیح نہیں ہیں اور نہ ان کا

---

[1] ولو مات وعلیہ صلوات فائتۃ واوصی بالکفارۃ یعطی لکل صلوۃ نصف صاع من بر کالفطرۃ وکذا حکم الوتر والصوم (درمختار) فاذا لم یوص فات الشرط (ردالمحتار مطلب اسقاط الصلوۃ عن المیت ج۲ ص۶۶) ظفیر

[2] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام ۔ تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام (درمختار) لوجوہ منھا انہ نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانہ عبادۃ والعبادۃ لا تکون لمخلوق ومنھا ان المنذور لہ میت والمیت لا یملک ومنھا انہ ان ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون اللہ تعالیٰ فاعتقادہ ذلک کفر الخ (ردالمحتار کتاب الصوم مطلب النذر الذی یقع للاموات ج۲ ص۴۳۹) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ایفا ضروری ہے اور کفارہ قسم کا ادا کرنا واجب ہے۔ فقط۔

حاضری روضہ کی منت مانی مگر وہ منعقد ہے کیا کرے | سوال (۹۸) ایک شخص نے نذر مانی، وقت مرض ہلک کے، یا رسول اللہ اگر مجھے شفا ہوگئی تو تیرے روضہ پر آؤں گا اور حج بیت اللہ کروں گا اب وہ تندرست ہوگیا لیکن وہ بالکل مفلس عیال دار ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ روضۂ انور پر جانے کی نذر تو صحیح نہیں ہوئی لانہ لیس من جنسہ واجب[۱] اور حج کی نذر صحیح ہوگئی، جس وقت طاقت ہو حج کرے قال وان لم یکن شئ فلا شئ علیہ لکن اوجب علی نفسہ الف حجۃ یلزمہ بقدر ما عاش فی کل سنۃ حجۃ[۲] وفیہ ایضا لو نوی شیئا من حج او عمرۃ او غیرہ فعلیہ ما نوی[۳] وفیہ ایضا قول در مختار ولو نذر بثلاثین حجۃ ردبقدر عمرہ۔ (در مختار) ای لزمہ ان یحج بقدر ما یعیش ومشی فی لباب المناسک علی انہ یلزمہ الکل وعلیہ ان یحج بنفسہ بقدر ما عاش و یجب الایفاء بالبقیۃ الخ وفی الفتح الحق لزوم الکل[۴] فقط۔

نذر کے کھانے میں عقیقہ کا گوشت بنا درست ہے | سوال (۹۹) زید نے نذر مانی کہ جب میں اپنے نئے مکان میں رہنے لگوں گا تو اپنے دوست واحباب کو کھانا

---

[۱] ولو یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان ص۹۲۵ ج۳) ظفیر۔ [۲] رد المحتار مطلب فی احکام النذر تحت قولہ لزمہ ما یملک منھا فقط ص۹۲۶ ج۳) ظفیر [۳] ایضا تحت قولہ ولو نوی صیاما الخ۔ ظفیر [۴] دیکھئے رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۲۶ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کھلاؤں گا، اس کو اپنے لڑکے کا عقیقہ بھی کرنا ہے تو اگر وہ عقیقہ کرکے اس کے گوشت کو بہ منت نذر مذکور پکوا کر دوست احباب کو کھلادے تو نذر ہو جائیگی یا نہیں۔

**الجواب** :- اس صورت میں نذر ادا ہو جائے گی (دوست و احباب کو کھانا کھلانے کی نذر سے نذر نہیں ہوتی اور نہ وہ لازم ہوتی ہے ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ مریض الخ[1] (در مختار) (ظفیر)

**نذر کا ادا اور اس کا حکم** **سوال** (۱۰۱) زید نے اپنے اوپر یہ عہد قائم کیا کہ اگر فلاں گناہ صادر ہوا تو ایک دفعہ گناہ صادر ہونے پر مبلغ ۴ روپیہ راہ اللہ میں خرچ کروں گا۔ پھر یہ گناہ سات مرتبہ سرزد ہوا کل سزا کے ۲۸ روپے ہوئے اب طالب علمی کے زمانہ میں ادا کرنے کی وسعت نہیں بعد طالب علمی کے ادا کر سکتا ہے یا نہ، درود شریف اور استغفار سے بھی ادا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب** :- اگر لفظ نذر کا کہا ہے تو ادا کرنا رقم مذکور کا ضروری ہے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۳/۹۲۔ وقال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علیّ شاۃ اذبحھا فبرئ لا یلزم شیٔ لان الذبح لیس من جنسہ فرض فلا یصح الا اذا زاد واتصدقتھا بلحمھا فلیزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض (ایضا ۳/۹۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جس وقت وسعت ہو ادا کر دیوے[1]۔ اور اگر نذر کا لفظ نہیں کہا تو ادا کرنا رقم مذکور کا واجب نہیں ہے، توبہ و استغفار کرنا اور درود شریف پڑھنا بہر حال اچھا ہے۔ فقط۔

کامیاب ہو گیا تو ہر جمعہ کو روزہ رکھوں گا نذر ہے

**سوال** (۱۰۱) بندہ نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اگر میں اس امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ہمیشہ ہر جمعہ کو روزہ رکھا کروں گا۔ سو امتحان میں کامیاب ہو گیا جس کو ساڑھے سات سال ہو چکے آیا قسم کا کفارہ میرے ذمہ واجب ہے۔ اگر روزہ ہی رکھنا واجب ہے تو ایام گذشتہ کی قضاء لازم ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**:۔ یہ لفظ کہ خدا کی قسم اگر بندہ اس امتحان میں کامیاب ہو جائے تو ہمیشہ ہر جمعہ کو روزہ رکھا کروں گا۔ نذر ہے جس کا ایفاء واجب ہے اور چونکہ یہاں تعلیق نذر ایسی شرط کے ساتھ کی گئی ہے جس کے ہونے کا ارادہ تھا[2] یعنی اس کا وجود مقصود تھا، اس لئے صاحب ہدایہ وغیرہ کی تفصیل کے موافق اس میں سوا نذر کے دوسرا کوئی احتمال

---

[1] سوال میں جو صورت درج ہے اس سے نذر نہیں معلوم ہوتا بلکہ عہد اور وعدہ معلوم ہوتا ہے لانہ وعد لا نذر ریوٹیدہ ما فی البزازیہ لو قال ان سلم ولدی اصوم ما عشت فھذا وعد (رد المحتار ص۳۶) نذران یتصدق بالف من مالہ وھو یملک دونا لزمہ ما یملک منھا فقط ھو المختار لانہ فیما لم یملک لم یوجد النذر فی الملک (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۴) ظفیر۔

[2] فان علقہ بشرط یریدہ کان قدم غائبی او شفی مریضی یوفی وجوبا ان وجد الشرط (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



نہیں کما بینہ تحت قولہ وان علق) نذرا بشرط فوجد الشرط فعلیہ الوفاء بنفس النذر الخ ص۲۶۳ ج۳ پس آئندہ ہر جمعہ کو روزہ سے رہنا واجب ہے اور اگر اب تک کوئی جمعہ چھوٹ گیا ہے اس کی قضا بھی واجب ہے[1] اور اگر ظاہر الروایۃ کی عبارت کو عدم تمیز پر مطلقاً حمل کر کے نذر کی روایت کو مطلقاً موجب تخییر مانا جائے تو گذشتہ جمعہ ہی کے حق میں حمل علی الیمین کر کے ایک کفارہ کافی ہو سکتی ہے. کما فی الشامی کفارات الایمان اذا کثرت یخرج بالکفارۃ الواحدۃ عن عہدۃ الجمیع ص۷۲۵ ج۳ یہ طریقہ صاحب بحر کا ہے مگر صاحب شامی نے اس کی تردید کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس مسئلہ میں تخییر کا کوئی قول نہیں ہے بلکہ صاحب بحر کو وہم ہوا ہے. لہذا بقول صاحب شامی صورت مسئولہ میں قسم کا احتمال ہے ہی نہیں صرف نذر ہے جس کا ایفاء واجب ہے[2] فقط

معمولاً جو روزے رکھتا ہے اس میں نذر کی نیت کرے تو ادا ہونگے یا نہیں

**سوال** (۱۰۲) اگر کوئی شخص روزوں کا نذر کرے اور اس کا معمول بھی روزوں کا ہے مثلاً ایام بیض یا پنجشنبہ جمعہ وغیرہ اگر صیام معمول میں نیت صیام نذر کی تو نذر سے سبکدوش ہو جائے گا یا نہیں

---

[1] نذر صوم شهر معين لزمه متتابعا لكن ان افطر فيه يوما قضاه وحده الخ ولو نذر الصوم الابد فاكل لعذر فدى (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب فى احكام النذر ص۹۲۷ ج۳) ظفير [2] والحاصل انه ليس فى المسئلة سوى قولين الاول ظاهر الرواية عدم التخيير اصلا والثانى التفصيل المذكور واما ما توهمه فى البحر من القول الثالث وهو التخيير مطلقا وانه المفتى به فلا اصل له (رد المحتار كتاب الايمان ص۷۲۵ ج۳) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

**الجواب:۔** اس صورت میں نذر مطلق ادا ہو جائے گی[1]

اگر اسے نجات ملی تو ہر جمعہ کو روزہ رکھونگا نذر ہے

**سوال (۱۰۳)** اگر کسے در مرض یا در بلا گرفتار شدہ ایں الفاظ بگوید کہ اگر من ازیں مرض یا ازیں بلا نجات یابم، تمام جمعہ را روزہ دارم، ایں نذر لازم شود یا نہ؟ بصورت لزوم اگر در غیر جمعہ ادا کردہ شود چہ حکم دارد؟

**الجواب:۔** اگر کسے بالفاظ مذکورہ نذر کردہ است بعد تحقق شرط ایفاء آں لازم است، و روزہ ہر یک جمعہ بر و واجب شد، اگر در بعض جمعہ بوجہ نتواند، قضا آن بدیگر ایام کند شود ان علقہ بشرط یرید کان قدوم غائبی او شفی مریض یوفی وجوبا[2] الخ درمختار۔

مقصد پورا ہو گیا تو فلاں مسجد میں وعظ کہونگا نذر نہیں ہے

**سوال (۱۰۴)** ایک شخص نے نذر کی کہ اگر یہ مقصد پورا ہو گیا تو اللہ کے واسطے کانپور کی جامع مسجد میں وعظ کہوں گا۔ تو یہ نذر واجب ہو گئی یا نہیں۔

ایک شخص نے حالت طالب علمی میں خیال کیا کہ اگر یہاں کی درسیات پوری ہو گئیں تو اللہ کے واسطے مدرسہ دیوبند میں بلا تنخواہ سال بھر مدرسی کروں گا۔ یہ نذر واجب ہو گئی یا نہیں؟

**الجواب:** ان دونوں صورتوں میں نذر نہیں ہوئی اور ایفاء

---

[1] ومن نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ وجد الشرط لزم الناذر (درمختار) ای لزمہ الوفاء باصل القربۃ التی التزمھا لا بکل وصف التزمہ لانہ لو عین درھما او فقیرا او مکانا للتصدق او للصلوۃ فالتعیین لیس بلازم (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۱ ج۳)

[2] الدر المختار علی ھامش ردالمحتار مطلب ایضا ص۹۲ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اس کا واجب نہیں ہے[1]

کام ہوگیا تو ایک اونٹ ذبح کرکے غریبوں کو کھلاؤں گا نذر ہے

**سوال** (۱۰۵) ایک شخص نے نذر مانی کہ اے اللہ اگر فلاں کام میرا ہوجائے گا تو ایک اونٹ ذبح کرکے محتاجوں کو تقسیم کرونگا، کام پورا ہوگیا، اب وہ چاہتا ہے کہ اونٹ کی قیمت غریبوں کو دیدے یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- درمختار میں ہے ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة (الی ان قال) إلا إذا أراد التصدق بلحمها فيلزمه[2] اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس شخص کو اونٹ ذبح کرکے محتاجوں کو دینا لازم ہے۔

مسجد میں مٹھائی کی نذر اور امام و موذن کیلئے اسکا حکم

**سوال** (۱۰۶) مسجد میں بتاشے وغیرہ منت کرتے ہیں اس سے منت ہوجاتی ہے یا نہیں اور موذن و امام کو یہ چیزیں فروخت کرنا جائز ہوگا؟

**الجواب**:- مطلقاً بلا صیغہ نذر کے نذر نہیں ہوتی[3] اور جو اشیاء امام کیلئے ہے ان کو استعمال اور فروخت کرسکتا ہے اور جو اشیاء امام کیلئے نہیں ہے مثلاً تیل وغیرہ علاوہ ماکولات کے وہ اشیاء مسجد کی ہیں ان کو فروخت کرکے خود رکھنا درست نہیں ہے[4]

---

[1] لو يلزم الناذر ما ليس من جنسه فرض (الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب ايضا ج ۳ ص ۹۲) ظفير [2] الدر المختار على هامش رد المحتار مطلب فى احكام النذر ج ۳ ص ۹۵۔ ظفير [3] من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط لزم (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۹۱) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

نذر کے جانور اور قربانی کے جانور کی شرطیں

**سوال** (۱۰۷) نذر کے جانور میں قربانی کے جانوروں کی شرائط مثلاً گائے دو سال کی اور بکری ایک سال کی وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں یا نہیں

**الجواب**:- نذر کے جانور میں قربانی کے جانور کی شرائط ہونا چاہیئے ولو قال للہ علی ان اذبح جزوراً وانصدق بلحمہ نذبح مکانہ سبع شیاہ جازا الخ ووجہہ لا یخفی (درمختار) قولہ ووجہہ لا یخفی ھوان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا[1] اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر کو اضحیہ وہدی پر قیاس کیا جاتا ہے۔

دوسرے کے مال میں نذر

**سوال** (۱۰۸) نذر کردن در مال غیر صحیح است یا نہ۔؟

**الجواب**:- نذر در مال غیر صحیح نمی شود پس ایفاء آن لازم نیست۔ فی الدر المختار لانہ فیما لم یملک لم یوجد النذر فی الملک الخ فلم یصح وفی الشامی ای وشرط صحۃ النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر[2] الخ فقط

دیوی کے نام والے جانور کی قربانی

**سوال** (۱۰۹) ایک شخص نے ایک جانور ماتا یا دیوی کے نام یا سید سالار وغیرہ وغیرہ کے نام پر چھوڑ دیا اب اس کو خرید کر قربانی کرنا جائز ہے یا؟

---

[1] ردالمحتار مطلب فی احکام النذور ص۹۶ ج۳ ) ظفیر [2] ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۷ ج۳ ) وفی البحر عن الخلاصۃ لو قال للہ علی ان اھدی ھذہ الشاۃ وھی ملک الغیر لا یصح النذر ( ردالمحتار مطلب ایضاً ص۹۷ ج۳ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:۔** جائز نہیں ہے فقط

نذر ارواح پیران

**سوال:۔** ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو برائے خدایا ارواح پیر صاحب اس قدر نقد یا کوئی جنس دوں گا اور جب وہ کام ہوگیا تو وہ نقد اور جنس مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

**الجواب:** اگر برائے خدا نذر مانی ہے تو محتاجوں کو دیدیوے[1] اور ان پر صدقہ کرے اور جو بارواح پیران نذر مانی ہے تو یہ جائز نہیں ہے اور وہ نذر منعقد نہیں ہوئی[2]

بچوں کیلئے مٹھائی کی منت کی اس کی قیمت غریبوں کو دینا کیسا ہے

**سوال (۱۱۱)** ایک شخص نے منت مانی کہ اگر اللہ جل شانہ مجھے تندرستی عطا فرماتے تو میں خورد سال بچوں کو شیرینی تقسیم کروں گا بعد کو جب صحت ہوگئی خیال ہوا کہ شیرینی تقسیم کرنی فضول ہے کسی محتاج بیکس کو یہ قیمت دیدی جائے تو جائز ہے؟

**الجواب:۔** اس صورت میں محتاجوں کو وہ رقم جو معین کی ہے دے سکتا ہے شیرینی تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے[3]۔ فقط

---

[1] ولو قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة او علی شاة اذبحها فبرئ لا یلزمه شئ الخ الا اذا زاد واتصدقها بلحمها فیلزمه (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۵ ج۳) ظفیر [2] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیهم فهو بالاجماع باطل وحرام (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الصوم ص۱۲۵ ج۲) ظفیر [3] نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بعبرة جاز ان ساوی العشرة کتصدق بثمنه (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۳ ج۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



ناجائز منت کا روپیہ کار خیر میں

سوال (۱۱۲) ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں میلاد شریف یا مجلس امام حسینؓ کروں گا، کام ہوجانے پر منت کے روپے کا مناسب صرف کس شکل میں ہونا چاہیئے

الجواب:۔ مسلمان محتاجوں کو دیدینا چاہیئے، مجالس مذکورہ میں صرف نہ کرے (کیونکہ میلاد اور مجالس امام حسین کی منت درست نہیں ہے، پس یہ منت جائز نہیں ہوئی[1]۔ ظفیر)

روزے کی منت کا ایفاء

سوال (۱۱۳) ہندہ کا شوہر کسی آفت میں مبتلا ہوگیا تھا اس نے چھ مہینے کے روزے پے در پے رکھنے کی نذر کی، اللہ تعالیٰ نے اس کے شوہر کو نجات بخشی، ہندہ ایفاء عہد میں تاخیر کرتی رہی کہ سخت بیمار ہوگئی اب وہ کیا کرے۔؟

الجواب:۔ انتظار صحت کا کرے، بعد صحت کے روزہ نذر کے رکھے اور اگر اچھی نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اس کے مال میں سے اس کے ورثا فدیہ ادا کریں اور فدیہ ایک روزہ مثل فطرہ کے ہے زندگی میں اس کو فدیہ دینا درست نہیں یعنی اس فدیہ سے روزہ ادا نہ ہونگے تندرست ہوکر پھر روزہ رکھنے ہوں گے ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا

وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیۃ الخ ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصیۃ[2] الخ

---

[1] اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام الخ تقربا الیھم فھو بالاجماع باطل وحرام الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الصوم ص۱۷۵ ج۲ قبیل باب الاعتکاف) میلاد مروجہ بھی بدعت ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد (مشکوۃ) ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الصوم فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم ص۱۶۰ ج۲ کالفطرۃ قدرا (در مختار) ای التشبیہ بالفطرۃ من حیث القدر الخ وکذا ھی مثل الفطرۃ من حیث الجنس وجواز اداء القیمۃ (رد المحتار ایضا ص۱۶۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



بیمار کیلئے جانور کا فدیہ

**سوال** (۱۱۴) عوام و خواص میں دستور ہے کہ بیمار کی صحت کی غرض سے بکرا ذبح کرتے ہیں اور بظاہر ان کی نیت فدیہ کی ہوتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہ؟

**الجواب**:- جائز ہے[۱] فقط

پل و مسجد بنانے کی نذر صحیح نہیں

**سوال** (۱۱۵) اگر کسی نے یہ نذر کی کہ اگر میرے لڑکے کو شفا ہو جائے تو میں مسجد بنوا دونگا، یا مسجد میں چاندنی خرید کر دوں گا، یا ہم کسی راستے پر پل تیار کر دیں گے، یا ہم مولود شریف پڑھائیں گے پھر بعد چند روز کے اس کے لڑکے کو آرام ہو گیا، تو اس پر نذر واجب ہے یا نہیں اگر وہ چیز یں کسی محتاج و مسکین کو دیدے اس کے ذمہ سے نذر ساقط ہو گئی یا نہیں۔

**الجواب**:- قال فی الدر المختار ومن نذر نذراً مطلقاً او معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب اے فرض الخ وھو عبادۃ مقصودۃ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر الخ کصوم و صلوۃ و صدقۃ[۲] الخ وفی الشامی ومن شروطہ ان یکون قربۃ مقصودۃ فلا یصح النذر بعیادۃ المریض و تشییع الجنازۃ و دخول المسجد وبناء الرباطات والمساجد وغیر ذلک وان کانت قربا الا انہا غیر مقصودۃ اھ[۳] پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نذر لازم نہ ہو گی، صدقہ کی نذر

---

[۱] ولو قال ان برئت من مرضی ھذا ذبحت شاۃ او علی شاۃ اذبحھا او تصدق بلحمھا فیلزمہ لان الصدقۃ من جنسھا فرض (الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۲/۹۵) ظفیر [۲] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الصوم مطلب فی احکام النذر ۲/۶۱) ظفیر [۳] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۲/۹۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



میں تصدق لازم ہوتا ہے وہ اغنیاء کو دینا درست نہیں ہے، فقراء کو دینا چاہیئے[1] فقط

نذر کے جانور میں قربانی کی شرائط ضروری ہے

**سوال** (۱۱۶) بیل و بکری اگر نذر غیر معین ہو تو اس کے سن میں قربانی کی شرط واجب ہے یا نہیں؟

**الجواب**:- بیل و بکری منذورہ میں سن قربانی کا لحاظ ضروری معلوم ہوتا ہے اور احوط ہونے میں تو اس کے کلام ہی نہیں اور تصریح اس کی نظر سے نہیں گزری[2]۔ فقط

نذر پوری کرنے سے قبل مر جائے تو ورثاء کیا کریں

**سوال** (۱۱۷) زید نے ایک ماہ کے روزے کی نذر کی بیس روزے پورے ہوئے تھے کہ انتقال ہو گیا اب اس کے ذمہ دس روزے جو باقی رہ گئے ان کی ادائیگی کی کیا صورت ہے

**الجواب**:- اگر زید نے کچھ مال چھوڑا ہے اور وصیت ادا، فدیہ کی کر گیا ہو تو دس روزہ کا فدیہ زید کے ترکہ میں سے دیدیں تو یہ اچھا ہے اور امید ہے کہ متوفی کے روزوں کا کفارہ انشاء اللہ ادا ہو جائے گا[3] فقط۔

کس جانور کی نذر جائز ہے

**سوال** (۱۱۸) در نذر نزاع واقع شدہ است

---

[1] ومصرف الزکوۃ الخ وھو مصرف ایضا صدقۃ الفطر والکفارات والنذر الخ ردالمحتار باب المصرف ج ۲ ص ۷۹) ظفیر [2] ولو قال للہ علی ان اذبح جزورا واتصدق بلحمہ فذبح مکانہ سبع شیاۃ جاز وجہہ لا یخفی (درمختار) ھو ان السبع تقوم مقامہ فی الضحایا والھدایا (ردالمحتار مطلب فی احکام النذر ج ۳ ص ۹۶) ظفیر [3] وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیۃ الخ ولو ما تولی بعد زوال العذر وجبت الوصیۃ الخ وفدی لزوما عنہ ای عن المیت الیہ الذی لیتصرف فی مالہ کالفطرۃ نذرا (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار فصل فی العوارض المبیحۃ ج ۲ ص ۱۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یکے از علماء می گوید کہ نذر بجز بقر و غنم و شتر یعنی ہر جانور یکے ازاں اضحیہ جائز باشد نذر ہم منعقد شود و از جانوران دیگر مثل کبوتر و مرغ وفاختہ وغیرہم نذر منعقد نہ شود و دیگر میگوید کہ نذر مطلق ہر جانور یکہ باشد مثل کبوتر وغیرہ منعقد می تواند شد، قول کدام کس عند الشرع صحیح است۔ ؟

**الجواب**:۔ قال فی الدر المختار ومن نذر نذراً مطلقا اومعلقا بشرط وکان من جنسہ واجب اے فرض الخ وھو عبادۃ مقصودۃ خرج الوضوء وتکفین المیت۔ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر الخ ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسہ فرض کعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ ودخول مسجد الخ لانہ لیس من جنسہ فرض مقصود[1] الخ ازیں عبارت واضح است کہ صحیح قول اولیٰ است ہے یعنی بغیر جانور قربانی نذر نخواہد شد۔ فقط

نذر مانی کہ لڑکا پیدا ہوا تو اسماء نبی میں سے نام رکھوں گا کیا حکم ہے

**سوال** (۱۱۹) ایک شخص نے یہ نذر کی کہ اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی سے رکھوں گا، اب وہ اپنے لڑکے کا نام احمد اللہ، محمد اللہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب**:۔ یہ نذر منعقد نہیں ہوئی لہٰذا اس کو اختیار ہے کہ جو نام چاہے رکھے مگر ایسا نام نہ ہو جس کی ممانعت وارد ہوئی[2]۔ فقط

---

[1] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۹۱/۲ و ۹۲/۲ ظفیر [2] ولم یلزم الناذر ما لیس من جنسہا فرض کعیادۃ المریض وتشییع الجنازۃ ودخول المسجد لانہا لیس من جنسہا فرض مقصود (الدر المختار علی ہامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۹۲/۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

تباشہ کی نذر کیسی ہے

**سوال** (۱۲۰) زید کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم کو اچھا کر دے تو مسجد میں ایک سیر بتاشہ یا بورا دونگا، یہ نذر منعقد ہوتی ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**:- اگر غرض زید کی صدقہ کرنے کی ہے اہل مسجد پر تو نذر صحیح ہے اور تعین بتاشہ و بورا کی لازم نہیں، نذر نہ ہوئی ہو تب بھی ادا کر دینا احوط ہے[1]

نذر مانی مگر کام پورا نہ ہو تو کیا کرے

**سوال** (۱۲۱) اگر کوئی آدمی کسی کام کے واسطے نذر مانے اور وہ کام پورا نہ ہو تو وہ منت کو پورا کرے یا نہ

**الجواب**:- جب وہ کام ہو جائے تو منت پوری کرے بشرطیکہ وہ منت گناہ نہ ہو۔ (کام اگر پورا نہ ہوا تو نذر کا پورا کرنا لازم نہیں ہے[2] ظفیر۔)

نذر کا مصرف کیا ہے

**سوال** (۱۲۲) ایک مریض نے یہ کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے شفا دیدے تو دونوں بڑے بیل فی سبیل اللہ قربانی کر دونگا شفایاب ہونے کے بعد اس صدقہ کا مصرف کون سا ہے۔ اور اس مذبوح کے لئے یوم اضحی ہونا ضروری ہے یا نہ۔

---

[1] قال ان برئت من مرضی هذا ذبحت شاة الخ فلا یصح الا اذا زاد واتصدق بلحمها فیلزمه لانها صدقة من جنسها فرض (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۹۳ ج۳) ظفیر

[2] من نذر نذراً مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسها فرض وهو عبادة مقصودة وجد الشرط لزم الناذر (ایضا ص۹۱ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ اس جانور کو ذبح کرکے فقراء پر صدقہ کرے اور اس کے ذبح کے لئے یوم الاضحیٰ ہونا ضروری نہیں ہے[1]۔ فقط۔

نذر کا مسنون طریقہ کیا ہے

**سوال** (۱۲۳) نذر اللہ کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟۔

**الجواب**:۔ نذر کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر میرا فلاں کام ہوگیا یا فلاں بیمار کو شفاء ہوگئی تو میں اللہ کے واسطے اس قدر روپیہ وغیرہ صدقہ کروں گا یا گائے یا بکری اللہ کے نام پر ذبح کرکے محتاجوں کو تقسیم کراؤں گا یا اس قدر روزہ رکھوں گا۔ یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا، وغیرہ وغیرہ۔ در مختار میں ہے من نذر نذرا مطلقا او معلقا بشرط وکان من جنسہ فرض وھو عبادۃ مقصودۃ الخ ووجد الشرط المعلق بہ لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی کصوم وصلاۃ وصدقۃ الخ فقط

بکری کی نذر میں پوری بکری صدقہ کرنا واجب ہے

**سوال** (۱۲۴) زید نے منت کی کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو ایک بکری صدقہ کروں گا۔ بعد اس نے بکری کا بچہ صدقہ کردیا، نذر ہوگئی یا نہیں؟

**الجواب**:۔ اس صورت میں پوری بکری یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے لہٰذا جبکہ نذر کرنے والے نے بکری کے بچہ کا صدقہ کیا ہے تو وہ کس قیمت کا تھا، غرض یہ کہ بکری کی قیمت سے اس بچہ کی قیمت جس قدر کم ہے اسی قدر قیمت اور صدقہ کردے: تاکہ پوری بکری کی قیمت کا صدقہ ہوجائے۔ در مختار میں ہے من نذر نذرا مطلقا

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ص۸۱۴ ج۳ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

او معلقا بشرط الخ ووجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحدیث من نذر وسمی فعلیه الوفاء بما سمی الخ نذر ان یتصدق بعشرة دراهم من الخبز فتصدق بغیره جاز ان ساوی العشرة کتصدق بثمنه[1] فقط۔

نذریں جن کو بھول گیا اور نذر کا روزہ مسلسل رکھے یا متفرق

**سوال** (۱۲۵) زید کے ذمہ بہت سی نذریں تھیں، زید کو ان میں شبہ ہو گیا کہ میرے ذمے کتنے نذریں ہیں تو ان کو کس طرح ادا کیا جائے، اور زید نے پچیس روزے نذر مانی تو ان کو علی التتابع رکھنے سے نذر ادا ہو گی یا متفرق رکھ دینے سے ہی ادا ہو جائے گی۔

**الجواب**:۔ ظن غالب پر عمل کیا جائے ظن غالب کے موافق جس قدر روزے اور نماز کی رکعت وغیرہ اس کے خیال میں ہوں ان کو پورا کرے پچیس روزے رکھ دینے سے جس طرح بھی ہوں نذر پوری ہو جائیگی[2]

منت کی قربانی کا وقت

**سوال** (۱۲۶) منت کی قربانی عید الاضحی میں کرنی چاہیئے یا جب چاہے

وعدہ کیا تہائی آمدنی خیرات کروں گی تو کیا اس پر عمل ضروری ہے

(۲) میری بیوی نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی آمدنی کا تیسرا حصہ خیرات کیا کروں گی اس صورت میں تہائی آمدنی خیرات کرنا ضروری ہے یا کیا اور اس خیرات سے شوہر کا قرض ادا کر سکتی ہے یا نہیں اور میری

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۳/۴۴۱ و ۴۴۶ ۔ ظفیر

[2] نذر صوم شهر معین لزمه متتابعا لکن ان افطر فیه یوما قضاه وحده (در مختار) ای قضی ذلك الیوم فقط لئلا یقع کل الصوم فی غیر الوقت الخ واما اذا کمل الشهر غیر معین فله ان شاء تابعه وان شاء فرقه الا اذا شرط التتابع یلزمه (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۳/۴۴۶) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



وہ اولاد جو دوسری زوجہ کے بطن سے ہے ان کو دینا اس خیرات کا درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**:۔ منت کی انہی دنوں .... میں قربانی کرنی چاہیئے جو قربانی کے دن ہیں یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ سے بارہ تک[1]

(۲) اگر یہ وعدہ نذر بصیغہ نذر تھا تو جو آمدنی اس کو ہو اس کی تہائی کا صدقہ کرنا لازم ہے فی الشامی وشرط صحة النذر ان یکون المنذور ملکا للناذر ومضافا الی السبب کقوله ان اشتریتك فلله علیّ ان اعتقك[2] شوہر کی آمدنی اس میں داخل نہیں بلکہ شوہر جو کچھ اس کی ملک کریگا اس میں تہائی کا صدقہ کرنا لازم ہوگا۔ اور نذر کے پورا نہ کرنے سے وہ گنہگار ہوگی اور اس خیرات میں شوہر کا قرض ادا کرنا جائز نہیں۔ دوسری بیوی کی اولاد اگر وہ بالغ اور محتاج ہے تو ان کو دینا درست ہے اور اولاد صغار میں باپ کے غنار کا اعتبار ہے اور اگر بصیغہ نذر نہ ہو تو ایفاء وعدہ اس کا لازم نہیں، صدقہ کرے تو بہتر اور جب طاقت نہ ہو تو نکرنے میں گناہ نہیں

---

[1] قلت وانما تعیین المکان فی نذر الهدی والزمان فی نذر الاضحیة لان کلا من هما اسم لخاص معین فالهدی ما یهدی للحرم والاضحیة ما یذبح فی ایامها حتی لو لم یکن کذلك لم یوجد الاسم (رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۴/۴۶۰) ظفیر

[2] رد المحتار مطلب فی احکام النذر ۳/۷۴۰ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



# کتاب القصاص والحدود

## باب اوّل قصاص

### (قتل کرنے اور زخمی کرنے سے متعلق احکام ومسائل)

مارنے والے کو قتل کرنا کیسا ہے اور مرنے والے کیا ہیں

سوال (۱) دو شخص آپس میں مشورہ کرکے ایک ثالث شخص کی ضرب ورسوائی کے واسطے عصاہائے صغیر لے کر راستہ میں بستی سے تخمیناً چالیس قدم کے فاصلے پر بیٹھے اور وقت ظہر کا تھا ان کا ارادہ قتل کا نہ تھا محض اس کی رسوائی مطلوب تھی جب آپس میں دست اندازی ہوئی کچھ ضرب عصا صغیر کی

Maktaba Tul Ishaat.com


اس شخص نے کی اس ثالث شخص کے پاس پستول تھا اس نے نکال کر مارا تو ایک شخص کو قتل کر دیا آیا یہ مقتول شہید ہے یا نہ، حالانکہ ارد گرد لوگ موجود تھے۔

**الجواب**:- عبارت ہدایہ اس بارہ میں یہ ہے وَمَنْ شهر على رجل سلاحا ليلا او نهارا او شهر عليه عصا ليلا في مصر او نهارا في طريق في غير مصر فقتله المشهور عليه عمدا فلا شيء عليه لما بيناه وهذا لان السلاح لا يلبث فيحتاج الى دفعه بالقتل[1] والعصا الصغيرة وان كان يلبث ولكن في الليل لا يلحقه الغوث فيضطر الى دفعه بالقتل وكذا في النهار في غير المصر في الطريق لا يلحقه الغوث فاذا قتله كان دمه هدرا الخ هدايه[2] هكذا في رد المحتار۔ پس ظاہر ان عبارت سے یہ ہے کہ مقتول ہدر الدم ہے جیسا کہ لفظ ہدر فی طریق غیر مصر اس پر دال ہے اور دفع شر دفع ضرر واجب ہے فقط

**قاتل کی سزا سوال** (۲) کلکٹر میرٹھ کی حکم سے احسان اللہ نے بشیر خاں کو بندوق سے مار ڈالا۔ قاتل سے مواخذہ ہوگا یا نہیں حکم حاکم سے شاید مواخذہ نہ ہو (۲) اگر احسان اللہ خاں توبہ کر لیں اور ساٹھ روزہ متواتر رکھیں اور دو ہزار سات سو چالیس روپیہ بشیر خاں کے

---

[1] هدايه ما يوجب القصاص وما لا يوجب ص ۵۶۷ ج ۴ - ظفير [2] هدايه باب ما يوجب القصاص وما لا يوجب ج ۴ ص ۵۶۷ ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com

باپ کو دیدیں تو مواخذہ اخروی سے بری ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس کی وجہ سے قاتل مواخذہ سے بری نہ ہوگا اور قصاص یا دیت شرعاً اس پر لازم ہوگی

(۲) اس میں قصاص واجب ہوتا ہے البتہ اگر اولیاء مقتول دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مواخذہ اخروی سے بری نہ ہوگا۔ فقط[1]

مسلمان کا کافر کو زخمی کرنا | **سوال** (۳) ایک مسلمان نے ایک ہندو کافر کو بعداوت ناحق تلوار سے زخمی کیا اتفاقاً اسی زخم سے وہ دس روز کے بعد داخل جہنم ہوا تو اب اس پر قصاص واجب ہے یا نہیں اگر وہ توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے چونکہ غیر اسلام میں شریعت کے موافق سزائیں مقرر نہیں لہٰذا اس کو چھڑانے میں جھوٹی گواہی یا مالی امداد کرنا بھی جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ جو قوم عہد شکن ہو اور ان کی طرف سے متواتر عہد شکنی ہوتی ہو اور وہ قوم مصداق وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ[2] تو ان سے کوئی معاہدہ باقی نہیں رہتا۔ لہٰذا بصورت مذکورہ قصاص واجب نہیں ہے اور اس کو چھڑانے میں کوشش کرنا جائز ہے۔

سونے والے کی کروٹ سے بچہ مر جائے تو کیا حکم ہے | **سوال** (۴) سونے والے کی کروٹ کے نیچے اگر بچہ دب کر مر جاوے تو کفارہ اس پر لازم ہوتا ہے یا نہیں۔ اور والد اور والدہ اور اجنبی میں فرق ہوگا یا نہ۔

**الجواب**:۔ اس میں کفارہ واجب ہے اور دیت عاقلہ پر

---

[1] فالعمد ما تعمد ضربه بسلاح او ما اجری مجری السلاح کالمحدد الخ وموجب ذالک الماثم لقوله تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم الآیة الخ والقود لقوله تعالیٰ کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ الخ الا ان یعفوا الاولیاء او یصالحون لان الحق لهم الخ (هدایه کتاب الجنایات ص۵۵۵)

[2] سورۂ توبہ ۔۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com



لازم ہے والرابع ماجری مجراہ اے مجری الخطاء کنائم انقلب علی رجل فقتله لانه معذور کالمخطی وموجبه الکفارة والدیة علی العاقلة الخ در مختار[1]۔ اور والد و والدہ وغیرہ میں حکم واحد ہے

قصاص کا روکنا جبکہ مقتول کے ورثار نابالغ ہوں

**سوال** (۵) قاتل پر ثبوت کامل ہے جس کا حکم قصاص ہے لیکن ورثار مقتول سب نابالغ ہیں قاضی صاحب کا فتوی ہے کہ احدالورثار کے بلوغ تک انتظار کیا جائے کہ بالغ ہونے پر خواہ وہ معاف کردے یا قصاص لے مفتی صاحب بھی متفق ہیں۔ ہائیکورٹ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ بلوغ احدالورثار کا زمانہ تین چار سال ہے اس وقت تک انتظار کرنا مناسب نہیں، لہذا قاتل کو دائم الحبس کیا جائے۔ شامی وعالمگیری میں دو قول ملتے ہیں کہ سلطان ولی قصاص ہے یا یہ کہ احدالورثار کے بلوغ کا انتظار کیا جائے مگر ترجیح کسی کو نہیں لکھی اس صورت میں آپ کی کیا رائے ہے

**الجواب**:۔ اس بارہ میں کتب فقہ میں وہی روایات ملتی ہیں جو کہ جناب کی نظر میں گذر چکی ہیں، کسی جانب کو ترجیح نہیں لکھتے، البتہ انتظار بلوغ احدالورثار میں یہ وجہ ترجیح کی ضرور ہے کہ قاضی و حاکم کو عفو کا اختیار نہیں ہے اور احدالورثہ کو اختیار ہے اس لئے یہی راجح ہونا چاہیئے اور وہ وجہ سیاسی و تعزیری دائم الحبس کرنے کی وجہ ترجیح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ حکم قواعد شرعیہ سے علیحدہ ہے فقط

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الجنایات ۶/۵۶۹ ۔ ظفیر

[2] ولو کان الکل صغاراً قیل الاستیفاء الی السلطان وقیل ینتظر الی بلوغهم او بلوغ احدهم کذا فی محیط السرخسی (عالمگیری معوی کتاب الجنایات ۶/۳ ثالث ۲۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

قتل کرنے کی سزا | **سوال** (۶) ایک شخص نے دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھی جب مالک نے مانگا تو امین اس کو دھوکہ دے کر گھر لے گیا اور قتل کر دیا۔ اس کا مقدمہ چل رہا ہے چیف کورٹ نے پھانسی کا حکم دیا ہے وارثوں نے اپیل کر دی ہے۔ قاتل کے ورثاء کا کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ سوال میں یہ ظاہر نہیں ہوا کہ قتل کس طرح واقع ہوا تاکہ حکم شرعی معلوم ہوتا کہ قصاص کا ہے یا دیت کا۔ اور بہرحال کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ مقتول کے اولیاء اور ورثاء اگر قاتل کو معاف کر دیں تو یہ افضل ہے۔ اس کے بعد یہ ہے کہ کچھ مال لے کر صلح کر لیں عفو الولی عن القاتل افضل من الصلح والصلح افضل من القصاص الخ درمختار[1] اور قاتل کے ورثاء اگر قاتل کے بچانے میں کوشش کریں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر فی الواقع وہ قتل اس طرح واقع ہوا ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہے تو سقوط سزائے موت میں کوشش کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اور یہ بھی درمختار میں تصریح ہے یجوز السعایۃ فی القصاص لا الحد الخ[2]

قاتل کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے | **سوال** (۷) زید کی ماں و زوجہ میں اکثر نااتفاقی رہا کرتی تھی زوجہ کو آٹھ ماہ کا حمل تھا، ماں کے اشارہ سے زوجہ کو قتل کر ڈالا، لاش چاک ہونے پر بچہ نے آنکھ کھولی اور پھر فوراً مر گیا عدالت میں ناجائز طریقہ سے طبی شہادتیں اس قسم کی گذریں کہ زید کچھ خبطی و سنکی تھا۔ مگر اس کا کچھ خیال نہ کر کے عدالت سیشن جج نے پھانسی کا حکم دیا اور اپیل ہونے پر عدالت عالیہ

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الجنایات ص۵۶۷ ج۵۔ ظفیر [2] ایضاً ص۵۶۴ ج۵

Maktaba Tul Ishaat.com



ہائیکورٹ نے سزا پھانسی بحال رکھی، پھر گورنمنٹ میں زید کی کم عمری ونوجوانی وشک وخبط ظاہر کرکے معافی کی درخواست کی گئی، حکم آیا کہ سزا پھانسی منسوخ، زید ملزم کو چار سال کی سزا کافی ہے لہذا بلا گزرنے میعاد سزا قید کے وہ رہائی پاکر اپنے مکان پر واپس آگیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید شرعاً گناہ وقتل سے بری اور پاک صاف ہوگیا ہے یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ خورد ونوش ونشست وبرخاست جائز ہے یا نہیں، یا کسی طرح بری اور پاک وصاف ہوسکتا ہے یا نہیں

**الجواب:** شامی میں ہے واعلم ان توبۃ القاتل لاتکون ... بالاستغفار والندامۃ فقط بل یتوقف علی ارضاء اولیاء المقتول فان کان القتل عمداً لابد ان یمکنھم من القصاص منہ فان شاؤا قتلوہ وان شاؤا عفوا عنہ مجاناً فان عفوا عنہ کفتہ التوبۃ[1] اھ پس معلوم ہوا کہ بدون معاف کرنے اولیاء مقتول کے اور بدون توبہ و استغفار کرنے کے قاتل پاک وصاف نہیں ہوا بلکہ اس کو لازم ہے کہ مقتول کے اولیاء سے معاف کراوے اور توبہ واستغفار کرے۔ امید ہے کہ وہ بری اور پاک وصاف ہوجائیگا

---

[1] ردالمحتار کتاب الجنایات ص ۵۶۷ ج ۵

Maktaba Tul Ishaat.com



# باب دوم احکام زنا

## (زنا وغیرہ سے متعلق شرعی احکام و مسائل)

الزام زنا بغیر ثبوت ثابت نہیں ہوتا

**سوال** (۱) ایک لڑکے کے ذمہ زنا عائد ہوتا ہے کیونکہ وہ لڑکا ایک لڑکی کے پاس ایک مکان میں سوتا تھا لڑکی صبح کو روتی ہوئی اٹھی اور کہنے لگی کہ میرے ساتھ برا کام کرنا چاہتا تھا لیکن کسی نے بھی برا فعل کرتے نہیں دیکھا صرف لڑکی کے جملہ مذکور پر یقین کرتے ہیں، لڑکا کہتا ہے کہ میں نے کچھ برا فعل نہیں کیا میں نے صرف نماز کے واسطے ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تھا۔ سو تحریر فرمائیں کہ وہ شخص نماز بھی پڑھاتا ہے اس کی امامت جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں جبکہ کوئی شرعی ثبوت زنا پر نہیں[1] تو کھیر صرف

[1] ولا تقبل شہادۃ علی الزنا الا شہادۃ اربعۃ من المسلمین کذا فی شرح الوقایہ وغیرہ منہ عفی عنہ

Maktaba Tul Ishaat.com


لڑکی کے اقرار سے کسی دوسرے کو ملزم نہیں قرار دیا جا سکتا، یہ اقرار صرف لڑکی ہی کے حق میں معتبر ہے یعنی اس پر وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو شرعاً زنا پر مرتب ہو سکتے ہیں[1] اور یہاں لڑکی نے بھی زنا کا اقرار نہیں کیا، شخص اس سے بری سمجھا جاوے گا اور صرف اس وجہ سے اس کی امامت میں بھی کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر خارجی طور پر لوگوں کو اس کے فسق کا حال معلوم ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے اس سے توبہ کرا لی جاوے۔

مرد زانی کے اقرار سے زنا ثابت ہو جاتا ہے

**سوال** (۲) ایک شخص زنا کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے عورت پر سوار ہو کر وطی کیا، پھر چند ماہ بعد ایک جنگل میں وہی دونوں فاعل و مفعول زنا کرتے دیکھے گئے لوگوں نے قرآن دیکر اس سے زنا پر حلف لیا، اس نے سال، ماہ، تاریخ ساعت زنا، مکان زنا اور کالمیل فی المکحلہ کے داخل کرنے کا اقرار کیا۔ مگر زنا پر چار گواہ نہیں پائے گئے اس کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص کے ساتھ خورد و نوش جائز ہے یا نہ؟

**الجواب**:۔ اس صورت میں جبکہ شخص مذکور نے اقرار بالزنا کیا تو بقاعدہ المرء یوخذ باقرارہ اس کے حق میں اس کا اعتبار کیا جائے گا[2] یعنی جو احکام کہ شرعی شہادت موجود ہونے کی صورت میں اس پر عائد ہوتے وہ اب بھی عائد ہوں گے، البتہ یہ ضرور ہے کہ صرف اس کے حق میں معتبر ہوگا، کسی دوسرے کے حق میں نہیں، کیونکہ اقرار کو فقہاء نے

---

[1] ویثبت الزنا باقرارہ (ایضاً باب ثانی ۱۲۵/۴) ظفیر [2] ویثبت الزنا باقرارہ (عالمگیری مصری باب ثانی ۱۳۲/۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



حجۃ قاصرہ قرار دیا ہے جو صرف مقر ہی کے حق میں معتبر ہو سکتی ہے دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا فی الھدایہ وانہ ملزم لو قوع دلالتہ الاتری کیف الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعزاً باقرارہ وتلك المرأة باعترافها الخ وھو حجۃ قاصرۃ لقصور ولایۃ المقر علی غیرہ فیقصر علیہ الخ ھدایہ ربع ثالث" پس صورت مسئولہ میں جب تک کہ زانی توبہ واستغفار نہ کرے اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہ رکھنے چاہئیں، یہاں ہندوستان میں حدود شرعیہ قائم نہیں ہو سکتیں اس لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں فقط

منکوحہ سے زنا حق اللہ اور حق العباد دونوں ہے

**سوال** (۳) نکاح شدہ عورت سے زنا کرنا حق العباد ہے یا نہ اور عورت کے خاوند کا زانی سے کچھ مواخذہ ہے یا نہ؟

**الجواب**:۔ منکوحہ عورت سے زنا کرنا حق اللہ بھی ہے اور حق العباد بھی، حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں ہے۔ قال ان تزنی حلیلۃ جارك اس پر محشی لکھتے ہیں لانہ زنا وابطال حق الجوار والخیانۃ معہ فیکون اقبح۔ فقط

زانیہ کی سزا

**سوال** (۴) ایک عورت زانیہ ہے اور حاملہ ہے اب اسلامی حد کسی طرح جاری نہیں ہو سکتی اب اس کو کیا سزا دینی چاہیے اور کیا معاملہ کیا جاوے۔

ہندوستان میں حد کا اجرا

**سوال** (۵) اگر اس عورت کو بعد وضع حمل قتل

Maktaba Tul Ishaat.com



خفیہ کر دیا جاوے تو قاتل شرعاً مجرم ہوگا یا نہ

زانی سے زانیہ کا نکاح

**سوال** (۶) اگر اس عورت کا جائز طریقہ سے نکاح کر دیا جائے تو کیسا ہے۔

زنا زیادہ قبیح ہے یا سود

**سوال** (۷) زنا اور سود میں کیا نسبت ہے قبح زیادہ کس میں ہے

## الجواب:-

(۱) توبہ کراویں اور نصیحت کر دیں[1]۔

(۲) یہ جائز نہیں ہے[2]

(۳) نکاح کر دینا اچھا ہے اس میں آئندہ فتنہ کا انسداد ہے[3]

(۴) دونوں گناہ کبیرہ ہیں البتہ سود کو زنا سے بلکہ چھتیس[4] زنا سے اشد حدیث میں فرمایا گیا ہے[5] فقط۔

دار الحرب میں زانی پر کیا حد ہوگی

**سوال** (۸) زانی پر کوئی حد شرعی اس زمانہ میں لگ سکتی ہے یا نہیں اور زانی مدت حمل میں اگر اس سے نکاح کرے تو ہو سکتا ہے یا نہ۔

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۵۵ ج ۴) ظفیر [2] اس لئے کہ یہ دار الاسلام نہیں دار الحرب کے حکم میں ہے لانہ لاحد فی دار الحرب (ایضاً) ظفیر [3] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج متفق علیہ (مشکوۃ کتاب النکاح ص ۲۶۷) ظفیر [4] قال اللہ تعالیٰ لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ و ساء سبیلا (بنی اسرائیل ۴)

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:**- کچھ اس زنا میں جاری نہیں ہو سکتی[1] اور وہ حمل خواہ زید کا ہو یا نہ ہو اگر زید اس سے نکاح کرے تو اس حالت حمل میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

زنا پر کیا سزا دی جائے

**سوال** (۹) ایک شخص نے اپنی حقیقی بھانجی سے زنا کیا پنچایت کی روبرو اس لڑکی نے بیان کیا جس پر برادری نے اس کو علیحدہ کر دیا اس پر شرعاً کیا حکم لگ سکتا ہے۔

**الجواب** جبکہ گمان غالب ایسا ہی ہے وہ شخص متہم بالزنا ہے اگرچہ شرعی طور سے زنا کا ثبوت نہیں ہے کیونکہ ثبوت زنا کا شرعاً چار عادل گواہوں کی چشم دید شہادت ہوتا ہے[2]۔ اس کو یہی تنبیہ کافی ہے کہ اس کو تا ظہور صلاح و توبہ برادری سے خارج کیا جاوے کیونکہ تعزیر شرعی تو اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی۔ فقط۔

دختر کے ساتھ زنا

**سوال** (۱۰) ایک شخص نے اپنی دختر کے ساتھ زنا کیا اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اور کیا سزا ہے۔

**الجواب**:- لڑکی محرمات ابدیہ سے ہے اول تو زنا ہر ایک عورت کے حرام قطعی ہے کہ حلال سمجھنے والا اس کا کافر ہے پھر اپنی لڑکی سے زنا کرنا ہر طرح موجب معصیت و ملامت دارین ہے اور سخت روسیاہی

---

[1] لانه لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر

[2] لاتقبل الشهادة الا شهادة اربعة احرار مسلمین (عالمگیری مصری باب خامس ص ۱۵۱ ج ۲) ظفیر

[3] ان من استحل ما حرمه الله تعالیٰ علی وجه النفی لایکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا الخ قوله ظنا انه الحل اما لو اعتقده یکفر کما مر (رد المحتار کتاب الحدود ص ۲۱۲ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کی بات ہے ایسے شخص کا منھ کالا کرنا چاہیئے اور برادری کی جو کچھ سزا ہو اس کو دینی چاہیئے، شرعی سزا اور حد تو اس زمانے میں بوجہ حکومت غیر اسلامی کے جاری نہیں ہو سکتی۔[1] فقط

بلا نکاح عورت کو رکھنا

**سوال** (۱۱) بے نکاح عورت کو رکھنے والے کے لئے کیا سزا ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص مرتکب زنا کا ہے اور فاسق ہے۔[2] فقط

دارالحرب میں زانی کی سزا

**سوال** (۱۲) اس زمانہ میں زانی کو کیا سزا دی جا سکتی ہے۔

**الجواب**:- کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حدود دارالاسلام میں قائم ہو سکتی ہیں، دارالحرب میں حدود قائم نہیں ہو سکتی کما فی الدر المختار فی دارالاسلام لانہ لاحد بالزنا فی دارالحرب الخ وفی الشامی لاحد بالزنا فی دارالحرب[3] الخ پس معلوم ہوا کہ ہندوستان میں حد زنا وغیرہ قائم نہیں ہو سکتی اور جبکہ بادشاہ اسلام موجود نہیں ہے تو قانون شرعی کے جاری ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور شریعت اسلامیہ میں رجم کی عوض اور کوئی سزا تجویز نہیں کی گئی اور تعزیر میں کچھ تحدید اور تعین نہیں ہے حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ فقط۔

محارم سے نکاح کو حلال جاننے کی سزا

**سوال** (۱۳) محارم کے ساتھ نکاح کرنے اور حلال جان کر صحبت کرنے سے حد آوے گی یا نہیں۔

---

[1] لانہ لاحد فی دارالحرب (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵) ظفیر [2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن (مشکوۃ باب الکبائر ص ۱۷) [3] رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۳۵ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- اصل یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے نزدیک حدود شبہ سے بھی ساقط ہوجاتی ہیں، نفس نکاح سے حرمت مشتبہ ہوجاتی ہے اس لئے حد ساقط ہے البتہ اس کی مرتکب کو سخت تعزیر دیجاسکتی ہے[1] امام طحاویؒ نے اس مسئلہ کو مدلل بیان کیا ہے وخالفهم آخرون فی ذلك فقالوا لا يجب فی هذا حد الزنا ولكن يجب فيه التعزير والعقوبة البليغة وممن قال بذلك ابوحنيفة وسفيان الثوری الخ. شرح معانی الآثار جلد ثانی باب التزوج بالمحارم[2]۔ فقط

زانی سے تعلق رکھنا کیسا ہے

**سوال** (۱۴۴) ایک مولوی صاحب کی چچازاد بھانجی اپنے خدمت گار سے جو ان کے یہاں بچپن سے رہتا ہے ناجائز تعلق رکھتی ہے مولوی صاحب کی اس خدمت گار سے دوستی ہے۔ اس مکروہ فعل سے مولوی صاحب کو ذرا ملال نہیں بلکہ اس سے کشادہ پیشانی سے دوستی قائم ہے اس صورت میں مولوی صاحب کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب**:- اگر ان مولوی صاحب کو علم ہے کہ وہ خدمت گار زانی ہے اور مولوی صاحب کی چچیری بھانجی سے اس کا تعلق ناجائز ہے

---

[1] لا يحد ولا يعزر (درمختار) قوله الحل اما لو اعتقده يكفر كما مر قوله يعزر اى اجماعا وفی الفتح لم يجب عليه الحد عند ابی حنيفة وسفيان الثوری وزفر وان قال علمت انها حرام علی ولكن يجب الحد ويعاقب عقوبة هو اشد مما يكون من التعزير سياسة لاحد امقدرا شرعا اذا كان عالما بذلك (ردالمحتار كتاب الحدود ص ۲۱۲ ج ۳ و ص ۲۱۳ ج ۳) ظفير

[2] شرح معانی الآثار باب التزوج بالمحارم ص ؛ ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



اور شہادت شرعیہ سے زنا اور ناجائز تعلق ثابت ہے اور پھر بھی مولوی صاحب مذکور باوجود قدرت کے اس خدمت گار کو اس فعل شنیع سے نہ روکیں تو بے شک گنہگار ہوں گے ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جو خاص اس امت کا شعار اور سرمایۂ افتخار ہے ضروری سمجھ کر اس پر کاربند ہوں البتہ دوسرے مسلمانوں کو بھی یہ لازم ہے کہ بدون چار آدمیوں کی عینی شہادت کے کسی عورت یا مرد کو زنا کی تہمت نہ لگا دیں۔ ورنہ پھر وہ ماخوذ ہوں گے اور اگر اسلامی حکومت ہو تو ان کو حد قذف اسی کوڑے مارے جائیں گے[1] کما قال اللہ تعالیٰ لولا جاءوا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ہم الکاذبون[2]۔ فقط

ہمشیرہ کے ساتھ زنا کے مرتکب کی سزا

**سوال** (۱۵) ایک شخص کو اپنی ہمشیرہ حقیقی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے عبدالغنی نے بچشم خود دیکھا اور اس کو جھڑکا، اس کو دو تین آدمیوں نے سنا۔ صبح کو لڑکی سے پوچھا اس نے سب میں اقرار کیا کہ اڑھائی مہینہ سے ایسا کرتا ہے ان کے ساتھ برادری کو کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ ایک آدمی کی گواہی سے شرعاً زنا ثابت

---

[1] لا تقبل الشہادۃ علی الزنا الا شہادۃ اربعۃ احرار مسلمین ان شہد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شہد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشہادۃ ویحد الشاہد حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ج ۳ ص ۱۵۲ و ۱۵۳۔ ظفیر

[2] سورۃ النور رکوع ۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com



نہیں ہوتا۔ اور[1] عورت کا اقرار مرد کے حق میں معتبر نہیں ہے اس لئے شرعی کوئی حد ان پر نہیں لگ سکتی۔ البتہ جب کہ شبہ ہوگیا اور تہمت لگ گئی تو ان دونوں کو علیحدہ رکھا جاوے اور ایک جگہ نہ رہنے دیا جاوے[2]۔ فقط۔

منکوحہ دوسرے کے سپرد کرنا

سوال (۱۶) اللہ دتا درزی نے اپنی دختر نابالغہ فضل بیگم کا عقد مسمی حسین کے ساتھ کردیا، اور رخصتی دوسرے وقت پر ملتوی کی گئی۔ اب راجہ علی، علی شان خان نمبردار نے کچھ روپیہ رشوت میں لے کر بغیر عقد شرعی لڑکی کو پالکی میں بٹھا کر اپنے درزی مسمی فضل کے سپرد کردی کیا فضل اور فضل بیگم کا خاوند بیوی کی طرح بغیر عقد شرعی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

اس کی سزا

سوال (۱۷) علی شان کا ایسا کرنا موجب تعزیر ہے یا نہ۔

زانی سے تعلق

سوال (۱۸) علی شان کے رشتہ داروں کو اس سے تعلق قطع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے (۱۹) نابالغ منکوحہ کے باپ ایجاب اور ناکح کے باپ کے قبول کرنے سے نکاح شرعی منعقد ہوجاتا ہے یا نہیں۔

---

[1] لاتقبل الشهادة على الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمين ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لاتقبل الشهادة ويحد الشاهد حد القذف (عالمگیری مصری باب خامس ص۱۵۱ ج۲) ظفیر

[2] عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذی (مشکوة باب بیان العورات ص۲۶۹) والمعنى يكون الشيطان معهما ويهيج شهوة كل منهما حتى يلقيهما فى الزنا (حاشیہ مشکوة عن المرقاة ص۲۶۹) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ جب کہ فضل النساء نابالغہ کا نکاح شرعی طور پر اس کے باپ نے کر دیا تھا تو وہ نکاح اسی وقت لازم و نافذ ہو گیا تھا اب مسماۃ کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے اور نہ کسی کو یہ اختیار ہے کہ ناجائز طریق پر اس کو کسی اجنبی کے حوالہ کرے، لہٰذا فضل اور فضل النساء کے درمیان فوراً علیحدگی کرائی جائے اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ان سے تمام مسلمان قطع تعلق کر دیں۔ قَالَ اللہ تعالیٰ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ[1]

(۲) بے شک علی شان نے سخت گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کو اس سے میل ملاپ رکھنا جائز نہیں اور اس کے حق میں یہی تعزیر ہے

(۳) اگر علی شان توبہ نہ کرے اور منکوحہ کو اس کے شوہر کے پاس نہ پہنچائے تو تمام برادری کو اس سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ حقیقت میں اس حرام کے ارتکاب کا یہی شخص باعث ہوا ہے۔

(۴) زوجین کے عدم بلوغ کی صورت میں ان کے باپ کو ان کے نکاح کا کلی اختیار حاصل ہے پس صورت مسئولہ میں اگر لڑکا بھی نابالغ تھا تو اس کے باپ کو بھی اختیار کلی حاصل تھا۔ اور اگر بالغ تھا اور باپ نے اس کی رضا و اجازت سے نکاح کیا تھا، یا نکاح کے بعد اس نے رضامندی ظاہر کر دی تب بھی نکاح نافذ و صحیح ہو گیا۔ اب تاوقتیکہ شوہر طلاق نہ دے مسماۃ کو دوسرے نکاح کا اختیار نہیں ایسی حالت میں نکاح ثانی باطل اور بحکم زنا ہے[2] فقط

---

[1] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ لم یقل احد بجوازہ (رد المحتار باب المحرمات ص ۱۰۰ ج ۲ طبع)

[2] سورۃ الانعام ۔ ۸ [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ (رد المحتار ص ۱۰۰ ج ۲ طبع)

Maktaba Tul Ishaat.com



زنا کسی کے ساتھ جائز نہیں

**سوال** (۱۹) بھانجی کے ساتھ زنا کرنا جائز ہے یا نہیں اور نانا نانی معاون ہیں اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے

**الجواب**: حرام ہے اور جو اس کام میں زانی اور زانیہ کی مدد کرے وہ بھی فاسق و فاجر ہے ان سب سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے[۱] فقط

زنا میں چار گواہوں کی وجہ

**سوال** (۲۰) جبکہ جرم کے ثبوت میں دو کس شہادت پر مدار ہے تو زنا کے ثبوت پر اربع شہادت کیوں ضروری ہیں

**الجواب**:- زنا چونکہ سنگین جرم ہے اور اس کی سزا بھی بہت سخت اور شدید ہے یعنی زانی محصن کی سزا سنگسار ہے اور غیر محصن کو سو کوڑے لہذا حکمت حق تعالیٰ اس کو مقتضی ہوئی کہ اس کی شہادت میں بھی کچھ شدت رکھی جاوے تاکہ اشاعت فاحشہ بین المومنین میں کمی ہو[۲] فقط

مرد و عورت کا ایک بستر پر سونا زنا کے ثبوت کے لئے کافی نہیں

**سوال** (۲۱) ایک مرد اور ایک عورت جوان العمر کو باہم ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے اور ہمکنار دیکھا گیا شاہد نے اول سے آخر تک ان کو حالت مذکور پر دیکھا مگر کوئی حرکت

---

[۱] قال رجل یارسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو اللہ ندا وھو خلقك قال ثم ای قال ان تقتل ولدك خشیۃ ان یطعم معك قال ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارك فانزل اللہ تصدیقھا والذین لایدعون مع اللہ الھا آخر ولایقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولایزنون الایۃ متفق علیہ (مشکوۃ باب الکبائر ص۱۲) ارشاد ربانی ہے تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ ۲) ظفیر

[۲] یثبت الزنا بشھادۃ اربعۃ رجال فی مجلس واحد بلفظ الزنا لا بمجرد لفظ الوطی والجماع (درمختار) لان لفظ الزنا ھو الدال علی نفس الحرام (رد المحتار کتاب الحدود ص۱۲۶ ج۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



جماعی نہیں دیکھی، اس حالت میں زنا ثابت ہے یا نہیں

اس صورت میں زنا ثابت نہیں

**سوال** (۲۲) اس صورت میں فریقین پر ثبوت زنا اور حد زنا قائم ہو سکتی ہے یا نہیں

**الجواب**:- (۱) اس حالت کے دیکھنے سے زنا کا ثبوت نہیں ہوتا اگرچہ یہ فعل بھی حرام ہے[۱]

(۲) اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے اور نہ حد زنا ثابت ہے[۲]

دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا

**سوال** (۲۳) ایک شخص نے اپنی.... خوشدامن سے زنا کیا اس عورت کے لڑکے اور بھانجے دونوں نے جن کی عمر پندرہ سولہ سال ہے بچشم خود دخول کرتے ہوئے دیکھ لیا اور مجمع میں بیان کر دیا اس کے بعد عورت کے لڑکے نے اپنے اقرار سے رجوع کر لیا تو اس صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- دو شخص کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا پس وہ دونوں لڑکے اگر عاقل و بالغ و عادل بھی ہوں اور ان میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع نہ بھی کرتا تب بھی ان کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ زنا کا ثبوت چار گواہوں کی گواہی سے ہوتا ہے[۳] کما قال اللہ تعالیٰ

---

[۱] ثبت الزنا عند الحاکم بشهادة اربعة یشهدون علیه بلفظ الزنا لا بلفظ الوطء والجماع الخ وقد رأیناه ادخل کالمیل فی المکحلة (عالمگیری مصری باب ثانی ص۱۴۳ ج۲) ظفیر

[۲] ان تمکنت فیه الشبهة لا یجب الحد (عالمگیری باب رابع ص۱۴۲ ج۲) ظفیر

[۳] لا تقبل الشهادة علی الزنا الا شهادة اربعة احرار مسلمین وان شهد علی الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة ویحدون حد القذف (عالمگیری مصری ص۱۴۱ ج۲ و ص۱۵۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



لولم یاتوا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون[1] پس جبکہ شرعاً اس گواہی کا اعتبار نہیں ہے تو اس قصہ کے پیچھے نہ پڑنا چاہیئے اور اشاعت فاحشہ نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ یہ سخت گناہ ہے کہ بدون ثبوت شرعی کے اس کو زبان سے نکالا جاوے اور مشہور کیا جاوے[2]۔

زنا کا ثبوت | سوال (۲۴) اگر زید کا گمان اپنی زوجہ پر ہو کہ وہ زانی ہے مخفی طور سے زنا کراتی ہے

(۲) اگر زید نے اپنی زوجہ کو چشم خود سے زنا کرا کے آتی ہوئی دیکھ لیا ہے اور زانی کو شناخت کیا کہ وہی عمرو زانی ہے جو خفیہ طور سے غیر حاضری میں بلایا جاتا تھا، زید بھی نیز بوقت بستری کرتا ہے زوجہ کو چار ماہ کا حمل ہے تو وہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(۳) اگر زید نے عمرو کو اپنے مکان سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا رات کے وقت، ان صورت میں زنا ثابت ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ (۱ تا ۳) ایسے توہمات کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے اور جب تک چار گواہ چشم دید زنا کے نہ ہوں زنا ثابت نہیں ہوتا[3] کما قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤا علیہ باربعۃ شہداء فاذ لم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون[4] پس وہ حمل جو زید کے زوجہ کو ہے وہ شرعاً زید کا ہی سمجھا جاوے گا اور اس کا نسب زید سے ہی ثابت

---

[1] سورۃ النور رکوع ۲۔ [2] وثبت الزنا عند الحاکم ظاہرا بشہادۃ اربعۃ یشہدون علیہ بلفظ الزنا لا بلفظ الوطی او الجماع وقالوا رأیناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری باب ثانی ص۱۴۳ ج۳) [3] سورۃ النور ۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ہوگا[1] اور عورت مذکورہ کا رکھنا زید کو جائز ہے[2] اور اگر زید اس کو طلاق دے دیگا تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی لیکن طلاق دینا واجب نہیں ہے فقط

نابالغہ سے زبردستی زنا اور اس کی سزا **سوال** (۲۵) اگر کوئی شخص زبردستی عورت نابالغہ سے زنا کرے تو کیا دونوں سزا زنا کے مستحق ہوں گے یا کیا اور کیا سزا دیجاوے گی۔

(۲) اگر کوئی شخص بالغہ عورت سے زبردستی زنا کرے تو کیا دونوں سزا کے مستحق ہوں گے اور عورت پر کیا کفارہ آئے گا۔

**الجواب** (۱ و ۲) ان دونوں صورتوں میں مرد و عورت توبہ و استغفار کریں اللہ تعالیٰ گنہ معاف فرمانے والا ہے اور کوئی حد اس زمانہ میں اس ملک میں جاری نہیں ہو سکتی[3]

حاملہ من الزنا سے نکاح اور اس سے وطی **سوال** (۲۶) حبل من الزنا سے اگر غیر زانی نکاح کرے تو قبل وضع حمل وطی کرنے سے اس پر حد شرع قائم ہوگی یا نہ۔ یہاں پر قاضی شرع تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی و زانیہ کو زجراً سو دو سو جوتی وغیرہ مارنے کا حکم دے تو یہ جائز ہے یا نہ۔؟

**الجواب**:۔ اس صورت میں حد شرع نہیں ہے کیوں کہ

---

[1] الولد للفراش وللعاهر الحجر (مشکوۃ ص۲۸۳) ظفیر [2] لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ ولا علیها تسریح الفاجر الا اذا خاف ان لا یقیما حدود الله زلا باس ان یتفرقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المحرمات ج۲ ص۴۰۲) ظفیر [3] لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود ج۳ ص۱۷۵) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



نکاح کی وجہ سے شبہ پیدا ہوگیا[1]۔ اس صورت میں قاضی شرع کے سوا دوسرا شخص حد قائم نہیں کر سکتا۔

تین کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا

**سوال** (۲۷) زید کی بیوی پر تہمت زنا لگائی گئی تین آدمیوں نے گواہی دی کہ ہم نے زنا کراتے دیکھا اس صورت میں زنا ثابت ہوا یا نہیں

**الجواب**:- زید کی بیوی پر اس صورت میں شرعاً زنا ثابت نہیں ہے۔ پس پنچائت کی طرف سے زید کو کچھ سزا نہ دینی چاہیئے (ان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحد او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة: عالمگیری مصری ص۱۵۱ ج۲ ظفیر)

خویش دامن کے ساتھ زنا

**سوال** (۲۸) کوئی شخص اپنی خوش دامن کے ساتھ زنا کرے۔ داماد اور ساس نے ایک مجمع عام میں اقرار بھی کیا شہر کے لوگ دو مولوی کو لائے انھوں نے مرقومۃ الذیل سزاؤں کا فتوی دیا کہ جوتا اور کھڑم اور جھاڑو وغیرہ زانی کے گلے میں لٹکایا جاوے زانی زانیہ کو ماں کہے اور زانیہ زانی کو باپ کہے۔ زانی تبدیل مکان کرنا ہوگا۔ زانی کو ساٹھ روزے مثل کفارۂ صوم کے رکھنے ہونگے زانی اور زانیہ کے شوہر کے ساتھ مواکلت مشاربت و مجالست بند کیا جائے۔ آیا یہ سزائیں دینا کیسا ہے۔

**الجواب**:- زنا کی حد اول تو اس ملک میں جاری نہیں ہو سکتی کما فی الدر المختار والشامی لانه لا حد بالزنا فی دار الحرب[2] دوسرے یہ سزائیں جو کسی نے تجویز کیں ان میں سے کوئی سزا بھی

---

[1] لاحد لشبهة اعتقاد المحتاج الى الجماع شامی کتاب الحدود ص۱۴ ج۳ [2] ایضاً ص۱۶ ج۳ و ص۱۸۹ ج۴ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

زنا کی نہیں ہے یہ اس مجوز کی جہالت ہے شرعاً یہ سزائیں زنا کی نہیں ہیں اور ثبوت زنا چار گواہان عادل کی گواہی سے ہوتا ہے یا چار مرتبہ قاضی کے سامنے اقرار کرنے سے، چونکہ اب قاضی شرعی بھی نہیں نہ اقرار چار مجالس میں ہوا لہٰذا ثبوت زنا حسب قاعدہ شرعیہ نہیں ہے بہرحال صورت مسئولہ میں نہ زنا ثابت ہے نہ کوئی حد اس پر قائم ہو سکتی ہے قال فی الدر المختار یثبت ایضا باقرارہ اربعا فی مجالسہ الاربعۃ کلما اقر ردہ بحیث لا یراہ[۵۲] پس اگر درحقیقت اس شخص سے زنا ہوا تو توبہ کرے یہی اس کا کفارہ ہے: درخوشدامن کے ساتھ زنا کرنے سے زانی کی زوجہ اس پر حرام ابداً ہو جاتی ہے اس صورت میں اپنی زوجہ کو علیحدہ کر دے اور زانیہ کے شوہر کا کچھ قصور نہیں ہے جو اس سے متارکت کی جاوے اور اس کو سزا دی جائے۔

**زانی سے برتاؤ** سوال (۲۹) ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا برتاؤ جائز ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ اس کے ہمراہ ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جائے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی کرنی چاہیئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گنہگار ہیں (کیونکہ اس ملک میں حد جاری نہیں ہو سکتی ہے لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۰ ج ۳ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

سماعی گواہوں سے زنا ثابت نہیں ہوتا

**سوال** (۳۰) زید کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا ناجائز تعلق ایک بھنگن سے تھا۔ کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے بلکہ تمام سماعی گواہ ہیں اس صورت میں زید کے واسطے کیا سزا ہے اور اگر کوئی شخص عینی شہادت دے تو زید مذکور کے واسطے کیا سزا ہے، ایسے ثبوت کے بعد کیا دوسرے مسلمان اسی کے ساتھ خورد و نوش کر سکتے ہیں۔

**الجواب**:۔ محض سماعی باتوں سے زید پر تہمت زنا کی لگانا شرعاً درست نہیں ہے[1]۔ اور ایک دو گواہ کے عینی شہادت سے بھی زنا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ثبوت زنا کے لئے چار عادل گواہوں کی چشم دید شہادت کی ضرورت ہے جو یہ گواہی دیں کہ ہم نے عین فعل مذکور کو کالمیل فی المکحلہ دیکھا ہے کما بین فی کتب الفقہ، پس بدون ایسی شہادت کے زنا ثابت نہیں ہوتا اور زید کو زانی سمجھنا اور کہنا درست نہیں ہے[2]

بیوی کے مرنے کے بعد ساس سے زنا اور اس کا حکم

**سوال** (۳۱) زید نے بعد انتقال اپنی زوجہ کے اپنی ساس سے زنا کیا، اب شرعاً اس گناہ کی کیا سزا ہے۔

---

[1] و یثبت الزنا عند الحاکم ظاھرا بشھادۃ اربعۃ یشھدون علیہ بلفظ الزنا او بلفظ الوطء او الجماع الخ و قالوا رأینا ہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ: عالمگیری مصری ۱۴۲/۲ ) [2] لا تقبل الشھادۃ علی الزنا الا شھادۃ اربعۃ احرار مسلمین ان شھد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شھد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشھادۃ و یحد الشاھد حد القذف (عالمگیری باب خامس ۱۵۱/۲ و ۱۵۲/۲ ) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:-** قال اللہ تعالیٰ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ[1] پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے، اور استغفار کرنا چاہیئے، اس سے وہ دونوں پاک ہوجاویں گے لان التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[2]۔ اور اس ملک میں چونکہ کوئی سزا شرعی قائم نہیں ہوسکتی[3]۔ اس لئے توبہ ہی کافی ہے۔ فقط۔

**دو کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا** **سوال** (۳۲) زید کے دو بیوی ہے ہندہ وخالدہ۔ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زیر وزبر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں، اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہوگا یا نہیں۔ اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دے دے یا بلا لعان کے۔؟

**الجواب:-** زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور بوجہ دارالاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ ہوگا[4]۔ اور مہر بعد طلاق کے واجب الادا ہوگا[5]

---

[1] سورۃ الزمر۔ ۶ - [2] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص - [3] لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ۱۱۵/۴) نظیر [4] ان شہد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شہد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشہادۃ و یحد الشاہد حد القذف (عالمگیری باب خامس ۱۵۱/۲ و ۱۵۲) نظیر [5] فمن قذف بصریح الزنا فی دار الاسلام زوجتہ الحیۃ بنکاح صحیح او العفیفۃ عن فعل الزنا وتمت الخ (در مختار) قولہ فی دار الاسلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایۃ (رد المحتار باب اللعان ۲۹۳/۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



توبہ کرکے توبہ زنا کا حکم ہے | **سوال** (۳۳) زید نے کسی بھنگن یا چماری سے زنا کیا اور بعد عرصہ کے توبہ کرنی آیا بعد توبہ کے اس کو کوئی سزا یا تاوان دینا چاہیئے یا نہیں۔ اور جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ جبکہ زید نے توبہ کرلی اور اس فعل قبیح پر نادم ہوا اور استغفار کیا تو گنہ اس کا معاف ہوگیا اب اس پر کچھ سزا اور تنبیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[1]۔ فقط

زنا بالجبر اور اس کا حکم | **سوال** (۳۴) زید اپنی بڑی دختر سے مرتکب زنا بالجبر کا ہوا۔ اور چھوٹی دختر سے زنا بالجبر کی گفتگو کی اور تحقیق دونوں بیٹیوں سے محققوں کو ثابت ہوچکی ہے اور شہرت عامہ بھی ہوچکی اگرچہ شرع سے مجبور ہیں مگر چھوڑنا بھی دشوار ہے بوجہ غیرت اسلام اور شہرت عامہ کے۔

**الجواب**:۔ شرعاً اس صورت میں باقاعدہ شرعیہ ثبوت زنا مرد پر نہیں ہے اور اس ملک میں اقامت حدود بھی نہیں ہوسکتی پس شخص مذکور سے توبہ کرالی جاوے[2] کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[3] حدیث شریف میں وارد ہے۔ فقط

زنا کا ثبوت | **سوال** (۳۵) ایک مسلمان عورت ایک نصرانی کے یہاں رہتی ہے گاؤں کے مسلمان دو فریق میں ایک فریق کہتا ہے کہ یہ عورت

---

[1] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص [2] لانہ لاحد فی دارالحرب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحدود ۴/۱۹۵) [3] ظفیر [3] مشکوۃ باب الاستغفار والتوبہ ص ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



نصرانی کے ساتھ ایک پلنگ پر سوتی ہے، دوسرا فریق عورت کے بیان کی تائید و تصدیق کرتا ہے، عورت کا بیان یہ ہے کہ میں تین برس سے نصرانی کے پاس ایک پلنگ پر نہیں سوتی ہوں، کیا مسماۃ تہمت زنا سے بری ہے اور کمائی اس کی حلال ہے یا حرام، کسی کارخیر میں لگا سکتی ہے یا نہ، عورت کہتی ہے کہ میں نصرانی کے بچوں کو کھلانے اور رکھنے پر نوکر ہوں، یہ حلفیہ بیان کرتی ہے۔

**الجواب:** اس سوال کی رو سے زنا کا ثبوت نہیں ہے[1]، البتہ مسماۃ مذکورہ کو ایسے تہمت سے بچنا ضرور چاہیئے اور جبکہ ملازمت کا تعلق بیان کرتی ہے تو آمدنی اس کی حلال ہے اور کھانا اس کا جائز ہے البتہ نامحرم کے پاس ایک چارپائی پر لیٹنا اگر دو گواہوں عادل و نمازی پرہیزگار سے ثابت ہے تو فاسقہ ہوتا اس عورت کا ثابت ہے[2] جس سے اس کی آمدنی نوکری کی تو حرام نہ ہوگی مگر تنبیہ کرنا اور روکنا اس فعل سے ضروری ہے۔ فقط۔

دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہیں ہوگا

**سوال** (۳۶) زید نے کسی عورت باکرہ سے جماع کرنا چاہا لیکن عورت کے اوپر قادر نہیں ہوا بسبب کم طاقتی کے یا کسی وجہ سے یعنی دخول نہیں ہو سکا یہ زنا ہوا یا نہیں۔

**الجواب:** دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت نہ ہوگا

---

[1] والزنا موجب للحد وطؤ وهو ادخال قدر حشفة من ذكر مكلف بالغ في قبل مشتهاة خال عن ملكه وشبهة [illegible]

Maktaba Tul Ishaat.com



اور حد بھی واجب نہ ہوگی[1] اور گنہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے اور شوہر والی یا غیر شوہر والی عورت سے زنا برابر ہے یعنی معصیت کبیرہ ہونے میں دونوں برابر ہے اور شوہر والی سے زنا کرنے میں ایک دوسرا گنہ بھی ہے یعنی شوہر کی بے حرمتی کا[2]۔

زنا کرنے والے کی سزا

**سوال** (۳۷) زید نے ایک عورت سے زنا کیا اور حمل رہ گیا۔ زید خود مقر ہے، اس صورت میں زید کے لئے شرعاً کیا سزا ہے

**الجواب**:- اس صورت میں توبہ اور استغفار کافی ہے اللہ سے توبہ کریں اور آئندہ کو ایسا کام نہ کریں، اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور ورحیم ہے اور حدود اس وقت جاری نہیں ہوسکتی[3]۔

ثبوت زنا اور حکم رجم کی شرط

**سوال** (۳۸) کسی شخص کے ذمہ زنا کا ثبوت کب ہوسکتا ہے اور رجم کی کیا شرطیں ہیں صرف بے جا اتہام سے یا گواہوں کی ضرورت ہے۔

**الجواب**:- زنا کا ثبوت چار گواہوں سے جو کہ حالت زنا کو چشم دید بیان کریں ہوتا ہے[4] اور رجم کی شرائط میں سے احصان بھی ہے[5] اور

---

[1] هو قضاء الرجل شهوته محرما فی قبل المرأة الخالی عن الملکین وشبهتها وشبهة الاشتباه الخ وركنه التقاء الختانين ومواراة الحشفة لان بذلك يتحقق الايلاج والوطء (عالمگیری مصری، الباب الثانی فی الزنا ص۲۲ ج۲: ظفیر [2] ويثبت الزنا باقراره الخ (ایضاً ص۲۲ ج۲: من زنی فی دار الحرب او فی دار البغی ثم خرج الینا لایقام علیه الحد (عالمگیری باب رابع ص۱۵۰ ج۲: ظفیر [3] ويثبت الزنا عند الحاكم ظاهرا بشهادة اربعة يشهدون عليه بلفظ الزنا او بلفظ الوطء والجماع * وقالوا رأيناه ادخل كالميل فی المكحلة الخ ويثبت الزنا باقراره (عالمگیری باب ثانی ص۱۵۰ ج۲: ظفیر [4] فان قال انا محصن او شهد شهود علی احصانه (

Maktaba Tul Ishaat.com



یا شہود عدول کے محض اتہام بے جا سے زنا کا ثبوت نہیں ہوتا بلکہ تہمت لگانے والے پر حد قذف جاری ہوتی ہے اور ملک ہندوستان میں حدود و رجم وغیرہ نہیں ہو سکتا۔

زانیہ کو جان سے مار ڈالنے میں اخروی سزا

**سوال** (۳۹) زید کو کسی طریقہ سے یقین ہو گیا کہ میری فلانی محرمہ نے زنا کیا ہے زید نے اس کو کسی طریقہ سے جان سے ماردی تو زید سے آخرت میں مواخذہ ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ زید پر اس صورت میں مواخذۂ اخروی ہوگا قال اللہ تعالیٰ لَوْلَا جَاءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ[1]

زانیہ بہن کا قاتل اور اسکی اخروی سزا

**سوال** (۴۰) زید نے اپنی اخت کو اپنی آنکھ سے زنا کراتے دیکھا یا اخت نے خود زید سے کہا کہ میں نے زنا کیا ہے زید نے اپنی اخت کو جان سے ماردی تو زید سے مواخذہ اخروی ہوگا یا نہیں۔

**الجواب** ہوگا[2]

زانیہ بیوی کا مار ڈالنا کیسا ہے

**سوال** (۴۱) ایک شخص کی بیوی نے اپنے خاوند سے مختلف مجالس میں متعدد مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے زنا کرایا ہے خاوند نے شریعت کے اس مسئلہ کو کہ اگر کوئی تین مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو شریعت اس کو مار دینے کا حکم کرتی ہے اپنا موید سمجھ کر عورت کو زہر

---

[1] سورۃ النور رکوع ۲۔ [2] ولعد ما تعمل ضربہ لسلاح او ما جری مجری السلاح کالمعد دالخ وموجب ذلک اما نوعان قولہ تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الایۃ والقود بقولہ تعالیٰ کتب علیکم القصاص فی القتلی زھنتا عتاب لکتاب پیدہ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

دے دیا اور وہ مرگئی اب شرعاً کیا حکم ہے گر خاوند مجرم ہے تو نجات کی کیا صورت ہے۔

**الجواب**:۔ یہ مسئلہ اس نے غلط سمجھا کہ تین مرتبہ زنا کا اقرار کرنے والے کو مار ڈالنا چاہیئے[1] اور یہ بھی غلط سمجھا کہ حدود و قصاص کو ہر ایک شخص جاری کرسکتا ہے[2] لہٰذا اس زہر دینے اور مار ڈالنے سے وہ عاصی و فاسق اور مرتکب کبیرہ کا ہے، اب علاج اس کا سوائے توبہ و استغفار کے اور مرحومہ کیلئے دعاء مغفرت و ایصال ثواب کے کیا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرماوے اور مرحومہ کو ثواب اس قدر عطا فرماوے کہ وہ خوش ہوجاوے اور اپنے شوہر مجرم کا قصور معاف کردے (اگر یہ جرم دارالاسلام میں شوہر کرتا تو قصاص میں وہ قتل کیا جاتا[3]۔ ظفیر)

**کسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا**

**سوال** (۴۲) زید کی عورت ہندہ سے عمر نے زنا کیا۔ یہ گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے بخش دے گا یا زید سے معاف کرانا ہوگا۔

**الجواب**:۔ حدیث شریف میں کبائر کے بیان میں وارد ہے قال ثم ای قال ان ترنی حلیلة جارك فانزل الله تصدیقها والذین لا یدعون مع الله الها آخر الی ولا یزنون، پس معلوم ہوا

---

[1] زانی و زانیہ شادی شدہ کی شرعی سزا سنگسار کرنا ہے مگر یہ دارالاسلام میں ہے دارالحرب جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں یہ سزا جاری نہیں ہوتی ہے، فان قال انا احصن او یشهد الشهود علی احصانه الخ یجب رجمه (عالمگیری ص۱۴۲ ج۲) ظفیر

[2] یہ سزا صرف سلطان یا اسکا مقرر کردہ نائب و قاضی کرسکتا ہے شوہر سخت گنہگار ہو ومن یقتل مؤمنا متعمدا الخ (پ۵ الآیۃ ۹۳ سورۃ النساء ۴) ظفیر [3] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب الحدود

Maktaba Tul Ishaat.com



کہ زنا کسی عورت سے خواہ وہ کسی کی منکوحہ ہو یا نہ ہو کبائر میں سے ہے جیسا کہ آیت ولایزنون سے ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ منکوحہ غیر سے اور علیہ جار سے اور بھی زیادہ قبیح ہے، الحاصل توبہ اور ندامت واستغفار کرے اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا ہے اور غفور رحیم ہیں منکوحہ کے شوہر پر اس کو ظاہر نہ کرے اور اس کی جو کچھ خیانت ہوئی ہے کہ اس کی منکوحہ سے زنا کیا اور اس کی بے حرمتی کی اس سے بالاجمال معاف کرا لیوے کہ جو کچھ میں نے خیانت و بے حرمتی کی ہو اس کو معاف کردو وغیرہ اور اس میں بھی کچھ خوف فتنہ کا ہو تو یہ بھی نہ کہے صرف توبہ اللہ تعالیٰ سے کرے کہ درحقیقت زنا حقوق اللہ سے ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے وفی روضۃ العلماء الزانی اذا تاب تاب اللہ علیہ الخ ۱۹۵ وصاحب القنیۃ اذا تاب لم یتب اللہ علیہ حتی یرضی عنہ خصمہا الخ

زانی باپ کا قتل اور اس کا حکم

**سوال** (۴۳) زید اپنی خوشدامن سے زنا کا مرتکب ہوا۔ اس کا والد بکر مانع ہوا تو زید نے عمداً ناحق اپنے والد کو قتل کر دیا، لہٰذا زید زانی توبہ استغفار سے لوگوں سے برتاؤ کر سکتا ہے یا کوئی اور صورت توبہ کی ہے۔

**الجواب**:- زید کو توبہ استغفار بھی کرنا چاہیے اور جو ورثہ باپ کے علاوہ اس قاتل کے ہیں کہ ان کو قصاص لینے کا حق ہے ان سے بھی معافی چاہے[1] اور باپ مقتول کیلئے دعاء مغفرت وایصال ثواب کرے

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل متعمداً دفع الی اولیاء المقتول فان شاء وا قتلوہ وان شاء وا اخذوا الدیۃ رواہ الترمذی (مشکوۃ کتاب القصاص) اگر وارثان مقتول قصاص نہ لینا چاہیں تو وہ قصاص میں قتل کیا جاتا ارشاد ربانی ع کتب علیکم القصاص فی القتلی الخ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



زانیہ سے پیدا ہوا اسکے ساتھ معاملہ

**سوال** (۴۴) جو شخص اجنبیہ عورت سے زنا کرے اور بچہ پیدا ہو اس کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

**الجواب:** وہ شخص جو ایسا فعل علانیہ کرتا ہے فاسق و بدکار ہے توبہ کرے ورنہ مسلمان اس کو چھوڑ دیں اور اس سے قطع تعلق کریں اور اگر علانیہ یہ فعل نہیں ہے تاہم موضع تہمت سے احتراز لازم ہے[۱]

زنا کا کفارہ ہے یا نہیں

**سوال** (۴۵) اگر کوئی شخص بازاری عورت سے زنا کرے اور بوجہ قانون انگریزی کے حد شرعی زانی پر قائم نہیں ہو سکتی تو بجائے حد کے کوئی کفارہ دے کر یہ بری ہو سکتا ہے اور کفارہ کیا ہے اور مسلمانان کو زانی سے تعلقات رکھنی کسی صورت میں جائز ہیں یا نہیں۔

**الجواب:** اس گناہ کا کفارہ توبہ و استغفار اور آئندہ کو احتراز کرنا ہے اور جب کہ وہ توبہ کرلے تو اس سے تعلقات رکھنا روا ہے[۲]

زنا کرنے کے بعد توبہ کرنا

**سوال** (۴۶) اگر کوئی شخص زنا یا کسی گناہ کا مرتکب ہوا، اور پھر پورے اخلاص سے توبہ کرے تو توبہ اس کی قبول ہو گی یا نہیں۔

---

[۱] زانی زانیہ کی سزا اسلام میں اگر شادی شدہ ہے تو سنگسار کرنا ہے اور غیر شادی شدہ ہے تو سو کوڑے مارنا، مگر ہندوستان دارالاسلام کے حکم میں نہیں ہے اس لئے یہ سزا یہاں جاری نہیں ہو سکتی ہے اذا وجب الحد وکان الزانی محصنا رجمہ بالحجارۃ حتی یموت الخ وان کان غیر محصن فحدہ مائۃ جلدۃ ان کان حرا (عالمگیری مصری باب ثالث ص۱۴۵ و ۱۴۶ ج۲) ظفیر

[۲] ہندوستان میں حدود شرعی جاری نہیں ہو سکتی ہے اسلئے توبہ و استغفار کے سوا کوئی صورت نہیں۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- توبہ اس کی قبول ہو گی[1]

اقرار زنا کے بعد گواہوں کی ضرورت نہیں ہے

**سوال** (۴۷) اگر زانی زنا کا اقرار کرے اور لڑکا ولد الحرام پیدا ہو جائے تو گواہوں کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(۲) زانی کی حد زانی کی کیا حد ہے۔

**الجواب**:- گواہوں کی ضرورت نہیں ہے[2]

(۲) حد شرعی اس وقت میں جاری نہیں ہو سکتی ہے[3]۔ ویسے قوم کی طرف سے جو کچھ ان کو تنبیہ ہو سکے کی جاوے ان کو برادری سے خارج رکھا جاوے جب تک کہ وہ توبہ کرے۔

زنا کا شک کرنا درست نہیں

**سوال** (۴۸) زید چند لوگوں کو جمع کر کے بیان کیا کہ مجھے بکر کی نسبت اپنی زوجہ کے ساتھ زنا کرنے کا شک ہے جو بکر کے دیرینہ مخالف ہیں شرعی شہادت زنا کی دیتے ہیں اس صورت میں بکر کو زانی ٹھہرانا کیسا ہے۔ اور زید نے اس کے بعد تین دن زوجہ کو اپنے پاس رکھ کر لوگوں کی فہمائش پر علیحدگی کی اور زید پر اور زوجہ پر کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- اس صورت میں بکر پر زنا کا الزام لگانا محض

---

[1] حدیث نبوی ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوۃ ص۲۰) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله علیه متفق علیه (مشکوۃ باب الاستغفار والتوبة ص۲۰۳) [2] ویثبت الزنا باقراره۔ (عالمگیری مصری باب ثانی پ۲ ص۱۴۳) ظفیر [3] کیونکہ یہاں اسلامی حکومت نہیں ہے حدود کے اجراء کیلئے دار الاسلام ہونا شرط ہے فی دار الاسلام لانه لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدود پ۳ ص۱۹۵)

Maktaba Tul Ishaat.com



سننے پر گنہ کبیرہ ہے اس سے بکر زنا کار قرار نہیں پا سکتا[1] اس پر جھوٹی تہمت لگانے والے عاصی وفاسق ہیں زید بھی عاصی و فاسق ہے توبہ کرے اور زید کی زوجہ پر بھی الزام ثابت نہیں ہے، پس اگر زید نے اس کو طلاق نہیں دی تو بدستور زید کی زوجہ ہے اس کو رکھنا چاہیئے۔

---

[1] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاھرا بشھادۃ اربعۃ یشھدون علیہ بلفظ الزنا الخ ویقالوا رأیناہ ادخل کالمیل فی المکحلۃ (عالمگیری مصری ص۱۴۲ ج۲) ان شھد علی الزنا اقل من اربعۃ بان شھد واحد او اثنان او ثلاثۃ لا تقبل الشھادۃ ویحد الشاھد حد القذف عند علمائنا (عالمگیری مصری باب خامس ص۱۵۱ ج۲ و ص۱۵۳ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com


# باب سوم

# سرقہ

## (چوری وغیرہ سے متعلق احکام ومسائل)

ایک شخص نے دوسرے کی چیز چرا کر تیسرے کو دی جس سے وہ ہلاک ہو گئی ضمان کس پر ہے

**سوال (۱)** زید نے عمر کے کہنے سے کسی کی چیز چرا کر بکر کو دی اور بکر سے ہلاک ہو گئی اس چیز کا ضامن کون ہو گا۔

**الجواب:۔** اس چیز کا ضامن بکر ہو گا اور بکر چور سے یعنی زید سے رجوع کریگا کما فی الدر المختار وفیہ لو استھلکہ المشتری منہ والموھوب لہ فللمالک تضمینہ وفی رد المحتار المعروف بالشامی قولہ: والموھوب لہ فللمالک تضمینہ: ای تضمین المشتری او الموھوب لہ ثم یرجع المشتری علی السارق بالثمن لا بالقیمۃ تاتارخانیہ عن المحیط وفیھا عن شرح الطحاوی لو قطع ثم استھلکہ غیرہ کان

Maktaba Tul Ishaat.com



للمسروق منه ان يضمنه قيمته[1] شامی ص۲۱ ج۴.

خودرو جنگل سے لکڑی چرانا کیسا ہے؟ **سوال** (۲) جو جنگل خود سرکار کی ملک ہیں جیسے پہاڑ وغیرہ ایسے جنگل کی خودرو لکڑی وغیرہ چوری سے کاٹنی درست ہے یا نہ۔

**الجواب**:- احتیاط ترک میں ہے

نگران باغ بغیر اجازت مالک کے جو چیز دے وہ جائز نہیں۔ **سوال** (۳) جو مالی سرکاری یا امیروں کے باغوں میں رہتے ہیں اگر وہ اپنی طرف سے کسی کو کچھ ترکاری یا کوئی پودہ دیویں تو درست ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- یہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ محافظ ہے مالک نہیں)

صرف شبہ کی بنیاد پر ضمان لینا درست نہیں **سوال** (۴) زید کے کچھ روپے چوری ہو گئے زید نے عمرو پر شبہ کیا اور زید کا ظن غالب عمرو پر ہے اور عمرو انکار کرتا ہے اور زید کو عمرو کی قسم پر اعتبار نہیں ہے اگر زید عمرو سے روپیہ لے لے تو جائز ہے یا نہیں اور زید کو گناہ حق العباد کا ہوگا یا حق اللہ کا یا کچھ نہیں۔

**الجواب**:- زید کو عمرو سے ضمان لینا درست نہیں ہے اور اگر زید نے اپنے گمان کے موافق عمرو سے ضمان لیلی اور فی الحقیقت عمرو نے چوری نہ کی تھی تو زید عنداللہ ماخوذ ہوگا اور حق العباد اس کے ذمہ رہیگا[2]

چور سے ضمان لینا **سوال** (۵) زید نے خالد کی بکری چوری کرکے تلف کردی خالد نے بکری کی قیمت بنرخ گراں زید سے لے کر بکری کے دعوے سے

---

[1] رد المحتار باب کیفیۃ القطع واثباتہ ص۲۹۱ ج۳ - ظفیر [2] السرقۃ انما تظہر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار (عالمگیری معروف کتاب السرقۃ ص۱۵۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



دست بردار ہوگیا مگر سرکار نے زید کو نہیں چھوڑا جیل میں ڈالدیا یا جیل ہونے کی تقدیر پر مذکورہ بکری کی قیمت خالد کیلئے شرعاً جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:- جائز ہے کیونکہ جیل میں جانا حد شرعی نہیں ہے جو یہ خیال کیا جاوے کہ ضمان ساقط ہونی چاہیئے۔ شامی میں ہے لان انتفاء الضمان انما ھو لسبب القطع[1] یعنی فاعل چونکہ سارق کا قطع ید نہیں ہوا جو کہ حد شرعی ہے تو ضمان کا لینا جائز ہے۔ فقط۔

قبر کی چادروں کا چوری کرنا اور اس کی ملکیت

**سوال** (۲) قبور اولیاء پر ملک پنجاب میں عموماً غلاف قیمتی اور جھاڑ وغیرہ ڈالے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ قبور بیت مقفل میں ہوتی ہیں ورنہ خانقاہ اس مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ مال ورثہ کا مملوک ہے یا نہیں اگر کوئی شخص اجنبی غلاف چرا کر اپنے استعمال میں لاوے تو حلال ہے یا نہیں، زید اس قبر سے جو مقفل محرز ہے اتنی قدر غلاف خفیۃً اٹھا کر بھاگ جاتا ہے جن کی قیمت نصاب سرقہ تک ہوجاوے تو یہ شخص بعد ثبوت کے مستحق حد سرقہ کا ہے یا نہیں

**الجواب** مالک ان اشیاء غلاف وغیرہ کا وہ ہے جس نے وہ غلاف وغیرہ ڈالا اور رکھا ہے اور چرانا ان اشیاء کا کسی کو جائز نہیں ہے لیکن ان اشیاء کی چوری سے حد سرقہ واجب نہیں ہوتے ہیں[2]

---

[1] ردالمحتار باب کیفیۃ القطع ص ۲۰۲ ج ۳ [2] ولو سرق من القبر دراھم او دنانیر او شیئا غیر الکفن ویقطع بالاجماع اختلفت الخ رحمھم اللہ تعالیٰ فیما اذا کان القبر فی بیت مقفل والصحیح انہ لا یقطع سواء ہتک الکفن او سرق ما حولہ لعدم الحرز وکذا لو سرق الکفن الذی تبوت فی نقلہ لا یقطع علی المفتی بہ کذا فی محیط

Maktaba Tul Ishaat.com



کذا فی المختار میں ہے وکذا السرقۃ من بیت فیہ قبر او میت فتاولہ بزیارۃ القبر الخ[1]

قبر کے غلاف کے استعمال کو جائز سمجھنا اور اس کی تاویل کرنا

**سوال** (۷): اگر زید عالم صورت اولیٰ میں قبور سے غلاف وغیرہ اٹھا کر استعمال کرنا جائز اور حلال سمجھے اور حلت میں یہ تاویل پیش کرے کہ ورثہ اہل قبور تضیع مال کے مرتکب ہیں، لہٰذا ایسے مال کو خفیہ اٹھا کر استعمال کرنا ہر ایک مسلم کو جائز ہے۔

**الجواب**:۔ یہ تاویل اس کی غلط ہے اور چرانا ان اشیاء کا درست نہیں ہے اور استعمال کرنا درست نہیں ہے[2]

چوری کا اقرار اور دوسرے کیلئے اسکی گواہی

**سوال** (۸) چار شخصوں نے مل کر چوری کی ان میں سے دو شخص اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور باقی ساتھیوں پر گواہی دیتے ہیں یہ گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اقرار کرنے والوں کا اقرار اپنی نفس پر معتبر ہے اور گواہی ایسے لوگوں کی معتبر نہیں ہے[3]

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب السرقۃ ج۳ ص۲۵۰ ۔ ظفیر [2] وبنش بقبور ولو کان القبر فی بیت مقفل فی الاصح او کان الثوب غیر الکفن وکذا لو سرق من بیت فیہ قبر او میت لتاولہ زیارۃ القبر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب السرقۃ ج۳ ص۲۵۰) حد نہیں ہے لیکن چوری بہرحال چوری ہے تعبیر چوری سے کی گئی ہے ظفیر [3] السرقۃ انما تظہر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار الخ فاقر السارق - فالقاضی لا یحتاج السوال عن المسروق (عالمگیری مصری کتاب السرقۃ ج۲ ص۱۷۱) اور گواہ کیلئے شرط ہے کہ وہ عادل ہوں اسلئے کہ اسکی گواہی دوسروں کے حق میں معتبر نہیں کیونکہ چوری کی وجہ سے وہ فاسق کے حکم میں ہوگیا۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



چوری کا روپیہ خفیہ طور پر مالک کو پہونچا دے تو چور بری ہو جائے گا

**سوال** (۹) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا بعد چند روز کے اسے ندامت ہوئی اور خیال ہوا کہ اب اس کا روپیہ کسی طرح سے اس کے یہاں پہنچا دینا چاہیئے اگر یہ سارق اتنی رقم اصل مالک کے یہاں کسی طرح سے پہونچا دیوے اور اس کو خبر نہ ہو تو یہ بری الذمہ ہو جائے گا یا نہ۔

**الجواب**:- کسی طریق سے بھی اگر روپیہ اس کے پاس پہونچا دیوے گا تو مواخذہ سے بری ہو جائے گا، خبر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے[1]

چوری کے روپے سے تجارت کی تھی نقصان ہوا اب بقیہ روپیہ واپس کرے یا پورا دیوے

**سوال** (۱۰) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چرایا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اس میں اس کو نقصان ہوا تو سارق کل روپیہ اصل مالک کو واپس کرے یا نقصان کے بعد جو روپیہ بچا ہے وہ دیگا۔

**الجواب**:- کل روپیہ مسروقہ دینا چاہیئے۔

چوری کے روپیہ سے نفع ہوا اسکا مالک کون ہے

**سوال** (۱۱) ایک شخص نے کسی کا روپیہ چوری کیا اور اس روپیہ مسروقہ سے تجارت کی اور نفع ہوا تو اس منافع کا مالک کون ہوگا اور صدقہ کرنا نفع کا واجب ہے یا مستحب۔

---

[1] وترد العین لو قائمۃ وان باعھا ودھبھا لبقائھا علی ملک مالکھا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب کیفیۃ القطع ص۲۹۱ ج۳) ویبرأ بردھا ولو بغیر علم المالک فی البزازیۃ غصب دراھم من کیسہ ثم ردھا فیہ بلا علمہ برئ وکذا لو سلمہ الیہ بجھۃ اخری کھبۃ او ایداع او شراء وکذا لو اطعمہ فاکلہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الغصب ص۱۵۱ ج۵) ظفیر

[1] وترد العین لو قائمۃ الخ لبقائھا علی ملک مالکھا (ایضاً) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



الجواب :- نفع کا مالک سارق ہے اور صدقہ کرنا اس کا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

چور کا مالک سے اجمالی معاف کرانا کافی ہے یا نہیں

سوال (۱۲) زید نے بکر کی معیت میں رہ کر چند اشیاء مملوکہ بکر کی چرالی تھی، ان اشیاء مسروقہ میں سے کچھ اشیاء موجود ہیں اور کچھ ہلاک ہوگئی ہیں، زید کا یہ ارادہ ہے کہ حق العبد بخشوائے اور یہ بار اس کے گردن پر نہ رہے جس پر اگر زید ظاہر طور سے بکر سے اپنے فعل اور اشیاء مسروقہ کی تفصیل کرے اور معافی لے تو باعث بے اعتباری اور سخت شرمساری زید کا ہے کیا اگر زید بکر سے یہ کہے کہ تو مجھے فی سبیل اللہ سب حقوق اپنے جلی و خفی جو تیرے مجھ پر ہوں یا کوئی چیز تیری بلا اجازت میں نے اٹھالی ہو تو معاف کردے اور بکر بھی راضی ہوجاوے تو اس اجمال سے سرقہ کا گناہ معاف ہوجاتا ہے یا نہیں اور اس وقت جو اشیاء مسروقہ میں سے زید کے پاس موجود ہیں وہ اس پر درست ہوجاتی ہیں یا نہیں۔

الجواب :- زید کے ذمہ ضروری ہے کہ جو اشیاء مسروقہ بکر کی اس کے پاس موجود ہیں وہ بکر کو واپس کردے اور جو ہلاک ہوگئی ان کو معاف کراوے یا ضمان دیوے باقی مجملاً معاف کرانا جو سوال میں مذکور ہے اس میں تفصیل ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے ثم ھل یکفیہ ان یقول علی دین فاجعلنی فی حل ام لابد ان یعین مقدارہ ففی النوازل رجل لہ علی آخر دین وھو لا یعلم بجمیع ذلک فقال لہ المدیون ابرئنی مما لک علیّ فقال الدائن ابرأتک قال نصیر رضی اللہ عنہ لا یبرأ الا عن مقدار ما یتوھو ای یظن انہ علیہ وقال محمد

Maktaba Tul Ishaat.com



بن سلمۃ یبرأ عن الکل قال الفقیہ ابواللیث حکم القضاء ما قالہ وحکم الآخرۃ ما قالہ نصیرا[1] الخ امام ابواللیث کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ قضاءً تمام حقوق ساقط ہیں اور دیانۃً یعنی عنداللہ وبحکم اخروی صرف وہی ساقط ہوئے جن کا دائن کو علم ہے اور بہرحال جو اشیاء موجود ہیں ان کو واپس کرنا ضروری ہے یا صاف طور سے ہبہ کرانا لازم ہے کہ فلاں فلاں اشیاء تیری میرے پاس موجود ہیں وہ مجھکو ہبہ کردے کیونکہ جو تفصیل اوپر مذکور ہے وہ دیون میں ہے نہ اعیان موجودہ میں، فقط۔

نصاب سے کم مال مسروقہ کی ہلاکت پر ضمان لازم ہے

**سوال** (۱۳) مال مسروقہ جس میں قطع ید نہیں ہے اس کے ہلاک اور استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہیں تو اگرچہ سرقہ گواہوں یا اقرار سے ثابت ہو اور جب اس زمانہ میں حکم کو قطع ید کا حکم نہیں تو ایسی صورت میں مال مسروقہ جو کہ لائق قطع ید ہے اس کے ہلاک یا استہلاک سے سارق مال کا ضامن ہے یا نہ اگر سرقہ کا ثبوت گواہوں سے ہو یا اقرار سے۔

**الجواب**:۔ شامی نے کتاب الغصب میں صاحب فتح القدیر سے نقل کیا ہے قولہ وفیہ لابن الکمال کلاما الخ حاصلہ ان السرقۃ داخلۃ باعتبار اصلھا فی الغصب الا ان فیھا خصوصیۃ ادخلتھا فی الحدود فلا ینافی دخولھا باعتبار اصلھا فی الغصب الخ ص ۱۱۴ ج ۵ شامی وفی کتاب السرقۃ من الدر المختار وصح رجوعہ عن اقرارہ بھا وان ضمن المال الخ لاقرارہ علی نفسہ۔ قولہ لاقرارہ علی نفسہ علۃ

---

[1] شرح فقہ اکبر [2] ردالمحتار کتاب الغصب ص ۱۵۶ ج ۵ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

للزوم الجان فی المسئلتین الخ[1] ان عبارات سے واضح ہوا کہ مال مسروقہ جس میں قطع ید نہیں ہے یا بوجہ عدم وجود شرائط قطع کے قطع ید نہیں ہوسکتا اس کی ضمان بصورت ہلاک واستہلاک لازم ہے

عورت کی چوری کے شبہ میں اسکا مال لینا درست نہیں

**سوال** (۱۴) ایک شخص کی والدہ کو اس کی زوجہ پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ گھر کی چیزیں جنس وغیرہ لے کر فروخت کرتی ہے بلکہ اس شخص کی والدہ نے اپنے لڑکے کو کئی دفعہ دکھلا دیا کہ یہ چیزیں نکالی ہوئی ہیں اور لڑکے کو بھی یقین ہوا کہ یہ چیز تھوڑی ضرور نکلی ہوئی ہے مگر کسی نے آج تک دیکھا نہیں نہ چیز نکالتے ہوئے نہ فروخت کرتے ہوئے، شخص مذکور کی زوجہ کا کچھ روپیہ رکھا ہوا تھا اس شخص نے اپنی والدہ کے کہنے سے وہ روپیہ خود لے لیا اس روپیہ کا مالک کون ہوگا اور اس عورت کی چوری کے بارے میں کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- چوری کے ثبوت کی دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ یا وہ عورت خود اقرار کرے یا دو گواہ عادل گواہی چوری کی دیویں۔ بدون اس کے ثبوت چوری کا نہیں ہوسکتا، پس وہ روپیہ جو عورت کا رکھا ہوا ہے شوہر کو اس کا اٹھا لینا اور رکھ لینا درست نہیں ہے، وہ روپیہ عورت کو دیدینا چاہیئے۔ فقط۔

اقرار کرنے کے بعد چور کا پھر رجوع کرنا

**سوال** (۱۵) از تودہ گندم غیر پیمانہ شدہ قدرے گندم دزدیدہ شد و رخت دانہا تا بخانہ یکے رسید چوں او را تہمت بدزدی دادند گفت کہ بے شک من دزدیدہ ام ولیکن فی الحال کدام امیر

---

[1] ردالمحتار کتاب السرقۃ ج۳ ص۲۶۱۔ نظیر [2] انما السرقۃ تظہر باحد الامرین اما بالبینۃ او بالاقرار (عالمگیری مصری کتاب السرقۃ ج۲ ص۱۴۱) نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

وحاکم را نگویند آن قدر که دزدیده ام شما را ادا خواہم کرد، پس از چند روز منکر از اقرار و ریخت دانہا تا بخانہ خود گردید، اکنوں دو گواہ نزد مدعی بر ریختن دانہا تا بخانہ مدعا علیہ و دو گواہ دیگر بر اقرار مدعی علیہ ہستند و بر فعل سرقہ ہیچ گواہ نیست پس ہمیں گواہان سرقہ ثابت خواہد شد یا نہ۔ اگر ثابت شود پس انداز مجہول است بچہ قدر ضمانت بر او لازم گردد۔

**الجواب**:۔ قال فی الدر المختار و صح رجوعہ عن اقرارہ بہا وان ضمن المال[1]۔ اس عبارت درمختار اور اس پر شامی نے جو کچھ لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقرار کرنے کے بعد رجوع کرنے اور انکار کرنے سے قطع ید ساقط ہو جاتا ہے لیکن مال کی ضمان لازم ہے، پس جو مقدار سارق بیان کرے بصورت نہ معلوم ہونے مقدار کے اس کے ذمہ وہی لازم ہے۔

**قیمت کفن میں سے چوری کرنا** **سوال** (۱۶) ایک شخص نے کفن میں سے دام چرائے پھر ظاہر ہو گیا اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ وہ دام جو اس نے چرائے مالکان کفن یعنی اہل میت کو جنہوں نے کفن دیا ہو واپس کرے یا ان سے معاف کرالیوے اس گناہ سے پاک ہو جاوے گا۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب السرقہ ج ۳ ص ۲۶۱۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



# باب چہارم

# حد شرب

## شراب وغیرہ پینے کی سزا اور اسکے متعلق احکام و مسائل

شرابی کی سزا کا ثبوت

**سوال** (۱) شارب الخمر کیلئے اسی کوڑے کا حکم کون سی حدیث سے مستفاد ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں تو نعال اور کھجوروں کی شاخوں کی سزا دی گئی ہے جیسا کہ عبداللہ بن جندبؓ کی حدیث میں مصرح موجود ہے۔

**الجواب**:- دلیل اس کوڑے کی اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے اور فتح القدیر میں اس کی پوری بحث کی ہے اور احادیث اور آثار سے ثابت کیا ہے فلیراجع منہ[1]۔

---

[1] وحد الخمر والسکر فی الحر ثمانون سوطا باجماع الصحابة یفرق علی بدنه کما فی حد الزنا (هدایه) لایجزی ضرب شارب الخمر وکذا غیره ممن وجب علیه الحد بالنعال وان کانوا یفعلون فی العهد النبوی بالنعال والعصا والایدی لانعقاد الاجماع من الصحابة ومن بعدهم علی ترکه (حاشیه هدایه پنجم باب حد الشرب) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



شرابی کو کیا سزا دی جائے | **سوال** (۲) تین لوگوں نے بظاہر شراب پی ہے ان کے لئے کیا سزا ہونی چاہیئے۔

**الجواب**:- اگر دو عادل گواہوں سے کسی شخص کا شراب پینا ثابت ہو جاوے تو شریعت میں اس کی سزا اسّی کوڑے ہیں[1]۔ مگر یہ سزا حکومت اسلامی ہونے کی صورت میں حاکم اسلام یعنی قاضی جاری کر سکتا ہے اور اب چونکہ حکومت اسلامی نہیں ہے تو یہ حد بھی جاری نہ ہوگی[2] لہٰذا ان لوگوں کو تنبیہ برادری کے طریقے سے کی جاوے یعنی اول ان سے توبہ کرائی جاوے اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات برادرانہ منقطع کرائے جاویں۔ فقط

غیبت سود خوری کی سزا کیا ہے | **سوال** (۳) غیبت۔ لواطت۔ سود خوری۔ شراب نوشی، جوا کیلئے شریعت میں کوئی حد مقرر ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی کراوے اور توبہ کریں اور لواطت میں اگر دار الاسلام ہو تو تعزیر ہے[3]، اور

---

[1] ولا یثبت الشرب بما ای بالرائحۃ بل بشہادۃ رجلین او اقرارہ مرۃ صاحیا ثمانین سوطا للحر وفرق علی بدنہ کحد الزنا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود باب حد الشرب ص۲۲۶ ج۳ و ص۲۲۷ ج۳ ظفیر

[2] فی دار الاسلام لانہ لاحد بالزنی فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳ ظفیر

[3] ولا یحد بوطء بہیمۃ بل یعزر وتذبح ثم تحرق ویکرہ الانتفاع بہا حیۃ ومیتۃ او بوطء دبر وقالا او فعل بالاجانب حد وان فی عبدہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعا بل یعزر الخ وفی الفتح یعزر ویحبس حتی یموت او یتوب (درمختار) قولہ او بوطء دبر اطلقہ فشمل دبر الصبی والزوجۃ (رد محتار کتاب الحدود مطلب فی حد اللوطی ص۱۹۵ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

سود خواری میں سود کا واپس کرنا اور توبہ کرنا بھی کفارہ ہے۔ فقط۔

شرابی سے تعلقات

**سوال** (۴) ایک شخص مسلمان شراب پیتا ہے مسلمانوں کو اس سے برتاؤ کرنا کیسا ہے۔

**الجواب**:۔ ایسے شخص سے ملنا جلنا اور تعلقات رکھنا درست ہے۔[1]

شرابیوں کے حاکموں کی کیا سزا ہے

**سوال** (۵) ایک شخص عرصہ پندرہ سولہ سال سے شراب پیتا ہے اور باوجود فہمائش کے باز نہیں آتا آخر مسلمانوں نے متفق ہو کر اس کو مسلمانوں کی جماعت سے خارج کر دیا، چھ سات آدمی اس کے طرفدار ہیں، اب لوگ کہتے ہیں کہ یہ رات دن پینے والا شراب کا معذور اور بیمار ہے نہ پینے سے بیمار ہو کر مر جائے گا ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے اس کو شریک کرنے کی کیا صورت ہے اور کچھ نقد روپیہ کی سزا مسلمان دے سکتے ہیں یا نہیں اور جو لوگ اس کے طرفدار ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس زمانہ میں شرعی حد تو جاری نہیں ہو سکتی،[2] مسلمانوں کا کام یہی ہے کہ اگر کوئی مسلمان حرام فعل چوری یا بدکاری یا شراب خواری کرے تو اس کو سمجھا دیں اور توبہ کرا دیں پھر بھی اگر نہ مانے تو وہ جانے اسی پر مواخذہ ہے سمجھانے والے بری الذمہ ہیں اور جرمانہ مالی کرنا درست نہیں ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانان اس سے نفرت رکھیں اور بخوشی

---

[1] حد اشتی کوڑے کیلئے دارالاسلام ہونا شرط ہے ہندوستان جیسے ملک میں خلافی سزا ترک تعلقات ہی ہو سکتی ہے لانہ لاحد فی دارالحرب (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳) ظفیر [2] (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الحدود ص ۲

Maktaba Tul Ishaat.com



اس سے نہ ملیں اگر کوئی مجبوری یا فتنہ ہو تو خیر ورنہ بہتر یہی ہے کہ اس سے قطع تعلق رکھیں اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے بخوشی ملنا جلنا اختیار نہ کریں باقی مجبوری کو جو کچھ مصلحت ومناسب وقت ہو کریں اور خاموش ہو رہیں اس سے زیادہ مسلمانوں کے اختیار میں کچھ نہیں ہے کہ اپنی ناراضی اس سے ظاہر کر دیں اور ہو سکے تو قطع تعلق کر دیں۔

شراب اور بھنگ کے استعمال میں فرق ہے یا نہیں؟ **سوال** (۲) شراب اور بھنگ پینے والے کی حد شرعی ایک ہے یا علیحدہ علیحدہ۔

**الجواب**:۔ حد شرعی تو اس ملک میں بوجہ نہ ہونے حکومت اسلام کے جاری نہیں ہو سکتی ویسے حرمت کے حکم میں دونوں برابر ہیں[1] اور دونوں فاسق ہیں توبہ کریں۔ فقط۔

---

[1] وعندھما ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وھو نجس ایضا قالوا وبقول محمد ناخذ الخ (رد المحتار باب حد الشرب ص۲۲۵ ج۳ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com



# باب پنجم

# حد قذف

## (کسی پاکدامن کو زنا کی تہمت لگانا اور اسکے متعلق احکام و مسائل)

کیا زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہ ضروری ہیں

**سوال (۱)** زنا کے ثبوت کیلئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** ضروری ہے[۱]

چار سے کم گواہوں سے زنا ثابت نہیں

**سوال (۲)** اگر چار گواہ نہ ہوں تو زنا ثابت ہو سکتا ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** نہیں[۲]

---

[۱] ویثبت الزنا عند الحاکم ظاہرا بشہادۃ اربعۃ یشہدون علیہ بلفظ الزنا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص ۱۴۳ ج ۲) [۲] لا یقبل شہادۃ علی الزنا الا شہادۃ اربعۃ احرار مسلمین (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص ۱۵۱ ج ۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

صرف والدین کے کہنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا

**سوال** (۳) زانیہ کے والدین اگر یہ کہدیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا تو زنا ثابت ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ نہیں[1]۔

جب قاذف چار گواہ نہ پیش کرسکے

**سوال** (۴) اگر تہمت لگانے والا چار گواہ نہ لاسکا تو حد قذف کا مستحق ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ ہے۔

تہمت زنا لگانے والے کی سزا

**سوال** (۵) ایک شخص ایک عورت پر الزام لگاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا، غرض کہ الزام ثابت نہیں ہے ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ مسئلہ یہ ہے کہ شوہر عورت کے جو اولاد ہو اس کا نسب اس کی شوہر سے ثابت ہوتا ہے، غیر کی طرف نسب نہیں ہوسکتا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر[2] یعنی اولاد اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی جس کی وہ زوجہ ہے اور تہمت لگانا بدون تحقیق کے کسی شخص پر جائز نہیں ہے، حدیث شریف میں اس کی ممانعت وارد ہے اور تہمت لگانے والا سخت گنہگار ہے بلکہ حکم شریعت کا یہ ہے کہ اگر تہمت لگانے والا گواہ نہ پیش کرسکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے[3]۔ فقط

---

[1] وان شهد على الزنا اقل من اربعة بان شهد واحدا او اثنان او ثلاثة لا تقبل الشهادة (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص۱۵۱ ج۲) ظفیر [2] مشکوٰۃ شریف ص۲۸۴ کتاب اللعان

[3] اذا قذف الرجل رجلا محصنا او امرأة محصنة وطالبه المقذوف بالحد حده الحاكم ثمانين سوطا ان كان القاذف حرا وان كان مملوكا حد اربعين سوطا (عالمگیری مصری کتاب الحدود ص۱۶۰ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com


تہمت زنا اور اس کی سزا **سوال**(۶) ایک شخص نے ایک عابد متقی ذی عصمت پر زنا کی تہمت لگائی اور گواہ پیش نہ کر سکا، صرف ایک شخص نے اتنا کہا کہ فلاں مرد اور عورت کو راستہ سے گزرتے ہوئے دیکھا[۱]۔

(۲) اس ملک میں بادشاہ اسلام اور قاضی نہیں ہے جس کی طرف سے حدود شرعیہ نافذ ہوں تو ایسے شخص کے لئے عند الشرع کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- اس صورت میں زنا ثابت نہیں ہے[۲]۔

(۲) اس ملک میں حدود جاری نہیں ہو سکتے لہذا وہ تہمت لگانے والا توبہ کرے اور مقذوف سے معافی مانگے[۳] فقط

بلا ثبوت تہمت زنا کا حکم **سوال**(۷) جو شخص بلا ثبوت شرعی کسی مسلم پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگائے تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو شہرت دیتا پھرے۔

**الجواب**:- بدون ثبوت شرعی کے کسی مسلمان پر تہمت زنا و افعال خبیثہ لگانا حرام اور معصیت کبیرہ ہے اور اگر حکومت اسلامیہ ہو تو قاذف پر حد قذف لازم ہوتی ہے[۴] وتفصیلہ فی کتب الفقہ، فقط

---

[۱] قال اللہ تعالیٰ لولا جاؤ علیہ باربعۃ شہداء فاذلم یاتوا بالشہداء فاولئک عند اللہ ھم الکاذبون (سورۃ النور رکوع ۲) [۲] تہمت لگانیوالے کی سزا اسی کوڑے ہے ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شہادۃ ابدا واولئک ھم الفاسقون (سورۃ النور ۱) [۳] ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شہادۃ ابدا واولئک ھم الفاسقون (سورۃ النور ۱) لانہ لا حد فی دار الحرب الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۹ ج ۳ طبع

Maktaba Tul Ishaat.com



(اور جو لوگ اس طرح کی غلط چیزوں کی شہرت کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہیں[1]۔ ظفیر)

تہمت لگانے والے کے ساتھ کیا کیا جائے

**سوال** (۸) ایک عورت سن رسیدہ ۹۰ سال سے بیوہ ہوگئی ہے، چال چلن اسکا بہت اچھا ہے مگر کوئی دوسرا مرد اس کے گھر میں نہیں ہے اس لئے وہ ایک مرد نوکر رکھ کر زراعت کا کام کراتی تھی چند لوگ اس کے دشمن پہلے سے ہیں، انھوں نے بلا دیکھے اس نوکر سے تہمت لگائی اور جامع مسجد میں بروز جمعہ نوکر کے ہاتھ پر قرآن شریف رکھ کر پوچھا، اس نے قسم کھا کر کہا کہ ہماری ماں کی عمر کی عورت ہے، میں بھی اس کو ماں سمجھتا ہوں۔ لوگوں نے اس کو سچا سمجھ کر چھوڑ دیا اور مخالفین سے رنجیدہ ہوگئے، دو تین ماہ کے بعد مسماۃ نے اس نوکر کو چھوڑ دیا، تب دشمنوں نے اس نوکر کو بہکا کر کہلا دیا کہ ہماری آشنائی اس عورت سے تھی، پنچائت قائم کر کے اس نوکر کے کہنے پر عورت بیوہ کے پچاس جوتہ مار کر منھ پر کالک لگا کر ذات سے نکال دیا، اس صورت میں ان لوگوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب** ۱۔ تہمت لگانے والا شخص اور اس کے بہکانے والے فاسق و عاصی ہیں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے اور ان کے کہنے سے عورت مذکورہ کو برادری سے خارج کرنا اور پانی وغیرہ بند کر دینا درست نہیں ہے ان ظالموں کو ایسے ظلم سے توبہ کرنی چاہیئے اور اس قدر ظلم اس

---

[1] ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب فی الدنیا والآخرۃ (سورۃ النور رکوع ۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



عورت بیوہ پر زنا حق نہ کرنا چاہیئے اور توبہ کرنی چاہیئے۔[1]

ثبت کرانے کے بعد کہا کہ میں نے غلط کہا تھا

سوال (۹) نوری نے مسجد میں بیان کیا کہ ہم خان محمد کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ ولدالزنا ہے اس وجہ سے کہ اس کی ماں کو اس کے پہلے شوہر نے طلاق نہیں دی تھی اور اس کے والد نے اس سے نکاح کر لیا چونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ہوا اس لئے اس کے ماں باپ دونوں زانی اور اولاد ولدالزنا ہوئے اور ولدالزنا کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ پھر نوری نے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم نے رنج وغصہ کی وجہ سے ایسا کہا ہم سے قصور ہوا، اس صورت میں نوری کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ اگر حدود جاری ہوتی تو نوری مستحق حد قذف تھا[2] اب صرف توبہ کرنا چاہیئے اور خان محمد وغیرہ سے قصور معاف کرائے کیونکہ اپنے بیان سابق کی نوری نے خود تکذیب کی لہٰذا جھوٹا ہونا اس کا محقق ہوگیا۔

---

[1] اگر اسلامی حکومت ہوتی تو ان پر حد قذف کے اسّی کوڑے لگتے کیوں کہ ارشاد ربانی ہے والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لھم شہادۃ ابدا واولئک ھم الفاسقون (سورۃ النور رکوع ۱۰۔ ظہیر

[2] القذف فی الشرع الرمی بالزنا الخ اذا قذف الرجل رجلا محصنا او امراۃ محصنۃ بصریح الزنا الخ وطالب المقذوف بالحد حده الحاکم ثمانین سوطا ان کان القاذف حرا وان کان عبدا حده اربعین سوطا کذا فی فتح القدیر (عالمگیری کتاب الحدود باب سابع ج ۲) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

# باب ششم

# تعزیر

## حدود کے علاوہ دوسرے مختلف جرائم اور انکی سزا سے متعلق احکام و مسائل

جس جانور کیساتھ آدمی نے جماع کیا اس جانور اور آدمی کا حکم

**سوال (۱)** اگر کسی نے جانور کے ساتھ جماع کیا تو اس شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے، اور جانور کا گوشت کھانا کیسا ہے۔

**الجواب:۔** شامی میں ہے ویعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب ولا يحرم اكل لحمها[1] یعنی اگر جانور کے ساتھ کسی نے جماع کیا تو وہ شخص تعزیر دیا جاوے کوڑے مارا جاوے۔

---

[1] ولا يحد بوطء بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره الانتفاع بها حية وميتة (درمختار) وليس بواجب كما فى الهداية وغيرها وهذا اذا كانت مما لا يوكل فان كانت توكل جاز اكلها عندهما وقالا تحرق ايضا (ردالمحتار) باب الوطء الذى يوجب الحد ج ۳

Maktaba Tul Ishaat.com



یہ حکم حاکم کے لئے ہے، اور اس جانور کو ذبح کیا جاوے، یعنی کھایا نہ جاوے لیکن یہ حکم علی وجہ الاستحباب ہے اور اگر اس کا گوشت بعد ذبح کے کھا لیوے تو درست ہے مگر اچھا نہیں اور جیسا کہ فقہاء نے اس کے گوشت کو جلانے کا حکم لکھا ہے، اسی طرح اس گوشت کو دفن کر دینا بھی درست ہے فقط

ماکول اللحم کے ساتھ وطی کی گئی اس کا اور وطی کرنے والے کا حکم

**سوال** (۲) زید نے بہیمہ ماکول اللحم سے وطی کی تو اس شخص پر شرعاً کیا تعزیر ہے اور اس بہیمہ ماکول اللحم کا کیا حکم ہے آیا اس کا کھانا اور دودھ پینا اور اس کے بچہ سے انتفاع لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب** :- جانور کی وطی سے تعزیر لازم ہے اور مقدار تعزیر حاکم کی رائے پر مفوض ہے اور اس بہیمہ کو ذبح کر کے جلا دینا مستحب ہے اس کا گوشت کھانا اور دودھ پینا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے اور بچہ سے انتفاع درست ہے قال فی رد المحتار یعزر وتذبح البهيمة وتحرق علی وجه الاستحباب ولا یحرم اکل لحمها ج ۱۷ ص ۱۱۳۔

حاملہ بکری سے وطی کی تو وہ حرام نہیں ہوئی

**سوال** (۳) بکری حاملہ سے کسی نے وطی کی وہ بکری حلال رہی یا حرام ہوگئی اگر اس کو ذبح کر کے جلایا جائے تو وضع حمل اور رضاعت کا انتظار کرنا ہوگا یا نہیں۔

**الجواب** :- رد المحتار میں ہے ویعزر وتذبح البهيمة وتحرق علی وجه الاستحباب ولا یحرم اکل لحمها الخ شامی[1] ج ۱۷ ص ۱۱۲ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس بکری کا کھانا حرام نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نہ کھاویں اور

---

[1] رد المحتار ابحاث الغسل ج ۱ ص ۵۲

Maktaba Tul Ishaat.com



ذبح کرکے جلادیں اور اگر وہ حاملہ ہے تو بہتر ہے کہ انتظار وضع حمل رضاع کا نہ کریں تب بھی گنہ نہیں ہے۔

نابالغ بچہ یا بکری کیساتھ وطی کرنے والے کی سزا

سوال (۴) صبی غیر بالغ یا بزد وطی کردہ دیدہ ایں امر شخص واحد است وصبی واطی منکر است آیا حکم شاۃ چہ باشد وتعزیر بر اں واطی آید یا نہ۔

الجواب:۔ در مختار میں ہے ویعزر وتذبح البہیمۃ وتحرق علی وجہ الاستحباب ولا یحرم اکل لحمہا بہ الخ شامی ص۱۱۲ ج۳[1]۔ ترجمہ یہ ہے اور تعزیر کیا جاوے وطی کرنے والا بہیمہ سے اور وہ بہیمہ ذبح کیا جاوے اور جلا دیا جاوے بطریق استحباب نہ بطریق وجوب اور نہیں حرام ہے کھانا اس جانور کا بسبب وطی کے، لیکن یہ حکم جب ہے کہ وطی بہیمہ کی دو گواہوں سے یا اقرار سے ثابت ہو جاوے اور ایک کی گواہی سے کچھ حکم ثابت نہ ہوگا۔ فقط

چور سے مالی جرانہ لینا خبر غا جائز ہے یا نہیں

سوال (۵) ایک شخص نے کسی شخص کے روپیہ چوری کئے ظاہر ہونے پر اس سے کل روپیہ وصول کیا گیا بستی کے سربرآوردہ لوگ اس بات پر متفق ہوئے کہ علاوہ مال مسروقہ کے مبلغ پچیس روپیہ بطور جرمانہ کے ادا کرے اور یہ روپیہ اس مدرسہ میں صرف کیا جاوے جو اس بستی میں مدت سے قائم ہے اس نے اس روپیہ کو ادا کر دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس روپیہ کو مدرسہ میں صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے، علاوہ اس کے جس شخص کا روپیہ چوری کیا گیا تھا اس نے مبلغ ۱۳ روپیہ اس شخص نے بھی بطور خود دیئے ان کا

[1] رد المحتار ابحاث الغسل ص۵۲ ج۱:

Maktaba Tul Ishaat.com



روپیہ کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:۔** جرمانہ مالی شرعاً جائز نہیں ہے کما فی الشامی۔ و الحاصل ان المذھب عدم التعزیر باخذ المال[1] الخ پس صرف کرنا اس پندرہ روپے کا مدرسہ میں جائز نہیں ہے بلکہ اس روپیہ کو واپس کرنا چاہیئے، پھر اگر وہ خوشی سے دیوے تو مدرسہ میں صرف کرنا درست ہے اور عمدہ جو مالک نے اپنے پاس سے خوشی سے دیئے ان کا لینا درست ہے۔

اکابر اہل سنت کی شان میں بدزبانی کی سزا

**سوال (۶)** کسی طالب علم نے جب امام کو مرجی اور مولانا اشرف علی صاحب کو مٹ دھرم بدمذہب کہا تو مدرسہ کے ایک سرپرست نے اس کو تھپڑ مارا، کیا اس سے قصاص لیا جائیگا

**الجواب:۔** ایسے بدزبان کو تعزیراً ضرب کرنا اور تھپڑ مارنا چاہیئے ہی تھا[2]

قاضی شرعی کے سوا دوسرا آدمی حد شرعی قائم نہیں کرسکتا

**سوال (۷)** یہاں پر قاضی شرعی تو ہے نہیں اگر کوئی عالم زانی وزانیہ کو زجراً سو دو سو جوتے وغیرہ مارنے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۳ مطلب فی التعزیر باخذ المال لا باخذ مال فی المذھب بحر وفیہ عن البزازیہ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ لہ فان یئس من توبتہ صرفہ الی ما یری وفی المجتبیٰ انہ کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ (درمختار) قولہ فی المذھب قال فی الفتح وعن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندھما وباقی الائمۃ لا یجوز (رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ص۲۴۲ ج۳) [2] تغیر منکر وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) [2] تغیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کا حکم دیوے تو جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- اس صورت میں قاضی شرعی کے سوا دوسرا شخص حد شرعی قائم نہیں کر سکتا۔[1]

بھانجی کے ساتھ زنا کی سزا **سوال** (۸) ایک شخص نے اپنی ہمشیرہ کی لڑکی سے زنا کیا اس کے ساتھ کھانا پینا برتاؤ جائز ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ اس کے ہمراہی ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- اس شخص سے توبہ کرائی جاوے اور تنبیہ کی جاوے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیئے اور جو لوگ اس کے معاون ہیں گنہگار ہیں۔[2] فقط

استاذ کو گالیاں دینے کی سزا **سوال** (۹) شخصے استاذ خود را بایں طور حقارت نمود کہ تو ابن خنزیر یا ابن کلب است قائل ایں الفاظ را چہ حکم است نکاح بدستور است یا نہ

**الجواب**:- شخص مذکور فاسق و عاصی و واجب التعزیر

---

[1] فی الفتح ما یجب حقا للعبد لا یقیمہ الا الامام لتوقفہ علی الدعوی الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵ ج۳) باقی حد تو یہ حدود میں نہیں ہے لانہ لا حد فی دار الحرب (ایضا کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) ظفیر

[2] مسلمانی حکومت ہوتی تو باضابطہ حد جاری ہوتی مگر یہاں نہیں لانہ لا حد فی دار الحرب (ایضا) حدیث میں ہے من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب التعزیر ص۳۱۷ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



است اما تکفیر نہ کردہ خواہد شد و حکم فسخ نکاح وغیرہ احکام ارتداد بر و جاری نخواہند شد[1]

رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا

سوال (۱۰) ایک مسلمان نے ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی زوجہ کے تیجہ کے دن کھانا پکوا کر اپنے اقارب واہل محلہ کو کھانا کھلایا علانیہ طور پر اور حقہ پان سے بہت تواضع اور مدارات کی، ایسا شخص مرتکب کبیرہ ہے یا کافر اور جس نے اس سے بیعت کی تھی وہ قائم رہی یا نہ، اس سے مرید ہونا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کے پاس بیٹھنا اٹھنا کیسا ہے۔ اور توبہ اس کی مجمع عام یا جامع مسجد میں ہوگی یا کیا۔

الجواب:۔ وہ شخص مرتکب گنہ کبیرہ ہوا۔ اور فاسق ہے[1] کافر نہیں ہے اور قابل بیعت ہونے کے نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے اس سے بیعت کی وہ بیعت جائز اور درست نہیں ہے۔ وہ لوگ اس فاسق کو پیر نہ سمجھیں۔ اور کوئی مسلمان اس کو پیر نہ بناوے اور اس کا امام نہ بناوے اور اس کے ساتھ محبت نہ رکھے جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دینا چاہیئے: توبہ مجمع عام میں یا مجمع خاص میں، جامع مسجد ہو یا غیر جامع مسجد میں توبہ ہر طرح قبول ہوتی ہے۔ فقط

---

[1] وعزر کل مرتکب منکرا ومؤذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ وعزر الثالثة الخ یا خبیث یا سارق یا فاجر یا مخنث الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) ظفیر [2] وکل مرتکب معصیة لا حد فیها فیها التعزیر ما شاء (درمختار) فالمفطر فی رمضان یعزر ویحبس (رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اکابر ائمہ کی توہین کرنے والا مستحق تعزیر ہے

**سوال** (۱۱) جو شخص ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو گمراہ و بے دین کہے یا امام بخاری کی توہین کرے یا کسی صحابی کی توہین کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکھے اور ائمہ دین خصوصاً امام الائمہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن ہو اور یا کسی صحابی کی توہین کرے مبتدع اور فاسق بے دین ہے اور مستحق تعزیر ہے[۱]۔ فقط

زانی سے مالی جرمانہ لینا درست نہیں

**سوال** (۱۲) اگر کسی زانی پر زنا کی وجہ سے تیغ جرمانہ کرے تو اس جرمانہ کو نیک کام مثلاً مسجد کی تعمیر وغیرہ میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- مالی جرمانہ کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے، پس جو روپیہ پیسہ جرمانہ میں لیا جاتا ہے مالک کو واپس کرنا چاہیئے۔ وہ اپنی خوشی سے تعمیر مسجد میں لگائے تو جائز ہے۔ فی الشامی جلد ۳ فی البزازیہ ان معنی التعزیر باخذ المال (علی القول بہ) اساک شیئ من مالہ عند مدۃ لینجز ثم یعیدہ الحاکم الیہ لا ان یاخذ الحاکم لنفسہ اولبیت المال کما یتوھمہ الظلمۃ۔ ظہیر) (الی قولہ) اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی[۲]

---

[۱] وترد شہادۃ من یظہر سب السلف لانہ ظاہر الفسق الا اذا یظہر سب السلف یعنی الصالحین منہم وھم الصحابۃ والتابعون (رد المحتار باب المرتد ص۳۶۵ ج۳) وعزر کل مرتکب منکر ومؤذی مسلم بقول او فعل (رد المحتار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۹ ج۳) ظہیر [۲] دیکھئے رد المحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ص۲۴۶ ج۳۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ہنود کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں | **سوال** (۱۳) اگر کوئی مسلمان ہنود کا کھانا کھالے جس پر خنزیر یا مردار یا جھٹکا کھانے کا اشتباہ ہو اس پر شرعاً کیا تعزیر ہے۔

**الجواب**:۔ مسلمانوں کو ایسے شخص کے کھانے سے احتراز مناسب ہے لیکن پہلے جو کھالیا اس پر کچھ تعزیر وغیرہ نہیں ہے۔ آئندہ احتیاط رکھنی چاہیئے۔ فقط

متبع شریعت معزز کو حرام زادہ وغیرہ کہنے سے مستحق تعزیر ہوگا | **سوال** (۱۴) زید اور بکر میں تکرار ہوا، زید نے بکر کو یہ گالی دی کہ تم اور تمہارے شہر کے باشندے کل حرام زادہ و ولدالزنا ہیں حالانکہ بکر متبع شریعت اور معزز ہے آیا زید کیلئے تعزیر و تادیب شرعاً ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید پر تعزیر کی جاوے گی اور زید مستحق تعزیر ہے، لیکن وجوب تعزیر ایسی صورت میں دعوی پر موقوف ہے اور قاضی یا حاکم بعد دعوی کے اس کو جاری کرسکتا ہے، بہرحال زید اس میں عاصی ہوا توبہ کرے اور بکر سے معاف کراوے ورنہ بکر کے دعوی پر حاکم زید کو تعزیر کرے گا[1]

رعایا سے جرانہ لینا شرعاً درست نہیں ہے | **سوال** (۱۵) زمین دار لوگ اپنی رعایا سے جرانہ لیتے ہیں فی روپیہ چار آنہ کے حساب سے لیتے ہیں یہ جرانہ

---

[1] اذا شتم اصله عزر بطلب الولد كيا ابن الفاسق يا ابن الكافر وانه يعزر بقوله يا تجبه الخ يا حرامزاده معناه المتولد من الوطء الحرام. الدرالمختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص ۳۵۵ ج ۳) لكن في الفتح ما يجب حقا للعبد لا يقيمه الا الامام لتوقفه على الدعوى الا ان يحكما فيه (ايضا ص ۳۵۶ ج ۳) طفير.

Maktaba Tul Ishaat.com



لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** یہ جرانہ لینا شرعاً درست نہیں ہے کما فی الشامی لا یجوز لاحد من المسلمین نفس منہ الحدیث اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

جانور سے وطی کرنے کی سزا **سوال** (۱۶) اگر کوئی شخص جانور بکری سے جماع کرے تو اس کی نسبت کیا تعزیر شرعی ہے۔ اور اس کے گوشت کو کھانا کیسا ہے۔

**الجواب:۔** وہ شخص توبہ کرے اور اس کا گوشت کھایا دجاوے اس کو ذبح کرکے جلادیا جاوے[۱]

نماز کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرانہ لینا جائز نہیں **سوال** (۱۷) اگر میت کے ورثہ نماز پنجگانہ کے پابند نہ تھے تو اس وجہ سے میر محلہ یا متولی بغیر جرانہ مالی لئے میت مسلمان کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جرانہ مالی لے کر میت کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہیں اس صورت میں جرانہ مالی لینا کیسا ہے۔ اور لینے والا کیسا ہے اور جرانہ مالی کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** گنہ اس میر محلہ و متولی پر ہے جو جرانہ لیتا ہے اور

---

[۱] لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال بغیر سبب شرعی الخ وفصل ابن مذهب عدم التعزیر باخذ المال (رد محتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ص ۲۵۴ ج ۳) ظفیر۔ [۲] لا یحل بوطء بهیمة من یعز وتذبح وتحرق ویکره الانتفاع بها حیة ومیتة ای یقطع امتداد التحدث به کما روت ویسن مواجب کما فی الهدایة وغیره وهذا اذا لا یؤکل فان کانت تؤکل جاز اکلها عندنا وقالا تحرق ایضاً (رد محتار مصطفی وهو یقتضی ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



بدون جرمانہ لئے میت مسلمانوں کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور جرمانہ لینا شریعت میں حرام ہے اور لینے والا فاسق ہے اور اس روپیہ جرمانہ کو مسجد کے کاموں میں صرف کرنا درست نہیں ہے[1]

جس عورت نے چھپ کر رات میں کچھ سے ملاقات کی اس کی سزا

**سوال** (۱۸) دو شخص نمازیوں نے اپنے محلہ دار کے کہنے کی وجہ سے رات کو چھپ کر دیکھا کہ اس محلہ دار کی عورت نے ایک شخص کچھ سے بہت خوشی سے ہاتھ ملایا اس پر ان دونوں کو بہت مارا اس صورت میں اس عورت اور مرد کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ جب کہ ان نمازیوں نے اس عورت کو اجنبی مرد فاسق کے ساتھ اس انبساط و اختلاط کے ساتھ دیکھا تو ان کو تنبیہ کرنا اور مارنا اس فاسق و فاسقہ کا درست تھا جیسا کہ در مختار باب التعزیر میں ہے و یقیم کل مسلم حال مباشرت المعصیۃ[2] الخ اور عاصی ہونا اس عورت اور مرد کا اس حالت میں ظاہر ہے اس سے وہ دونوں توبہ کریں[3] لیکن اتنی بات دیکھ کر حکم زنا کا نہیں ہو سکتا اور ثبوت زنا اس سے نہیں ہوتا اور اس عورت کا نکاح اس کے شوہر سے قائم ہے[4]۔

---

[1] واحاصل ان المذهب عدم التعزير باخذ المال الخ اذ لا يجوز لاحد من المسلمين اخذ مال احد بغير سبب شرعي (رد المحتار مطلب في التعزير باخذ المال ص۲۴۲ ج۳ و ص۲۴۶ ج۳ ظفير۔ [2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ص۲۵۰ ج۳۔ ظفير [3] يعزر المولى عبده والزوج زوجته على تركها الزينة الخ والخروج من منزلها بغير اذنه وكتمت وجهها لغير محرم وكلمته (ايضا ص۲۵۱ ج۳) ظفير

[4]

Maktaba Tul Ishaat.com

جانور سے وطی کرنے پر تعزیر | **سوال** (۱۹۹) زید نے بکری سے وطی کی اس بکری کی نسبت کیا حکم ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہیں یا نہیں اور دودھ پی سکتے ہیں یا نہیں۔ واطی کیلئے کیا حکم ہے، بعض کہتے ہیں کہ بکری کو ذبح کرکے دفن کی جاوے اور قیمت اسکی واطی سے وصول کی جاوے۔

**الجواب**:۔ جانور سے وطی کرنے والے پر تعزیر ہے جو کچھ حاکم مناسب سمجھے۔ اور دوسرے بکری کو ذبح کرکے جلا دینے کا حکم ہے استحباباً اور گوشت کھانا اس کا اور دودھ پینا حرام نہیں ہے اور رکھنا درست ہے۔ اور قیمت اس کی واطی کے ذمہ نہیں ہے، کیونکہ مالک کو اختیار ہے کہ اس بکری کو رکھے اور ذبح نہ کرے، البتہ بہتر یہ ہے کہ ذبح کرکے اس کو جلا دیا جاوے۔ ردالمحتار یعنی شامی میں ہے ویعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب ولا يحرم اكل لحمها به[1] اور بکری کی قیمت کا مطالبہ وطی کرنے والے سے بکری والا کر سکتا ہے اور اس کو قیمت دینی چاہیئے[2]۔ ظفیر)

---

[1] ردالمحتار ابحاث الغسل ص۱۲۵ ج۱ ولا يحد بوطء بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق و يكره الانتفاع بحياتها وميتة وفي النهر الظاهر انه يطالب ندبا بقولهم تضمن باتحاد القيمة (درمختار) هذا اذا كانت مما لا يؤكل فان كانت تؤكل جازا كلها عنده وقالا تحرق ايضا فان كانت لغيره فالواجب على الواطئ يطالب صاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة ثم تذبح هكذا قالوا ولا يعرف ذلك الا سماعا فيحمل عليه زيلعي ونصر قوله الظاهر ان يطالب ندبا الخ الى قولهم يطالبهما صاحبها ان يدفعها الى الواطئ ليس على طريق الجبر وعبارة النهر انه يطالب على وجه الندب ولذا قال في الخانية كان لصاحبها ان يدفعها اليه بالقيمة اه وعبارة البحر والظاهر انه لا يجبر على دفعها ردالمحتار باب التعزير ص۱۲۵ ج۳ و ص۱۲۶ ج۳ ) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جانور سے وطی کا ارادہ کیا مگر دخول نہیں ہوا تو گوشت بلا کراہت حلال ہے

**سوال** (۲۰) زید نے بارادہ وطی کسی حلال جانور مثلاً گائے یا بکری وغیرہ کو ہاتھ لگایا حتی کہ زید نے اپنے ذکر کو جانور کے زج سے بلافصل کسی شئی کے ملحق کر دیا لیکن دخول نہیں ہوا یا اس نے مطلقاً وطی کرلی تو اب بحالت مذکورہ زید یا دیگر مسلمان کو جانور موصوفہ کا شیر یا گوشت یا اس کی بیع حلال ہے یا نہیں، اور کیا زید کو گناہ مذکورہ کے معافی کے واسطے استغفار کافی ہو سکتی ہے یا اس کو کفارہ بھی دینا پڑے گا۔ تو اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

**الجواب**:۔ اگر دخول نہیں ہوا ہے تو اس کا گوشت و دودھ بلا کراہت حلال ہے اور اگر دخول ہو گیا تو بہتر یہ ہے کہ اس جانور کو ذبح کر کے اس کا گوشت دفن کر دیا جاوے اور اس کو کوئی نہ کھاوے اور اگر کھا لیا تو حرام نہیں ہے مگر اچھا نہیں ہے۔ کذا فی الشامی اور زید اس فعل شنیع سے توبہ کرے توبہ کرنا معافی گزکے لئے کافی ہے اور کچھ کفارہ سوائے توبہ کے نہیں ہے۔[1]

مسلمان کو گالی دینے والا مستحق تعزیر ہے

**سوال** (۲۱) ایک شخص نے ایک مسلمان باشرع قوم سید کو سب و شتم کیا روکنے پر سیدوں کا نام لے کر گالیاں دینی شروع کی اور باز نہیں آیا، ایسے شخص کے حق میں شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ وہ شخص فاسق ہے اور شریعت اسلام میں وہ مستحق تعزیر ہے کما ورد سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر[2] وقال اللہ تعالیٰ

---

[1] لا یحد بوطء بهيمة بل يعزر وتذبح ثم تحرق ويكره الانتفاع بها حية وميتة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعزير ج ۴ ص ۲۱۳) ظفير۔

[2] مشكوة باب حفظ اللسان ص ۴۱۳۔ ظهير۔

Maktaba Tul Ishaat.com



وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ[1]. پس معلوم ہوا کہ شخص مذکور ظالم و فاسق ہے توبہ کرے اور اس سید مظلوم و مشتوم سے قصور معاف کراوے۔

جس نے سور کا دودھ استعمال کیا اسکی سزا

**سوال** (۲۲) محبوب پٹیل نے چالیس روز تک سور کا دودھ دوائی میں استعمال کیا ہے اس کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

**الجواب**:- اس شخص سے جس سے یہ قصور سرزد ہوا توبہ کرالی جاوے کہ آئندہ کبھی وہ ایسا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا پچھلا گناہ معاف فرما دے گا، مسلمانان کو چاہیئے کہ اس سے پختہ توبہ کرالیویں اگر وہ توبہ کرلے تو اس سے میل جول قائم رکھیں۔

جرانہ کی رقم مجرم کی رضا سے کسی بھی مد میں خرچ کرسکتے ہیں

**سوال** (۲۳) ایک شخص نے نماز پڑھنے سے انکار کیا خلافت نے اس پر ۱۰ جرانہ کیا تو یہ روپیہ مسجد یا مدرسہ یا خلافت کے مصرف میں آسکتا ہے یا نہ۔

**الجواب**:- اس کی رضا و خوشی سے جس مد میں وہ کہے صرف ہوسکتا ہے[2]

---

[1] سورۃ الحجرات ۲۔ [2] وکل مرتکب معصیۃ لاحد بہا، فیہا التعزیر اشباہ ودرمختار قال فی فتح القدیر ویعزر من شہد شرب الشاربین والمجتمعون علی شربہ الشرب فان لم یشربوا من معہ رکوۃ خمرا او یاکل الربا او المغنی والمخنث والنائحۃ یعزرون ویحبسون حتی یحدثوا توبۃ : از ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۰) [3] ظفیر فی البزازیۃ ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول بہ امساک شیٔ من مالہ عنہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الحاکم الیہ (ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج ۳ ص ۲۴۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



تارک نماز تعزیر کا مستحق ہے **سوال** (۲۴) تارک جماعت و نماز کیلئے ہر ایک شہر میں نماز کمیٹیوں نے جو جرمانہ مقرر کر رکھا ہے یہ جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**۔ ترک نماز کی وجہ سے ہر ایک تعزیر سخت سے سخت دینا جائز ہے یہاں تک کہ تارک نماز کو تعزیراً قتل کر دینا بھی ائمہ سے منقول ہے پس جس طریق سے بے نمازی کو پابند نماز بنا سکیں وہ ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ عوام کو سوائے جرمانہ کے اور کسی طریق سے تنبیہ ہونا دشوار ہے اور ہر ایک تعزیر کو ہر ایک شخص جاری بھی نہیں کر سکتا اور جرمانہ مالی بکیفیت خاص ائمہ سے منقول ہے قال فی الشامی و افاد فی البزازیۃ ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول بہ امساک شیئ من مالہ عنہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الحاکم الیہ الخ وفی المجتبیٰ لم یذکر کیفیۃ الاخذ وارٰی ان یاخذھا فیمسکھا فان یئس من توبۃ یصرفہ الی ما یریٰ[1] اھ

بیوی سے ناکرانے والے کی سزا **سوال** (۲۵) ایک شخص اپنی عورت سے اپنے گھر میں عام پیشہ کراتا ہے۔ تمام اہل شہر جانتے ہیں، شرعاً اس کی کیا سزا ہو سکتی ہے۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار مطلب فی التعزیر باخذ المال ج۳ ص۲۴۷) لیکن صحیح یہ ہے کہ مالی جرمانہ جائز نہیں اگر مالی جرمانہ کیا ہے تو اسے واپس کر دینا ہوگا علامہ شامی اس بحث کو ختم کر کے لکھتے ہیں والحاصل ان المذھب عدم التعزیر باخذ المال (ایضاً ج۳ ص۲۴۷) خود مفتی صاحب بھی یہی فتویٰ دے رہے ہیں۔ جیسا کہ گندا غالیا یہاں منشاء یہی ہوگا کہ لے لیا جائے اور کچھ دنوں کے بعد واپس کر دیا جائے تاکہ تنبیہ ہو جائے جیسا کہ پہلے جواب میں صراحت بھی فرمادی ہے

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- ایسی حالت میں مسلمانوں کے اختیار میں سوائے اس کے اور کیا سزا ہے کہ ان دونوں سے قطع مشارکت کردی جاوے اور ان کی شادی وغمی میں بالکل شرکت نہ کی جاوے اور ہر طرح ان کو مجبور کیا جاوے کہ وہ اس حرکت شنیعہ کو چھوڑ دیں اور توبہ کریں[1]۔ (کیونکہ ہندوستان میں زنا کی سزا رجم جاری نہیں کی جاسکتی ہے کہ غیر مسلم ملک ہے[2] ظفیر)۔

مالی جرمانہ کا شرعی حکم

**سوال** (۲۶) ایک گروہ مسلمانوں کی یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی گنہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا وہ ہماری برادری سے علیحدہ ہوگا مگر یہ کہ اس کبیرہ سے توبہ کرے اور پختگی واعلان اور کچھ رقم تجویز کردہ اہل برادری کو دے جس کو برادری اپنی رائے سے کسی مصرف حسن میں صرف کرے گی یہ جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:- یہ اعلان اور معاہدہ تو بہت اچھا ہے کہ جو شخص گنہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ برادری سے خارج ہے مگر یہ کہ اس گنہ سے توبہ کرے لیکن جرمانہ مالی عند الحنفیہ جائز نہیں ہے اور اگر بغرض تنبیہ کسی مرتکب کبیرہ وتارک نماز کی مثلاً ایسا کیا جاوے تو اس کے جواز کی یہ صورت ہے کہ اس جرمانہ کو علیحدہ رکھا جاوے اور پھر کسی وقت اسی شخص کو واپس دیا جاوے جس سے لیا ہے یا اس کی اجازت سے جس کار خیر میں وہ کہے صرف کردیا جاوے[3]

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵) ظفیر [2] لاباخذ المال فی المذہب بحر وفیہ عن البزازیہ وقیل یجوز ومعناہ ان یمسکہ مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الیہ اھ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۷۷) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



نماز جنازہ کی پابندی نہ کرنے پر مالی جرمانہ کرنا کیسا ہے؟ **سوال** (۲۷) جو شخص میت کی تجہیز و تکفین میں شریک نہ ہو اس پر جرمانہ کرتے ہیں۔

(۲) فرض نماز پڑھے یا نہ پڑھے اس پر کچھ انتظام برادری کا نہیں ہے

(۳) جو نماز جنازہ نہ پڑھے اس پر بھی جرمانہ کرتے ہیں۔

(۴) کسی سے جرمانہ لے کر دیگ وغیرہ برتن خریدنا جو برادری کے کام میں آتے ہیں اور اس کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ (از مرتب) یہ کام اچھا ہے کہ برادری کے لوگوں کو نماز کی تاکید کی جاوے اور ترک نماز پر ان کو تنبیہ کی جاوے خواہ جنازہ کی نماز ہو یا فرائض پنجگانہ بلکہ فرائض پنجگانہ کی زیادہ تاکید کرنی چاہیئے اور اس کے ترک پر زیادہ تنبیہ کرنی چاہیئے اور میت کی شرکت بھی کار ثواب ہے اس کی تاکید بھی اچھا کام ہے مگر جرمانہ مالی کرنا شریعت میں نہیں ہے اگر بغرض تنبیہ کیا گیا تو اس کو انھیں دینے والوں کو واپس کرنا چاہیئے یا ان کی دوبارہ اجازت بخوشی دینے سے کسی نیک کام میں صرف کر دیا جاوے اور ظروف خریدنا بھی ان کی اجازت اور خوشی سے درست ہے لیکن جبر نہ کیا جاوے اور جبریہ اجازت کا کچھ اعتبار نہیں ہے[1]۔

اغلام کی سزا **سوال** (۲۸) دو امرد بالغ اغلام کرتے ہوئے چھ آدمیوں نے پکڑا، ان دونوں کو کیا تعزیر دی جاوے۔

**الجواب**:۔ آپ لوگ کچھ حد اور تعزیر نہیں لگا سکتے

---

[1] لا باخذ المال فی المذهب وفیه عن البزازیه وقیل یجوز ومعناه ان یمسکه ثم یعیده الیه (در مختار) والحاصل ان المذهب عدم التعزیر باخذ المال (رد المحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۲۷ و ج ۴ ص ۲۲۶) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یہ کام حاکم اسلام کا ہے[1]

علاتی بہن کا بوسہ لینے کی سزا **سوال** (۲۹) ایک لڑکے نے اپنی علاتی بہن کا بوسہ لیا دونوں کو یہ تسلیم ہے، ان کے لئے کیا سزا ہے۔ عرصہ ایک ایک سال سے برادری سے علیحدہ ہیں اور لڑکی کا نکاح دوسرے لڑکے سے کر دیا تھا۔

**الجواب:**۔ علاتی بھائی بہن میں آپس میں ایسے ہی حرمت ہے جیسا کہ حقیقی بھائی بہن میں پس ان دونوں کو توبہ کرنی چاہیئے اور آئندہ کو ایسا فعل نہ کرنا چاہیئے اور کچھ سزا سوائے توبہ کے نہیں ہے ان سے توبہ کرالی جاوے اور برادری میں شامل کر لیا جاوے[2]۔

---

[1] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) تعزیر کے سلسلے میں ہے ویقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ ولعابدۃ فلیس ذلک لغیر الحاکم والزوج والمولی (ایضا باب التعزیر ص۲۵ ج۳) باقی اغلام کی سزا اسلام میں سخت ہے ولا یحد الخ بوطء دبر وقالا ان فعل فی الاجانب حدوان فی عبدہ او امتہ او زوجتہ فلا حد اجماعا بل یعزر قال فی الدرر نحو الاحراق بالنار ھدم الجدار والتنکیس من محل مرتفع باتباع الاحجار وفی الحاوی : الجلد اصح . وفی الفتح یعزر ویسجن حتی یموت او یتوب ولو اعتاد اللواطۃ قتلہ الامام سیاسۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الوطء الذی یوجب الحد وما لا یوجبہ ص۲۱۲ ج۳) اس مسئلہ پر دیکھئے خاکسار کی کتاب "نسل کشی" ۔ ظفیر ۱۲

[2] ویعزر من شھد شرب الشارلین الخ وکذا من قبل اجنبیۃ او عانقھا او مسھا بشھوۃ (رد المحتار باب التعزیر ص۲۵ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جانور سے وطی کرکے اسے فروخت کردیا حکم کیا کرے

**سوال** (۳۰) زید نے ایک گائے سے وطی کرکے اس کو فروخت کردیا اس روپیہ کو کس مصرف میں صرف کیا جائے اس روپیہ کو صدقہ کرسکتے ہیں یا نہیں اور زید کو کیا سزا دی جائے گی۔

**الجواب**:- شامی میں ہے کہ جس جانور سے وطی کی گئی ہو مستحب یہ ہے کہ اس کو ذبح کرکے اس کے گوشت کو جلا دیا جاوے اور کسی کو نہ دیا جاوے نہ صدقہ کیا جاوے اور وطی کرنے والے کو تعزیر دی جاوے اور کھانا اس جانور کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے اور اچھا نہیں ہے۔ و یعزر وتذبح البهيمة وتحرق على وجه الاستحباب ولا يحرم اكل لحمها[1] پس جملہ ولا یحرم اکلہا سے ظاہر ہے کہ جانور مذکور ملک مالک سے خارج نہیں ہوا اور یہ ذبح کرکے اس کے گوشت کا جلانا استحباباً ہے اور کھانا اس کا حرام نہیں ہے۔ پس اگر مالک جانور نے جانور مذکور کو فروخت کردیا تو وہ قیمت اس کی ملک ہے اس کو خواہ اپنے تصرف میں لاوے یا صدقہ کردے۔ اور بہتر صدقہ کردینا معلوم ہوتا ہے تاکہ گنہ مذکور کا کفارہ ہوجاوے اور وہ شخص توبہ کرے اور سزا اس کی یہی کافی ہے کہ اس سے توبہ کرالی جاوے اور وہ شخص قیمت مذکور کو صدقہ کردیوے۔

میلاد مروجہ نہ کرنے کی سزا دینا درست نہیں

**سوال** (۳۱) مسلمانوں کی پنچایت میں ایک شخص پر بوجہ ایک جرم کے یہ بات مقرر کی گئی کہ شخص مذکور دس فقیروں کو کھانا کھلاوے اور ایک میلاد شریف کرے تب برادری

[1] درمختار ابحاث الغسل ص۵۲ ج۱۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



میں شامل ہوسکتا ہے۔ اس پر ایک ثالث نے کہا کہ یہ سب لغو اور غلط ہے میلاد شریف ہمارے فلانے میں گیا، تم فقیر کو ہرگز نہ کھلاؤ نہ میلاد کرو اس صورت میں مانع کیلئے کیا حکم ہے اور میلاد شریف کو گالی دینے والا کس سزا کا مستوجب ہے؟

**الجواب**:۔ شریعت میں یہ سزا کسی مجرم کی نہیں بتلائی گئی کہ دس فقیروں کو یا پچاس فقیروں کو کھانا کھلاؤ، یہ پنچایت کی از خود تراشیدہ رسم ہے، یہ شریعت کا حکم نہیں ہے اور شریعت میں جرمانہ کرنا بھی درست نہیں ہے جو کہ عام جاہلوں کی برادری میں مروج ہے[1]

اسی طرح میلاد شریف مروجہ کے مجلس منعقد کرنے کو علماء نے بدعت اور مکروہ کہا ہے[2]

لہٰذا برادری کو کسی مجرم کے جرم کا کفارہ مقرر کرنا کہ جاؤ دس محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور میلاد شریف کرو غلط ہے۔ اور یہ حکم شریعت سے نہیں ہے پس ایسے حکم کو رد کرنا یہ تو عین مطابق شریعت کے ہے لیکن اس شخص مانع میلاد وغیرہ کو ایسا لفظ کہنا نہ چاہیئے تھا جو کہ شرعاً و عرفاً قبیح ہے بلکہ اس کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ حکم خلاف شریعت ہے اسلئے اس پر عمل درآمد نکیا جاوے اور ایسی گستاخی اور عامی جاہلانہ لفظ کا استعمال نکرنا چاہیئے تھا اس سے توبہ کرے۔ فقط۔

صحیح العقیدہ مسلمان کو بلا تحقیق قادیانی کہنا صحیح نہیں ہے

**سوال** (۳۲) زید نے بکر کی نسبت کہ جو شہر کا امام اور تمام مسلمانوں کا دینی پیشوا اور پکا حنفی ہے یہ الزام

---

[1] لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (ردالمحتار باب التعزیر ص۲۷۲ ج۳) [2] من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو ردٌّ (مشکوٰۃ ص۲۷ ) [2] نغیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جھوٹا الزام لگایا کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے مسلمانوں کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور نکاح وغیرہ پڑھوانا نہیں چاہیئے۔ اور اس افتراء اور بہتان کی شہادت چند سامعین نے ایک مجمع کثیر کے سامنے کہ جن میں ہزاروں آدمی مجتمع تھے دی، پس زید کو اس کی سزا شرعاً کیا ہونی چاہیئے۔

**الجواب**:۔ کسی مسلمان سنی حنفی پر بلا تحقیق ایسی تہمت لگانا کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے یا قادیانی ہے گویا اس کو کافر کہنا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی کو کافر کہا جاوے اور وہ ایسا نہ ہو تو وہ اسی پر لوٹتا ہے جس نے کہا۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما متفق علیہ[1] اور نیز حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر[2] الغرض زید اس صورت میں فاسق ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور جس کو تہمت لگائی ہے اس سے معافی کرانی چاہیئے۔ قال اللہ تعالیٰ یاایھا الذین آمنو لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم (الی قولہ تعالیٰ) بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون[3]

ہندوستان میں شرعی سزا کا اجراء بحالت موجودہ نہیں ہوسکتا

**سوال** (۳۳) زید غرور اور تکبر و حسد کی وجہ سے عمرو غریب الوطن کا جانی دشمن ہوگیا حتی کہ اس نے چند دیگر بدمعاش اشخاص کو ہمراہ لے کر بوقت نصف شب عمرو پر حملہ قاتلانہ کیا اور اس کی اہلیہ کو بھی جبراً گھسیٹ کر باہر

---

[1] مشکوۃ باب حفظ اللسان ص۴۱۱ [2] ایضاً ص۴۱۰ متفق علیہ [3] سورۃ الحجرات ۱۱۔

Maktaba Tul Ishaat.com



لے گئے عمرو اگرچہ بری طرح زخمی ہوا مگر حق تعالیٰ کے فضل سے جان سلامت رہی اور اس کی اہلیہ کو بھی قادر مطلق نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات دی زید ایک دوسرے ہمراہی سمیت گرفتار ہو کر حوالہ پولیس ہوا اب ان کے بعض اقارب نے عمرو سے راضی نامہ کرنا چاہا مگر عمرو نے رواجی راضی نامہ سے انکار کرتے ہوئے شرعی فیصلہ کو منظور کیا لیکن یہ انھوں نے قبول نہ کیا آخر ان دونوں کو سزا میں قید و جرمانہ ہوا۔ آیا ایسے شریر و سرکش کو جو پہلے بھی چوری وغیرہ کا عادی تھا مناسب چارہ جوئی کر کے سزا دلانا بہتر تھا یا چھپکے سے معاف کر دینا۔ اور جو زید کیلئے امداد اور کوشش کر رہے ہیں ان کا یہ فعل آیات ذیل کے خلاف ہے یا نہیں یا ایھا الذین اٰمنو لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء الخ لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یدون من حاد اللہ ورسولہ الایۃ بینوا توجروا۔

**الجواب** :۔ راضی نامہ اور معافی کی کوشش کرنے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ظالم اپنے ظلم سے نادم ہو کر عفو تقصیر مظلوم سے کراتا ہے اور عفو کے مستحسن ہونے میں کچھ کلام نہیں[1]۔ قاتل کو معاف کر دینے کا ذکر خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ[2] الآیۃ پس جبکہ قتل سے بھی معافی ہو سکتی ہے اور بہتر ہے تو قتل سے کم ظلم میں بدرجہ اولیٰ معافی بہتر ہے غرض اس سے یہ ہے کہ ظالم جبکہ نادم ہوا اور اس نے اظہار ندامت کیا اور توبہ کی جیسا کہ اس کے معانی چاہنے

---

[1] وھو ای التعزیر حق العبد غالب فیہ فیجوز فیہ الابراء والعفو (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ۴/۶۱) تفسیر [2] سورۃ البقرہ ۲۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com



سے ظاہر ہو ہے تو مظلوم کو معاف کر دینا بہتر ہے اور اگر وہ معاف نہ کرے جو کہ اس کی اختیار میں ہے تو پھر شرعی سزا ہونی چاہیئے مگر ظاہر ہے کہ شرعی سزا جاری نہیں ہے[1] اور حاکم جو سزا دے گا وہ شرعی نہ ہوگی لہٰذا اگر قانونی سزا سے جو کہ شرعی سزا نہیں ہے برأت اور رہائی کی کوشش کی جائے تو اس میں کچھ معذوری شرعی معلوم نہیں ہوتا اور جبکہ مضروب شرعی فیصلہ پر راضی نہوا تو یہ اس نے تجاوز عن الحق کیا اب اس کو یا اس کے طرف داروں کو کیا حق ہے کہ رہائی کی کوشش کرنے والوں پر اعتراض کریں اور اس کو مطعون کریں۔ الحاصل سزا قانونی سے (جو کہ من وجہ بلکہ من کل وجہ ظلم ہے اور من لم یحکم بما انزل اللہ میں داخل ہے) بچانے کی کوشش کرنے والوں کو ان آیات کی وعید میں داخل کرنا جو کہ کفار محاربین خدائے تعالیٰ و محاربین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ہے صحیح نہیں ہے

یہاں بیوی کے جھگڑے میں مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے

**سوال** (۳۴) زید نے خالد کی لڑکی زبیدہ سے نکاح کیا اور زید نے خالد کو بوقت نکاح یہ اقرار لکھدیا کہ میں اپنی منکوحہ کو اپنے خسر خالد کے شہر اور گھر سے باہر نہ لیجاؤنگا مجھے لے جانیکا حق نہیں ہے وہ جہاں چاہے اس کا نان و نفقہ میں دیتا رہوں گا۔ اب زید اپنی منکوحہ کو باہر لے جا سکتا ہے یا نہیں۔ اور زید نے یہ اقرار بھی تحریر کر دیا کہ اگر میں اپنی منکوحہ زبیدہ پر دوسرا نکاح کروں تو پانچ سو روپیہ سرکار میں اور پنچوں میں جرمانہ کے ادا کروں گا زید کو دوسری

---

[1] کیوں کہ یہاں اسلامی حکومت نہیں۔ لانہ لا حد فی دار الحرب (اللہ المختار علی حاشیہ رد المحتار کتاب الحدود ص ۱۹۵ ج ۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



عورت سے نکاح کرنے پر جرمانہ دینا اور لینا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- بہتر یہ ہے کہ اگر شوہر کو وہاں رہنے میں اور اپنی زوجہ کو وہاں رکھنے میں کچھ عذر اور حرج نہیں ہے تو بحکم حدیث شریف احق الشرط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج[1] اپنے وعدہ اور شرط کو پورا کرے لیکن اگر وہ اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لیجاوے تو اس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے اور اس کو اس کا حق ہے کما قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء[2] کابین نامہ ایک وعدہ ہے اگر شوہر کو کچھ عذر نہ ہو تو اس کو پورا کرنا بہتر ہے اور اگر وہ اپنے وطن میں لیجاوے تو یہ بھی جائز ہے اور شوہر کو اس کا حق ہے۔ اور پانچ سو روپیہ لینا اس سے بصورت نکاح ثانی کرنے کے درست نہیں ہے کیونکہ یہ شرط جائز نہیں ہے[3]۔ اور مالی جرمانہ شرعاً درست نہیں ہے۔

مسلمان کو حرام زادہ کہنا حرام ہے

**سوال** (۳۵) مسلمان را حرام زادہ گفتن و لعنت کردن چیست بر آں حسب شرع چہ وعید۔

**الجواب**:- حرام است و در احادیث بر آں وعید وارد است[4]۔

---

[1] مشکوۃ باب اعلان النکاح ص۲۷۱۔ ظفیر

[2] سورۃ النساء۔ ۶۔ [3] لاباخذ المال فی المذھب (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ج۴ ص۶۱) ظفیر [4] کل من ارتکب منکراً او آذی مسلماً بغیر حق بقول او فعل او اشارۃ یلزمہ التعزیر (رد المحتار باب التعزیر ج۴ ص۶۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



عورت اگر شوہر کا کہنا نہ مانے تو کیا سزا دی جائے

**سوال** (۳۶) عورت باوجود شوہر کی سختی کے بے پردہ پھرنے سے باز نہ آوے تو اس کے لئے کیا سزا ہے۔

**الجواب**:۔ شوہر جب کہ اس کو بے پردہ پھرنے سے منع کرتا ہے اور وہ نہیں مانتی تو شوہر عند اللہ گنہ سے بری ہے اور عورت گنہگار ہے۔ (مرد کا فرض ہے سختی سے روکے اور تنبیہ کرے شوہر کو تعزیر کا حق ہے[۱] ظفیر)

مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے

**سوال** (۳۷) مسلمان کو مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا کیسا ہے اور الزام لگانے والے کیلئے کیا سزا ہے۔

**الجواب**:۔ کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگانا حرام ہے تہمت لگانے والا فاسق ہے، توبہ کرے اور معاف کرادے ورنہ عذاب آخرت میں گرفتار ہوگا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] ویقیمہ (ای التعزیر) کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ واما بعدہ فلیس ذلک لغیر الحاکم والزوج والمولی (درمختار) ای التعزیر واجب حقا للہ تعالیٰ لانہ من باب ازالۃ المنکر قال صلی اللہ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع بلسانہ الحدیث (ردالمحتار باب التعزیر ص۵۹ ج۳) یعزر المولی عبدہ والزوج زوجتہ ولو صغیرۃ علی ترکہا الزینۃ الشرعیۃ وترکہا غسل الجنابۃ وعلی الخروج من المنزل لو بغیر حق (درمختار) اشار الی ان تعزیر الزوج لزوجتہ لیس خاصا بالمسائل الاربعۃ المذکورۃ فی المتون ولذا قال فی الولوالجیۃ لہ ضربہا علی ھذہ الاربعۃ وما فی معناھا (ردالمحتار باب التعزیر ص۵۹ ج۳) ظفیر

[۲] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرمی رجل بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری (مشکوۃ باب حفظ اللسان ص۴۱۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

بلاحجت شرعیہ تہمت زنا لگانا فسق ہے | **سوال** (۳۸) ایک استاد و شاگرد میں کچھ تکالف ہوا اور استاد نے درپے ضرر شاگرد ہو کر اس پر تہمت زنا بلاحجت شرعیہ لگائی اور سب و شتم و فواحش سے پیش آیا تو استاد پر حد قذف ہے یا تعزیر واجب ہے۔

**الجواب**:۔ سب و شتم کرنا و تہمت زنا و فواحش کسی مسلمان کو لگانا بلا حجت شرعیہ کے فسق ہے اور موجب تعزیر ہے وعزر کل مرتکب منکرا ومروی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ در مختار[۱]۔ و زاد بعضهم ان الحد مختص بالامام والتعزیر یفعله الزوج والمولی وکل من رای احداً یباشر المعصیة الخ شامی[۲]۔

سیاست و تہدید اجرانہ کرنا کیسا ہے | **سوال** (۳۹) ہندہ زید کی زوجہ منکوحہ تھی، ہندہ کی عفت و دیانت و اطاعت و خانہ داری وغیرہ پوری طرح ثابت ہے، زید نے بلاوجہ بوجہ محض ادائے نفقہ سے بچنے کیلئے اور ہندہ کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے ہندہ کو طلاق دی ہے تو کیا اعلیٰ حضرت شاہ دکن بحیثیت فرماں روائے اسلامی و حکیم السیاستہ ہونے کے زید پر عبرۃً و سیاستہً و تہدیداً جرانہ یا کوئی سزا بمناسب وقت و حالات نافذ فرما سکتے ہیں تاکہ عبرۃً آئندہ ظالم شوہروں کو جرأت نہ ہو کردہ مظلومہ عاصمہ زوجات کی صنف ضعیف کے حقوق شرعی اپنی اغراض نفسانی سے بحیل شرعی تلف کرنے کی طرف تقدیم کریں، کیا ایسی تعزیر و تنبیہ محظور و ممنوع شرعی تو نہیں ہے اور کیا ناظم صاحب دارالقضا

---

[۱] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳ - ظفیر

[۲] رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۵ ج۳ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

شاہ وقت کے ملاحظہ ساطعہ میں انتظاماً کوئی تعزیر و تہدید مثل جرمانہ وغیرہ کی تجویز پیش فرما سکتے ہیں

**الجواب:۔** نصوص آیات واحادیث سے طلاق کا مباح ہونا ثابت ہے اس لئے صاحب درمختار نے اباحت اور حظر کو نقل کرکے صحیح اباحت کو قرار دیا۔ حیث قال وایقاعہ مباح عند العامۃ لاطلاق الایات وقیل قائلہ الکمال الاصح حظرہ ای منعہ الا لحاجۃ کریبۃ وکرہ والمذھب الاول کما فی البحر[1] البتہ صاحب ردالمحتار شامی کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صاحب فتح القدیر کمال ابن ہمام کے قول کو راجح سمجھتے ہیں کہ اصل طلاق میں حظر ہے اور بلا وجہ موجہ ارتکاب اس کا محظور و ممنوع ہے حیث قال واما الطلاق فان الاصل فیہ الحظر بمعنی انہ محظور الا لعارض یبیحہ وھو من قولھم الاصل فیہ الحظر۔ والاباحۃ للحاجۃ الی الخلاص فاذا کان بلا سبب اصلا لم یکن فیہ حاجۃ الی الخلاص بل یکون حمقا وسفاھۃ رائی و مجرد کفران النعمۃ واخلاص الایذاء بھا وباھلھا واولادھا الی ان قال فحیث تجرد عن الحاجۃ المبیحۃ لہ شرعا بقی علی اصلہ من الحظر ولھذا قال اللہ تعالیٰ فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا ای لا تطلبوا الفراق وعلیہ حدیث ابغض الحلال الی اللہ الطلاق قال فی الفتح ویحمل لفظ المباح علی ما ابیح فی بعض الاوقات اعنی اوقات تحقق الحاجۃ المبیحۃ الخ شامی[2] جلد ثانی۔ پس بناء علیہ اگر ایسے موذی شخص کو جو بلا وجہ شرعی

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ص۲۷۰ ج۲ ۔ ظفیر

[2] دیکھئے رد المحتار للشامی کتاب الطلاق ص۲۷۰ ج۲ ۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



محض ایذا رسانی کیلئے طلاق دینے کو اپنی عادت مقرر کرلے۔ حاکم اسلام کی طرف سے کوئی تہدید و توبیخ ہو تو یہ مستحسن ہوگا اور قاضی شرعی اگر مناسب سمجھیں تو کوئی تعزیر ایسے شخص کو دلا سکتے ہیں۔ فقط

مسلمان کو گالی دینا اور طعن تشنیع کرنا

**سوال** (۴۰) زید نے بلا قصور عمرو کو گالی دی اور یہ کہا کہ تم مسلمان نہیں اور مسلمان ہونے کی تم میں کیا علامت ہے بلکہ تمہارے تمام موضع میں کوئی مسلمان نہیں حالانکہ اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے جس میں بعض علماء بھی ہیں، کیا ایسے صورت میں زید پر تعزیر واجب نہیں ہوگی اور اس کے پیچھے اقتداء بھی جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- زید اس صورت میں فاسق اور ظالم ہے حدیث شریف میں ہے سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر[1] یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے مقاتلہ کرنا کفران نعمت ہے یا استحلال قتال مسلم کفر ہے۔ اور اگر مراد اس شخص کی حقیقت میں مسلمانوں کو بے ایمان اور کافر کہنا ہے تو اس میں اس کے کفر کا خوف ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کو کافر کہے تو وہ کفر یا اس کا گفر اس پر عود کرتا ہے[2]۔ الغرض زید کو ہنوز توبہ کرنی چاہیئے اور کبھی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالنا چاہیئے باقی حد تعزیر بوجہ حکومت اسلامی نہ ہونے کے اس زمانہ میں جاری نہیں ہو سکتی[3] فقط۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان ص۴۱۱۔ ظفیر [2] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما متفق علیہ (مشکوٰۃ باب حفظ اللسان ص۴۱۱ ظفیر [3] لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) اسمیں شبہ نہیں کہ اسطرح کے کلمات قابل تعزیر ہیں فیعزر بشتم ولدہ الخ ویقذف مسلم ما یفسق الخ وعزر الشافعی بما کافر ھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والا لا بہ یفتی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۲ ج۳ و ص۲۵۳ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



گھوڑی کے ساتھ جماع اس کی سزا اور گھوڑی کا حکم

**سوال** (۴۱) جو شخص گھوڑی سے زنا کرے اس کیا سزا ہونی چاہیئے اور اس گھوڑی کو کیا کیا جائے

**الجواب**:- گھوڑی کو ذبح کرکے جلا دیا جائے اور اس شخص کو تعزیر کی جاوے[1]۔

چچی کے ساتھ نکاح کرا دینے میں مالی جرمانہ جائز نہیں

**سوال** (۴۲) بکر اور خالد گواہاں نکاح پر اس جرم میں کہ انھوں نے چچی سے نکاح کرا دیا پنچائت نے جرمانہ کیا یہ جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:- بکر اور خالد پر شرعاً نکاح مذکور کے گواہ ہونے سے کچھ جرم اور گناہ عائد نہیں ہوتا ان پر اور زید پر جو جرمانہ کیا گیا وہ ناجائز ہے وہ جرمانہ اس کو واپس ملنا چاہیئے[2]

اگر کوئی اپنی عورت کو زدوکوب کرے تو اسکی سزا

**سوال** (۴۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو زدوکوب کی اور بہت دور تک بال پکڑ کر اور برہنہ کرکے گھسیٹا یہ شخص ظالم ہے یا نہیں اور اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے اس کی ساتھ مشارکت کرنی چاہیئے یا نہیں۔

---

[1] ولا یحد بوطء بھیمۃ بل یعزر وتذبح ثم تحرق ویکرہ الانتفاع بھا حیۃ ومیتۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الوطء الذی یوجب الحد ومالا یوجب ج۳ ص۲۱۳) ظفیر۔ [2] فی البزازیۃ ان معنی التعزیر باخذ المال علی القول بہ امساک من مالہ عند مدۃ لینزجر ثم یعیدہ الحاکم الیہ لا ان یاخذ لنفسہ او لبیت المال کما یتوھمہ الظلمۃ اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی (رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر باخذ المال ج۳ ص۲۴۷) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** ۔ ایسا شخص ظالم ہے بے شک اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل دیہات اس کو تنبیہ کریں اور کھانا پینا اس کے ساتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے[1]۔ فقط۔

ہندوستان میں حدود جاری نہیں ہوسکتی تعزیر کی جاسکتی ہے

**سوال** (۴۴) زید نے عمر پر تہمت زنا لگائی اور پھر چار گواہ نہ پیش کر سکا۔ اس پر مولوی صاحب نے حد قذف کی بنا پر مسلمانوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا یہ حکم صحیح ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم اس حکم پر عمل نہیں کر سکتے کیونکہ مسلمان بادشاہ موجود نہیں ہے اس کا کیا حکم ہے۔

**الجواب:** ۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوستان میں بوجہ نہ ہونے سلطنت اسلامیہ کے کوئی حد جاری نہیں ہوسکتی[2]۔ لیکن تنبیہا و تعزیراً اس قسم کے برادری کی سزا دی جاسکتی ہے جس سے مجرم کو تنبیہ ہو اور آئندہ وہ مرتکب اس جرم کا ... نہ ہو اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔ لہذا یہ حکم ان مولوی صاحب کا مناسب ہے اس میں کچھ ممانعت نہیں ہے اور اس کو ماننا چاہیئے۔

---

[1] وبہذا ظہر انہ لا یجب علی الزوج ضرر زوجتہ اصلا ادعت علی زوجہا ضربا فاحشا وثبت ذلک علیہ عزر (درمختار) قولہ ضربا فاحشا قید بہ لانہ لیس لہ ان یضربہا فی التادیب ضربا فاحشا وھو الذی یکسر العظم او یخرق الجلد او یسود کما فی التتارخانیۃ قال فی البحر وصرحوا بانہ اذا ضربہا بغیر حق وجب علیہ التعزیر اھ اے وان لم یکن فاحشا (رد المحتار باب التعزیر ص۶۲ ج۳) ظفیر [2] لانہ لا حد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ص۱۹۵ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جو چور نہیں ہے اسے چور کہنے والا مستحق تعزیر ہے

**سوال** (۴۵) ایک شخص چور نہیں ہے اگر اس کو چور کہے تو کہنے والے پر شرعاً کیا حد آئے گی۔

**الجواب**:- ایسا شخص مستحق تعزیر ہے لیکن یہ فعل امام کے ساتھ مختص ہے اس زمانہ میں اس کا اجراء نہیں ہو سکتا و عزر الشاتم بیا کافر الخ و یا سارق الخ[1]۔ فقط

میری عورت بھگا کر لیجانے اور غائب کرنے کی سزا

**سوال** (۴۶) زید نے ہندہ کو بھگا کر کہیں چھوڑ دیا اور یہ معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی، زید کا بیان ہے کہ ہندہ غائب ہو گئی، مجھے معلوم نہیں کہاں گئی اس عورت کا شوہر اور برادری کے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ دو سو روپیہ لیکر اس شخص کا جرم معاف کر دیں یہ شخص دو سو روپیہ کی رقم گاؤں کے پنچان کو دے چکا ہے لیکن ان لوگوں کو نہیں پہنچی، اب یہ دو سو روپیہ اور مانگتے ہیں، زید اپنی خطار سے تائب ہے اور وہ معافی مانگ چکا ہے لیکن یہ لوگ نہیں مانتے۔ آیا شرعاً زید کے ذمہ دو سو روپیہ واجب ہیں یا نہیں اور اس کا یہ جرم جبکہ وہ معافی چاہتا ہے معاف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- شرعی حیثیت سے زید کے ذمہ کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں ہے جب وہ اپنے قصور سے تائب ہو کر اپنے جرم پر معافی خواہ ہے تو اب برادری کو اس پر کوئی سختی کرنے کا حق نہیں ہے قال علیہ السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ[2] لیکن اس میں شبہ نہیں کہ زید نے جس فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہے شرعی اور سیاسی حیثیت سے

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۳ ج ۳ ظفیر

[2] والحاصل ان المذہب عدم التعزیر باخذ المال (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۲۴ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



حیثیت سے اس کا اقتضا تعزیر ہے کما ھو مصرح فی کتب الفقہ[1] چنانچہ اگر حکومت اسلام ہوتی تو یہ مستحق تعزیر تھا مگر اب یہ صورت نہیں۔ لہٰذا توبہ کے بعد برادری بھی اس کے قصور کو معاف کر دے مگر جرمانہ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ فقط

والدہ کے ساتھ نکاح کرنے والے کی سزا

**سوال** (۴۷) اگر کوئی شخص اپنی والدہ کے ساتھ نکاح کرے تو بعد وطی کرنے کے اس پر تعزیر لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب** حدیث شریف میں ہے کہ سوتیلی والدہ یعنی باپ کی زوجہ سے نکاح کرنے پر تعزیر آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرمایا[2] چہ جائیکہ کوئی حقیقی والدہ سے ایسا فعل کرے تو بدرجہ اولیٰ سخت تعزیر کا مستحق ہے[3]۔

عند الحنفیہ مالی جرمانہ جائز نہ ہونے کی دلیل

**سوال** (۴۸) جرمانہ مالی عند الحنفیہ جائز نہ ہونے کی کیا دلیل ہے؟ مرتکب کبیرہ سے بطور جرمانہ جو اہل برادری لیتے ہیں وہ گناہ کا جرمانہ نہیں لیتے گناہ کا جرمانہ تو صرف توبہ ہے۔ یہ مالی جرمانہ اس امر کا ہے کہ مجرم جو برادری سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اب توبہ کرکے داخل

---

[1] خدع المرأة انسان واخرجها وزوجها يحبس حتى يتوب او يموت لسعيه فى الارض بالفساد (درمختار) قوله حتى يتوب او يموت - عبارة غيره حتى يردها وفى الهندية وغيرها قال المحلل حبسه ابدا حتى يردها او يموت (رد المحتار باب التعزير ص۶۲ ج۴) ظفير

[2] عن البراء بن عازب قال مر بى خالى ابو بردة ومعه لواء فقلت اين تذهب قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه بعد راسه رواه الترمذى والنسائى ولفظ ان اضرب عنقه وآخذ ماله (مشكوة باب المحرمات ص۲۷۷) ظفير

[3] كل مرتكب معصية لحد فيها فيها التعزير (رد المحتار على هامش رد المحتار باب التعزير ص۶۲ ج۴) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com



برادری ہونا چاہتا ہے تو اہل برادری ایک رقم اپنے میں داخل ہونے کے لئے تجویز کرکے خود لیتے ہیں اور جس مصرف میں چاہتے ہیں صرف کرتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز نہیں تو اگر مجرم ہی سے کسی مصرف حسن میں وہ رقم تجویز کردہ صرف کرادی جائے تو جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** در مختار باب التعزیر میں ہے لاباخذ المال فی المذهب بحر وفیه عن البزازیة وقیل یجوز معناه ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیده له فان یئس من توبته صرفه الی ما یری وفی المجتبی انه کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ[1] حاصل یہ ہے کہ اب جرمانہ مالی جائز نہیں ہے اگر بغرض زجر وتنبیہ لیوے تو پھر اسی کو واپس کردے اور جس کو نفیس کہا جاتا ہے وہ بھی اسی جرمانہ میں داخل ہے اور ناجائز ہے اور اگر مجرم بخوشی خاطر بلا جبر واکراہ کسی مصرف میں اس رقم کو صرف کرے تو جائز ہے مگر اس کو پورا اختیار ہونا اور مالک ہونا سنا دیا جائے پھر وہ خواہ خود رکھے یا کسی مصرف میں صرف کرے۔

**جرمانہ کی رقم واپس کی جائے** **سوال** (۴۹) ایک شخص سے بورڈنگ میں اس لئے جرمانہ لیا کہ اس نے وقت معین پر کھانے کا روپیہ ادا نہیں کیا تو جرمانہ لینا درست ہے یا نہیں۔؟

**الجواب:** جرمانہ مالی شرعاً درست نہیں ہے اور اگر جرمانہ کی رقم لیجاوے تو اس کو واپس کرنا چاہیئے[2]۔

---

[1] لاباخذ المال فی المذهب وفیه عن البزازیه وقال یجوز ومعناه ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیده له (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ۳۷/۲۴۲) ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر (۳۷/۲۴۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



امام اعظم کے نزدیک مالی جرمانہ | **سوال** (۵۰) جو مقدمات پنچائت سے طے ہوتے ہیں جس کا قصور ہوتا ہے اس پر برادری کو جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۲) اس جرمانہ کو مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) اگر اس جرمانہ سے پانی بھرنے والے کو اجرت دی جائے تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں۔

(۴) بے نمازی پر جرمانہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو بے نمازی پر کیا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ نماز پڑھنے پر مجبور ہوں۔

**الجواب** (۱-۲-۳) جرمانہ مالی کرنے کو امام صاحب کے مذہب میں ممنوع لکھا ہے اور امام ابو یوسفؒ بغرض زجر تنبیہ جائز فرماتے ہیں[۱] مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ بعد میں اسی کو دیدیا جائے یا اس کی اجازت اور خوشی سے کسی نیک کام مسجد وغیرہ میں صرف کر دیا جائے، پس اگر ایسا ہوا تو اس پانی سے وضو کرنا درست ہے۔

(۴) بے نمازی کو ایسا مجبور کیا جائے کہ وہ ترک نماز سے باز آجائے مثلاً یہ کہ اس سے بالکل تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور اس کو برادری سے خارج کر دیا جائے اور تعزیر کی جائے

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں | **سوال** (۵۱) اگر کوئی جانور سے زنا کرکے توبہ کرلے تو گناہ معاف ہو جائے گا یا نہیں؟۔

---

[۱] لاباخذ المال فی المذهب قال فی الفتح عن ابی یوسف یجوز التعزیر للسلطان باخذ المال وعندهما وباقی الائمة لا یجوز اه وظاهر ان ذلك روایة ضعیفة عن ابی یوسف قال فی الشرنبلالیة ولا یفتی بهذا لما فیه من تسلیط الظلمة علی اخذ مال الناس فیاکلونه اه درد المحتار باب التعزیر ص ۴۲۷ ج ۳ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



الجواب :- توبہ سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا، آئندہ ایسا نہ کرے[1]۔

تعزیر کی مختلف صورتیں | سوال (۵۲) کسی ایک عاصی کو یہ سزا دی جا سکتی ہے کہ علاوہ سلام و کلام ترک کرنے کے اس سے خرید و فروخت بھی بند کر دی جائے کہ اس کو ایک پیسے کا ستو بھی نہ ملے۔

الجواب :- تعزیرات حسب مصالح مختلف طرق سے ہوتی ہے اور غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو آئندہ کے لئے نصیحت ہو اور دوسروں کے لئے عبرت۔ چنانچہ ترک نماز پر ان کے قتل کر دینے تک کی اور پہاڑ سے گرا دینا تک کی اجازت ہے اور حکم ہے اور جائے غور ہے کہ جب کسی شخص سے متارکت اور مقاطعت کا حکم کسی معصیت کی وجہ سے ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ یعنی تارک اس سے نہ کوئی معاملہ کرے نہ سلام و کلام کرے، نہ بیع و شراء کرے اور ہر ایک مسلمان اس کا مخاطب ہے پھر اعتراض کس پر ہے جو کوئی بچتا ہے وہ اپنا فرض ادا کرتا ہے ولا تجاسوہم ولا تناجوہم وغیرہ الفاظ حدیث میں جو کہ اہل اہوا کے کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں[2]

گالی دینے کی سزا | سوال (۵۳) گالی دینے والے پر شرعی الزام لگ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- وہ گناہ گار ہوتا ہے، توبہ کرے اور جس کو گالی

---

[1] التائب من الذنب کمن لا ذنب له (مشکوۃ شریف ص ) ظفیر

[2] والتعزیر لیس فیه تقدیر انما یقیمه کل مسلط حال مباشرة المعصیة انما الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۴۷ و ج ۳ ص ۲۵۰ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



دی ہے اس سے بھی معاف کرانا ضروری ہے[۱]۔

تعزیر عام مسلمانوں کا حق ہے یا نہیں | **سوال** (۵۴) عالمگیری ردالمحتار وغیرہ میں ہے کہ بعد ارتکاب معصیت فقط قاضی کو تعزیر کا اختیار ہے ہر شخص کو نہیں، پس مقاطعت و متارکت کا مجاز ہر شخص ہر وقت کیسے ہو سکتا ہے

**الجواب**:- اصل یہ ہے کہ یہ جملہ و لا تجالسوہم ولا تناکحوہم[۲] کے مخاطب عام مسلمین ہیں اس میں قاضی اور حاکم کی تخصیص نہیں ہے یہ از قبیل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے اور علاوہ بریں جب قاضی اور حاکم اسلام نہ ہو تو پھر زجر کی صورت اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اہل اسلام اتفاق کر کے مجرم کو اس کے جرم سے باز آنے کی کوشش کریں۔

علماء حق کو سور کہنے والا فاسق ہے | **سوال** (۵۵) اگر کوئی شخص علمائے دین کو سور کہے تو شریعت میں اس کے لئے کیا تعزیر ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص فاسق ہے توبہ کرے[۳]

چماری کے ساتھ خلا ملا رکھنے والا کافر نہیں گنہگار ہے | ایک شخص نے ایک چماری کو عرصہ دراز تک اپنے گھر میں رکھ کر خوب خلا ملا رکھا اسی عرصہ میں دونوں پر مقدمہ قائم ہو گیا اور چماری چماروں کو مل گئی، اور شخص مذکور نے اور

---

[۱] وعزر کل مرتکب منکرا او مودی مسلما بغیر حق بقول او فعل (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب التعزیر ج ۳ ص ۲۵۱) ظفیر

[۲] لا یبعد ان یعزر ایضا حیث یعزر ویستحسن فی ہذہ التعزیر بالمحاصیص (الاشراف وتبعہ ابن ملکی وغیرہ (درمختار) ذکرنی شرحہ علی الملتقی بقولہ وعلی ہذا یعزر فلیطرق التجارۃ کزلان وہتاھر ونحوہم کذا فی الدر المختار (ردالمحتار ج ۳ ص ۲۵۱ باب التعزیر) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اس کے بھائی نے ایک ساتھ کھانا کھایا تو وہ شخص اور اس کا بھائی دونوں مسلمان ہیں یا کافر ہو گئے، یہاں پر اس شخص سے مسلمانوں نے پانچ روپیہ تاوان لے کر مسجد میں داخل کئے ہیں۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** وہ شخص جس نے چماری کے ساتھ خلا ملا رکھا وہ گنہگار ہوا، اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور وہ کافر نہیں ہوا مسلمان ہی ہے اور اس کا بھائی بھی مسلمان ہے۔ صرف اسی شخص کو توبہ کرنی چاہیئے اور نماز و روزہ کرنی چاہیئے اور وہ روپیہ جو تاوان کا اس سے لیا گیا وہ اسی کو واپس کرنا چاہیئے۔ یہ لینا درست نہ تھا لیکن اب اگر وہ خوشی سے مسجد میں دیوے تو مسجد میں صرف کرنا اس کا درست ہے اور توبہ کے بعد اس شخص کیساتھ کھانا پینا درست ہے۔ فقط۔

کسی مسلمان پر غلط مقدمہ کرنے والے کا حکم

**سوال (۵۶)** ایک پٹھان جو بعہدہ مجسٹریٹی ملازم سرکار برطانیہ ہے، صوم وصلوٰۃ کا پابند نہیں، تارک جمعہ و جماعت ہے۔ حلق لحیہ کا عادی، زنا و شراب سے غیر محترز۔ عیاش، رعونت پسند، بے مروت ہے اس کے ایک سید نجیب الطرفین رئیس پر جو پابند صوم وصلوٰۃ اور متبع شریعت ہے، بایں طور کے عدالت میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ سید ممدوح نے مجھے ایک مجمع میں منافق، بے ایمان شیطان کہا ہے، ان الفاظ سے میری عزت و شہرت کو بٹہ لگا ہے اس لئے استدعا ہے کہ ڈگری دس ہزار روپیہ بمعہ خرچہ حق مدعی برخلاف مدعا علیہ صادر فرمائی جاوے، سید ممدوح کا جواب ہے کہ بے ایمان تو میں نے نہیں کہا یہ مدعی کا اختراع ہے چونکہ مدعی کو میرے ساتھ دشمنی ہے اس لئے میری قریبی رشتہ دار کی تلاشی کرائی اور وہ بیکار ثابت ہوا۔

Maktaba Tul Ishaat.com

تحقیقاتی کمیٹی کے مجمع میں میرے آنے پر مدعی نے میرے زانو پر ہاتھ لگاتے ہوئے خندہ روئی سے ہاتھ بڑھایا میں نے اپنا ہاتھ نہ دیتے ہوئے کہا کہ بس دور وٹی اچھی نہیں۔ میرے اس کہنے پر مدعی نے اشتعال آمیز لہجہ میں ڈانٹ کر کہا کہ کسی منافق اور شیطان نے تلاشی کرائی ہے۔ میں نے اس کے جواب میں اس کے کہے ہوئے الفاظ بایں طور کہے کہ تو اپنے منہ سے منافق بن یا شیطان، یا جو کچھ بن۔ تلاشی تو نے کرائی ہے اور بس۔ اس بارے میں فیصلہ شرعی کیا ہے۔

**الجواب**:۔ اگر مقذوف میں یہ امور موجود ہیں جو سوال میں درج ہیں تو اس کا قاذف مستحق تعزیر نہیں ہے کما فی الدر المختار[1] وبقذف مسلم بیا فاسق الا ان یکون معلوم الفسق کمکاس مثلاً بلکہ ان امور سے خود اس پر تعزیر ہے چنانچہ مسلم کو ناحق تکلیف پہونچانا زبان سے یا کسی کارسازی سے اور شراب خوری کی مجلس میں حاضر ہوجانا اور شراب کے برتنوں اور لوازم کو ساتھ رکھنا یا رمضان شریف کے ایام میں دن کو اپنے پاس ناشتہ جیسی چیزوں کا رکھنا بھی موجب تعزیر ہے کما فی الدر المختار والشامی: وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ ویعزر من شرب الشار بین[2] الخ ص ۱۸۷ ج ۳ فقط

سحر کرنے والے کا حکم اور اس کا ثبوت

**سوال** (۵۷) دو آدمیوں نے ایک شخص پر سحر کرایا۔ وہ شخص فوت ہوگیا لیکن عامل صاحب کہتے ہیں کہ اب ان سحر کرنے والوں پر سحر کرانا خلاف شرع ہے شرعاً اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳ و ص ۲۵۲ ج ۳ ظفیر

[2] رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com



مرتکب کو شرعاً تعزیر کی سزا دی جاتی ہے کما فی الدر المختار وعزر کل مرتکب منکرا وموذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ[1] یعنی ہر مرتکب معصیت کے لئے تعزیر ہے پس جو شخص خلاف شرع امور پر اصرار کرتا ہے اس کو اپنی برادری تعزیر کی سزا دے سکتی ہے اس لئے کہ تعزیر میں بوقت مباشرت معصیت ہے ہر مسلم کو حق ہے کہ تعزیر قائم کرے کما فی الدر المختار ویقیمہ کل مسلم حال مباشرۃ المعصیۃ تنبیہ واما بعدہ فلیس ذلک بغیر الحاکم والزوج والمولی[2] الخ یعنی حقوق اللہ (کما حمل علیہا فی الشامی عبارۃ القنیہ المارۃ آنفا) میں بوقت ارتکاب معصیت ہر مسلم مرتکب معصیت پر تعزیر قائم کرنے کا مجاز ہے الخ وفی الشامی الفرق بین الحد والتعزیر ان الحد مقدر والتعزیر مفوض الی رای الامام وان الحد یدرأ بالشبہات والتعزیر یجب معہا وان الحد لا یجب علی الصبی والتعزیر یشرع علیہ والرابع ان الحد یطلق علی الذمی والتعزیر لیس بمشروع فی حقہ لانہ عقوبۃ له لان التعزیر شرع للتطہیر تلویحا[3] وزاد بعض المتأخرین ان الحد مختص بالامام والتعزیر یفعلہ الزوج والمولی وکل من رأی احدا یباشر المعصیۃ ص ۱۹۳ ج ۳ بعد انقضائے معصیت بھی زوج اور مولی نیز باپ بذریعہ خود تعزیر دے سکتے ہیں۔ اور تعزیر مجرم اور جرم کی حیثیت کے موافق مختلف صورتوں سے

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵ ج ۳ - ظفیر [2] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵ ج ۳ ) ظفیر [3] قولہ ویقیمہ الخ ای التعزیر الواجب للہ تعالی لانہ من باب ازالۃ المنکر رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵ ج ۳ ) ظفیر - [4] رد المحتار باب التعزیر ص ۲۴ ج ۳ - ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



قائم ہو سکتی ہے کسی صورت میں حبس، کسی کسی میں قتل، کسی میں محض گوشمالی وغیرہ کے ذریعہ سے تعزیر قائم کی جائے گی[1]۔ تعزیر بالمال میں اختلاف ہے جو جواز کے قائل ہیں وہ اس کے معنی یہ کہتے ہیں کہ اس سے مال کو لے کر اپنے پاس اس وقت تک رکھے کہ وہ مجرم تائب ہو جاوے جب وہ تائب ہوا اور اس جرم کے ارتکاب میں بالکل رک گیا تو جرمانہ اس کو واپس کرنا چاہیئے اور اگر وہ نہ رکے تو جرمانہ کو دوسرے کاموں میں صرف کر سکتے ہیں۔[2] کما فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذهب بحر و فیه عن البزازیة و قیل یجوز و معناه ان یمسکه مدة لینزجر ثم یعیده له فان یئس من توبته صرفه الی ما یری و فی المجتبیٰ انه کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ[3]

(۲) ایسا شخص شرعاً دیوث کہلاتا ہے جو مستحق تعزیر ہے کما فی الدر المختار[4]

(۳) یہ شخص بھی مستحق تعزیر ہے۔ کما مر فی ما وعزر کل ما[5]

(۴) دونوں اشد تعزیر کے مستحق ہیں۔ کما فی الدر المختار[6]

---

[1] تاریب دون حد: و یکون به و بالحبس و بالضرب علی العنق و ترک الاذن و بالکلام العنیف الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۶۱ ج ۳) ظفیر [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۶۲ ج ۳ ظفیر [3] و کل مرتکب معصیة لا حد فیها، فیها التعزیر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۶۵ ج ۳) ظفیر [4] و فی الاشباه: خدع انسان امرأة انسان و اخرجها و ردها یحبس حتی یتوب او یموت لسعیه فی الارض بالفساد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۶۴ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ویکون التعزیر بالقتل کمن وجد رجلا مع امرأۃ لا تحل لہ الخ[1] اور بدون نکاح شرعی کے جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے۔

(۵) مثل ۴ کے اس کا حکم بھی ہے اور اس عورت کو اس کے شوہر کے پاس پہنچا دیا جاوے یا شوہر سے طلاق لے کر حسب قاعدہ دوسرے شخص سے نکاح کیا جاوے۔[2]

(۶) وہ فاسق ہو گئے اور ان پر بھی شرعاً تعزیر ہے۔[3]

شہادت شرعیہ کے بغیر دعوی ثابت نہیں

**سوال** (۶۵) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص کو بچشم خود دیکھا ہے کہ دو بھینسے جماع کر رہا ہے۔ بجز ایک شخص کے اور شاہد کوئی نہیں ہے۔ متہم شخص منکر ہے۔ شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے جس سے زنا مذکور ثابت ہوتا اور وہ شخص منکر ہے تو اس پر کچھ تعزیر نہیں ہے[4] اور اس جانور کو بھی کچھ نہ کیا جاوے۔ اگر زنا ثابت ہو جاتا تو حکم یہ تھا کہ اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیا جاوے اور زانی کو تعزیر دیجاوے مگر اب جبکہ زنا ثابت ہی نہیں تو کچھ بھی سزا جاری نہ ہوگی فقط۔

---

[1] ایضاً ص ۲۴۷ ج ۲ و ص ۲۴۸ ج ۲ ۔ ظفیر [2] اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ الخ فلم یقل احد بجوازہ اصلاً (ایضاً باب المہر ص ۲۸۲ ج ۲) ظفیر [3] وکل من ارتکب معصیۃ لا حد فیہا ففیہا التعزیر (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۱ ج ۳) ظفیر [4] والشہادۃ علی الشہادۃ وشہادۃ رجل وامرأتین کما فی حقوق العباد (در مختار) قولہ شہادۃ رجل وامرأتین صرح بہ الزیلعی وکذا فی التتارخانیہ وفی الجوہرۃ لا تقبل فی التعزیر شہادۃ النساء مع الرجال عندہ لانہ عقوبۃ وعندہما تقبل لانہ حق آدمی (رد المحتار باب التعزیر ص ۲۵۸ ج ۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



طلاق کے چھ ماہ بعد دوسرا نکاح کرنے پر کوئی سزا نہیں

**سوال** (۶۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ ہندہ نے تقریباً چھ ماہ بعد نکاح ثانی کرلیا تین سال بعد ایک مفسد نے عدالت میں مخبری کی کہ ہندہ نے ناجائز طور پر نکاح ثانی کیا ہے، کیا ہندہ اور اس کا شوہر لائق تفریق ہیں اور کیا شرعاً ان کو کوئی سزا دینا چاہیئے۔

**الجواب**:- اس صورت میں ہندہ کا نکاح ثانی صحیح ہے اور تفریق زوجین میں نہیں ہوسکتی، یعنی بدون طلاق دینے شوہر کے کسی کو تفریق کی اجازت نہیں ہے اور شرعاً شوہر ثانی اور ہندہ پر کوئی تعزیر نہیں ہے[۱]۔

افعال شنیعہ کا اقرار فسق پر دلیل ہے

**سوال** (۶۷) ایک شخص نے متعدد اوقات میں چند اشخاص کے روبرو اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کو کئی دفعہ برہنہ کرکے دیکھا ہے اور ایک شخص کے سامنے زنا کا بھی اقرار کیا اس صورت میں اگر زنا ثابت نہیں ہے تو اس پر توبہ لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- خود اس کا اقرار افعال شنیعہ کا اس کے فسق کے لئے کافی ہے اور ایسا شخص واجب التعزیر ہے[۲] اس کو توبہ کرنی چاہیئے قال اللہ تعالیٰ **ومن یفعل ذلک یلق** اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیامۃ ویخلد فیہ مہانا الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما[۳]۔ فقط

---

[۱] اسلئے کہ جب طلاق کے بعد عدت گذر چکی عورت کو شادی کا پورا حق حاصل ہے میاں بیوی میں کوئی بھی شرعی طور پر مجرم نہیں ظہیر[۲] وعزر کل مرتکب منکر او مؤذی مسلم بغیر حق بقول ارفعل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعزیر ج۴ ص۶۱) ظہیر[۳] سورۃ الفرقان ۶۰۔

Maktaba Tul Ishaat.com



بلا تصریح دینے اور گالی دینے والے کی سزا

**سوال** (۶۸) چند عورتیں آپس میں لڑ رہی تھیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے لڑکے کے جو کہ قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا چار لکڑیاں ماریں اس کی ماں چھڑانے آئی تو اس کے انگوٹھے پر ایک لکڑی ماری اور برہنہ ہو گیا اور بہت گالیاں وغیرہ بکیں ایسے شخص کو کیا سزا دینی چاہیئے۔

**الجواب**:۔ وہ شخص فاسق و عاصی ہوا اور اس پر مواخذۂ اخروی قائم ہے تا وقتیکہ وہ معاف نہ کرا دے اور اگر سلطنت اسلامی ہوتی تو حاکم اسلام جو کچھ مناسب سمجھتا اس کو تعزیر بھی دیتا۔[1]

دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت ہے

**سوال** (۷۹) کیا شرعاً زید کو دنیاوی خواہشات کو دین کے مقابلہ میں مقدم رکھنے کے جرم میں کوئی تعزیر مل سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ دنیاوی خواہشات کو دین پر ترجیح دینا معصیت اور اتباع خواہش نفس ہے اس پر مواخذہ ضروری ہے دنیا میں اس پر کوئی تعزیر مقرر نہیں ہے۔[2]

---

[1] وعزر کل مرتکب منکر او موذی مسلم بغیر حق بقول او فعل الخ و بشتم مسلم رد المحتار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳ و ص۲۵۲ ج۳) والتعزیر لیس فیه تقدیر بل هو مفوض الی رأی القاضی و علیه مشائخنا لان المقصود منه الزجر و احوال الناس فیه مختلفة (ایضا ص۲۴۷ ج۳ - ظفیر [2] وکل مرتکب معصیة لا حد فیها فیها التعزیر (درمختار) قال فی الفتح و یعزر من شهد شرب الشاربین والمجتمعون علی شبه الشرب وان لم یشربوا الخ و کذا المسلم یبیع الخمر و یاکل الربوا (رد المحتار باب التعزیر ص۲۵۱ ج۳) والتعزیر لیس فیه تقدیر بل هو مفوض الی رأی القاضی و علیه مشائخنا زیلعی لان المقصود منه الزجر و احوال الناس فیه مختلفة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر ص۲۴۷ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com


باب مارپیٹ کرنا اور اس کی سزا **سوال** (۷۰) قاضی صاحب کے لڑکے نے میرے مکان کے اندر پانی پھینکا اور وہ چھینٹے میرے اوپر پڑے، یہ حرکت اچھی نہ تھی، فدوی نے اپنا بچہ سمجھکر بطور نصیحت دو طمانچہ مارا تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ کرے اور کسی برائی یا دشمنی کی نظر سے اس کو نہ مارا اور یہ حال میں نے قاضی صاحب سے عرض کرکے ان سے معافی چاہی انھوں نے بنظر انصاف مجھ سے کچھ شکایت نہ کی لیکن بعض لوگوں نے دشمنی کی نظر سے بروز جمعہ میری عدم موجودگی میں اس طور سے اعلان کیا کہ گلاب خاں مستری نے قاضی صاحب کے لڑکے کی چھاتی پر چڑھ کر مارا ہے اور مولوی عاشق علی صاحب کو جوتوں سے مارا ہے (حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں) اس جرم میں اگر کوئی مسلمان گلاب خاں سے سلام و کلام بلکہ کسی طرح کا تعلق نہ رکھے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کریں اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ جو صورت سوال میں درج ہے اس کے موافق اول تو گلاب خاں سے کوئی فعل ایسا نہیں ہوا کہ موجب تعزیر ہو کیونکہ اگر گلاب خاں نے قاضی صاحب کے لڑکے کو اس کے قصور پر صرف طمانچہ مارا تو یہ کوئی ایسا قصور نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ مستحق تعزیر ہو اور اگر بالفرض اس سے قصور ہوا تو اس نے معافی چاہ لی، اور معافی مانگ لی۔ اب اس کو برادری سے خارج کرنا اور اس کے ساتھ معاملہ مذکور کرنا اور اعلان مذکور کرنا درست نہیں ہے، سب اہل اسلام کو چاہیئے کہ گلاب خاں کے ساتھ شریک رہیں اور اس کو برادری سے اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج نہ جانیں یہ بڑا ظلم ہے جو اسکے بارے میں تجویز کیا گیا ہے، غایت

یہ ہے کہ اگر کسی زعم میں گلاب خاں سے قصور ہوا ہے تو اس سے توبہ کرالیں۔ اور وہ معافی چاہے اس کے بعد اس سے کچھ علیحدگی نہ رکھی جاوے قط

بار بار ہدایت کے باوجود جو نماز کا پابند نہ ہو

**سوال** (۷۲) جو شخص بار بار ہدایت و تدارک سے پابند نماز نہ ہو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ مسلمانوں کا کام نصیحت کرنا ہے اگر وہ نہ مانے تو عاصی و فاسق ہے تعزیر اگرچہ واجب ہے لیکن اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے حاکم اسلام کے اجرار تعزیر کی کوئی صورت نہیں ہے، اور اگر کسی تنبیہ سے وہ باز آجائے تو فبہا ورنہ اس سے مقاطعت کردیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com

Maktaba Tul Ishaat.com

# کتاب السیر

## (جہاد سے متعلق احکام و مسائل)

## باب اول

## دار الحرب و دار الاسلام اور ان سے متعلق احکام و مسائل

خلفاء راشدین نے غزوات میں شرکت فرمائی ہیں

**سوال** (۱) خلفاء راشدینؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غزوہ کیا ہے یا نہیں، اور فتح ہوئی یا کیا۔

**الجواب**:۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں بہت سی فتوحات ہوئی ہیں جو تاریخ و سیر میں بالتفصیل مذکور ہیں جس کو شوق ہو تاریخ کی کتابوں میں دیکھ لے۔ فقط (خود عہد نبوی میں بھی غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com



دار الحرب میں جمعہ وعیدین پنجگانہ پڑھنی درست ہے | **سوال** (۲) ہندوستان بعد سلطنت اسلام کے دار الحرب ہوا یا نہیں؟

(۲) دار الحرب میں پنجگانہ نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

(۳) دار الحرب میں جمعہ وعیدین کی نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ درست ہے (۲) درست ہے (۳) درست ہے۔[1]

ہندوستان کے کافر کیا ہیں | **سوال** (۳) ہندوستان کے کافر ذمی ہیں یا حربی

ہندوستان کیا ہے | **سوال** (۴) ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟۔

(۲) اگر کسی کافر حربی کو مسلمان نے نوکر رکھا تو اس پر حکم ذمی کا ہوگا یا نہیں؟

**الجواب**:۔ ہندوستان دار الحرب ہے اور ہندوستان کے کافر مستامن وذمی ہیں اور دار الاسلام میں کافر حربی مستامن ہوکر رہ سکتا ہے اور کافر حربی کو اگر مسلمان نے امن دے کر رکھا تو وہ مستامن ہے[2]

(ہندوستان کے دار الحرب ہونے کا فتوی سب سے پہلے حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ نے دیا۔ پھر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ۱۸۵۷ء میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی امارت میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا محمد منیر نانوتویؒ اور دوسرے علماء نے انگریزی اقتدار کا مقابلہ کیا اور شاملی کے میدان میں دادِ شجاعت دی اور اس کے بعد برابر ہندوستان کو دار الحرب قرار

---

[1] واما بلاد علیها ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمع والاعیاد الخ (رد المحتار کتاب القضاء ص۲۲۶ ج۳) ظہیر [2] تالا بشرط واحد لا غیر وهو اظهار حکم الکفر وهو التقیید بالحصن انه لما صار دار حرب صار فی حکم ما استولوا علیه فی دارهم (رد المحتار فصل فی ستین الکافر ص۲۲۶ ج۳) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



دیتے رہے، شیخ الہند مولانا محمود حسن عثمانی نے تحریک (ریشمی رومال) آزادی کے لئے جاری کی، مولانا عبید اللہ سندھی اور مولانا منصور انصاری جلاوطن ہوئے، خود شیخ الہند اور مولانا حسین احمد مدنی وحکیم نصرت حسین وغیرہ کو حکومت ہند نے مالٹا میں کئی سال قید رکھا، اگست ۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہوا مگر آزادی کے بعد یہاں مسلمانوں پر جو مظالم ہوئے اور جیسی قتل وخون ریزی ہوئی اس کی کوئی مثال تاریخ میں نہیں ملتی، اسی وجہ سے شیخ الاسلام مولانا مدنی نے آزادی کے بعد بھی اس ملک کو اس کے حالات کی وجہ سے دارالحرب ہی کہا۔ اور بعضوں نے دارالحرب کی ایک قسم دارالامان قرار دیا، بہرحال اب ملک آزاد ہے مگر مسلمانوں اور اسلام کے حصہ میں آزادی کا کوئی ثمرہ نہیں، مسلم کی جان ومال عزت وآبرو ابھی تک محفوظ نہیں، اور حکومت کی نظر میں اس کی کوئی قدر ووقعت نہیں، بعض مخصوص مسلمانوں نے آزادی سے ضرور فائدہ اٹھایا مگر یہ انفرادی ہے اور ایسا پہلی حکومت میں بھی ہوا، ملت اسلامیہ سوگوار ہی ہے۔ آئندہ خدا شاید کوئی صورت پیدا کرے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ لطیف

جہاد میں شرکت کیلئے والدین کی اجازت

**سوال** (۵) بلا اجازت والدین کے جہاد کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**:۔ اگر جہاد فرض عین ہوجائے تو بلا اجازت جانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اور تفصیل اس کی کتب فقہ میں ہے۔

---

لہ لایفرض علی صبی وبالغ لہ ابوان او احدھما لان طاعتھما فرض عین وقال علیہ الصلوۃ والسلام للعباس بن مرداس من لہ ابوان اوھما یمنعانہ من الجہاد ارجع فجاھد بإذنھما لانھما تحت رجلی منک فانہ لایحل سفرہ خطر الابإذنھما (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الجہاد ص ۲۳۵ ج ۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

دارالحرب کی تعریف میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے

**سوال** (۶) احناف کے نزدیک تعریف دارالحرب کیا ہے، ہندوستان دارالحرب ہے یا نہیں۔ دارالحرب سے ہجرت لازم ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ تعریف دارالحرب میں اختلاف امام اعظمؒ و صاحبین کا ہے، کما ہو مسطور فی کتب الفقہ و بربناء اختلاف فی تعریف دارالحرب کما ہو مذکور فی کتب الفقہ، ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں اختلاف ہے[1]۔ اور ہجرت دارالحرب سے مطلقاً لازم نہیں ہے[2]

اوقاف پر قبضہ کرنے سے حکومت مالک نہیں ہوگی

**سوال** (۷) کافر گورنمنٹ استیلاء کرکے مسلمانوں کی مملوکہ جائدادوں کو اور اوقاف پر قبضہ کرے تو وہ مالک ہو جاتی ہے۔؟

(۲) جبکہ مسلمان اس کافر حکومت کے ہاتھ سے چھڑانے پر قادر نہیں ہوئے

---

[1] لاتصیر دارالاسلام دارحرب الا بامور ثلاثۃ باجراء احکام اھل الشرک و باتصالھا بدارالحرب بان لا یبقی فیھا مسلما ولا ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسہ (درمختار) ای بان یغلب اھل الحرب علی دار من دارنا او ارتد اھل مصر وغلبوا و اجروا احکام الکفر ونقض اھل الذمۃ العھد وتغلبوا علی دارھم فی کل من ھذہ الصور لاتصیر دارحرب الا بھذہ الشروط الثلاثۃ وقد بشرط واحد لاغیر وھو اظھار حکم الکفر وھو القیاس ھندیہ (ردالمحتار فصل فی استیمان الکافر ص ۲۲۱ ج ۳) ظفیر۔

[2] اما فی بلادنا ھذہ ولاۃ کفار یجوز للمسلمین اقامۃ الجمع والاعیاد و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب علیھم طلب ذالک اسلعاء (ردالمحتار فصل فی استیمان الکافر ص ۲۲۵ ج ۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



تو اس حالت میں اگر گورنمنٹ نے ایک شخص کی جائداد دوسرے کے وقف کو کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا تو اس خریدار کو باوجود اس علم کے کہ یہ فلاں شخص کی مغصوبہ جائداد ہے یا وقف ہے، خریدنا اور اس سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہ۔؟

**الجواب:۔** اوقاف میں یہ حکم جاری نہ ہوگا کیونکہ الوقف لایملك ولا یملك مطلق ہے[1] اور نیز قید وان غلبوا علی اموالنا الخ سے اوقاف خارج ہو گئے۔

(۲) جائداد مملوکہ میں یہ قاعدہ جاری ہوگا کہ بعد تسلط کفار مشتری کے حق میں تصرف جائز ہے[2]۔ لیکن اوقاف میں یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا، اوقاف کے مصارف میں صرف کرنا لازم ہوگا[3]۔ فقط۔

ہندوستان کا حکم مختلف زمانہ میں

**سوال (۸)** جب پنجاب میں سلطنت سکھوں کی تھی تو جو ملک ان کے زیر حکومت تھا تو وہ دارالحرب تھا یا دارالاسلام اور جب برطانیہ کی حکومت ہوئی تو کیا حکم رہا۔

**الجواب:۔** چونکہ ہندوستان در زمانہ سلطنت شاہان اسلام

---

[1] فاذا تم (الوقف) ولزم لایملك ولا یملك ولا یعار ولا یرهن (درمختار) قوله لایملك ای لایکون مملوکا لصاحبه ولا یملك ای لا یقبل التملیك لغیره بالبیع ونحوه (ردالمحتار کتاب الوقف ص۳۷۶ ج۴) [2] وان غلبوا علی اموالنا ولو بعد اومنا واحرزوها بدارهم ملکوها (درمختار) لقوله تعالی للفقراء المهاجرین سماهم فقراء فدل علی ان الکفار ملکوا اموالهم التی هاجروا عنها الخ (ردالمحتار کتاب الوقف ص۳۷۶ ج۴) [3] فان شرائط الوقف معتبرة اذا لم تخالف الشرع وهو مالك فله ان یجعل له حیث شاء مالم یکن معصیة وله ان یخص صنفا (ردالمحتار کتاب الوقف ص۳۷۶ ج۴)

Maktaba Tul Ishaat.com



دارالاسلام بود۔ بعد ازاں سکھان یا نصاری متسلط شدند پس در بودن آں دارالحرب اختلاف است لہذا در مسئلہ ربوا وغیرہ احتیاط باید کرد (مگر مفتی علام مختلف جگہ ہندوستان کو دارالحرب قرار دے چکے ہیں اور علمائے دیوبند کا بحکومت انگریز دارالحرب ہونے کا متفقہ فیصلہ تھا بلکہ آزادی کے بعد بھی بعضوں نے دارالحرب ہی قرار دیا واللہ اعلم۔ ظفیر)

اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں۔

**سوال (۹)** گورنمنٹ نے جب سے اپنا تسلط ہندوستان وغیرہ پر کیا ہے اور مسلمانوں کی ملکیت توڑ کر اپنی ملکیت قائم کردی ہے مثلاً اراضی و درخت وغیرہ تو اب یہ چیزیں گورنمنٹ کسی مسلمان کو دیدے مثلاً زمین کاشتکاری کے لئے اور درخت بیع کے لئے اور پہاڑ تجارت شہد وغیرہ کے لئے اور رقم بخشش کے طور پر تو مسلمان کو لے کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا نہیں۔

---

لہ لاتصیر دارالاسلام دارحرب الا بامور ثلاثۃ باجراء احکام اھل الشرک و باتصالھا بدارالحرب وبان لایبقی فیھا مسلم او ذمی آمنا بالامان الاول علی نفسہ ودارالحرب تصیر دارالاسلام باجراء احکام اھل الاسلام فیھا کجمعۃ وعید وان بقی فیھا کفار اصلی وان لم تتصل بدارالاسلام (الدرالمختار) وقال لابشرط واحد للغیر وھو اظھار حکم الکفر وھو القیاس ویتفرع علی کونھا صارت دارحرب ان الحدود والقود لا یجری فیھا وان الاسیر المسلم یجوز لھا التعرض لما دون الفرج وتنعکس الاحکام اذا صارت دارالحرب دارالاسلام قال بعض المتاخرین اذا تحققت الامور الثلاثۃ فی مصر المسلمین ثم حصل لاھلہ الامان ونصب فیہ قاض مسلم ینفذ احکام المسلمین عادالی دارالاسلام (ردالمحتار باب ایضا ص۳۳۹ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:-** کتب فقہ میں آیا ہے کہ اگر کفار مسلمانوں کے اموال پر غالب آجائیں اور اس کو اپنی حفاظت میں لے لیں تو وہ ان کے مالک ہوجاتے ہیں پس صورت مسئولہ میں جبکہ انگریز یہاں ہندوستان میں مسلط ہوگئے تو وہ مالک ہوگئے، اب ان کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے ہبہ کردیں، لہٰذا مسلمانوں کے لئے اس کا لینا اور اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ فی الخانیۃ ولو استولی اھل الحرب علی اموالنا واحرزوھا بدارھم ملکوھا عندنا[1] الخ خانیہ ج ۳۔ وکذا لو وھبہ او باعہ بقیمۃ الخ عالمگیری۔ فقط

ہندوستان میں ہندو مسلم ذمی ہیں یا حربی

**سوال (۱۰)** آج کل جو حالت ہندوؤں کی مسلمانوں کے ساتھ اکثر بلاد ہندوستان میں ہے وہ ظاہر ہے اور معلوم ہے قابل دریافت امر یہ ہے کہ ہندوستان کے اہل ہنود اب بھی ذمی کے حکم میں ہیں یا حربی کے، ہم مسلمانوں کے اوپر ان کے ذمہ ہونے والے حقوق عائد ہوتے ہیں یا حربی والے۔

**الجواب:-** درحقیقت ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کی شان مستامن کی سی تھی[2] لیکن جب سے ہندوؤں نے جگہ جگہ مسلمانوں پر

---

[1] فتاویٰ خانیہ باب الاستیلاء ج ۳ وان غلبوا علی اموالنا واحرزوھا بدارھم وملکوھا (درمختار) وھو قول مالک واحمد ایضا فیحل الاکل والوطء لمن اشتراہ منھم کما فی الفتح لقولہ تعالیٰ للفقراء المھاجرین ستاھم فقیراً فدل علی ان الکفار ملکوا اموالھم التی ھاجروا عنھا (ردالمحتار باب استیلاء الکفار ج ۳ ص ۲۳۲ و ج ۳ ص ۲۳۶) ظفیر

[2] ھو من یدخل دارغیرہ بامان مسلما کان او حربیا دخل مسلم دارالحرب بامان حرم تعرضہ شئ من دم ومال وفرج منھم (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب المستامن ج ۳ ص ۲۳۷) ظفیر۔ گویا مفتی صاحب انگریزی دور حکومت میں ہندو اور مسلمان دونوں کو مستامن کے درجہ میں سمجھتے تھے اور انگریزوں کو حکومت اور کوئی تسلط نہیں کیا صرف انگریزوں کی ہی حکومت تھی انہوں نے قوت کے ذریعہ اس ملک پر قبضہ کیا تھا۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



حملے شروع کر دیئے ہیں اور علی الاعلان مسلمانوں کے دشمن ہو گئے ہیں تو مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی معاہدہ وغیرہ نہ رہا اور مصداق وھو بدؤاکم اول مرۃ[1] کے ہو گئے۔

دارالحرب میں دینی امور کیلئے امیر مقرر کرنا

**سوال (۱۱)** دارالحرب میں دینی معاملات کے لئے امام وغیرہ مقرر کرنا کیسا ہے۔

**الجواب:۔** دارالحرب یعنی اس ملک کے متعلق جس پر کفار کا تسلط ہو یہ تو فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ وغیرہ کے انتظام کے لئے کوئی امام مقرر کر لیں اور اپنے معاملات باہمی کے فیصلہ کے لئے قاضی مقرر کر لیں[2] باقی کفار و محاذین کے حملوں کی مدافعت کے لئے اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے۔ مسلمانوں کو حکام وقت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کے پاس ایسی قوت نہیں ہے کہ مدافعت کر سکیں اور امور سیاسیہ کا انتظام کر سکیں فقط۔

---

[1]

[2] ولو تغلب الکفار وجب المسلمین تعیین وال وامام للجمعۃ (درمختار) وفی البلاد علیہ ولاۃ کفار فیجوز للمسلمین اقامۃ الجمعۃ والاعیاد ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین فیجب علیھم ان یلتمسوا والیا مسلما منھم او فی الفتح واذا لم یکن سلطان ولا من یجوز التقلد منہ کما ھو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیھم الکفار کقرطبۃ الآن یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منھم یجعلونہ والیا فیولی قاضیا فیکون ھو الذی یقضی بینھم الخ (ردالمحتار کتاب القضاء ص۴۲۷ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com


# باب دوم
# عُشر وخراج

## عشر وخراج اور ان سے متعلق احکام ومسائل

خراجی زمین کی تعریف وشرائط

**سوال** (۱) زمین خراجی کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کی کیا کیا شرائط ہیں۔؟

**الجواب**:۔ فی الدر المختار ما اسلم اھلہ طوعًا او فتح عنوۃ وقسم بین جیشنا والبصرۃ عشریۃ[1]، پس ایسی زمین عشری ہے جب تک درمیان میں کسی غیر مسلم کی ملک نہ ہو جاوے۔

جس قدر بھی غلہ ہوا سی میں عشر واجب ہے

**سوال** (۲) زمین دار کو جو اپنی زمین سے مقرر اجارہ غلہ یا نقد روپیہ کاشتکار سے وصول ہوتا ہے اور اس میں سے مال گذاری سرکاری دیجاتی ہے تو کس قدر غلہ کی مقدار پر عشر واجب ہے،

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر والخراج ص۲۵۳ و ص۲۵۴ ) ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اور ادائے مال گذاری کے بعد یا پہلے اور اگر غلہ اتنا ہو کہ سال بھر کا گذر مشکل ہو تو کیا تب بھی عشر دیا جاوے گا، اور یہ حکم زمین دار و کاشتکار دونوں سے متعلق ہے یا کسی ایک سے۔

**الجواب:۔** قبل ادا کرنے مال گذاری سرکاری کے کل غلہ وصول شدہ میں عشر واجب ہے۔ یہ حکم دونوں سے متعلق ہے جس قدر غلہ جسکے پاس رہے اس کے ذمہ اسی مقدار کا عشر ادا کرنا واجب ہے[۱]۔

جملہ اجناس اور تجارتوں میں عشر کا حکم

**سوال (۳)** نقد روپیہ اور تمام اجناس تجارتی وغیرہ میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** نقد کا حکم جدا ہے اس میں زکوۃ ہے، بشرائطہا آں یعنی یہ کہ بقدر نصاب ہو اور سال گذر جاوے[۲]۔ باقی جملہ اجناس و تجاریوں میں عشر واجب ہے، جس قدر ہو اسی کا عشر ادا کرے۔

غلہ وصول ہونے پر عشر ادا کرے

**سوال (۴)** اگر کاشتکار سے غلہ وغیرہ زمین کا وصول ہو تو اس صورت میں بھی عشر واجب ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:۔** غلہ وصول ہونے کی صورت میں عشر ادا کیا جاویگا[۳]

---

[۱] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (درمختار) وبالحاصل ان العشر عند الامام علی رب الارض مطلقا وعندہما کذلک لو البذر منہ ولو من العامل فعلیہما وبہ ظہران ما ذکرہ الشارح ہو قولہما اقتصر علیہ لما علمت من ان الفتوی علی قولہما لصحۃ المزارعۃ لو فی البذر ثم ان المزارعۃ جائزۃ عندہما والعشر یجب فی الخارج والخارج بینہما فیجب العشر علیہما (رد المحتار باب العشر ص ۲۲ ج ۲ وص ۲۵ ج ۲ ظفیر

[۲] شرطا فقرائہما عقل وبلوغ واسلام وحریۃ وسببہ ملک نصاب حولی تام فارغ عن دین لہ مطالب من جہۃ العباد الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الزکوۃ)

[۳] ولان الملک غیر شرط فیہ بل شرط ملک الخارج الا ولان العشر یجب فی الخارج لا فی الارض فکان ملک الارض وعدمہ سواء کما فی البقل الخ (رد المحتار باب العشر والخراج ص ۲۵۲ ج ۲ وص ۲۵ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



مصارف عشر کیا ہیں؟ **سوال** (۵) عشر لینے کا مستحق کون ہوگا۔

**الجواب**:۔ جو مصرف زکوۃ کا ہے وہی عشر کا بھی ہے[1]۔

ارض مملوکہ مسلمین میں جہاں راجاؤں کو ٹیکس دیا جاتا ہے عشر واجب ہے

**سوال** (۶) جو آراضی مملوکہ مسلمین ہیں اور راجاؤں کو باقی دینی پڑتی ہے اس میں عشر واجب ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ عشر واجب ہے[2]۔

عشری زمین اگر اجارہ پر دیدی جائے تو عشر کون ادا کرے

**سوال** (۷) عشری زمین اگر اجارہ پر دیدی جائے تو اس صورت میں عشر مالک زمین ادا کرے یا کاشتکار

**الجواب**:۔ اس میں اختلاف ہے کہ عشر اس صورت میں مالک زمین پر ہے یا مستاجر یعنی کاشتکار پر، امام صاحب اول کے قائل ہیں۔ اور صاحبین دوسرے کے، حاوی میں ہے وبقولہما نأخذ شامی۔ یعنی حاوی میں صاحبین کے قول کو مختار کہا ہے بناءً علیہ کاشتکار کل پیداوار کا عشر ادا کرے[3] فقط۔

---

[1] اے مصرف الزکوۃ والعشر الخ ھو فقیر الخ و مسکین الخ و عامل الخ ومدیون لا یملک نصابا فاضلا عن دینہ الخ (باب المصرف ص۲۶۰ ج۱) ظفیر

[2] یجب العشر فی ارض غیر خراج فی مسقی سماء وسیح الخ و یجب نصفہ فی مسقی غرب ودالیۃ الخ او سقاہ بماء اشتراہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص۶۶ ج۲) ظفیر

[3] والعشر علی من وجر کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی و بقولھما نأخذ (درمختار) فلا ینبغی العدول عن الافتاء بقولھما ذلک (رد المحتار باب العشر ص۶۵ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



بادشاہ اگر عشر نہ لے تو عشر ساقط نہیں ہوتا

**سوال** (۸) ہماری زمین عشری ہے یا نہیں اگر ہے تو انگریز لوگ جو چار آنہ فی کنال ہم سے لیتے ہیں اس کو خراج کہا جائے گا یا کو اگر کہا جائے گا تو کس رو سے، اور ثانیاً یہ ہے کہ عشر کے لئے شرط ہے زمین کا عشری ہونا کہ کسی بادشاہ اسلام نے اگر عشر رکھا ہو تو وہ عشری ہوگی اگر خراج رکھا ہے تو خراجی ہوگی، تو ہند اور پنجاب کی زمین پر کسی تواریخ سے معلوم نہیں ہوتا کہ فلاں بادشاہ نے یہاں عشر رکھا ہے خصوصاً جہانگیر و اکبر بادشاہ یا گذشتہ جو گذر چکے ہیں۔ ثالثاً یہ کہ دار الحرب ہے یا دار الاسلام۔ اگر دار الحرب ہے تو کیا دار الحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں، اور اگر دار الاسلام ہے تو کس شرائط سے دار الاسلام ہے، الغرض یہاں کے بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ یہاں ہرگز عشر نہیں ہے اور بعض عشر کے قائل ہیں، آپ کی کیا رائے ہے۔

**الجواب** در مختار میں ہے وما اسلم اھلہ طوعا او فتح عنوۃ و قسم بین جیشنا[1] عشریۃ لانہ الیق بالمسلم و فی رد المحتار ولو قال بیننا یشل ما اذا قسم بین المسلمین غیر الغانمین فانہ عشری لان الخراج لا یوظف علی المسلم ابتداء قہستانی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شامی[2] و فیہ ای الدر المختار. ولو ترک الصغری السلطان لا یجوز اجماعاً و یخرجہ بنفسہ للفقراء[3] شامی در مختار میں ہے و ذکرہ فی الزکوۃ لانہ منہا قال فی الفتح قیل ان تسمیتہ زکوۃ علی قولہما لاشتراطہما النصاب والبقاء بخلاف قولہ ولیس بشی اذ لا شک انہ زکوۃ حتی یصرف مصارفہا و

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۲۵۰ [2] ظفیر [3] رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۲۵۱ [4] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر والخراج ج ۳ ص ۲۶۶ [5] ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اختلافهم فی اثبات بعض شروط لبعض انواع . الزکوۃ و تفیہ لایخرج
عن کونہ زکوۃ الخ ان عبارات سے چند امور معلوم ہوئے ایک یہ کہ مسلمان
کی آراضی کا اصل وظیفہ عشر ہے، دوم یہ کہ اگر بادشاہ عشر نہ لیوے تو عشر
ساقط نہیں ہوتا، بلکہ خود مالک زمین کو عشر نکالنا چاہیئے اور فقراء کو دینا
چاہیئے، سوم یہ کہ عشر بھی زکوۃ ہے، پس جبکہ اصل وظیفہ مسلم کا عشر ہے
تو جو آراضی مملوکہ مسلمین ہیں تو اصل میں وہ عشری تھی کہ سلاطین اہل اسلام
نے ان کو فتح کرکے مسلمانوں کو دیدی تھی، یا ان کا حال سابق کچھ معلوم نہیں
ہے ان دونوں صورتوں میں اگر درحقیقت کسی زمین میں عشر مقرر ہونا چاہیئے
اور بادشاہ اسلام نے یا غیر نے عشر مقرر نہ کیا تو اس سے عشر ساقط نہیں ہوتا
اور وہ زمین عشری ہونے سے خارج نہیں ہوتی ہے اور جبکہ عشر بمنزلہ
زکوۃ ہے تو جبکہ زکوۃ اموال پر ہر جگہ واجب ہے بلاد اسلام ہوں یا غیر
اسی طرح عشر بھی ہر جگہ لازم ہوگا۔ اور واضح ہو کہ زمین عشری سے اگر خراج
لیا جاوے تب بھی عند اللہ عشر ساقط نہیں ہوتا ہے۔ لہذا صاحب زمین کو عشر
نکال کر فقراء کو دینا چاہیئے۔ الحاصل احوط یہی ہے کہ مسلمانان اپنی آراضی کی
پیداوار زمین سے عشر ادا کریں۔ فقط۔

عشری زمینوں میں دسواں حصہ لوا کرے | **سوال (۹)** آراضی کی پیداوار میں کس
حساب سے زکوۃ دینی چاہیئے۔ دسواں حصہ یا کم و بیش خرچہ سال بھر کا
نکال کر دیجاوے، یا کل پیداوار میں سے اجرت کٹائی وغیرہ نکال دی
جاوے یا کیا۔ زکوۃ کے وقت مویشی زراعت بھی شمار ہوں گے یا نہ، اور
باقی گائے بھینس وغیرہ بھی زکوۃ میں شمار ہوں گے یا نہیں، اگر پچاس تولہ
چاندی اور سات تولہ سونا ہو تو کیا ان کی مجموعی رقم پر زکوۃ دیجاوے گی۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یا جب تک ہر دو کا نصاب پورا نہ ہوجاوے۔ اور زکوۃ کس حساب سے دینی چاہیئے، سادات کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور زکوۃ کے مستحق کون لوگ ہیں، ہر ایک کو کس قدر دینا چاہیئے۔

الجواب:۔ عشری زمینوں میں اس زمانہ میں بھی عشر یعنی دسواں حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس جو زمین ہیں ان کو عشری سمجھنا چاہیئے کیونکہ مسلمانوں کی آمدنی کا اصل وظیفہ عشر ہے، اور عشر کل پیداوار میں سے دینا چاہیئے۔ خرچہ کچھ نہیں نکالا جاتا، نہ اجرت کسی کی نکالی جاتی ہے[1]۔ زراعت کے کام کے مواشی پر زکوۃ نہیں ہے، اسی طرح جو جانور گھر پر کھڑے ہوکر کھاتے ہیں ان پر بھی زکوۃ نہیں ہے، چاندی اور سونا دونوں ہوں تو دونوں کو جمع کرکے اگر نصاب پورا ہوجاوے مثلاً آدھا نصاب سونے کا ہو اور آدھا چاندی کا تو زکوۃ لازم ہے۔ اس زمانے میں نفع فقراء کا اس میں ہے کہ سونے کو بھی چاندی کی قیمت کرکے چاندی میں شامل کرکے زکوۃ دیدیا جاوے۔ اور نصاب چاندی کا ۵۲ ½ تولہ اور ساڑھے سات تولہ سونا کا ہے۔ جس وقت نصاب پورا ہوجاوے چالیسواں حصہ زکوۃ کا دینا

---

[1] یجب العشر فی مسقی سماء ای مطر وسیح الخ بلا شرط نصاب وبقاء ویجب مع الدین الخ ویجب نصفہ فی مسقی غرب رز انیۃ الخ بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحہم بالعشر فی کل الخارج (درمختار) بلا رفع اجرۃ العمال ونفقۃ البقر وکری الانہار واجرۃ الحافظ ونحو ذالک (رد المحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲ و ص ۶۹ ج ۲) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

چاہیئے یعنی ہر سیکڑے میں سے ۲½ دینا لازم ہے[1]۔ سادات کو زکوۃ دینا درست نہیں ہے، اگر ضرورت زیادہ ہو تو اس کے لئے شریعت میں یہ حیلہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو غریب ہو صاحب نصاب نہ ہو اور سید نہ ہو اس کو زکوۃ دیدی جاوے اور مالک بنا دیا جاوے۔ پھر وہ اپنی طرف سے سیدوں کو دیدے۔ یہ صورت جواز کی ہے، زکوۃ محتاجوں کو دینی چاہیئے ایک شخص کو نصاب سے کم دینی چاہیئے مثلاً ۵۲½ تولہ چاندی سے کم دیکاوے اگر کوئی شخص مقروض ہو اور کنبہ والا ہو اور ضرورت زیادہ ہو اس کو زیادہ دینا بھی جائز ہے۔ فقط

عشری زمین میں دسواں حصہ اللہ واسطے نکالنا چاہیئے

**سوال** (۱۰) جو اراضی زیر تحت سرکار انگلشیہ ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے، اس غلہ کا کیا حکم ہے کہ کون سا حصہ زکوۃ ادا کیا جاوے، نیز خرچ زراعت و لگان سرکاری وغیرہ قبل ادا زکوۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔

**الجواب**:۔ اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے، اور کل پیداوار سے نکالا جاوے

---

[1] نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم كل عشرة دراهم وزن سبعة مثاقيل الخ والمعتبر وزنهما اداء ووجوبا لا قيمتهما واللازم في مضروب كل منهما معموله ولو تبرا او حليا مطلقا وعرض تجارة قيمته نصاب من ذهب اوورق مقوما باحدهما وربع عشر في كل خمس بحسابه ففي كل اربعين درهما درهم وفي كل اربعة مثاقيل قيراطان (الدر المختار على هامش رد المحتار باب زكوة المال ج۲ ص۳۲) ظفير۔

Maktaba Tul Ishaat.com

خرچ زراعت ولگان سرکاری وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے[1] فقط۔

پیداوار غیر مشترکہ متعلق | **سوال** (۱۱) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ حضور نے اللہ واسطے تحریر فرمایا ہے، آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ پہلے جواب میں یہ لکھدیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اللہ واسطے دینا چاہیئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہیئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہیئے، اور محتاجوں کو دینا چاہیئے[2]

بارانی و باگذاری والی زمین پر عشر ادا کی متعلق | **سوال** (۱۲) جس زمین کی مال گذاری سرکار میں ادا کی جاتی ہے اور بارانی ہے اس کے غلہ میں سے عشر ادا کیا جاوے یا کیا اور خرچ زراعت ولگان سرکاری جو ادا کیا ہے مجرا ہوگا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے اور کل پیداوار زمین سے نکالا جاوے، خرچ زراعت ولگان سرکاری مجرا نہ کیا جاوے گا[3]

---

[1] یجب العشر الا فی مسقی سماء وسیح ویجب نصفہ فی مسقی غرب ودالیۃ الا بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص۶۲ ج۲ و ص۶۱ ج۲) ظفیر

[2] دیکھئے شامی باب العشر ظفیر

[3] افاد ان ملک الارض لیس بشرط بوجوب العشر وانما الشرط للخارج لانہ یجب فی الخارج لا فی الارض (رد المحتار باب العشر ص۶۲ ج۲) بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر (در مختار) ای یجب العشر فی الاول ونصفہ فی الثانی بلا رفع اجرۃ العمال ونفقۃ البقر وکری الانھار واجرۃ الحافظ ونحو ذلک (رد المحتار باب العشر ص۶۱ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



عشر نکالنے میں خراج زراعت ولگان وغیرہ ہوگا یا نہیں

**سوال** (۱۳) جو اراضی زیر تحت سائنکلوپیڈیا ہے اور رعایا خراج اراضی سرکار انگریز بہادر کو ادا کرتی ہے تو اس اراضی کی پیداوار میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اس غلہ کا کیا حکم ہے اور کون سا حصہ زکوۃ ادا کیا جاوے، و نیز خرچ زراعت ولگان سرکاری وغیرہ قبل ادا زکوۃ منہا کیا جاوے یا نہ کیا جاوے۔ اور غلہ مذکور جس کی بابت سوال ہے وہ برسات سے سینچا گیا ہے، ڈول یا چرس یا نہر سے نہیں سینچا گیا۔

**الجواب**:- اگر وہ زمین عشری ہے تو دسواں حصہ اس میں سے اللہ واسطے نکالنا چاہیئے اور کل پیداوار سے نکالا جاوے، خرچ زراعت ولگان سرکاری وغیرہ مجرا نہ کیا جاوے[1]

غلہ کی پیداوار کا عشر

**سوال** (۱۴) پیداوار غلہ سے کون سا حصہ زکوۃ ادا کرنا چاہیئے، حضور نے اللہ واسطے فرمایا ہے آیا اللہ واسطے کون سا حصہ یا کس قدر فی من ادا کرنا چاہیئے، بینوا وتوجروا۔

**الجواب**:- پہلے جواب یہ لکھدیا تھا کہ زمین اگر عشری ہے تو دسواں حصہ اس کی پیداواری کا اللہ واسطے دینا چاہیئے یعنی اگر دس من غلہ ہو تو ایک من غلہ صدقہ کرنا چاہیئے اور بیس من غلہ پیدا ہو تو دو من غلہ نکالنا چاہیئے اور محتاجوں کو دینا چاہیئے[2]

عشری زمین کی تعریف اور عشر کس کے ذمہ ہے

**سوال** (۱۵) زمین عشری کی کیا تعریف ہے اور کیا اپنی طرف سب زمین عشری ہے اور سب کا عشر دینا واجب ہے

---

[1] یجب العشر اذا بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج (درمختار) ای یجب العشر فی الاول ونصفه فی الثانی بلا رفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلک (ردالمحتار باب العشر ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



حالانکہ سرکار بھی مالگذاری لیتی ہے اور جو زمین مہاجن سے مسلمان نے لی ہے اس کی آمدنی پر بھی عشر دیا جاوے۔ اور عشر مالک کے ذمہ ہے یا کاشتکار کے، اگر مالک خود کاشت کرے تو کیا حکم ہے۔

**الجواب:۔** عشری زمین کا مطلب یہ ہے کہ جس زمین میں عشر واجب ہو وہ عشری ہے جس وقت پورا حال معلوم نہ ہو جیسا کہ اس وقت ہے تو عموماً یہ حکم کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمین کو عشری سمجھی جاتی ہے اور کفار کی مملوکہ آراضی خراجی، پس مسلمان کے پاس جو زمین مثلاً معافی کی چلی آتی ہے یا اس نے کسی مسلمان سے خریدی ہے وہ عشری ہے اور جو زمین کافر سے خریدی ہے وہ خراجی رہے گی، اور بعض حضرات نے ایسا بھی لکھا ہے کہ جب سرکار سب زمینوں کا محصول لیتی ہے تو سب خراجی ہی ہیں، مگر مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ مسلمان اپنی آراضی مملوکہ میں عشر نکالیں، اگر زمین اجارہ پر دی گئی ہے تو امام صاحب کے نزدیک عشر مالک پر ہے، رقم اجارہ میں سے دسواں حصہ صدقہ کرے اگر مالک خود کاشت کرے تو تمام پیداوار کا دسواں حصہ نکالے۔ محصول سرکاری وغیرہ کچھ وضع نہ ہوگا[1] بٹیداری والی زمین کا عشر کیا ہے لوکس کہتے ہے

**سوال (۱۶)** مسلمان مزارعین پر خواہ زمیندار ہوں یا کاشتکار پیداوار زراعت میں یکساں زکوۃ فرض ہے یا کچھ فرق ہے اور کس قدر زکوۃ دینی چاہیئے۔

---

[1] ارض العرب الخ وما اسلموا علیہ طوعا او فتح عنوۃ وقسم بین جیشنا الخ عشریۃ لانہ الیق بالمسلم (در مختار) ای والارض التی اسلموا علیہا قولہ الیق بالمسلم ای کما فیہ من معنی العبادۃ وکذا ھرا: فحیث تعلق بنفس الخارج (رد المحتار باب العشر والخراج ج۲ ص۳۵ و ص۳۵) فلیفہ

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:۔** زمین کی پیداوار کی زکوۃ دسواں حصہ ہے، یہ عشر کہلاتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ زمین عشری ہو خراجی نہ ہو، مزارعت کی صورت میں یعنی بٹائی کی صورت میں عشر دونوں پر ہے یعنی جس قدر غلہ مالک زمین کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے اور جس قدر کاشتکار کے حصہ میں آوے اس کا عشر وہ دیوے[1]۔

عشر نکالتے وقت سرکاری خراج منہا نہ کیا جائے گا

**سوال** (۱۷) ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں کوئی آراضی ایسی نہیں ہے جو پرتہ مال گذاری سرکار سے مستثنیٰ ہو پس بحالت متذکرہ زمیندار یا کاشتکار کو پیداوار آراضی سے غلہ بقدر رقم مال گذاری سرکار یا لگان زمیندار خارج کرکے بقیہ غلہ پر زکوۃ دینی یا کل پیداوار پر بلا منہائے رقم مال گذاری وغیرہ

**الجواب:۔** زمین عشری ہے تو کل پیداوار کا دسواں حصہ دینا چاہیئے خرچ سرکاری وغیرہ منہا نہ کیا جاوے[2]۔

---

[1] والعشر علی الموجود کخراج موظف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحادی وبقولهما نأخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه ولو من العامل فعلیهما بالحصة (درمختار) قال فی النهر ولو دفع الارض العشریة مزارعة ان البذر من قبل العامل فعلی رب الارض وقالا فی الزرع لصحتهما وقد اشتهر ان الفتوی علی الصحة الخ والحاصل العشر علی الزراع علی رب الارض مطلقا وعندهما کذلک لو البذر منه ولو من العامل فعلیهما (رد المحتار ص۲۲ ج۲ و ص۲۲ ج۲) ظفیر یجب العشر فی الاول (ای ما سقی بماء المطر والسیح) ونصفه فی الثانی (ای فی مسقی غرب ودالیة) بلا دفع اجرة العمال ونفقة البقر وکری الانهار واجرة الحافظ ونحو ذلک (رد المحتار باب العشر ص۲۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



خراجی زمین میں عشر کا | سوال (۱۸) مولانا عبدالحی صاحب در مجموعہ فتاوی جلد دوم ص۳۱۹ نوشتہ اند کہ ہر کہ در زمین مملوکہ خود باب باراں کاشت کرد عشر نلہ بر و واجب الادا است مگر در صورتیکہ خراج زمین مذکورہ بحاکم وقت دادہ شود دراں وقت عشر ساقط است بحکم عبارت ردالمحتار وغیرہا لا یجتمع العشر مع الخراج انتہی، تفصیل ایں مسئلہ چگونہ است وقول لا یجتمع مع الخراج چہ معنی دارد۔

**الجواب:۔** معنی قول لا یجتمع العشر مع الخراج انہ لا یوخذ من الارض الخراجیۃ العشر ولا من العشریۃ الخراج ولکن ان اخذ من العشریۃ الخراج فہل یسقط العشر فہو محل تامل پس ظاہر آں است کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم حکم زمین خراجی نوشتہ اند کہ اگر از زمین خراجی حکام خراج گرفتند ادائے عشر لازم نہ خواہد شد لیکن اگر از زمین عشری خراج گرفتہ شد ظاہر آں است کہ دیانۃً بذمہ مالک ادائے عشر لازم است[۱] فقط۔

سرکاری محصول سے عشر ساقط نہیں ہوتا | سوال (۱۹) سرکار زمین سے جو محصول لیتی ہے اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہ۔

**الجواب:۔** عشری زمین سے محصول لینا مسقط عشر نہیں ہے۔ ہذا

---

[۱] اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکاۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابہا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ فعلیہم فیما بینہم وبین اللہ اعادۃ الخراج لانہم مصارفہ (در مختار) اما السلطان الجائر فلہ ولایۃ اخذہا وبہ یفتی الخ نعم ذکر فی المعراج عن کثیر من المشائخ الخ [illegible] کالبغاۃ لانہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الہدایۃ انہ الاصوط (ردالمحتار باب زکاۃ الغنم ص۲۲ ج۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



ہوالاحتیاط۔ ہاں اگر زمین عشری ہی نہ ہو بلکہ خراجی ہو تو محصول دینا کافی ہے، یعنی عشر اس میں واجب نہیں ہے[1]۔ فقط

سرکاری جنگل حکومت کی عطیہ زمین اور کافر سے خریدی ہوئی زمین کا حکم

**سوال** (۲۰) میرے پاس تین قسم کی زمین ہے ان میں سے کون سی زمین پر خراج ہے اور کون سی زمین پر عشر یا کیا۔ قسم اول جنگل سرکاری پڑا ہوا تھا، سرکار میں درخواست کی گئی وہ مجھے ملی اور میری ملک میں ہے، قسم دوم ہے ایک کافر سے خریدی گئی ہے جو میری ملک ہے قسم سوم سرکاری زمین مثلاً ایک سال یا زیادہ کے لئے زراعت کے پٹہ سطے دی جاتی ہے۔

**الجواب**:۔ در قسم اول زمین عشر لازم است لان العشر الیق بالمسلم وما اسلموا علیہ طوعا او فتحوہ عنوۃ وقسم بین جیشنا والبصرۃ ایضا باجماع الصحابۃ عشریۃ لانہ الیق بالمسلم ای لما فیہ من معنی العبادۃ رد المحتار[2] وفیہ لو ان المسلم والذمی سقاھا مرۃ بماء العشر ومرۃ بماء الخراج فالمسلم احق بالعشر والذمی بالخراج[3] اھ و در قسم دوم خراج است

---

[1] اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکاۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی اربابھا ان صرف الماخوذ فی محلہ والا یصرف فیہ تعلیمھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) قولہ تعلیمھم ای دیانۃ قال فی الھدایہ وانتوبان یعیدوھا دون الخراج لکن ھذا فیما اخذہ البغاۃ لتعلیلھم بان البغاۃ لا یاخذون بطریق الصدقۃ بل بطریق الاستحلال فلا یصرفونھا الی مصارفھا اھ لما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخنا بلحانہ کالبغاۃ لانہ لا یصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایہ انہ الاحوط (رد المحتار باب زکوۃ الغنم ص۲۵ ج۲) ظفیر [2] رد المحتار باب العشر والخراج ص۲۵ ج۲ ) ظفیر [3] دیکھئے رد المحتار باب العشر والخراج ص۲۵ ج۲ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



او اشتری مسلم من ذمی ارض خراج یجب الخراج الخ درمختار و در قسم سوم عشر در خارج لازم است لانهم صرحوا بان الملک غیر شرط فیه بل سبب وجوبه الارض النامیة و شرط ملک الخارج ای لا ملک الارض کما فی الاراضی الموقوفة کذا فی رد المحتار۔ فقط

عشری و خراجی زمین کی تعریف

سوال (۲۱) کون سی زمین عشری ہے اور کون سی خراجی اگر زمین عشری سے خراج سرکاری لے لیا جاوے تو عشر ساقط ہو جاتا ہے یا نہ۔

الجواب:۔ اراضی مملوکہ مسلمانان را کہ حال آنہا معلوم نیست احتیاط عشری باید شمرد و عشر از آنہا باید داد و از زمین عشری اگر خراج گرفتہ شود عشر ساقط نمی شود۔ فقط (عشری زمین وہ ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں رہی ہو خواہ بخوشی ابتداء میں مسلمان ہوا ہو یا وہ قوت کے ذریعہ فتح حاصل ہوئی ہو اور مسلم فوج میں تقسیم کر دی گئی ہو اور کبھی غیر مسلم کی ملکیت میں نہ گئی ہو اور خراجی وہ زمین ہے جو کافروں کے قبضہ اور ملکیت میں رہی ہو یا چھوڑ دی گئی ہو خواہ مسلمانوں نے ان سے خرید لی ہو کما ظفیر)

---

لہ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر والخراج ص۲۷۲ ج۳۔ ظفیر لہ دیکھئے رد المحتار باب العشر ص۲۷۲ ج۳۔ الفاظ یہ ہیں انما ان ملک الارض لیس بشرط لوجوب العشر وانما الشرط ملک الخارج لانه یجب فی الخارج لا فی الارض فکان ملکه لها وعدمه سواء الخ لان سبب الارض النامیة بالخارج تحقیقا رد المحتار باب العشر ص۲۷۲ ج۳) ظفیر لہ ارض العرب وهی من حد الشام والکوفة الی تهامة الیمن وما اسلم اهله طوعا او فتح عنوة وقسم بین جیشنا والبصرة ایضا اجماع الصحابة عشریة لانه ایق بالمسلمین لو ما فتح عنوة ولم یقسم بین جیشنا الا مکنة اقر اهله علیها ونقل الیه کفارا خراج وفتح صلحا خراجیة لانه ایق بالکافر رد المحتار علی هامش رد المحتار باب العشر والخراج ص۲۷۵ و ص۲۷۶ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جو مسلمان عشر نہ نکالے

**سوال** (۲۲) عشر نہ دینے والا دیندار مسلمان ہے یا کیا۔ بینوا توجروا۔

**الجواب**:۔ عشر نہ دینے والا باوجود وجوب عشر کے ایسا ہی گنہگار ہے جیسا کہ زکوۃ نہ دینے والا گنہگار اور فاسق ہوتا ہے۔ کافر نہیں ہے۔[1] فقط

زمین کی قسمیں اور ان کے عشر کا حکم

**سوال** (۲۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان زمینوں کے بارہ میں جو ہنوز تو آباد ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں جیسے ملک پنجاب میں نہر لائل پور و سرگودھا آباد شدہ و نہر منٹگمری اب آباد ہو رہی ہے کہ آیا ان زمینوں پر عشر ہے یا نہیں۔ باقی بحیثیت محنت و مشقت و محصول سرکاری کے لحاظ سے تو یہ زمین سے چاہے زائد ہیں۔ اس لئے کہ چاہی زمین کا محصول تو ہم رکنال ہے پنجاب میں اور ان زمینوں کا محصول منہر رکنال ہے وعلی ہذا القیاس اضافہ محنت کہ کبھی انسان مزیعہ کے کام سے تحصیل تفریع بالکلیہ نہیں کر سکتا۔ بینوا توجروا

**الجواب**:۔ شامی میں منقول ہے احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج اد عشرا[2] اس روایت کے موافق عشر لازم نہیں۔ لیکن اگر ایسی اراضی دار اسلام میں ہوں گی تو عشری ہوں گی ان میں عشر دینا لازم ہوگا۔ لہذا اگر احتیاطا دیا جاوے تو عشر دیا جاوے[3]

---

[1] یجب انعشرا فی (درمختار) [2] ردالمحتار باب الرکاز پ۲ ۔ ظفیر [3] فیدخل فیه المفاور اذا رض الموات فانها ذا جعلت صالحة للزراعة کانت عشریة او خراجیة لایف

پہلے مفتی علامہ عشری زمین میں عشر کو واجب اور ضروری قرار دیا کرتے تھے سے جب سے شامی کا یہ جزیہ ملا یا سامنے آیا اس وقت سے رائے بدل گئی ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ہندوستان میں عشری وخراجی زمین اور اس کا حکم

**سوال** (۲۴) پنجاب میں ممات زمین کا احیاء انگریزوں نے پنجابیوں سے کرایا ہے، نہریں انگریزی خرچ سے تیار ہوئی ہیں، آباد خود کاشتکار کرتے ہیں، بعض کاشتکاروں سے سرکار نے قیمت لے کر زمین ان کی ملک کر دی ہے، بیع، ہبہ وغیرہ کا ان کو اختیار دے دیا ہے محصول معین لیتے ہیں اور جن سے قیمت وصول نہیں ہوئی سرکار نے ان کو موروثی قرار دیا ہے، ان کو بیع وغیرہ کا اختیار نہیں، ان سے محصول زیادہ لیتے ہیں یہ دونوں قسم کی زمین عشری ہے یا خراجی اور اجارہ کی صورت میں عشر مالک پر ہے یا مستاجر پر اور مزارعت کی صورت میں کس پر، بینوا توجروا۔

**الجواب**:۔ اراضی دار الحرب کو علامہ شامی نے عشری اور خراجی ہونے سے خارج کیا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج ولا عشر الخ[1] شامی باب الرکاز۔ غالباً اسی بناء پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے مالابدمنہ میں اراضی ہندوستان کو عشری قرار نہیں دیا، باقی اس میں کچھ شبہ نہیں کہ عشر دینا احوط ہے۔ اور زمین عشری کو اگر اجارہ پر دیا جاوے یا مزارعت پر تو اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر واجب فرماتے ہیں والعشر علی الموجر الخ وقالا علی المستاجر۔ وفی الحاوی وبقولهما ناخذ الخ[2] اور مزارعت کی صورت میں عشر دونوں پر بقدر حصہ ہے فقط

سرکاری لگان دینے سے عشر ادا ہوتا ہے یا نہیں

**سوال** (۲۶) یہاں کے لوگ عشر نہیں دیتے

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۲۲ [2] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۲۲ ۔ ظفر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بادشاہ کو عشر دیتے ہیں، بتایئے کہ کفار یا بادشاہ کے عشر دینے سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**: عشر کے مصارف زکوۃ کے مثل ہیں مسلمان محتاجوں کو دینا چاہیئے، کافروں کو دینے سے عشر ادا نہ ہوگا۔[1]

کفار سے خریدی ہوئی زمین میں عشر نہیں ہے

**سوال** (۲۶) میرے باپ نے ۱۷۰ بیگھہ زمین کفار سے خریدی تھی اس میں کچھ باغ ہے اور کچھ زمین ٹھیکہ پر دے رکھی ہے کچھ میں خود کاشت کر لیتا ہوں، اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اس زمین میں عشر آوے گا یا نہیں۔

**الجواب**:- کفار سے جو زمین خریدی جاوے وہ عشری نہیں ہے فقط[2]

عشر کیلئے صاحب نصاب ہونا ضروری ہے یا نہیں

**سوال** (۲۷) کھیتی کا عشر صاحب نصاب پر واجب ہے یا سب پر۔

**الجواب**:- اگر زمین عشری ہے تو صاحب نصاب اور غیر صاحب

---

[1] اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا اعادۃ علی ارباھا ان صرف الماخوذ فی محلہ الخ وان لایصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) اما السلطان الجائر الخ ذکر فی المعراج عن کثیر من مشائخ بلخ انہ کالبغاۃ لانہ لایصرفہ الی مصارفہ وفی الھدایہ انہ الاحوط (ردالمحتار باب زکاۃ الغنم ۲/۲۲) ظفیر۔ [2] واشتری مسلم من ذمی ارض خراج یجب الخراج ولو منعہ انسان من الزراعۃ (درمختار) وقد صح ان الصحابۃ اشتروا اراضی الخراج وکانوا یودون خراجھا (ردالمحتار باب العشر والخراج ۲/۲۶۲)

Maktaba Tul Ishaat.com



نصاب دونوں عشر نکالے اور محتاجوں کو دے[1] اور جو فقیر مانگنے والے ہیں اگر وہ صاحب نصاب ہیں تو ان کو عشر و زکوۃ دینا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پیداوار میں اخراجات وضع کرکے عشر نکالا جائے یا بلا وضع کے

**سوال** (۲۸) عشری زمین میں جو مزدوروں کو مزدوری ادا کی گئی ہے تو اس کا حساب عشر میں وضع کیا جاوے گا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ عشر میں مزدوروں کی مزدوری اور دیگر اخراجات کا حساب نہیں ہوتا یعنی مزدوروں کی مزدوری وغیرہ کی وجہ سے عشر میں کمی نہ ہوگی لہٰذا سوا حصہ اس میں سے دینا چاہیئے، درمختار میں ہے بلا رفع مؤن ..... وبلا اخراج البذر لتصریحهم بالعشر فی کل الخارج[2] الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زمینداروں کو جو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان کی زمین کا عشر

**سوال** (۲۹) عشری زمین کسے کہتے ہیں اور خراجی زمین کسے کہتے ہیں، جو لوگ زمینداروں کو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان لوگوں پر کس حساب سے غلہ میں صدقہ واجب ہے۔

**الجواب**:۔ شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین عشری و خراجی نہیں ہیں، اگر احتیاطاً عشر دے تو بہتر ہے، اور جو لوگ

---

[1] یجب العشر بلا شرط نصاب و بلا شرط بقاء حولان حول (درمختار) ثبت ذلك بالكتاب والسنة والاجماع والمعقول اے یفترض لقوله تعالیٰ وآتوا حقه یوم حصاده فان عامة المفسرین علی انه العشر او نصفه وهو مجمل بینه قوله صلی اللہ علیه وسلم ما سقت السماء ففیه العشر وما سقی بغرب او دالیة ففیه نصف العشر (ردالمحتار باب العشر ص۲۶ ج۲ و ص۶۶ ج۲) ظفیر

[2] الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العشر ص۶۹ ج۲ و ص۶۶ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com


زمیندار کو مال گزاری ادا کرتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ عشر کس پر واجب ہے، امام صاحب زمیندار پر عشر واجب قرار دیتے ہیں اور صاحبین مستاجر پر۔ اور در مختار میں ہے و بقولہما ناخذ۔ اور شامی نے بھی بعد تفصیل و تحقیق کے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے اور مفتی بہ و ماخوذ بہ کیا ہے حیث قال فلا ینبغی العدول عن الافتاء بقولہما ذلک[1]۔

تمباکو میں بھی عشر ہے اگر زمین عشری ہو

**سوال** (۳۰) اگر کسی شخص نے اپنی زمین میں تمباکو بویا تو اس کی پیداوار میں عشر لازم ہوگا یا نہ۔

**الجواب**:۔ اگر زمین عشری ہے تو عشر اس میں سے لازم ہوگا[2]

جس کے پاس بقدر کفاف زمین ہو اس پر بھی عشر ہے

**سوال** (۳۱) بکر اپنی تھوڑی سی مملوکہ زمین کو خود کاشت کرتا ہے اور وہ ذریعہ رزق اس کے بال بچوں کا ہے اس پر کھیتی کی پیداوار میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ عشر و نصف عشر اس پر واجب ہے[3]۔

جس غلہ کا عشر نہ نکالا جاوے

**سوال** (۳۲) زید نے غلہ کا دسواں حصہ زکوۃ نہیں نکالی تو وہ غلہ حرام ہوگا یا حلال۔

**الجواب**:۔ وہ غلہ حلال ہے، زید زکوۃ نہ دینے سے گنہگار اور فاسق ہو جاوے گا۔

---

[1] رد المحتار باب العشر ص۲۴۲ و ص۲۴۵۔ ظفیر [2] علی انہ عند ابی حنیفۃ یجب العشر فی الخضروات (رد المحتار باب العشر ص۲۴۲) ظفیر [3] بلا شرط نصاب و بقاء (درمختار) فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا وقیل نصفہ و فی الخضروات التی لا تبقی وھو قول الامام وھو الصحیح (رد المحتار باب العشر ص۲۴۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



خراجی زمین میں عشر نہیں | **سوال** (۳۳) کتاب الفاروق مصنفہ مولانا شبلی نعمانی کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس زمین پر خراج ہو اس پر عشر واجب نہ تھا۔ بینوا توجروا۔

**الجواب**:۔ فقہاء حنفیہ نے ایسا ہی لکھا ہے کہ جس زمین سے محصول لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے[1]۔ فقط

عشر سے متعلق قرآن میں حکم | **سوال** (۳۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس مسئلہ میں کہ جس طرح صلوۃ اور زکوۃ کے متعلق قرآن شریف میں اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ صراحت سے مذکور ہے اسی طرح عشر کے متعلق کوئی آیت کریمہ ہے یا نہیں، ہندوستان میں عشر واجب ہے کہ نہیں۔ بینوا توجروا

**الجواب**:۔ عشر کے وجوب کو مفسرین نے آیۃ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ[2] سے ثابت فرمایا ہے، لہذا زمین عشری میں عشر لازم ہوگا فقط واللہ اعلم۔

اراضی ہندوستان میں عشر | **سوال** (۳۵) ہندوستان میں عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ روایات اس قسم کی بھی ہیں کہ عشر واجب نہ ہو

---

[1] یجب العشر ارض غیر الخراج (درمختار) اشار الی ان المانع من وجوبہ کون الارض خراجیۃ لانہ لا یجتمع العشر والخراج (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۶ - ) ظہیر۔ [2] سورۃ الانعام رکوع ۱۷۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اور عموم ادلہ اس کو مقتضی ہیں کہ عشر واجب ہو پس احوط یہ ہے کہ عشر دینا چاہیئے[1]

سالانہ لگان والی زمین کی پیداوار میں عشر

**سوال** (۳۶) زید نے ایک زمیندار سے بیس روپیہ سالانہ لگان پر کاشت کرنے کیلئے زمین لی ہے اور پینتیس روپیہ اس کی سینچائی وغیرہ میں صرف ہوتا ہے، پیداوار سو روپیہ کا ہے زید کو اس میں کس قدر زکوۃ دینی ہوگی۔

**الجواب**:- اس صورت میں اگر زمین عشری ہے تو دسواں حصہ پیداوار کا اس کو فقراء کو دینا چاہیئے، جس قدر پیداوار ہوئی مثلاً سو روپیہ کے اسی کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

زمیندار و کاشتکار دونوں پر بقدر حصہ عشر ہے

**سوال** (۳۷) الف نے اپنی زمین جو بارانی ہے عمر کو اس شرط پر کاشت کو دیدی کہ کاشت پر تخم جس قدر خرچ ہوگا وہ میں ادا کروں گا اور پیداوار بحصہ نصف نصف تقسیم کرلیں گے لگان سرکاری بھی الف ادا کرتا ہے، کل پیداوار زمین بالا سے بائیس من غلہ حاصل ہوا جو نصف حصہ ۱۱ من الف کو ملا، اجرت کٹیانہ تقریباً ایک من اس کے علاوہ مشترکہ دی گئی گویا کل پیداوار زمین ہذا ۲۳ من ہوئے، کیا الف پر

---

[1] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الزکاۃ ۲/۱۲) یجب العشر فی ارض غیر خراج (درمختار) ای یفترض لقوله تعالیٰ واتوا حقه یوم حصاده الخ وهو محمل بینه قوله صلی اللہ علیه وسلم ما سقت السماء ففیه العشر وما سقی بغرب او دالیة ففیه نصف العشر (رد المحتار باب العشر ۲/۱۲) نظیر۔ [2] یجب العشر ویجب نصفه فی سقی غرب او دالیة ای دلو کبیر لکثرة المؤنة الا ان سقاه بماء اشتراه (رد المحتار علی هامش رد المحتار باب العشر ۲/۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ اگر سینچائی قیمتاً ہوئی ہے تو نصف عشر یعنی بیسواں حصہ دینا ہوگا

Maktaba Tul Ishaat.com



پر عشر واجب ہے اور کس قدر، ساری پیداوار کا عشر الف مالک زمین ہی ادا کرے یا صرف اپنے اپنے حصہ کا دیں گے یا لگان والی زمین کی وجہ سے عشر ساقط ہو جائے گا۔

**الجواب**:۔ زمین عشری میں اگر وہ زمین زراعت پر دن بنا دے جیسا کہ صورت مسئول میں ہے عشر زمیندار و کاشتکار پر بقدر اپنے اپنے حصہ کے واجب ہوتا ہے اور ایک من جو اجرت میں مشترک صرف ہوا ہے اس کا عشر دونوں پر واجب ہے[1]۔ اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ جو زمین خراجی ہو اس میں عشر واجب نہیں ہوتا ہے[2] فقط

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

**سوال** (۳۸) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اس میں قول فیصل کیا ہے۔

**الجواب**:۔ شامی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی وعبارتہ فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ۔[3] شامی جلد ثانی باب العاشر۔ فقط۔

پٹانی والی زمین میں عشر

**سوال** (۳۹) ہندوستان میں جو لوگ زمیندار ہیں اور خود کاشت نہیں کرتے، رعایا کاشت کرتی ہے، زمیندار کو جو روپیہ رعایا سے ملتا ہے اسی میں سے مال گذاری سرکاری ادا کر کے باقی زمیندار اپنے صرف میں لاتے ہیں، ایسے زمینداروں پر بعد ادا مال گزاری کے کیا اور بھی کوئی حق شرعی خراج وغیرہ ادا کرنا لازم ہے یا کیا؟

---

[1] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیھما بالحصۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص۲۰۵) ظفیر [2] لئلا یجتمع العشر والخراج (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ص۲۰۷) ظفیر [3] رد المحتار باب الزکاۃ ص۲۲ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ جن آراضی میں خراج یعنی محصول سرکاری دیا جاتا ہے ان میں عشر یعنی دسواں حصہ دینا ضروری نہیں ہے۔ اگر دیوے بہتر ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ دوسروں سے کاشت کرانے کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ نقد روپیہ پر بطریق اجارہ زمین دی جاوے۔ دوسری یہ کہ بٹائی غلہ پر دی جاوے ثانی صورت میں اگر تخم مزارع کا ہے تو ہر یک مالک و مزارع اپنے اپنے حصہ کے غلہ میں دسواں حصہ دیویں اور پہلی صورت میں اجر مستاجر پر ہے اور قول صاحبین کا ہے اور اس پر درمختار میں فتوی نقل کیا ہے۔ والعشر علی الموجر کالخراج موطف وقالا علی المستاجر کمستعیر مسلم وفی الحاوی وبقولهما ناخذ و فی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه وعلی من یحمل فعلیهما بالحصة[1] وفی الشامی قوله ارض غیر الخراج، اشار الی ان المانع من وجوبه کون الارض خراجیة لانه لا یجتمع العشر والخراج[2] الخ ص۲۱۲ باب العشر

باغ میں عشر ہے یا نہیں

**سوال** (۴۰) اسی طرح پر جن لوگوں کے پاس آم وغیرہ کے باغ ہیں ان کو بھی کوئی حق شرعی ادا کرتا ہے تو اس کی صراحت فرمائی جاوے

**الجواب**:۔ اس میں بھی وہی حکم ہے کہ اگر اس زمین میں محصول سرکاری دیا جاتا ہو تو باغ کے پھلوں پر عشر نہیں ہے۔ فقط۔

زمین کی زکوۃ کس طرح ادا کی جائے

**سوال** (۴۱) پیداوار کی زکوۃ کیوں کر ہے، اگر کسی کے پاس نقد اور مال نہ ہو مکان اور زمین سیکڑوں اور ہزاروں روپیہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۲۲ ج۲ و ص۲۵ ج۲) نظیر منه رد المحتار باب العشر ص۲۶ ج۲ نظیر [2] یجب العشر فی ارض غیر الخراج الخ بلا شرط نصاب وبقاء حولان حول (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۲۶ ج۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کی ہے اس کی زکوۃ کس طرح ہے، بینوا توجروا۔

**الجواب:۔** اگر زمین عشری ہے تو اس کے غلہ میں دسواں حصہ نکالنا اللہ کے واسطے لازم ہوتا ہے[1]۔ اور مکان مسکونہ وغیرہ اگرچہ سیکڑوں ہزاروں روپیہ کا ہو اس میں کچھ زکوۃ نہیں ہے[2]۔ فقط

ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی

**سوال (۴۲)** زمین مزروعہ ہندوستان جو اب زیر حکومت انگریزوں کے ہے عشری ہے یا خراجی، بہر دو تقدیر جب کہ ٹھیکہ ادا کیا جاوے عشر فرض ہوگا یا خراج یا کچھ نہیں، بصورت وجوب جن زمینوں پر سرکار نہر کا پانی پہنچاتی ہے اور آب پاشی بصورت قیمت پانی کے لیتی ہے ایسے زمین کا عشر دینا ہوگا یا نصف عشر، بصورت وجوب کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بقدر ٹھیکہ سرکاری کاٹ کر باقی کا عشر فرض ہو، ریاست بہاولپور کی زمین کا حکم جس کا حکمراں مسلمان ہے اور مستفسرہ مذکورہ میں باقی زمین جیسا ہے یا کہ متفاوت۔

**الجواب:۔** عبارت شامی میں یہ تصریح ہے کہ اراضی ہندوستان میں عشر و خراج کچھ نہیں۔ نہ وہ عشری ہیں نہ خراجی، پس جو سرکار محصول لیتی ہے وہ خراج نہیں کہلاتا، عبارت شامی یہ ہے فان ارضها ليست

---

[1] يجب العشر في الخارج الخ بلا شرط نصاب وبقاء حولان حول — الدر المختار على هامش رد المحتار باب العشر ص۲۶ ج۲) ظفير [2] ولا (زكوة) في ثياب البدن المحتاج اليها الخ واثاث المنزل ودور السكنى ونحوها وكذا الكتب اذا لم تنو التجارة وان سادت نصابا (درمختار) قوله ونحوها اى كثياب البدن الغير المحتاج اليها والعوانيت والعقارات (رد المحتار كتاب الزكوة ص۲۲ ج۲) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



ارض خراج اور عشر الی باب الزکاۃ[1] جہاں عشر واجب ہوتا ہے وہاں کل پیداوار کا عشر واجب ہوتا ہے کچھ وضع نہیں ہوتا اور جن اراضی میں پانی کا محصول دیا جاتا ہے ان پر نصف عشر ہے، اور ریاست اسلامیہ میں عشر دینا چاہیئے۔ فقط

ثانی کرنے والے پر عشر

**سوال** (۴۳) جس شخص کے پاس ذاتی زمین نہ ہو اور وہ لگان پر زمین لے کر کاشت کرائے اور پاس لاگت بھی نہ ہو بلکہ سودی قرض لے کر صرف کرے تو ایسی حالت میں اس کے اوپر پیداوار میں سے عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- قول صاحبین کے موافق زمین عشری کا عشر بذمہ مستاجر ہے، فی الدر المختار وقالا علی المستاجر اور باب العشر میں یہ بھی ہے ویجب مع الدین[2] الخ ان روایات کے موافق عشر پیداوار کا اس پر واجب ہے فقط

---

[1] رد المحتار باب الزکاۃ ص۲۶ پہلے عشر کا فتوی دیتے تھے، پھر احتیاط دینے کو لکھا کرتے تھے پھر لکھنے لگے کہ لازم نہیں ہے، ہندوستان میں عشر کے جو مصارف ہیں چونکہ ان کی خانہ پری نہیں ہوتی، غرباء، فقراء مدارس اسلامیہ کے طلباء ان سب کا دارومدار عشر و زکوۃ ہی ہے اس لئے علماء کا فیصلہ یہی ہے کہ عشر نکالنا بہتر ہے خود مفتی علامہ نے بھی اکثر جگہ یہی لکھا ہے، اور در مختار و شامی کی عبارت جو دوسری جگہ باب زکاۃ الغنم میں ہے اسکا ماحصل بھی یہی ہے کہ عشر نکالنا ضروری ہے وہ عبارت یہ ہے اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاہرۃ کالسوائم والعشر والخراج للاعانۃ علی ارایہا ان صرف الماخوذ فی محلہ الاتی فی بلد لمصرف والا لا یصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج لانہ مصارفہ (در مختار) قولہ فعلیھم دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی الھدایۃ وفتوا بان یعیدوھا دون الخراج (رد المحتار ص۲۶ ج۲) ظفیر دیکھئے الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص۲۶ ج۲ و ص۲۵ ج۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

جو زمین محنت کرکے نہر سے سینچی جائے

**سوال** (۴۴) کاریز از جیل و انہار کہ از دریا برائے سقی آرامی کندہ می کنند در وعشر است یا نصف عشر۔

**الجواب**:۔ اگر زمین عشری است دریں صورت عشر واجب خواہد شد[1]۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

**سوال** (۴۵) آپ نے استفتاء ۶۸۳ (مندرجہ رجسٹر ہذا) میں تحریر فرمایا ہے کہ روایت فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینوں اور باغوں میں عشر نہیں ہے، اس میں شبہ یہ ہے کہ الامداد شعبان میں یہ لکھا ہے کہ پیداوار میں جس سے آمدنی کرنا مقصود ہو عشر واجب ہوتا ہے خواہ غلہ ہو خواہ پھل، پس کھیت اور باغ دونوں میں واجب ہے اسی قسم کا جواب حضرت مولانا رشید احمد قدس سرہ کا منقول ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس بارہ میں پہلے بے شک احقر نے بھی یہی لکھا ہے جو آپ نے نقل فرمایا اور الامداد وغیرہ میں بھی یہ مضمون موجود ہے۔ اب چند مدت ہوئی ہے کہ شامی جلد ثانی باب الرکاز میں یہ عبارت نظر پڑی جو ذیل میں درج ہے اور جس کا حاصل یہ ہے کہ اراضی دار الحرب نہ عشری ہیں نہ خراجی

---

[1] یجب العشر الا فی مسقی سماء او عطر وسیح کنہر او یجب نصفہ فی مسقی غرب ای دلو کبیر ودالیۃ ای دولاب لکثرۃ المؤنۃ وفی کتب الشافعیۃ اوسقاہ بماء اشتراہ وقواعدنا لا تاباہ (درمختار) کذا نقلہ الباقانی فی شرح الملتقی عن شیخہ البھنسی لان العلۃ فی العدول عن العشر الی نصفہ فی مسقی غرب ودالیۃ ھی زیادۃ الکلفۃ کما علمت وھی موجودۃ فی شراء الماء ولعلھم لم یذکروا ذلک لان المعتمد عندنا ان شراء الشرب لا یصح الخ (رد المحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲ و ص ۶۵ ج ۲) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اور یہ مسئلہ فقہاء کے نزدیک متفق علیہ اور مسلم ومعلوم ہوتا ہے اس عبارت کے دیکھنے کے بعد اس کی اصل معلوم ہوئی، جو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ نے بالا بدمنہ میں تحریر فرمایا ہے کہ مسائل عشر اس کتاب میں اسوجہ سے نہیں لکھے گئے کہ یہاں کی زمینیں عشری نہیں ہیں یا یہاں کی زمینوں پر عشر نہیں ہے۔ او کما قال، الغرض تصریح شامی کے بعد اور تحقیق قاضی صاحب مرحوم کے پیش نظر اب احقر یہ لکھنے لگا کہ ہندوستان کی زمینیں عشری نہیں ہیں، بایں ہمہ احتیاط عشر نکالنے میں ہے، وہ عبارت یہ ہے تنبیہ قال فی فتح القدیر قید بالخراجیۃ والعشریۃ لیخرج الدار فانہ لا شیء فیہا لکن ورد علیہ الارض التی لا وظیفۃ فیہا کالمفازۃ اذ یقتضی انہ لا شیء فی الماخوذ منہا ولیس کذلک فالصواب ان لا یجعل ذلک لقصد الاحتراز بل للتنصیص علی ان وظیفہما المستمرۃ لا تمنع الاخذ مما یوجد فیہما (الی ان قال) واقول یمکن الجواب بان المراد بالعشریۃ والخراجیۃ ما تکون وظیفتہما العشر او الخراج سواء کانت بید احد او لا فتشمل المفازۃ وغیرہا بدلیل ما قدمناہ عن الخانیۃ من ان ارض الجبل عشریۃ فیکون المراد الاحتراز بہا عن دار الحرب ویدل علیہ انہ فی متن درالبحار عبر بمعدن غیر الحرب فعلم ان المراد معدن ارضنا ولہذا قال القہستانی بعد قولہ فی ارض خراج او عشر الاحصر فی ارضنا سواء کانت جبلاً او سہلاً مواتاً او ملکاً واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب اہ ثم رأیت عین ما قلتہ فی شرح الشیخ اسمٰعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر اہ[1]

---

[1] ردالمحتار باب الرکاز ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ارض حرب نہ عشری ہے نہ خراجی، اس لئے اب بوجہ تصریح فقہاء ہندوستان کی اراضی سے عشر کی نفی لکھنی پڑتی ہے، اور اس کے خلاف اب تک کہیں دیکھا نہیں گیا کہ اراضی حرب میں وجوب عشر کی تصریح ہو، لہٰذا پہلے جو فتوی حسب قواعد عامہ وجوب عشر کا دیا جاتا تھا اب اس کو چھوڑنا پڑا۔

جو زمین مشقت سے سینچی جاتی ہے اس میں عشر

**سوال** (۴۶) ایک قطعہ زمین جو پہاڑ کے پانی سے سیراب ہوتی ہے مگر محنت و مشقت سے بند دے کر سیراب کی جاتی ہے تو شرعاً اس پر عشر واجب ہے یا نصف عشر۔

**الجواب**:۔ شامی باب الرکاز میں ہے واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب اہ ثم رأیت عین ماقلتہ فی شرح الشیخ اسمٰعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فانہ ارضہما لیست ارض خراج ولا عشر اہ[1] اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی زمینیں نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور اگر یہ صورت دارالاسلام کے زمین میں ہو تو وہاں بصورت مذکورہ عشر لازم ہوگا کیونکہ مستقی سماء وسیح میں عشر واجب ہوتا ہے کذا فی الدر المختار۔

کن اشیاء میں زکوۃ نہیں

**سوال** (۴۷) ہدایہ میں ہے کہ حسب ذیل چیزوں پر زکوۃ عائد نہیں ہوتی، مکان سکونت، پہننے کے کپڑے، اسباب خانہ داری سواری کے جانور، خدمتی غلام لونڈی، ہتھیار مستعمل، باقی چیزوں پر زکوۃ ہوتی ہے۔ ہدایہ کی عبارت یہ ہے قال ابوحنیفۃ رحمہ اللہ فی قلیل ما اخرجتہ الارض وکثیرہ العشر سواء سقی سیحا او سقتہ السماء[2] وزمینداری

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب الرکاز ج ۲ ص ۱۰۰ ظفیر عفی عنہ

Maktaba Tul Ishaat.com



یا کاشتکاری کے پیداوار میں عشر نکالنا بھی ضروری ہے یا نہیں۔

**الجواب:**۔ یہ جو کچھ ہدایہ سے نقل کیا ہے صحیح ہے، ان اشیاء پر زکوۃ نہیں، اور زمین کی پیداوار قلیل وکثیر میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک عشر لازم ہے۔ اور یہ بھی فقہاء نے لکھا ہے کہ زمین عشری سے اگر خراج لے لیا گیا تو عشر ساقط نہیں ہوا عشر دینا چاہیئے۔ خود فقراء کو تقسیم کردے عاشر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن رد المحتار میں باب الزکاۃ میں نقل کیا ہے کہ اراضی حرب میں عشر وخراج کچھ نہیں ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کی اراضی میں عشر نہیں ہے، سرکار نے جو کچھ محصول لے لیا اس کے سوا اور کچھ دینا واجب نہیں ہے۔

ہندوستان کی زمین پر عشر واجب نہیں

**سوال** (۴۸) ہندوستان کی زمینوں پر عشر واجب ہے یا نہ۔

**الجواب:**۔ شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں ہے[۵۲]

کشمیر و پنجاب کی زمین عشری ہے یا خراجی

**سوال** (۴۹) ہندوستان کشمیر و پنجاب کی اراضی عشری ہیں یا کہ خراجی۔

**الجواب:**۔ قال فی الشامی فی باب الزکاۃ فی قولہ فی ارض خراجیۃ او عشریۃ الخ واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب ثم رأیت عین ماقلتہ فی شرح الشیخ اسمعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضھا لیست ارض خراج ولا عشر انتھی مشجند ۲

---

[۵۱] دیکھئے رد المحتار باب الزکاۃ ج ۲ ص ۶۱ ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دار الحرب فان ارضھا لیست ارض خراج وعشر رد المحتار باب الزکاۃ ج ۲ ص ۶۱) ظفیر

[۵۲] فان ارضھا لیست ارض خراج ولا عشر (رد المحتار باب الزکاۃ ج ۲ ص ۶۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اقول وبہ ظہر وجہ قول مولف مالابد منہ حیث قال رحمہ اللہ وبمثبیں احکام زمین عشری کہ دریں دیار نیست ومسائل عاشر کہ برطرق وشوارع باشد مذکور نکردہ شد۔

سندھ وبنگال کی زمین میں عشر ہے یا نہیں

**سوال** (۵۰) اراضی ہندوستان وپنجاب و سندھ وپورب بنگالہ عشری ہے یا خراجی۔

(۲) عشری یا خراجی ہونے کی وجہ کیا ہے۔

(۳) حاکم وقت نصاریٰ جو زمین کا خراج لیتے ہیں یہ خراج ہے یا عشر۔

**الجواب**:۔ ردالمحتار جلد ۲ باب الرکاز میں ہے قال القہستانی بعد قولہ فی ارض خراج وعشر الا حصر فی ارضنا سواء کانت جبلا اموانا اوملکا واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب ثورأیت عین ما قلتہ فی شرح الشیخ اسمعیل قال ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فانہ ارضہا لیست ارض خراج اوعشر[1] آخر جملہ فان ارضہا لیست ارض خراج اوعشر سے واضح ہے کہ اراضی ہندو پنجاب وغیرہ نہ عشری ہے اور نہ خراجی۔ اور سرکار انگریزی جو محصول لیتی ہے وہ نہ عشر ہے اور نہ خراج۔

ریاست کی زمین میں عشر ہے یا نہیں

**سوال** (۵۱) ہم لوگ ریاست کے رہنے والے ہیں اور لگان مقررہ سرکار کو دیتے ہیں ہم پر عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ خراجی زمین میں عشر نہیں ہوتا اور خراج اور عشر جمع نہیں ہوتے لہٰذا جس زمین کا محصول سرکاری دیا جاوے اس میں عشر لازم نہیں، لانہ لایجتمع العشر والخراج۔ شامی[2]

---

[1] ردالمحتار باب الرکاز ص ۶۱ ج ۲ ۔ ظفیر [2] ردالمحتار باب العشر ص ۶۶ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ہندوستان کی زمین نہ عشری ہے نہ خراجی مگر احتیاطاً عشر نکالا جائے

**سوال** (۵۲) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی۔

**الجواب**:- شامی نے باب الرکاز میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان کی اراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی، لیکن بعض قواعد اراضی مملوکہ مسلمین کے عشری ہونے کو مقتضی ہیں، کیونکہ اصل وظیفہ اراضی مملوکہ مسلمین کا عشر ہے۔ اس بنا پر احوط یہ ہے کہ مسلمان اپنی اراضی مملوکہ کا عشر ادا کریں، خصوصاً ان اراضی کا جو کہ معافی دوام ہیں اور ان میں محصول نہیں دیا جاتا[۱]۔

مالک زمین زمیندار ادا کنندہ خراج مستاجر

**سوال** (۵۳) زمیندار وہی ہے جو حاکم وقت کو خراج دیتا ہے یا اور کوئی، اور جس نے اس سے اجرت پر لیا وہ مستاجر ہے یا نہیں، زمیندار خود مالک ہے یا سرکار سے مستاجر ہے، عشر کے لئے ملک شرط ہے یا نہیں، مستاجر اور مزارع پر عشر واجب ہونے کے لئے عشری زمین شرط ہے یا نہ۔

**الجواب**:- زمیندار وہی ہے جو سرکار کو خراج دیتا ہے اور مالک زمین زمیندار ہے اور عشر کے لئے ملک شرط ہے، لیکن مزارعت واجارہ کی صورت میں صاحبین کا مذہب جو کہ مفتی بہ ہے یہ ہے کہ مزارعت

---

[۱] اخذ البغاة والسلاطين الجائرة زكوة الاموال الظاهرة كالسوائم والعشر والخراج لا اعادة على اربابها لان صرف الماخوذ فى محله الآتى ذكره والا يقرنية تعليم فيما بينهم وبين الله (درمختار) اى ديانة (ردالمحتار باب زكاة المال ج ۲ ص ۳۴) [۲] عشر کیلئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں ہے بلکہ پیداوار کا مالک ہونا شرط ہے اس لئے کہ عشر پیداوار میں ہے نہ کہ زمین میں افاد ان ملك الارض ليس بشرط لوجوب العشر وانما الشرط ملك الخارج لانه يجب فى الخارج لا فى الارض فكان ملكه لها وعدمه سواء بدائع (ردالمحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۷) ملخصاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com



میں زمیندار اور مزارع دونوں پر بقدر حصہ عشر واجب ہے اور اجارہ کی صورت میں عندالصاحبین مستاجر پر عشر واجب ہے اور امام صاحب موجر پر عشر واجب فرماتے ہیں، بعض فقہاء نے امام صاحب کے مذہب پر فتوی دیا ہے لیکن اس زمانہ میں صاحبین کے مذہب پر فتوی دینا اقرب ہے اور در مختار میں حاوی سے منقول ہے وبقولهما ناخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه واومن العامل فعلیهما بالحصة[1]

دخان سرکاری پر عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

**سوال** (۵۴) جو محصول سرکار کو دیا جاتا ہے یہ عشر میں محسوب ہوگا یا علاوہ محصول سرکاری کے عشر نکالنا چاہیئے۔

**الجواب**:- خراج اور محصول جو سرکار کو دیا جاتا ہے وہ عشر کو ساقط کرتا ہے کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے (اصل یہ ہے کہ دارالحرب میں نہ عشر ہے نہ خراج، ورنہ حکومت جو لیتی ہے اس کا مصرف وہ نہیں ہے جو عشر کا ہوتا ہے) ظفیر

عشر کا مصرف اور عشری زمین

**سوال** (۵۵) زمانہ حال میں عشری زمین کون سی ہے اور اس کا کیا حکم ہے اور اس کا مصرف کیا ہے۔

**الجواب**:- عبارت ردالمحتار سے واضح ہوتا ہے کہ بلاد غیر اسلام میں زمین عشری اور خراجی نہیں ہے چنانچہ عبارت اس کی باب الرکاز میں یہ ہے احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج ولا عشر[2]

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ص۲۶۵ ج۲ و ص۲۶۶ ج۲ ظفیر [2] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضها لیست ارض خراج ولا عشر رد المحتار باب الرکاز ص۲۶۱ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اور اگر عشری ہونا تسلیم کیا جاوے تو بوجہ ادائے محصول سرکاری عشر واجب نہیں رہتا کیونکہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے، کذا فی کتب الفقہ[1] اور اگر احتیاطاً عشر دیا جاوے تو ہر ایک مسلمان اپنی زمین مملوکہ کا عشر فقراء و مساکین کو دیدے کیونکہ اراضی مملوکہ مسلمین کا اصل وظیفہ عشر ہے اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوٰۃ کا ہے۔[2]

ہندوستان کی زمین اور اس میں عشر کا حکم

**سوال** (۵۶) ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی اور عشر میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں جو کہ زمینداران کاشتکاری کرتے ہیں اور اراضی کا لگان سرکار کو دیتے ہیں اور جس قدر ان کو منظور ہوتا ہے اپنی کاشت میں رکھتے ہیں جو اراضی خود کاشت کرتے ہیں اس کی پیداوار میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں۔ زکوٰۃ غلہ و تجارت کے مال میں سے جو نکالی جاتی ہے اس میں سال کی قید ہے یا غلہ تیار ہونے پر۔ اور زکوٰۃ پورے غلہ کی حساب سے دی جاوے یا خرچ اخراجات منہا کرکے

**الجواب**:۔ رد المحتار باب العشر میں یہ تصریح کی ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں کوئی زمین عشری اور خراجی نہیں ہے بناءً علیہ جو محصول سرکار لیتی ہے اس کو خراج نہ کہیں گے اور جبکہ کوئی زمین ہندوستان کی عشری نہیں ہے تو عشر بھی واجب نہ ہوگا لیکن اگر احتیاطاً مسلمان اپنی اراضی کا عشر دیویں تو اچھا ہے اور عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا جس جگہ واجب ہے کل پیداوار

---

[1] لانه لایجتمع العشر والخراج (رد المحتار باب العشر ج۲) [2] اخذ البعاة و السلاطین الجائرة زکوة الاموال الظاهرة کالسوائم والعشر و تخرج الاعادة علی اربابها ان صرف الماخوذ فی محله ای فی باب الصرف وان لایصرف به فعلیهم فیما بینهم و بین الله اعادة غیر الخراج (درمختار) قوله فعلیهم ای دیانة کما فی بعض نسخ قال فی الهدایة وانتوابان یجیدوها دون الخراج (رد المحتار باب زکوة الغنم) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

پر واجب ہے اور جس وقت غلہ پیدا ہوا اسی وقت واجب ہے سال کی قید اس میں نہیں ہے اور مال تجارت میں سال بھر کے بعد زکوۃ لازم آتی ہے، اور زمین عشری اگر مزارعت پر دی جاوے تو اس کی پیداوار میں عند الصاحبین حسب حصہ ہر ایک پر یعنی کاشتکار اور مالک زمین پر عشر لازم آتا ہے اور اجارہ کی صورت میں امام صاحب موجر پر اور صاحبین مستاجر پر عشر لازم فرماتے ہیں[1]۔

غلہ کی زکوۃ

سوال (۵۰۷) ایک شخص مقروض ہے جو کچھ روپیہ اخراجات سے بچتا ہے (۱) قرض میں ادا کرتا ہے مگر جو کچھ گھر میں کھیتی ہوتی ہے اس غلہ سے وہ زکوۃ نکالتا ہے۔ درست ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ در مختار باب العشر میں ہے ویجب مع الدین یعنی عشر باوجود قرض کے بھی لازم ہوتا ہے پس جس جگہ عشر لازم ہے وہاں وجوب عشر کے لئے دین مانع نہیں ہے[2]۔ اور جہاں عشر واجب نہیں ہے وہاں بھی دیدینے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کما ہو ظاہر۔

مزارع پر عشر ہے یا نہیں

سوال (۵۰۸) ایک شخص مسلمان ہے اپنے پٹہ کی زمین اپنے مملوکہ جانوروں سے مختلف اجناس کی زراعت کرتا ہے، زمین کی بابت سرکار میں مقررہ لگان داخل کیا جاتا ہے اور گاؤں کے مختلف پیشہ وروں مثلاً ڈھیر، لوہار، بڑھی ڈھنگر وغیرہ کے مقررہ حقوق حسب رواج ملک ادا

---

[1] یجب العشر فی بلا شرط نصاب وبلا شرط بقاء وحولان حول لانہ وجب العشر علی الموجر وقالا علی المستاجر وفی الخانیۃ وبقولہما ناخذ وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیہما بالحصۃ (در مختار) قولہ بلا شرط نصاب فیجب فیما دون النصاب بشرط ان یبلغ صاعا قولہ حولان حول حتی لو اخرجت الارض مرارا وجب فی کل مرۃ لاطلاق النصوص (رد المحتار باب العشر ص۲۱۱ ج۲ وص۲۱۲ وص۲۱۳) [2] تغیر شد ویجب مع الدین (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ص۲۱۱ ج۲

Maktaba Tul Ishaat.com



کئے جاتے ہیں یہ حقداری بمعاوضہ خدمت ہوا کرتی ہے، آیا مزارع پر علاوہ ان حقوق مذکورہ کے عشر کی ادائے گی بھی لازم ہے یا کیا، مسلمانوں کی حکومت میں صرف عشر لیا جاتا تھا بیت المال میں یہ رقم جمع ہو کر مسلمانوں کے کام آتی تھی اب صورت حال اور ہے اس زمانہ میں مملکت کا انتظام بدل گیا ہے اور ہر زمین پر اس کی حیثیت کے لحاظ سے محصول لیا جاتا ہے، اس محصول کو عشر میں شمار کیا جاوے گا یا نہیں بصورہ ثانیہ حقیقی اخراجات وضع کرنے کے بعد جو پیداوار ہو اس پر عشر ادا کرنا ہوگا یا نہیں اور عشر کا مستحق زمانہ موجودہ میں کیا ہوگا۔

(۲) ہر پیداوار پر علیحدہ علیحدہ عشر ادا کیا جاوے گا یا مختلف اجناس سے جو جملہ آمدنی ہو اس کی قیمت لگا کر دسواں حصہ بنام عشر علیحدہ کیا جاوے

**الجواب**:- اقول قال فی الدر المختار باب العشر یجب العشر فی..... ارض غیر الخراج الخ بخلاف الخراجیۃ لئلا یجتمع العشر والخراج الخ ملخصا قولہ ارض غیر الخراج اشار الی ان المانع من وجوبہ کون الارض خراجیۃ لانہ لا یجتمع العشر والخراج[۱] الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے پس جس زمین سے خراج یعنی محصول سرکاری لیا جاوے اس میں عشر نہیں ہے وفی الدر المختار ایضا بلا رفع مؤن الزرع وبلا اخراج البذر لتصریحھم بالعشر فی کل الخارج[۲] الخ اس سے معلوم ہوا کہ جس زمین میں عشر واجب ہوتا ہے اس کی کل پیداوار میں واجب ہوتا ہے حقوق پیشہ وران وخدام زرع وغیرہ مستثنیٰ نہیں ہوتے اور نہ یہ حقوق مانع

---

[۱] ردالمحتار باب العشر ۲/۶۶ ۔ ظفیر [۲] الدر المختار مع ما منہ ردالمحتار باب العشر ۲/۶۹ و ۷۰ ؛ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



ادا واجب عشر کو ہیں البتہ خراجی ہونا زمین کا مانع وجوب عشر کو ہے، اور مصرف عشر کا وہی ہے جو مصرف زکوۃ ہے جو مذکور ہے قول باری تعالیٰ میں انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ کذا فی الدر المختار و رد المحتار[1]

(۳) عشر میں ادائے قیمت بھی درست ہے وجاز دفع القیمۃ فی زکوۃ وعشر وخراج و فطرۃ ونذر وکفارۃ غیر الاعتاق الخ پس معلوم ہوا کہ اجناس مختلفہ میں ہر ایک جنس کا عشر علیحدہ نکالنا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا حساب لگا کر جس جنس میں چاہے کل اجناس مختلفہ کا عشر ادا کر دیوے یا نقد سے ادا کر دیوے۔

نقد لگان پر زمین عشری ہے یا خراجی

سوال (۵۹) ہندوستان کی آراضی عشری ہے یا خراجی ایک آراضی کو زید نے نقد لگان پر دیا اس میں زکوۃ واجب ہے یا کیا، زید سرکار کو مال گذاری اراضی کی ادا کرتا ہے تو اس سے عشر ساقط ہوتا ہے یا کیا، اور عشر غلہ کا صدقہ کرنا کیسا ہے۔

الجواب:۔ شامی باب الرکاز میں ہے کہ آراضی ہندوستان کی نہ عشری ہے نہ خراجی لیکن احتیاط عشر کے ادا کرنے میں ہے اور جو زمین عشری ہو اس کی پیداوار میں عشر واجب ہوتا ہے اور اگر آراضی کی آمدنی سے بقدر نصاب مالک کے یا کاشتکار کے پاس حوائج ضروریہ سے بچ جاوے تو بعد حولان حول اس پر زکوۃ واجب ہوگی اور عشر غلہ کی قیمت اگر صدقہ کر دی جاوے تو یہ بھی درست ہے اور زمین عشری کا عشر خراج لینے سے ساقط نہیں

---

[1] ان مصرف الزکوۃ والعشر الخ ھو فقیر ومسکین الخ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المصرف ص۹۲ ج۲ فلیفہ [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب زکاۃ الغنم ص۱۲ ج۲ فلیفہ

Maktaba Tul Ishaat.com

بیع شدہ اور موہوبہ اراضی میں عشر | **سوال** (۶۰) زید کے پاس بیع شدہ اراضی واراضی موہوبہ بھی ہے کیا زید پر اراضی مذکورہ کا عشر ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ عشر اس پر نہیں ہے[۱]۔

گندم، تل، سرسوں، پٹ سن میں زکوۃ کا طریقہ کیا ہے | **سوال** (۶۱) اشیاء کاشت، دھان تل، سرسوں، سن، پاٹ وغیرہ زراعت کی زکوۃ کیوں کر دینی ہوگی از مین مزروعہ کا خزانہ سالانہ تو زمیندار کو دیا جاتا ہے اب پیداوار میں عشر یا زکوۃ دینے کا کیا طریقہ ہے۔

**الجواب**:۔ دسواں حصہ یا بیسواں حصہ کل پیداوار کا دینا یہ عشر اور نصف عشر کہلاتا ہے اور جس زمین کا محصول سرکار لیتی ہے اس میں عشر ونصف عشر نہیں ہے[۲]۔

عشر چالیسواں حصہ نہیں دسواں حصہ ہے | **سوال** (۶۲) اگر کوئی زمین کسی غیر مذہب کی ہو یعنی ہندو کی اس کے بعد کسی نصاری نے اس پر قبضہ کر لیا ہو تو اس کی پیداوار میں چالیسواں حصہ نکالنا چاہیئے یہ صحیح ہے یا غلط۔

---

[۱] اخذ البغاۃ والسلاطین بجائزۃ زکوۃ لاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر لاعادۃ علی اربابھا ان صرف المأخوذ فی محلہ الآتی فی باب المصرف وان لا یصرف فیہ فعلیھم فیما بینھم وبین اللہ اعادۃ غیر الخراج (درمختار) ای دیانۃ قال فی الھدایہ وافتوا بان یعید وھا دون الخراج (درمختار باب زکوۃ الغنم ص۳۳) ھذا تحریر [۲] انما الشرط ملک الخارج لانہ یجب فی الخارج الا فی ارض (درمختار باب العشر ص۶۴) ھذا تحریر [۳] کیونکہ دارالحرب میں عشر نہیں ہے لانھا لیست لھا عشر (درمختار باب العشر ص۶۴) ھذا تحریر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ زمین کی پیداوار میں مالک زمین پر یا دسواں حصہ آتا ہے یا بیسواں، چالیسواں حصے کے دینے کا حکم زمین کی پیداوار میں نہیں ہے ویسے بطریق صدقہ نفلی جس قدر چاہیں دیدیں مگر فرض نہیں ہے[1]

معافی والی زمین کی پیداوار میں عشر ہے یا نہیں

**سوال** (۶۳) زید کے قبضہ میں کچھ زمین معافی ہے، یہ عشری ہے یا نہیں۔ زید نے زمین مذکورہ کو اگر خود کاشت کی تو اس پر بلا لحاظ صاحب نصاب ہونے کے اگر زکوۃ واجب ہوگی تو کس قدر۔ اور اگر زید نے یہ معافی زمین کسی غیر شخص کو لگان یا بٹائی پر دیدی تو بھی زکوۃ دینی ہوگی یا نہیں، اگر دینی ہوگی تو کس قدر اور ایک کو یا دونوں کو

**الجواب**:۔ روایت شامی باب الرکاز سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان جیسے بلاد کی اراضی عشری وخراجی نہیں ہے[2] اور احتیاط اس میں ہے کہ اس زمین کی پیداوار کا عشر دیا جاوے یعنی اگر خود کاشت کی ہے تو تمام پیداوار کا عشر خود ادا کرے اور اگر کسی کو مزارعت یعنی بٹائی پر دی ہے تو بقدر حصہ ہر ایک عشر دیوے اور نقد اجارہ پر دینے میں عشر بذمہ موجر ہے یا مستاجر علی اختلاف القولین[3]۔

عشر واجب ہے یا فرض

**سوال** (۶۴) عشر نکالنا فرض ہے یا واجب یا کیا، اور جو کچھ سرکار کو دیا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔

---

[1] ای یجب العشر فی الاول ونصف العشر فی الثانی الخ (ردالمحتار باب العشر ص۶۹ ج۲) ظفیر [2] ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست خراجا وعشر (ردالمحتار باب الرکاز ص۱۰۲ ج۲) ظفیر [3] والعشر علی الموجر وقالا علی المستاجر وبقولهما ناخذ وفی المزارعة ان کان البذر من رب الارض فعلیه وان کان من العامل فعلیهما بالحصة (الدر المختار مع شرحها مستی ردالمحتار باب العشر ص۶۹ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:۔** ایسی تصریح شامی میں ہے کہ دار الحرب میں جہاں کفار کی حکومت ہے وہاں زمینوں میں عشر اور خراج کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور جو کچھ سرکار کو محصول دیا جاتا ہے اس کو خراج کے نام سے موسوم نہیں کرنا چاہئے۔ بہرحال مسلمانوں کے ذمہ ایسی زمینوں کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب نہیں ہے ویسے علی سبیل الاحتیاط دیدیویں تو بہتر ہے لیکن فرض و واجب مثل زکوۃ کے نہیں ہے، عبارت شامی باب الرکاز میں یہ ہے ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دار الحرب فان ارضها لیست ارض خراج او عشر[1] پس جملہ فان ارضها لیست ارض خراج او عشر[2] اس بارہ میں صریح ہے کہ دار حرب کی زمین میں عشر وغیرہ نہیں ہے، ویسے جو حکام لے لیویں ان کو کون روک سکتا ہے اور وہ جو کچھ چاہیں اس کا نام رکھیں پس جب کہ یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اس کے بعد کسی سوال کے جواب کی ضرورت نہ رہی۔

سرکاری لگان سے عشر ساقط ہوتا ہے یا نہیں **سوال** (۲۵) محصولیکہ پیش حکام نصاری در ملک ہند از جانب مالک زمین دادہ می شود مسقط عشر است یا نہ

**الجواب:۔** مسقط عشر است[3]

دس پانچ بیگہ والے کے ذمہ عشر **سوال** (۲۶) ایک کاشتکار کے پاس دس پانچ بیگہ زمین ہے اس پر زکوۃ عشر واجب ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** اس صورت میں زکوۃ و عشر وغیرہ اس پر واجب نہیں ہے شامی میں یک روایت ہے کہ دار الحرب کے اراضی پر عشر نہیں ہے[4]۔

سرکاری لگان دینے کے باوجود عشر دینا ہے یا نہیں **سوال** (۲۷) باوجود سرکاری معاملہ کے

---

[1] رد المحتار باب الرکاز ص۲۶۷ ج۱ ظفیر [2] ایضاً [3] فان ارضها ای دار الحرب لیست ارض خراج و عشر (رد المحتار باب الرکاز ص۲۶۷ ج۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

زمیندار لوگ پیداوار اجناس سے عشر دیں یا نہیں۔

**الجواب:۔** وجوب عشر اس صورت میں نہیں ہے اور شامی میں باب الرکاز میں لکھا ہے کہ دار الحرب کی آراضی عشری و خراجی نہیں ہیں یہ دوسری صورت عدم وجوب عشر کی ہے[1]۔

جس زمین کا خراج ہندو زمیندار لیتا ہے اس میں عشر

**سوال** (۶۸) میرے پاس کچھ زمین ہے کسی زمین کا خراج ہندو زمیندار کو دیتا ہوں، اور کسی زمین کا خراج مسلمانوں کو دیتا ہوں، اب ہم کو عشر دینا ہوگا یا نہیں، میں زمین کو بٹائی پر دیتا ہوں مگر بیج عامل دیتا ہے اس حالت میں کس حساب سے عشر دینا ہوگا۔ اگر نصف بیج میں دوں اور نصف عامل دے تب کس حساب سے دینا ہوگا۔

**الجواب:۔** شامی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آراضی دار الحرب میں خراج و عشر کچھ نہیں ہے اور جن اراضی عشریہ میں عشر لازم ہے اور فرض ہے اس میں فتوی اس پر لکھا ہے کہ مزارعت کی صورت میں زمیندار مالک پر بقدر حصہ عشر لازم آتا ہے یعنی جس قدر غلہ جس کے حصہ میں آوے وہ اس کا عشر ادا کرے[2]۔

عشر مزارع پر ہے یا مالک پر

**سوال** (۶۹) بصورت مزارعہ، عشر بر مالک زمین است یا بر مزارع یا بر ہر دو لازم است۔

**الجواب:۔** دریں دیار کہ آراضی آں دیار عشری است بصورت مزارعت بقدر حصہ عشر بر مالک زمین و مزارع لازم است[3] یعنی ہر ایک از ایشاں عشر حصہ خود بدہد ولیکن در رد محتار تصریح است کہ اراضی ہندوستان نہ خراجی

---

[1] ایضا [2] وفی المزارعۃ ان کان البذر من رب الارض فعلیہ ولو من العامل فعلیھما بالحصۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العشر ص ۳ ج ۳) [3] ایضا۔

Maktaba Tul Ishaat.com



است ورنہ عشری۔

ہندوستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

**سوال** (۷۰) یہاں کی زمین خراجی ہے یا عشری اور مطلب عبارت مالابدمنہ فارسی "وہمچنیں احکام عشر زمین عشری کہ دریں دیار نیست" کیا ہے۔

**الجواب**:۔ شامی باب الرکاز میں یہ روایت نقل کی ہے کہ دارالحرب کی اراضی عشری اور خراجی نہیں ہے، اسی بنا پر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی قدس سرہٗ نے مالابدمنہ میں لکھا ہے کہ زمین عشری دریں دیار نیست یعنی چونکہ ہندوستان دارالحرب ہے اس لئے زمین عشری یہاں نہیں ہے اور شامی کی روایت سے معلوم ہوا کہ خراجی بھی نہیں ہے[1] فقط

نہری زمین کا عشر کیا ہوگا

**سوال** (۷۱) کل اراضی نہری کہ از سعی نصاریٰ معمور شدہ است وقبل ازیں بالکل ویران بود آنچہ پیداوار شدے بہ سبب باراں شدے واکنوں آب بذریعہ نہر دہر ہما میرود در سد وخراج ہم بگیرند، بعض مولوی گویند کہ کل آراضی نہری درحکم عشری است کہ عشر دادہ می شود و بعض عکس آں وبعض از بہت یکحصہ، کدام قول راجح وکدام مرجوح است

**الجواب**:۔ درشامی آوردہ کہ دراراضی دارالحرب عشر وخراج نیست ازیں روایت معلوم شدہ کہ در اراضی ہندوستان عشر واجب نیست ونیز فقہاء تصریح فرمودہ اند کہ اگر درزمین عشری مارا نہا دادہ شود کہ محصول آں وقیمت آں بہ سرکار دادہ میشود دراں نصف عشر یعنی بستم حصہ واجب میشود[2] وایں نیز تصریح است کہ عشر باخراج جمع نمی شود۔ فقط

---

[1] یحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فانہ ارضہا لیست ارض خراج اہ عشر (ردالمحتار باب العشر ج۲)

[2] ویجب نصفہ فی مسقی غرب ودالیۃ اہ وفی کتب الشافعیۃ اوسقاہ بماء اشتراہ وقواعدنا لاتابیہ (ردالمحتار علی ہامش ردالمحتار باب العشر ج۲) ظ

Maktaba Tul Ishaat.com



نہری زمین پر عشر | **سوال** (۷۲) نہری زمین کے پیداوار میں کس قدر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

(۲) کنواں والی زمین کا عشر | **سوال** (۷۳) چاہی زمین میں کس قدر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

(۳) بارانی زمین پر عشر | **سوال** (۷۴) بارانی زمین کس قدر واجب ہے

(۴) تالاب سے سینچی ہوئی زمین پر عشر | **سوال** (۷۵) جس زمین میں آب پاشی جوہڑ یا تالاب سے کی گئی اس میں کس قدر زکوۃ واجب ہے۔

(۵) زید زمیندار ہے بکر زید کا ہالی ہے جو کل پیداوار کاشت میں ¼ کا شریک ہے اور باقی زید مالک ہے، بالفرض ساٹھ من غلہ پیداوار کل کھیت ہے تو زید کو پچاس من کی زکوۃ دینی چاہیئے یا ساٹھ من کی۔

**الجواب**:۔ بعض روایات کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آراضی میں عشر نہیں ہے لیکن جس جگہ اور جن آراضی میں عشر ہے وہاں سوال ۱ کا جواب یہ ہے کہ اس میں عشر واجب نہیں ہے اور ۲ میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے (۳) اور بارانی زمین میں عشر واجب ہے اور جوہڑ یا تالاب سے اپنی محنت سے پانی دینے میں بیسواں حصہ واجب ہے (۵) پچاس من کی زکوۃ زید دیدے اور دس من کی بکر دے[1]۔ فقط

مسئلہ عشر | **سوال** (۷۶) ایک کاشتکار نے اپنی زمین میں چھ روپیہ کل اخراجات کھیتی لگاکر پیداوار آٹھ سو روپیہ کی حاصل کی تو اس پر زکوۃ کتنی رقم کی واجب ہوگی (۲) اسی طرح دوسرے زمین میں چھ سو روپیہ

---

[1] یجب العشر الخ فی مسقی سماء ای مطر وسیح کنهر الخ ویجب نصفه فی مسقی غرب ودالیة او سقا، بماء اشتراه الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العشر ۲/۶۱ و ۶۲ و ۲۲/۶۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



لگا کر فصل پر کل پانچسو روپیہ کی پیداوار یعنی اصل لاگت سے بھی یکصد روپیہ کا نقصان رہا تو اب زکوۃ کی کیا شکل ہے (۳) ایک کاشتکار من رجہ سوال ۱ کے مطابق تمام اخراجات زمین برداشت کرتا ہے اور بذریعہ موٹھ چاہ سے پانی دے کر کھیت سے فصل حاصل کرتا ہے وہ زکوۃ کس طرح ادا کرے۔ (۴) آج کل جو نالشیں عدالت میں دائر ہوتی ہے اور اس میں مدعی کا صرف وکیل اور گواہ وغیرہ وغیرہ میں بہت کچھ ہوتا ہے اور مدعا علیہ پر ڈگری اس کے خرچ کی ہوتی ہے تو مدعی کو اصل رقم کے علاوہ صرفہ کی رقم کی جو ڈگری ملتی ہے وہ مدعی کو لینا جائز ہے یا نہ۔

**الجواب** ۱ و ۲ و ۳. جن اراضی میں عشر واجب ہے ان میں کل پیداوار کا عشر نکالنا واجب ہے بدون وضع کرنے اخراجات کما فی الدر المختار بلا رفع مؤن الزرع[1]. اور مزارعت میں کاشتکار اور مالک زمین پر بقدر حصہ عشر واجب ہے[2]. اور شامی کی روایت باب الرکاز سے معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب کی زمینوں میں عشر نہیں. اور ۳ میں ایک دوسری تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اس میں بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے. باقی جواب بدستور مذکور ہے ۴ یہ اخراجات دراصل بذمہ مدعی ہیں لیکن مدعی علیہ کے تمرد کی وجہ سے نالش کرنی پڑی تو مدعا علیہ سے لینا جائز ہے جو واقعی خرچ ہے وہ لے باقی واپس کردے۔ فقط۔

**کیا عشر میں عامل کا طلب کرنا شرط ہے** **سوال** (۴۷) زید کہتا ہے کہ ادا عشر کے واسطے طلب عامل شرط ہے جب تک عامل طلب نہ کرے ادا کرنا واجب نہیں

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العشر ج ۲ ص ۶۱ ظفیر [2] و فی المزارعۃ ان کانا لبذر من قبل رب الارض فعلیہ و لو من العامل فعلیہما بالحصۃ (ایضا ج ۲ ص ۲۷) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ زید کا قول صحیح نہیں ہے صاحب زمین عشری اگر خود اس کا عشر ادا کردے تو یہ بھی درست ہے ویسقط عن صاحب الارض کما لو ادی بنفسہ الا شامی[1]۔ البتہ بحث جداگانہ ہے کہ دار الحرب میں عشر واجب ہے یا نہیں۔ شامی نے تصریح کی ہے باب الرکاز میں کہ دار الحرب کی زمین عشری ہے نہ خراجی، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب میں عشر واجب نہیں ہے اگر استحباباً دیدیں تو بہتر ہے، فقط۔

حکومت کی زمین پر عشر

**سوال** (۵۷) گورنمنٹ برطانیہ اس علاقہ میں اراضی مربعہ جات تقسیم کرتی ہے تو ان اراضی پر عشر شرعی واجب ہے یا نہ۔ بعض کہتے ہیں کہ واجب ہے، بعض کہتے ہیں واجب نہیں ہے۔ تو حکم فیصل تحریر فرماویں۔

**الجواب**:۔ اصل یہ ہے کہ سرے سے ہندوستان کی اراضی میں عشر واجب ہونے میں تامل ہے کیونکہ شامی باب الرکاز میں تصریح ہے کہ دار الحرب کی اراضی نہ عشری ہیں اور نہ خراجی، اور ہندوستان دار الحرب ہے لہٰذا بموجب روایۃ باب الرکاز ہندوستان کی اراضی میں مطلقاً عشر واجب نہ ہونا چاہیئے۔ اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہٗ نے مالابدمنہ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، اور جو حضرات احتیاطاً ہندوستان کی اراضی میں عشر لازم فرماتے ہیں ان حضرات کے نزدیک مربعہ جات مذکورہ میں اول سے ہی عشر لازم ہوگا[2]۔ فقط

ہندوستان میں گذشتہ سالوں کا عشر

**سوال** (۵۸) السلام علیکم۔ میں دو روز سے بیحد کوفت میں ہوں اللہ تعالیٰ سہل کردے میں آج تک غافل رہا اور

---

[1] رد المحتار باب العشر ج۲ ۔ظفیر [2] حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ذہن میں نہیں تھا کہ عشر غلہ پھوز کوۃ واجب الادا ہے غلہ آنے پر معمولاً للہ کچھ دیا جاتا تھا، باحتیاط دسواں حصہ وصول کا نہیں دیا گیا، سالہائے گذشتہ کا کیا کروں کچھ حساب کتاب نہیں، کیا معاف کیا جاسکتا ہے، مدرسہ میں غلہ بھیجنا دشوار ہے، قیمت بھیج سکتا ہوں، نصف عشر کے کیا معنی ہیں میں عشر دوں یا نصف عشر، املاک کا عموماً غلہ مقرر ہیں وصول ہوتا ہے اور بڑی مقدار رہ جاتی ہے جو نالش کرکے نقدی میں وصول ہوتا ہے، اس نقدی کا رقم کی ساتھ زکوۃ نقد میں ادا ہوتا ہے، غالباً اس میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔

**الجواب**:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، والا نامہ پہونچا، پہلے ایک زمانہ تک یہی علم رہا کہ ہندوستان کی عشری زمینوں میں عشر واجب ہے، اور رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تحریرات کی موافق یہ فیصلہ کیا اور بہت جگہ فتوی دیا کہ مسلمانوں کی مملوکہ زمینوں کو عموماً عشری ہی سمجھنا چاہیئے اور عشر دینا چاہیئے کیونکہ آراضی عشریہ میں عشر یا نصف عشر کا نکالنا بحکم آیت و اتوا حقہ یوم حصادہ مثل زکوۃ کے فرض ہے۔ پھر کچھ زمانہ کے بعد مالابدمنہ میں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تحقیق اور تصریح نظر پڑی کہ ہمنے اپنی کتاب میں زکوۃ کے مسائل کے ساتھ عشر کے احکام اس وجہ سے نہیں لکھے کہ ان دیار میں زمینیں عشری نہیں ہیں اس کے ساتھ یہ ماننا بھی ضروری ہے کہ قاضی صاحب کا یہ حکم فرمانا کہ یہاں عشری نہیں ہیں، اس زمانہ کا متفقہ مسئلہ ہوگا کیونکہ قاضی صاحب حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاص تلمیذ اور حضرت شاہ عبدالعزیز وغیرہ حضرات کے ہم عصر ہیں اور سب حضرات باہم متفق ہیں۔ باہم کوئی

Maktaba Tul Ishaat.com



خلاف نہیں ہے، ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اس زمانہ کا متفق علیہ مسئلہ ہوگا کہ ہندوستان میں عشری زمینیں نہیں ہیں. پھر اس کے ساتھ عموماً یہ معمول دیکھ کر کہ کوئی اپنے بزرگوں میں عشر کا اہتمام مثل زکوۃ کے نہیں کرتا، تعجب ہوتا تھا اور تردد بھی ہوتا تھا اور گویا حضرت قاضی صاحب کی تحقیق کی تائید ہوتی تھی کہ ایسا بھی کیا ہے کہ سب بزرگوں نے عشر کا اہتمام چھوڑ دیا ضرور کوئی بات ہے، جس کی وجہ سے عملاً یہ متروک ہوگیا ہے. چند سال ہوئے ہیں کہ مولانا محمد انور شاہ صاحب یا اور کسی صاحب نے یہ فرمایا کہ شامی باب الرکاز میں یہ روایت ہے کہ دار الحرب کی زمینوں میں عشر واجب نہیں ہے، یہاں کی آراضی نہ عشری ہیں نہ خراجی، اس روایت کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کی وجہ معلوم ہوئی کہ یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات ہندوستان کی زمینوں کو عشری نہیں کہتے، کیوں کہ ہندوستان کو وہ دار الحرب سمجھتے تھے. شامی باب الرکاز کی عبارت یہ ہے

واحترز بہ عن دارہ وارضہ وارض الحرب الخ فان ارضہا لیست ارض خراج او عشر[1]. اور عبارت مالابد منہ کی یہ ہے۔ وتفصیل نصاب اجناس سوائم وقدر واجب آں طول دارد و درس دیارما ایں اموال بقدر وجوب زکوۃ نمی باشد لہذا مسائل زکوۃ ان مذکور نکردہ شد و ہمچنیں احکام عشر زمین عشریہ کہ دریں دیار نیست ومسائل عاشر کہ بر طریق دشوارع باشد مذکور نکردہ باشد[2]. اس کے بعد ایک اشکال یہ باقی رہتا ہے کہ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں اور تحریراً و تقریراً اس کو ظاہر فرمایا ہے نائبا جناب کو بھی یاد ہوگا یا معمول حضرت کا معلوم ہوگا اور اس میں شک

---

[1] دیکھئے درالمختار باب الرکاز ص۲۶۱ ج۲ [2] مالابد منہ ص۲۰۰.

Maktaba Tul Ishaat.com


نہیں۔ نصوص آیات واحادیث کا مقتضا بھی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ امام صاحب جمیع ما اخرجت الارض میں وجوب عشر کا حکم فرماتے ہیں: "اور جیسا کہ زکوۃ دارالحرب میں ساقط نہیں ہوتی بلکہ صاحب مال بطور خود ادا کرتا ہے اسی طرح عشر بھی ہر جگہ واجب ہونا چاہیئے، ہاں چونکہ عشر کے وجوب کے لئے زمین کا عشری ہونا ضروری ہے اور جبکہ یہ کہا جاوے کہ دارالحرب کی اراضی عشریہ نہیں ہیں تو وجوب عشر کی کوئی وجہ نہ ہوگی اور حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا قول و فعل احتیاط پر مبنی کہا جاوے، چنانچہ ہمارے مرشد مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہٗ بھی اپنے خاص لوگوں کو عشر نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور اس بناء پر حضرت والد ماجد صاحب جو کچھ محاصل میں سے بقدر حصہ بندہ کو دیا کرتے تھے کہ وہ دس بیس ڈھڑی تقریباً ہوتا تھا تو بندہ گھر کہلا دیتا تھا کہ دس ڈھڑی میں سے ایک ڈھڑی اللہ واسطے دیدو۔

(۲) قیمت عشر دینا جائز ہے[۲]

---

[۱] درمختار باب زکوۃ الغنم کی عبارت غالباً حضرت اقدس گنگوہیؒ کے پیش نظر ہو جس میں صراحت کہ اگر سلطان جائر عشر لے کر اس کے مصرف میں خرچ نہ کرے تو دوبارہ عشر دینا ضروری ہے اخذ البغاۃ والسلاطین الجائرۃ زکوۃ الاموال الظاھرۃ کالسوائم والعشر والخراج لا عادتھم فی ارباحھا ان صرف فی محلہ الآتی فی باب المصرف وان لا یصرف فیہ فعلیھم اعادۃ غیر الخراج (درمختار) قولہ فعلیھم ای دیانۃ کما فی بعض النسخ قال فی النھایۃ وافتوا بان یعید وھا دون الخراج (ردالمحتار ج۲ ص۲۷) ظفیر وجاز دفع القیمۃ فی زکاۃ وعشر وخراج وکفارۃ ونذر وفطرۃ (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب زکوۃ الغنم ج۲ ص۲۷) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



(۳) نصف عشر بیسواں حصہ ہے جیسا کہ عشر دسواں حصہ ہے اسی طرح نصف عشر بیسواں حصہ ہے اور یہ فرق پانی کی قیمت وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اراضی عشریہ میں اصل یعنی عشر دسواں حصہ پیداوار کا دینا واجب ہے، لیکن اگر زمین کو پانی دینے میں مزدوری زیادہ صرف ہوئی اور مشقت ہوئی اور خرچ بڑھ گیا تو پھر بجائے عشر کے نصف عشر دینا واجب رہ جاتا ہے جیسا کہ درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے، ویجب العشر فی مستقی سمارا ے مطر وسیح الخ ویجب نصفہ فی مستقی غرب اے دلو کبیر ودالیۃ اے دولاب لکثرت المؤنۃ وفی کتب الشافعیۃ او سقاہ بمار اشتراہ وقواعدنا لاتاباہ[1]۔ اور علامہ شامی نے کہا ہے کہ وجہ یہی ہے کہ جب خرچ زیادہ ہوگا بجائے عشر کے نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب رہ جائے گا۔ فقط۔

عشر وخراج جمع نہیں ہوسکتے کا کیا مطلب ہے | **سوال** (۱۱۰) فقہاء نے جو یہ فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے یہ ان کا فرمانا حکومت مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے یا جس زمین کا خراج لیا جائے اس کا عشر نہیں لیا جاسکتا اور حکومت غیر اسلام کے لئے بھی یہی حکم ہوگا، شامی جلد ثانی میں تصریح ہے کہ کفار حربی جب ہمارے ملک پر غالب آجائیں تو ان کا بھی وہی حکم ہوگا جو بغاۃ کا ہے یعنی اموال ظاہرہ کی زکوۃ جس طرح باغیوں کے لینے سے مالک سے ساقط ہوجاتی ہے ایسا ہی متغلب حربی کیلئے سے بھی ساقط ہوجاتی ہے۔ علامہ کی یہ رائے قابل قبول ہے یا نہیں غرض کہ ہندوستان کی زمین میں عشر واجب ہے یا خراج

**الجواب**:۔ علامہ شامی نے باب الرکاۃ میں یہ تصریح کی ہے کہ دارالحرب کی اراضی نہ خراجیہ ہیں نہ عشریہ یعنی وہاں نہ خراج واجب ہے

[1] دیکھئے الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب العشر ۲/۶۲ و ۶۵ - ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

اور نہ عشر، کفار نے جو کچھ خراج لیا گویا وہ خراج شرعی نہیں ہے اور نہ واجب ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں جب کہ اس کو دارالحرب کہا جاوے جیسا کہ محققین کی رائے ہے عشر واجب نہیں ہے۔ احتیاطاً اگر کوئی دیدے تو یہ امر آخر ہے اور اس کی تائید حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی تصریح سے بھی ہوتی ہے جو کہ انھوں نے مالابدمنہ میں فرمائی کہ ہم نے مسائل عشر اس لئے نہ لکھے کہ ان بلاد میں عشر واجب نہیں ہے[1]۔ پس اگر ہندوستان کی زمینوں کو عشری اور خراجی کہا جاتا تو پھر یہ حکم یہاں بھی جاری ہوتا کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے اپنے فتاوی میں اس کی تصریح کی ہے کہ ہندوستان میں جس زمین کا خراج لیا جاتا ہے اس پر عشر نہیں ہے اور اسی قاعدہ سے استدلال فرمایا ہے کہ عشر اور خراج جمع نہیں ہوتے اور علامہ شامی کی یہ تحقیق و نظیر لی ان اہل الحرب لو غلبوا علی بلدۃ من بلادنا کذلک[2] الخ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت باب الرکاز میں یہ ہے واحترزبہ عن دارہ وارض الحرب ثم رأیت عبد الحلیم قال فی شرح الشیخ اسماعیل حیث قال ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ[3] جلد ۲ شامی فقط۔

**خراجی و عشری زمین** **سوال** (۸) زمین عشری کون سی ہے اور خراجی کون سی۔

**عرب کی زمین عشری ہے یا کیا!** **سوال** (۹) عرب کی زمین کل عشری ہے یا بعض عشری اور بعض خراجی۔

---

[1] ویحتمل ان یکون احترازاً عما وجد فی دارالحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر (رد المحتار باب الرکاز ص ۲۶۱ ج ۲ طبع صغیر)

[2] (رد المحتار باب الرکاز ص ۲۶۱ ج ۲ طبع صغیر)

[3] (رد المحتار باب الرکاز ص ۲۶۱ ج ۲ طبع صغیر)

Maktaba Tul Ishaat.com


(۳) عشر و خراج دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں | سوال (۸۰) عشر اور خراج دونوں جمع ہو سکتے ہیں یا نہیں

(۴) کیا عشر کیلئے خلیفۃ المسلمین کا ہونا ضروری ہے | سوال (۸۱) عشر کے واسطے خلیفۃ المسلمین کا ہونا شرط ہے یا نہیں

(۵) عجم کی زمین کا حکم | سوال (۸۲) زمین عجم کی عشری ہے یا خراجی

(۶) حکومت کے ٹیکس کے ساتھ عشر کا حکم | سوال (۸۳) جو خراج رعایا سے وصول کیا جاتا ہے اس کے ساتھ عشر شرعی جمع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۷) ہندو راجہ کی رعایا پر عشر و خراج دونوں ہیں یا ایک | سوال (۸۴) ہندو بادشاہ کی رعایا پر عشر و خراج دونوں لازم ہیں یا ایک جیسے کشمیر، نیپال وغیرہ

(۸) مسلمان ریاستوں کی زمین کا حکم | سوال (۸۵) مسلمان ریاستوں کا حکم کیا ہے۔

(۹) دار الحرب کی تعریف اور ہندوستان کیا ہے | سوال (۸۶) دار الحرب کی کیا تعریف ہے اور ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام۔

الجواب:۔ اصل تو یہ ہے کہ جس زمین کے رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور وہ زمین جو مفتوح ہونے کے بعد غانمین میں تقسیم ہو جائے عشری ہے لیکن وہ زمین جو مجہول الحال ہیں یعنی جن کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ پہلے ان پر خراج تھا یا عشر، اور اس وقت وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہیں تو ان پر بھی عشر لازم ہوگا کیونکہ مسلمان کے حق میں مناسب تر عشر ہی ہے اور گذشتہ حالت کو بھی موجودہ حالت پر ہی قیاس کیا جائے گا، ہدایہ میں ہے وکل ارض اسلم اھلھا اوفتحت عنوۃ وقسمت بین المسلمین الغانمین فھی ارض عشر لان المؤنۃ الی ابتداء التوظیف علی المسلم والعشر الیق بہ لما فیہ من معنی العبادۃ الخ[1]

[1] ھدایہ باب العشر فیما یخرج من الارض ص ۱۱۰ ج ۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



وفی الشامی نقل فی غایتہ البیان ان الامام السرخسی ذکر فی کتاب الجامع ان علیہ العشر بکل حال لانہ احق بالعشر من الخراج وھو الاظہر[1] الخ شامی جلد ۲ (۲) عرب کی تمام زمین عشری ہیں ارض العرب کلھا ارض عشر عالمگیریہ[2] وھدایہ وغیرہ پھر اس کی فقہاء نے تحدید فرمادی ہے۔

(۳) حنفیہ رح کے نزدیک عشر و خراج دونوں جمع نہیں ہوسکتے ولا عشر فی الخراج من ارض الخراج وقال الشافعی یجمع بینھما الخ ولنا قولہ علیہ السلام لا یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم ولان احدا من ائمۃ العدل والجور لم یجمع بینھما وکفی باجماعھم حجۃ الخ ھدایہ[3] ربع ثانی۔

(۴) خلیفہ نہ ہونے کی صورت میں عشر خود ادا کردے کیونکہ عشر زکوۃ زمین کی ہے قال اللہ تعالیٰ وآتوا حقہ یوم حصادہ الآیۃ[4]۔

(۵) اس میں تفصیل ہوگی، کلیۃ کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

(۶) شامی میں ہے کہ دارالحرب کے زمینوں پر عشر نہیں اور خراج بھی نہیں، ہندوستان چونکہ دارالحرب ہے لہذا یہاں بھی یہی حکم ہوگا ولھذا قال القھستانی بعد قولہ فی ارض خراج او عشر الا حصر فی ارضنا الخ واحترز بہ عن دار کانت ارض الحرب ثم قال ویحتمل ان یکون احترازا عما وجد فی دارالحرب فان ارضھا لیست ارض خراج او عشر الخ شامی ج ۳ ص ۳۰۰[5] تاہم اگر کوئی ادا کرے تو اولیٰ ہے۔

(۷) حکومت کی طرف سے جو مقرر ہو وہ تو بمجبوری ادا کرنا پڑتا ہے ورنہ یہ بھی

---

[1] رد المحتار باب العشر تحت قولہ لرضاہ ص ۲۰۱ ج ۲۔ ظفیر [2] ھدایہ باب العشر والخراج ص ۲۲۰ ج ۱ [3] ھدایہ باب العشر والخراج ص ۲۲۵ ج ۱ [4] سورۃ الانعام رکوع ۱۷

[5] رد المحتار باب الزکاۃ ص ۶۱ ج ۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

بحکم دارالحرب ہیں اور خراج اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

(۹) دارالحرب کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں اس لئے ہندوستان کے متعلق اختلاف ہے تاہم محقق اور صحیح یہی ہے کہ یہ دارالحرب ہے کیونکہ جس بلاد پر کفار مسلط ہوں وہ بحقیقت دارالحرب ہے[۵] فقط۔

مسئلہ عشر کی مختلف صورتیں | **سوال** (۸) عشر اور چالیسواں میں کچھ فرق ہے یا نہیں (۲) کاشتکاری کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کاشتکاری جس کی مالگذاری سرکار کو دی جاتی ہے میں عشر یا چالیسواں دینا واجب ہے یا نہیں؟

(۳) زید تین قسم کی زمین کاشت کرتا ہے اول یہ کہ وہ کسی رئیس امیر سے کچھ کاشت لئے ہوئے ہے۔ جس کی پیداوار کے نصف نصف حصہ آپس میں تقسیم ہوتے ہیں، مال گزاری مالک دیتا ہے۔ دوم یہ کہ زید اپنی زمین مملوکہ میں کاشت کرتا ہے اس کی مال گزاری زید ہی سے متعلق ہے، سوئم، یہ کہ زید کے پاس معافی کی زمین ہے اس میں کاشت کرتا ہے۔ اور مال گزاری دینا نہیں پڑتی، تینوں صورتوں میں زید پر عشر واجب ہے یا نہیں؟

(۵) عشر چالیسواں حصہ دینا فرض ہے یا واجب ہے یا مستحب؟

(۶) عشر چالیسواں سال بھر میں ایک مرتبہ دینا چاہئے یا ہر فصل پر

---

[۵] فان ارضها (ای ارض دارالحرب) لیست ارض خراج وعشر (ردالمحتار باب انکار ج ۶ ص ۲۹۴)

[۵] وقالا بشرط واحد لا غیر وهو اظهار حکم الکفر وهو القیاس (ردالمحتار باب استیمان الکافر ج ۳ ص ۳۶۹) پوری عبارت اس طرح ہے۔ لا تصیر دارالاسلام دارحرب الا باجراء ثلاثة باجراء احکامهم [illegible] بدار الحرب وبان لا یبقی فیها مسلم ولا ذمی آمنا بالامان الاول (ردمختار)

Maktaba Tul Ishaat.com

(۷) عشر چالیسواں کے مصارف کون ہیں ؟

**الجواب**:- از ما تا ۶ کاشتکاری جائز ہے
اس کی تفصیل موجود ہے اور جو صورتیں کاشتکاری کے س
سب درست ہیں[۱]۔ اور عشر دسواں حصہ زمین کی پیداو
حصہ زکوۃ میں دینا ہوتا ہے اس کا نام زکوۃ ہے، روپیہ
بھر کے جو چالیسواں دیا جاتا ہے، اور شامی کی روایت سے
ہندوستان کی زمینوں پر عشر نہیں ہے[۲]۔ لیکن جس جگہ عشر
وہاں پر ایک فصل پر زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ مثلاً
ایک من دینا لازم ہوتا ہے[۳] اور زکوۃ روپیہ وغیرہ کا
دینا فرض ہے[۴]۔ اور عشر جس جگہ لازم ہے وہاں پر ایک
کی ہو اس میں سے عشر یعنی دسواں حصہ پیداوار کا دینا
عشر زکوۃ کے فقراء و مساکین وغیرہ ہیں۔ فقط۔

---

[۱] وکذا صحت لو کان الارض والبذر لزید والعمل للآخر ا
للآخر او العمل له وانبا قی للآخر فهذه الثلاثة جائزة (ر
والمختار باب المزارعة ج۵ ص۲۲۲) تغییر [۲] حوالہ ما لمر گذر چکا
العشر الخ فی مسقی سیلوہ سیح الذی یجب نصفه فی مسقی غرب
او لا سقاه بماء اشتراه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب
[۳] ولابد من الحول لانه لابد من مدة یتحقق فیها
بالحول لقوله علیه السلام لازکوۃ فی مال حتی یحول علیه الحول

---

ج۲ ص۱۶۵ تغییر

Maktaba Tul Ishaat.com



# باب سوم

# جزیہ

## اسلامی حکومت میں بسنے والے غیر مسلم اور ان سے متعلق احکام و مسائل

لفظ جزیہ کی تحقیق بیان فرمائیں | سوال (۱) لفظ جزیہ کی کیا اصلیت ہے، سائل اس لفظ پر ادبی اور تاریخی اور مذہبی پہلو سے آگاہی چاہتا ہے اور سہولت کے واسطے حسب ذیل بحثوں پر تقسیم کرتا ہے (۱) اصل میں جزیہ کس زبان کا لفظ تھا، عربی ہی زبان کا لفظ تھا یا فارسی سے معرب کیا گیا۔

(۲) اسلام سے پہلے یہ رائج تھا یا نہیں | اسلام سے پہلے یہ ٹیکس عرب یا فارس میں رائج تھا یا نہیں۔

(۳) اس اصول کے قیام کا منشا کیا ہے | اس اصول کے قائم کرنے سے اسلام کا کیا مقصد تھا، کیا یہ ذمیوں پر ظلم و تعدی کرنے کا ایک آلہ تھا۔

(۴) خلفائے راشدین اور سلاطین سلاطین کے عہد میں کیا دستور رہا | خلفائے راشدین اور سلاطین

Maktaba Tul Ishaat.com



وقت کے عہد میں اس کا کیا دستور العمل رہا اور ہر شخص سے کتنا کتنا لیا جاتا تھا۔

(۵) عہد نبوی میں جزیہ ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں اور اس کی مقدار کیا ہے۔

جزیہ کا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ذمیوں سے لیا جاتا تھا یا نہیں، فقہ میں اس کے واسطے کوئی خاص مقدار مقرر ہے یا سلاطین کو اجازت ہے کہ وہ جیسا ملک کی حالت دیکھ کر مناسب سمجھیں وصول کریں۔

**الجواب**:۔ کتب لغت کے دیکھنے سے ہمیں محقق طور پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ عربی ہی ہے جزاءٌ سے ماخوذ ہے و فی الکشاف سمیت جزیۃ لانہا طائفۃ مما علی اھل الذمۃ ان یجزوہ ای یقضوہ او لانھم یجزون بھا من مَنَّ علیھم بالاعفاء عن القتل ص۵۵ کشاف جلد اول مطبوعہ مصر۔ و فی تاج العروس قال الراغب الجزیۃ سمیت بذلک للاجتزاء بھا عن حقن دمھم قال ابن الاثیر الجزیۃ ھی فعلیۃ من الجزاء کانھا جزت عن قتلہ ومنہ قولہ تعالیٰ حتی یُعطوا الجزیۃ الایۃ وجمعہ جزی کلحیۃ و لحی کما فی الصحاح۔ تاج العروس۔ پس معلوم ہوا کہ علامہ زمخشری اور شارح قاموس کا مختار یہ ہے کہ لفظ جزیہ عربی ہے جزاء سے ماخوذ ہے۔ اور جس نے یہ کہا کہ یہ لفظ فارسی الاصل ہے۔ اصل میں گزیت تھا اس کو معرب کیا گیا۔ خلاف تحقیق ہے کتب لغت میں اس پر کوئی نقل موجود نہیں۔

(۲) اسلام سے پہلے بھی جزیہ فارس میں رائج رہا ہے۔ مورخ مشہور حافظ ابوجعفر طبری کسریٰ کے ذکر میں لکھتے ہیں والزموا الناس الجزیۃ ماخلا اھل البیوتات والعظماء والمقاتلۃ والھوابذۃ والکتاب ومن کان فی خدمۃ الملک وصیروا باعلی طبقات اثنی عشر درھما وثمانیۃ وستۃ

Maktaba Tul Ishaat.com



واربعة بقدر اکثار الرجل واقلاله ولم یلزموا الجزیة من کان ابن ثنتی له من السن دون العشرین وفوق الخمسین: طبری جلد ثانی ص۱۴۳ مطبوعہ مصر

(۳) اس میں شک نہیں کہ جزیہ سیاست سے تعلق رکھتا ہے چنانچہ اہل فارس نے اس کی اولاً بنیاد ڈالی اور شریعت اسلامیہ کی ہرگز یہ شان نہیں کہ وہ سیاسی اور ملکی امور میں دخیل ہو۔ شریعت کا مقصد کسی پر حکم رانی نہیں، شریعت کی غرض ہے کہ وہ ان امور کی تعلیم دے جو تکمیل نفس اور تطہیر اخلاق کے اسباب ہوں جن کے اختیار کرنے سے وہ شئی حاصل ہو جائے جو خلقت انسانی کا اصلی راز اور اس کی پیدائش کا درحقیقت منشا ہے لیکن شریعت سیاسی اور ملکی امور سے بالکل برطرف بھی نہیں بلکہ وہ امور بھی جو بحسب الظاہر مملکت اور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں مگر درحقیقت مقصد شرعی کی ان سے تکمیل ہوتی ہے شریعت ہی سے محسوب ہوں گے۔ جب یہ ذہن نشین ہو چکا تو اب سنیئے کہ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ اہل عالم شرک اور بت پرستی سے باز رہ کر خدائے واحد کو پہچانیں اور جس غرض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مثلاً یہ کہ اپنے معبود حقیقی کی عبادت کریں اس غرض کی تکمیل میں کوشاں ہوں، چنانچہ پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے آپ نے جہاں مشرکین کو اسلام کی دعوت دی اہل کتاب کو بھی (جو پہلے سے موحد کہلاتے تھے لیکن عناد اور ہوائے نفسانی کے باعث جس کو توحید کہنا چاہیئے اس کا ان میں نام و نشان نہ تھا) توحید حقیقی اور تکمیل ایمان کی طرف بلایا مگر چونکہ ان کے قلوب عناد اور مخالفت حق سے لبریز تھے باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت ان پر روز روشن کی طرح عیاں تھی جیسے انسان اپنی اولاد کی شناخت میں دھوکہ نہیں کھاتا اسی طرح آپ کے پہچاننے میں ان سے

Maktaba Tul Ishaat.com



کوئی غلطی نہیں ہوئی کما قال اللہ تعالیٰ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ[1] جب جان بوجھ کر بوجہ عناد و مخالفت یا حرص ریاست آپ کی نبوت کے منکر ہوئے تو شریعت اسلامیہ نے ان کے ہوش میں لانے کیلئے اور ان کی اصلاح نفس کے لئے ایک عمدہ طریقہ جاری کیا ان کو غیرت دلانے کے اسباب پیدا کئے، غلامی کی ذلت سے ڈرایا تاکہ غلامی کی غیرت کھا کر ہوش میں آئیں اور اصلاح نفس کی فکر کریں، اسی باعث ان کی تکمیل ہوجائے، چنانچہ جزیہ جسکے قبول کرنے کو وہ خود بھی ذلت جانتے تھے: اور کسریٰ و نوشیرواں نے ذلیل ہی کرنے کیلئے جزیہ کا نفاذ کیا تھا ان پر مقرر کیا تاکہ ایک زمانہ کے بعد ان کا تعصب جاتا رہے اور جزیہ کی قید سے رہائی چاہ کر دائرۂ اسلامی میں داخل ہوں۔

اس مقصد کی تائید میں خالد بن الولید کا نامہ مبارک درج کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی رستم ومهران فی ملاء فارس سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانا ندعوکم الی الاسلام فان ابیتم فاعطوا الجزیة عن ید وانتم صاغرون، فان ابیتم فان معی قوما یحبون القتل فی سبیل اللہ کما یحب الفارس الخمر والسلام علی من اتبع الهدیٰ رواہ فی شرح السنة للبغوی[2] پس معلوم ہوا کہ جزیہ کے قائم کرنے سے شریعت کی غرض ان کی اصلاح نفس، تکمیل ایمان، تطہیر اخلاق تھی۔ یا یہ کہئے کہ عالم میں امن قائم کرنا مقصود تھا اس کو کوئی ظلم نہیں کہہ سکتا۔ یہ عین امن پسندی و انصاف ہے۔

کتاب الخراج سے قاضی ابو یوسفؒ کے معلوم ہوتا ہے کہ ابو عبیدہ

---

[1] سورۃ البقرہ۔ [2] مشکوۃ باب الکتاب الی الکفار ص۳۴۲

Maktaba Tul Ishaat.com



بن الجراح امین امت نے خراج اور جزیہ وصول شدہ کو پھر واپس کرادیا۔
حیث قال فکتب ابو عبیدۃ الی کل وال ممن خلفہ فی المدن التی صالح اھلھا یامرھم ان یود واعلیھم ما جبی منھم من الجزیۃ والخراج[1] الخ
اور فتوح الشام میں علامہ ازدی لکھتے ہیں ابو عبیدہ نے حبیب بن مسلمہ کو بلا کر یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ فلاں فلاں شہروں کے باشندوں سے جو کچھ بطریق صلح ہم نے ان سے وصول کیا ہے ان کو واپس کردوں، انتہی۔
اب کیا اس کے بعد کوئی صاحب ذوق سلیم کہہ سکتا ہے کہ جزیہ ذمیوں پر قائم کرنا ظلم وستم کرنے کا ایک آلہ تھا، ہرگز نہیں؛ اس سے ان کی اصلاح نفس مقصود تھی چنانچہ وصول شدہ جزیہ کو واپس کرنا بھی اسی غرض سے تھا تاکہ وہ مسلمانوں کے اخلاق سے گرویدہ ہوکر دائرہ اسلامی میں داخل ہوں اور سمجھ لیں کہ اسلام کی غرض تحصیل زر نہیں ہے۔
(۴ و ۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں ذمیوں سے جزیہ لیا جاتا تھا اور جزیہ دو طرح کا تھا ایک وہ جو بطریق صلح مقرر ہوا ہو اس جزیہ کی تعیین صلح پر دائر ہے، جتنی مقدار صلح میں قرار دی گئی اتنی ہی رہے گی، شریعت میں اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں سلطان وقت کو اختیار ہے جتنا چاہے مقرر کرسکتا ہے خواہ وہ لوگ جن پر جزیہ مقرر کیا گیا ہے شریعت کی قرار داد پر راضی ہوں یا نہ ہوں۔ وہ مقدار یہ ہے۔ اعلیٰ درجہ کے غنی پر سال بھر کا جزیہ ۴۸ درہم، ماہواری ۴ درہم اور متوسط درجہ کے غنی پر سال بھر میں ۲۴ درہم ماہواری دو درہم۔ اور معمولی درجہ کے آدمی پر جو معمولی پیشہ وتجارت کرتا ہو لوگ اس کو غنی نہ کہتے ہوں ماہواری

---

[1] کتاب الخراج لابی یوسف ص۷۸۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

ایک درہم، سالانہ بارہ درہم - کما فی الفتح قال ابن الہمام الجزیۃ علی ضربین جزیۃ توضع بالتراضی والصلح علیہا فتقدر بحسب ما علیہ الاتفاق فلا یزاد علیہ تحرزاً عن الغدر وا صلہ صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران وہم قوم من نصاریٰ بقرب الیمن علی الفی حلۃ فی العام علی ما فی السنن لابی داؤد عن ابن عباسؓ قال صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران علی الفی حلۃ النصف فی صفر والنصف فی رجب والضرب الثانی جزیۃ یبتدئ الامام بتوظیفہا اذا غلب علی الکفار ففتح بلادہم واقر علی املاکہم فہذہ مقدرۃ بقدر معلوم شاؤا او ابوا رضوا او لم یرضوا فیضع علی الغنی فی سنۃ ثمانیۃ واربعین فی کل شہر اربعۃ دراہم وعلی المتوسط اربعۃ وعشرین درہما فی کل شہر درہمین وعلی الفقیر المعتمل اثنی عشر درہما فی کل شہر درہمًا واحدًا۔[1] اور جزیہ کی قسم اول جسطرح خلفائے راشدین سے منقول ہے قسم ثانی بھی منقول ہے کما فی الہدایہ بعد ذکر القسم الثانی ومذہبنا منقول عن عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین ولم ینکر علیہم احد من المہاجرین والانصار انتہی[2]

---

[1] فتح القدیر باب الجزیۃ ص ۲۶۰ ج ۴ [2] ہدایہ باب الجزیۃ ص ۵۶۱ ج ۲ - ظفیر -

Maktaba Tul Ishaat.com



# باب چہارم
# مرتد
# کلمات کفریہ اور ارتداد سے متعلق احکام ومسائل

مرزا غلام احمد کے ارتداد کا فتویٰ اور اس کی تعریف کرنے والا فاسق ہے

**سوال (۱)** خواجہ کمال الدین لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کی فصاحت بلاغت کی تعریف کرتے ہیں یا ان کا استقبال کرنا یا ان کو اپنے یہاں مہمان کرنا کیسا ہے ایسا شخص مرتد ہے یا نہیں۔

**الجواب:** مرتد تو نہیں، فاسق وعاصی ضرور ہے کہ بے دین کی تعظیم کرتا ہے باقی جو معتقد عقائد قادیانی کا ہے اسکے ارتداد پر فتویٰ علماء کا ہو چکا ہے۔[1]

---

[1] ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص۲۲۲) قد یکون فی ھؤلاء من یستحق القتل کمن یدعی النبوۃ او یطلب تغییر شئ من الشریعۃ ونحو ذالک (ایضاً ص۱۸۲) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



دعوی کرنا کہ مجھ میں رسول اللہ کی روح حلول کر گئی ہے کفر ہے

**سوال** (۲) ایک شخص دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی روح میرے بدن میں حلول کر گئی ہیں وغیرہ۔ اس اعتقاد کی نسبت کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ عقائد مذکورہ کفر کے عقائد ہیں۔ مدعی مذکور گمراہ اور بے دین ہے[1]۔ اس سے مرید ہونا اور اس کا اتباع کرنا درست نہیں ہے۔ وہ شخص مصداق ضلوا فاضلوا کا ہے۔ اس کی صحبت سے بچیں۔ ولنعم ما قال فی المثنوی المعنوی۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست

خدا و رسول کا منکر مرتد ہے

**سوال** (۳) ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا والعیاذ باللہ ایسے شخص پر حکم ارتداد ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہوگیا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ ایسے شخص پر حکم کفر و ارتداد کا ہوگا اور نکاح اس کا باطل ہوگیا۔ ہکذا فی کتب الفقہ[2]

---

[1] وکذا الکافر بسبب الزندقۃ لا توبۃ لہ الخ والداعی الی الالحاد والاباحی.... کالزندیق وفی الفتح وفی المنافق الذی یبطن الکفر ویظہر الاسلام کالزندیق الذی لا یتدین بدین (رد مختار) الا الاباحیۃ والغالیۃ والشیعۃ من الروافض والقرامطۃ والزنادقۃ والفلاسفۃ لا تقبل توبتہم بحال من الاحوال (رد المحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳ و ص۲۶۲ ج۳) ظفیر عفی عنہ مشکوۃ کتاب العلم ص۳۷۔

[2] ذکر فی السراجیۃ ان ما ینفی الاسلام ابتداء یوجب التکذیب وکفر (رد المحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳ و فی کفر مستحل تکذیبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شیء مما جاء بہ من الدین ضرورۃ (الدر المختار مع رد المحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

عورت مرتد ہوگئی پھر بعد میں اسلام لاکر دوسرا نکاح کرنا کیسا حکم ہے

**سوال** (۴) آج کل عورتوں نے نکاح فسخ کرنے کا یہ طریقہ کر رکھا ہے کہ عورت چند یوم کے لئے عیسائی ہو جاتی ہے۔ پھر کسی دوسری جگہ اسلام لے آتی ہے اور جہاں چاہے نکاح کر لیتی ہے۔ غرض حقیقت میں ترک اسلام نہیں بلکہ خاوند کو چھوڑنا مقصود ہوتا ہے، ایسی عورت کو مرتد کہا جاوے گا یا نہیں اور نکاح فسخ ہو جاتا ہے یا نہیں اور اگر مرتدہ اسلام کی طرف لوٹ آوے تو کیا پہلے ہی خاوند کو دلائی جاوے گی یا اس کو اختیار ہوگا جہاں چاہے نکاح کر لے۔

**الجواب**:۔ ظاہر المذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ احد الزوجین کا مرتد ہو جانا موجب فسخ نکاح ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل الخ درمختار[1]، لیکن فقہاء نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ جو عورت اس لئے مرتد ہو معاذ اللہ کہ شوہر اول کے نکاح سے نکل جاوے اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیوے اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام پر اور شوہر اول سے تجدید نکاح پر وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح الخ درمختار[2]۔ اور مشائخ بلخ کا فتوی یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ نہ ہوگا اور وہ بعد اسلام کے شوہر اول کے نکاح میں ہی رہے گی وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً وتیسراً الخ قال فی النهر والافتاء بهذا اولی من الافتاء بما فی النوازل وفی انشائی وقد کان بعض مشائخنا من علماء العجم ابتلی بامرأة تقع فیما

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۳۷۹ ج۲ ظفیر [2] ولو ارتدت لمجئ الفرقة منها الخ تجبر ایضاً ص۳۷۹ ج۲ وص۳۸۰ ظفیر [3] ایضاً ص۳۷۹ ج۲ ظفیر [4] ایضاً ص۳۷۹ ج۲ وص۳۸۰ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یوجب الکفر کثیرا ثم تنکر ومن التجدید تابی ومن القواعد المشقۃ تجلب التیسیر واللہ الموفق لکل عسیر[1]

ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

**سوال** (۵) ہندہ مومنہ ہے اور اس کا شوہر زید یہاں تک فسق و فجور میں مبتلا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو نماز روزہ بھی نہیں کرنے دیتا جس وقت وہ نماز پڑھتی ہے زدوکوب کرکے نیت تڑوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا و رسول کیا کر سکتا ہے یہ سب باتیں ملاؤں کی گھڑی ہوئی ہیں اور وہ قرآن پڑھنا چاہتی ہے تو کہتا ہے کہ قرآن کیا چیز ہے تو محمدؐ نے جھوٹی باتیں عربی میں جمع کرکے دنیا کو بہکا دیا ہے۔ ایک دفعہ قرآن شریف میں ٹھوکر مار کر دور پھینک دیا اور اللہ و رسول کی شان میں بہت کچھ بیہودہ باتیں بکی والعیاذ باللہ ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اور نکاح اس کا فسخ ہوا یا نہ۔

**الجواب** :- وہ شخص مرتد و کافر ہو گیا، اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا[2] لان الارتداد موجب للفسخ عاجلا کذا فی کتب الفقہ[3]۔

اگر عقیدہ اسلام کا ہو اور افعال کفر کے تو کیا حکم ہے

**سوال** (۶) پہلے ایک چماری مسلمان ہوئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا، چھ ماہ اس شخص کے گھر میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبراً پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند کسی اور مقدمہ میں قید ہو گیا تھا پانچ ماہ تک چماری ہندوؤں کے گھر رہی حلال حرام کو مباح جانا اب پھر دوبارہ مسلمان ہو گئی، آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہو گیا یا کیا، اس چماری کا نکاح دوسرے

---

[1] رد المحتار للشامی باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۳۱۰ [2] ظہیر [3] من ھزل بکفر ارتد وان لم یعتقدہ للاستخفاف فھو لکفر العناد (درمختار) والاستخفاف بہ والمصحف والکعبۃ وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۰۹) ظہیر [4] ارتداد احدھما ای الزوجین فسخ عاجلا بلا قضاء (الدر المختار مع رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۳۱۰) ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



شخص سے جائز ہے یا نہیں. یا پہلے خاوند سے طلاق لینی چاہیئے۔

**الجواب**:۔ جو امور سوال میں درج ہیں ان سے اس عورت کا مرتد ہونا معلوم نہیں ہوتا اگر درحقیقت وہ اپنے اسلام پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں شریک کفار کے رہی تو وہ مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم ہے بدون اس کے طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہوگئی تھی اور اسلام کا انکار کر دیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ ہوگیا اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح صحیح ہے[1]۔

**حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ارتداد ہے**

**سوال** (۷)، ایک صوفی کے مکان پر وعظ ہو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کے الفاظ استعمال کئے گئے اور اہل مجلس میں سے ایک نے اٹھ کر کہا کہ جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے بہت صحیح و درست ہے اور پھر ان تینوں شخصوں نے ایک جلسہ عام میں توبہ کی آیا ان کی توبہ قابل یقین ہے یا نہیں اور نکاح رہا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکلا جو شرعاً توہین کا کلمہ ہے اور حکم ارتداد اس پر ہو سکتا ہو تو ایسی حالت میں نکاح ان کا باقی نہیں رہا اور توبہ و اسلام لانا ان کا قبول ہے بعد توبہ کے تجدید نکاح کرنی چاہیئے اور پوری بات جبھی معلوم ہو کہ آیا اس میں تاویل ممکن ہے یا نہیں۔

---

[1] ایضاً ویجب الحاق الاستہزاء والاستخفاف بہ وتعلق حقہ فوجبت فیہ حضرۃ الرسالۃ فینبغی القول بکفرہ (درمختار) اجمع عوام اہل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل (درمختار بآب المرتد ص ۳۰۹ ظفیر) مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح وولدہ ولد زنا ومافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب المرتد ص ۳۱۲ ج ۴ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com



قرآن وحدیث کو نہیں مانتا یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۸) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید سے غیر کفو میں کر دیا تھا۔ بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی رہی، ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعاً تمہارا نکاح ہو گیا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بیساختہ یہ جواب دیا کہ ہم قرآن وحدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں۔ اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں

**الجواب**:- یہ کلمہ کفر وارتداد کا ہے[1]۔ اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے۔ وارتداد احدہما فسخ عاجل[2] انتہی پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔

حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہا پھر بعد میں انکار کیا کیا حکم ہے

**سوال** (۹) زید اور عمر نے شہادت دی کہ خالد نے اب سے تقریباً چھ ماہ پیشتر فلاں مقام پر حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہدیا تھا، اس شہادت کو خالد نے انکار کیا چنانچہ شاہدین نے بھی حلفیہ شہادت دی تھی آیا خالد کا انکار توبہ کا قائم مقام ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ بائنہ ہوئی یا نہ، شاہدین نے چونکہ بلا عذر شہادت دینے میں تاخیر کی تو ان کی شہادت معتبر ہوگی یا نہیں۔

**الجواب**:- درمختار میں ہے شهدوا على مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لاحتمال تكذيب الشهود والعدول بل لان انكاره توبة ورجوع يعني فيمتنع القتل فقط وتثبت بقية احكام المرتد كحبط عمله وبطلان وقف

---

[1] من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف (درمختار) اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه (ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص۳۲۰)

[2] الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب نكاح الكافر ج۳ ص۵۳۹ - ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



وبینونۃ زوجۃ[1]. الخ اس سے معلوم ہوا کہ انکار اس کا توبہ ہے اور رجوع ہے اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے لیکن زوجہ اس کی بائنہ ہو جاوے گی لہذا تجدید نکاح کرے اور تاخیر شہادت حسبۃ بیشک اگر بلا عذر ہو تو موجب رد شہادت ہے لیکن قاضی شرعی کا موجود نہ ہونا یہ خود عذر تاخیر شہادت کا فی ہے۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سوال (۱۰) ایک شخص مسلمان ایک ہندو حجام سے مرید ہوا۔ اور نماز روزہ سب احکام شریعت چھوڑ کر ہندوؤں کی طرح پیشانی میں سندور، چندن دیگر درخت تلسی کو پوجتا ہے، اس کی زوجہ اس کی نکاح میں ہے یا نکاح ثانی اس کا جائز ہے۔

الجواب:۔ مرتد ہونا احد الزوجین کا سبب فسخ نکاح کا ہے، کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[2] الخ اور امور مذکورہ جن کا ارتکاب شوہر نے کیا پرستش غیر اللہ وغیرہ یہ امور موجب ارتداد ہیں قال اللہ تعالیٰ وَمَا اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ[3] الآیۃ وقال تعالیٰ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون[4] الآیۃ وفی رد المحتار ج ۴ ص ۲۸۴ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او باللسان او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان، کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف و بالمصحف وبالکعبۃ[5] الخ

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۱۳ ج ۳) نظیر [2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۲۳۹ ج ۳ نظیر [3] سورۃ البینۃ [4] حم السجدۃ ۱۹-۳۷

[5] رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۲ ج ۳ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اگر گناہ ہے تو میں اکیلا جواب دہ ہوں کلمہ کفر نہیں ہے

**سوال** (۱۱) ایک مسلمان کہنہ مسجد کو خلاف حکم خدا و رسول کے بنوا رہا ہے، دوسرے شخص نے اس کو فتوی دکھایا جس میں در مختار اور شامی کی عبارت ہے، اس کے جواب میں اس نے کہا کہ مجھے بنوانے دو اگر گناہ ہے تو تم سب بری ہو، سب کا گناہ میرے اوپر رہا، میں اکیلا خدا کو جواب دے لوں گا، اس شخص نے کہا کہ توبہ کرو یہ الفاظ بہت برے ہیں اس نے کہا نہیں کرتے توبہ نہیں کرتے، اس شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہ اور دوسرا شخص بھی گنہ گار ہوگا یا نہ۔

**الجواب**:۔ وہ شخص سخت گنہ گار ہوا توبہ کرے اور انکار کرنا توبہ سے سخت گنہ ہے کفر تو اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ تاویل ممکن ہے کہ کسی کے کہنے سے وہ توبہ نہیں کرتا، بہر حال ایسے شخص سے خطاب نہ کیا جاوے قَالَ اللہ تعالیٰ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا[1]، اور ایک کا گنہ دوسرے کے ذمہ نہیں ہو سکتا۔ بحکم وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی[2]۔

مرشد کو رسول و خدا کہنے والا مرتد کافر ہے

**سوال** (۱۲) جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہے اس کی نسبت کیا حکم ہے، جو شخص تذکرہ قیامت میں کہتا ہے کہ آگے چل کر سب کچھ معلوم ہو جائے گا دوسرا شخص اس کے جواب میں کہتا ہے کہ آگے کیا دیکھنا ہے مٹی سے مٹی مل جائے گی، اس ملک میں بہت رواج ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور جو شخص باری تعالیٰ کے نور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے اور توبہ سے انکار کرتے ہیں۔

**الجواب**:۔ جو شخص مرشد کو رسول اور خدا کہتا ہے وہ کافر و مرتد ہے

---

[1] الفرقان ۶۳۔

[2] سورۃ النجم ۳۸۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اور کافر کہنا مسلمان کا خود کفر ہے۔ اور انکار حشر و نشر و حساب و کتاب بھی کفر ہے[1] اور توبہ سے انکار کرنا بھی مسلمان کا کام نہیں ہے اور فاتحہ پڑھنی کھانا سامنے رکھ کر خلاف سنت ہے اور بدعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور میں کسی کو شرکت نہیں ہے لیس کمثلہ شئی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک کرنا شرک جلی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کا تجزیہ کرنا بھی کفر و شرک ہے۔

**قرآن حکیم کو گالی دینا کفر ہے** **سوال** (۱۳) ایک شخص نے قرآن شریف کو سخت گالی دی اور توبہ کرنے سے صاف انکار کر دیا شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- قرآن شریف کو گالی دینا کفر ہے[2] والعیاذ باللہ پس اس شخص سے جب کہ وہ توبہ اپنے کفر سے بھی نہیں کرتا۔ مرتدین اور کفار کا معاملہ کرنا چاہیئے اور اس سے قطعاً علیحدگی اور متارکت کی جاوے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین[3] الایہ

**مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے** **سوال** (۱۴) ایک مسلمان عیسائی ہو گیا اس سے دوستی اور محبت رکھنا اور خندہ پیشانی ہو کر ملنا اور کھانا پینا کیسا ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص جو اسلام سے پھر کر عیسائی ہو گیا مرتد ہے اس سے تعلقات اور میل جول رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ اور خندہ پیشانی اس سے مصافحہ کرنا اور ملنا اور اس کے ساتھ مواکلت و مشاربت رکھنا

---

[1] من نزل بلفظ الکفر ارتد وان لم یعتقدہ للاستخفاف (درمختار) واشار الی ذلک بقولہ للاستخفاف فان فعل ذلک استخفاف واستہانۃ بالدین الخ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۲ ج۳) ظہیر [2] وبالجملۃ تقدم الی التصدیق بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان وموجب الاخلال بہ اخلال بالایمان اتفاقا کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف وبالکعبۃ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۲ ج۳) ظہیر [3] الانعام ۶۸۔

Maktaba Tul Ishaat.com

ناجائز اور ممنوع ہے ایسے لوگ جو اس مرتبہ کے ساتھ بخندہ پیشانی ملے اور ساتھ کھایا پیا گنہگار ہوئے اس سے توبہ کریں اور آئندہ سے اس سے اجتناب کریں۔

حالت غصہ میں کلمہ کفر نکلنا

**سوال** (۱۵) غصہ کی حالت میں چونکہ عقل مغلوب ہو جاتی ہے اگر کلمہ کفر نکل جاوے تو قائل کافر ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ غصہ کی حالت میں کلمہ کفر زبان سے نکل جانے سے بھی کفر ہو جاتا ہے توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام کرنی چاہیئے[1]

قرآن کی تحقیر کفر ہے

**سوال** (۱۶) زید و عمر میں معاملہ بیع و شراء میں تنازع ہوا، زید نے اس بیع کی قیمت سے بتلائی عمر نے کہا کہ تم قرآن شریف ہاتھ میں لے کر اٹھا جاؤ میں منظور کر لوں گا، زید نے کہا کہ قرآن شریف پر نعوذ باللہ کتے پیشاب کریں، زید پر اس کلمہ قبیحہ کے تکلم کرنے سے کیا حکم ہوتا ہے۔

**الجواب**:۔ زید بوجہ تکلم اس کلمہ قبیحہ کے کافر و مرتد ہوا اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہو گئی، تجدید نکاح و تجدید اسلام و توبہ و استغفار اس پر واجب ہے۔ رد المحتار میں مسائرہ سے نقل کیا گیا ہے وبالجملة فقد ضموا الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقا کترک السجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف والکعبة الخ[2]

---

[1] ومن ارتد عرض الحاکم علیه الاسلام استحبابا الخ وتکشف شبهته الخ ویحبس وجوبا ثلاثة ایام فان اسلم فبها والا قتل لحدیث من بدل دینه فاقتلوه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۶۷ ج ۳)۔ [2] من هزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقده للاستخفاف (درمختار) ای تکلم به باختیاره غیر قاصد معناه ومن الانیا فی مامر ان الایمان هو التصدیق فقط مع الاقرار وان التصدیق وان کان موجودا حقیقة لکنه زائل حکما (رد المحتار باب المرتد ص ۲۶۷ ج ۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



زوجین میں سے کسی کے کفر کہنے سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے

**سوال** (۱۷) ہندہ کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہوا تھا، زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندہ کا ادا نہیں کیا زید کو نہ مجامعت پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادت اغلام کرانے کی ہے جس کی وجہ سے مجامعت پر قدرت نہ رہی اور والدین کے بہکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا، زیادہ تکلیف پہونچنے کی وجہ سے اکثر اوقات ہندہ کی زبان سے کلمہ کفر کے بھی جاری ہوجاتے ہیں تو ہندہ بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے باہر ہوگئی یا نہیں، اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت تحریر فرمائیں کہ ہندہ زید سے علیحدہ ہوجاوے۔

**الجواب**:- بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمہ کفر زوجین میں سے کسی کی زبان سے ایسا نکل گیا ہے جو باتفاق کفر ہے تو اس سے نکاح فوراً فسخ ہوجاتا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ کلمہ کفر کا ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو۔ اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے زبردستی سے اگر طلاق کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑجاتی ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث[1]

شریعت کا منکر کافر ہے

**سوال** (۱۸) اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے تمہاری شرع تمہارے گھر میں آیا وہ شخص مرتد ہوگیا یا نہیں، اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

(۲) ایک مجلس میں ایک مولوی کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہورہا تھا ناگاہ ایک شخص نے آکر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء توہین کرنی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے۔

---

[1] مشکوۃ کتاب الطلاق ص۲۸۱ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب** ۔ اقول و باللہ التوفیق قال فی رد المحتار و فی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر[1] ۲۸ باب المرتد وفیہ عن جامع الفصولین وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا الحقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ واللہ تعالیٰ اعلم[2] ص۳۸۹ ج۳ شامی وقد سئل فی الخیریۃ عمن قال لہ الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل بہ فافتی مفت بانہ کفر وبانت زوجتہ فھل یثبت کفرہ بذلک فاجاب بانہ لا ینبغی للعالم ان یبادر بتکفیر اھل الاسلام الی اخرہ[3] وفی الدر المختار والفاظ تعرف فی الفتاوی بل افردت بالتالیف مع انہ لا یفتی بالکفر بشیٔ منھا الا فیما اتفق المشائخ علیہ کما سیجئ قال فی البحر وقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منھا[4] و نقل تمام عبارتہ فی الشامی وفی آخرہ فعلی ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر فیھا ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیٔ منھا اھ کلام البحر باختصار شامی ص۳۸۵ ج۳ پس معلوم ہوا کہ نہیں ہوا جو شخص مسجد کی توہین کرے اور امام کو گالی دے

**سوال** (۱۹) اگر کوئی شخص اپنے ثروت کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳ ۔ نظیر [2] رد المحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳ ۔ نظیر [3] ایضا [4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۳ ج۳ و ص۳۹۳ ج۳ ۔ نظیر [5] رد المحتار باب المرتد ص۳۹۳ ج۳ ۔ نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



لوٹوں کو خراب کریں اور ان سے طہارت کریں ان کے لئے کیا حکم ہے اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں۔

**الجواب:۔** ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق و فاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی و فاسق ہیں، توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں[1] اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔[2]

شریعت کی جگہ اگر رواج کو مانے تو کیا حکم ہے

**سوال (۲۰)** وکیل مدعی علیہ سے مدعی سے کہا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس طرح رواج ہے تم اسطرح کرو یہاں شرع کا کیا کام ہے اس شخص کی نسبت

**الجواب:۔** مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کرو یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت گنہ ہے جس میں خوف کفر ہے اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہئے اور تجدید ایمان کرنی چاہیئے۔[3]

باتفاق علماء قادیانی کافر ہیں

**سوال (۲۱)** ایک شخص داخل فرقہ قادیانی ہو گیا ہو گیا ہے اور خیالات و عقائد مرزا قادیانی کے رکھتا ہے، اب اس کی تکفیر کی جائے یا نہیں، اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی یا نہیں

**الجواب:۔** علماء اہل حق نے باتفاق قادیانی کی تکفیر فرمائی ہے کیونکہ عقائد و اقوال اس کے باتفاق کفر ہیں، پس جو شخص قادیانی ہو جاوے اور

---

[1] سیذکر الشارح ان ما یکون کفرا اتفاقا یبطل الحل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳ ظفیر [2] الیقین لا یزول بالشک فقہ کا ایک قاعدہ کلیہ ہے ظفیر [3] من اھان الشریعۃ او السائل التی لابد منہا کفر (شرح فقہ اکبر) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



عقائد اس کے مثل مرزا قادیانی کے ہو جاوے اور مثل عقاید قادیانیوں کے وہ مرزا کو نبی جانے وہ کافر و مرتد ہے اور مسئلہ فقہ کا ہے کہ مرتد ہو جانا کسی کا زوجین میں سے فوراً موجب فسخ نکاح ہے درمختار میں ہے و ارتداد احدھما فسخ عاجل[1] لہٰذا زوجہ اس شخص کی جو کہ قادیانی ہو گیا اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔

**ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے**

**سوال** (۲۲) اگر کوئی شادی شدہ مسلمہ عورت اہل سنت والجماعت اپنے مذہب سے منحرف ہو کر مثلاً شیعہ یا مرزائی یا کسی اور ایسے مذہب میں چلی جائے جو غیر اسلام ہو تو کیا اس کا سابقہ نکاح بحالت اسلام صحیح رہ سکتا ہے کہ نہیں۔

**الجواب**:۔ اگر سنیہ مسلمہ عورت منکوحہ نے کوئی ایسا مذہب اختیار کیا جو باتفاق کفر و ارتداد ہے جیسے مرزائی ہو جانا یا غلاۃ روافض میں سے ہو جانا تو نکاح اس کا شوہر سابق سے فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔ کما فی الدر المختار و ارتداد احدھما فسخ عاجل[2]۔

**مرزائیوں کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے**

**سوال** (۲۳) ایک عورت کا شوہر مرزائی ہو گیا چار یا پانچ سال کا عرصہ گذر چکا۔ عورت شوہر کو زمرۂ کفار میں شمار کرتی ہے، اور وہاں جانے پر رضامند نہیں ہے۔ کیا شوہر کے مرزائی ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

**الجواب**:۔ مرزائیوں کے کفر پر علماء کا فتویٰ ہے۔ پس جبکہ خاوند اس عورت کا مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ کما فی الدر المختار و ارتداد

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳ ج۲ ظفیر

[2] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

احدہما فسخ عاجل[1] الخ پس اس عورت کو اسکے شوہر مرزائی سے جس طرح ہو سکے علیحدہ کر دیا جاوے اور عدت کے بعد دوسرا نکاح کر دیا جاوے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوی نبوت کفر و ارتداد ہے

**سوال** (۲۴) جس شخص کا قول اپنی نسبت یہ ہو کہ جس کو امن و ایمان اور صراط مستقیم درکار ہو تو وہ سلطان الاولیا خاتم الولایت علیہ الصلوۃ کے موجودہ خلیفہ احمد زماں نامی کے پاس آکر صراط مستقیم کا راستہ دیکھیں، شخص مذکور اور اس کے معاونین کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور اس دعوے کے ضمن میں مہدی موعود اور رسالت کے بھی دعوی ہیں۔ ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ۔ اور وہ شخص مریدوں سے احمد زماں رسول اللہ کہلاتا ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** ۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم[2]۔ اور بعض روایات میں ہے کہ تیس دجال ہوں گے ہر ایک ان میں سے دعوی نبوت کرے گا۔ الحدیث، پس شخص مذکور جو کہ اپنے مریدوں سے اپنی نسبت رسول اللہ کہلاتا ہے اور اس کلمہ سے ان کو منع نہیں کرتا اور ہدایت صراط مستقیم کو اپنے اتباع میں منحصر جانتا ہے اور کہتا ہے وہ بالیقین دجال و کذاب ہے اور اہل باطل اور ضال و مضل ہے، مسلمانوں کو اس کی صحبت سے اور اس کی گمراہی سے احتراز لازم ہے۔ زیادہ لکھنے کی اس میں ضرورت نہیں ہے کیونکہ بطلان اس کا اور اس کے طریقہ کا اظہر

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۲۹۔ ظفیر

[2] مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۳۵۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



من النسمس ہے جب کہ حق تعالیٰ کا ارشاد صریح ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ[1] اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں فلا نبی بعدی[2] کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو پھر مدعی نبوت کے اہل باطل واہل ضلال ہونے میں کسی مسلمان کو کیا شبہ ہوسکتا ہے اور اس کے کفر وارتداد میں کیا ریب وتردد ہے۔

مسلمان عورت گھر سے نکل کر آریہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا

**سوال** (۲۵) اگر کوئی مسلمان منکوحہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ ہوگئی یا عیسائی ہوجاوے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے کما فی الدر المختار وارتدادا حدہما فسخ عاجل[3] پس جبکہ کوئی عورت مسلمہ آریہ یا عیسائی ہوگئی تو نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہوگیا، اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو تجدید نکاح ضروری ہے اور فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہوجاوے تو اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح کیا جاوے[4]۔

کلمہ کفر کے بعد بھی توبہ قبول ہوسکتی ہے

**سوال** (۲۶) ایک شخص ملازم نے ایک مجرم کو بحکم افسر گرفتار کیا۔ بعد میں ایک دو آدمی نے آکر اس ملازم سے کہا کہ یہ مجرم

---

[1] الاحزاب ۴۰۔

[2] ختم بی الرسل وانا خاتم النبیین متفق علیہ (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ص۵۱۱) ظفیر

[3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج۲ ص۳۵۳ - ظفیر

[4] لو ارتدت الخ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لہا بمہر یسیر کدینار وعلیہ الفتوی (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج۲ ص۳۵۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



چھوڑ دو مگر ملازم نہ مانا اور اصرار کرنے پر ملازم کی زبان سے یہ الفاظ نکل گئے کہ اگر پیغمبر بھی آجائے یا کہے تو بھی میں نہیں چھوڑ سکتا، اس پر اس کو علماء نے کفر کا فتویٰ دیدیا ہے اور کہتے ہیں کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کو معافی کس طرح مل سکتی ہے۔

**الجواب**:۔ توبہ اس کی قبول ہوگی اس کو چاہیئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے قال اللہ تعالیٰ وہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ الآیۃ۔

قرآن شریف کو از راہ تمسخر پھینکا کفر ہے

**سوال** (۲۷) زید نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح عمر سے کر دیا۔ عمر محض بے علم جاہل فاسق فاجر تارک صلوٰۃ وصوم وزانی ہے مریم کو ایذا پہنچاتا ہے، بارہا قرآن شریف کو بوقت تلاوت پھینک دیا، اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خودکشی کا رکھتی ہے اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ قرآن شریف کا از راہ استخفاف پھینک دینا کفر وارتداد ہے[۲] ایسی حالت میں اس کی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہوگئی[۳] پس مریم

---

[۱] [۲] والکافر یسبی بنی من الانبیاء او یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا (درمختار) یعنی انہ جزاءہ القتل علی وجہ کونہ حدا فلہ لا تقبل توبتہ لان الحد لا یسقط بالتوبۃ وافاد انہ حکم الدنیا واما عند اللہ تعالیٰ فہی مقبولۃ (رد المحتار باب المرتد ص۲۲۴ ج۳) [۳] وبالجملۃ قد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الخلال بها خلال بالایمان اتفاقا کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ص۲۲۴ ج۳) ظفیر [۴] وردتہ احدہما فسخ عاجل (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۲۲۵ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کو عمر کے گھر نہ بھیجی جاوے اور دوسرا نکاح اس کا بعد عدت کے درست ہے۔

کہنا کفر اور قرآن سے فیض نہ ہونا کفر ہے

**سوال** (۲۸) چند مسلمانوں نے ہنود کی طلب موافقت و مشارکت پر ہنود کے ساتھ راج گدی کو (کہ ایک مورت ہوتی ہے) کھلان اور پھول چڑھانے سے پوجا اور ہنود کے ساتھ ٹھی جی بولتے گئے اور بعض نے ان میں سے یہ بھی کہا کہ ہم کو خدا اور قرآن سے کچھ فیض نہ ہوا تو وہ مشرک ہوئے یا نہ۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم ہے کذا فی رد المحتار وغیرہ[1]۔

قرآن و حدیث و فقہ کو شیطانی کتابیں کہنا کفر و ارتداد ہے

**سوال** (۲۹) ایک مسلمان قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن و حدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے، ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم شرعی ہے

**الجواب**:۔ پہلے یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروج عامل بالحدیث یعنی کہیں غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن و حدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین ..... الاحادیث کا نہیں رکھتے اور فقہا و کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں، ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعوی ان کا تو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن و حدیث کے نہیں ہیں

---

[1] وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق الخ فی تحقیق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۲۲)

وارتداد احدھما فسخ عاجل (رد مختار ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہؒ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کے جو عین مطابق قرآن وحدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی سنی ہے تو ایسے عالم حنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم وقبیح ہے اور بہر حال قرآن وحدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ باللہ کفر مربح وارتداد قبیح ہے[1]

**سوال** (۳۰) اطفال مشرکین بلوغ تک دین والدین یعنی دین کفر پر ہیں یا دین اسلام پر۔

**الجواب**:۔ احادیث اس بارہ میں مختلف ہیں جیسا کہ کل مولود الخ وارد ہے اسی طرح ہم من ابائہم اور اللہ اعلم بما کانوا عاملین وغیرہ بھی وارد ہے اور بحث اس میں طویل ہے اور کسی قدر شامی میں اوائل جنازہ میں بھی اس اختلاف کو بیان فرمایا ہے، اور محققین نے اگرچہ راجح اسی کو کہا ہے کہ وہ اہل جنت ہیں لیکن یہ حکم اخروی ہے اور دنیاوی وظاہری حکم اسی تفصیل سے جو فقہاء نے لکھا ہے کہ حکم اسلام صبی یا تبعاً لاحد الابوین کیا جاتا ہے، یا تبعاً للدار الاسلام وغیرہ یا یہ کہ خود صبی عاقلاً اسلام لاوے کما فی الدر المختار ورد المحتار وغیرہ[2]

---

[1] ویلزم کل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او کذب بہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ (رد المحتار باب المرتد ج ۴ ص ۴۱۸) ظہیر

[2] الاصح ان الانبیاء لا یمیتون ولا اطفال المومنین وتوقف الامام فی اطفال المشرکین وقیل ھو خدام اھل الجنۃ (در مختار) قولہ توقف الامام الخ ای فی انھم یمیتون وفی انھم فی الجنۃ او النار وقال ابن الھمام فی مسایرتہ وقد اختلف فی سوال اطفال المشرکین وفی دخولھم الجنۃ او النار فتردد فیھم ابوحنیفۃ وغیرہ وقد وردت فیھم اخبار متعارضۃ فالسبیل تفویض امرھم الی اللہ تعالیٰ وقال محمد بن الحسن اعلم ان اللہ لا یعذب بلا ذنب الخ وقال ابوالبرکات النسفی عن ابی حنیفۃ لروایۃ الصحیحۃ انھم فی المشیۃ لظاھر الحدیث الصحیح اللہ اعلم بما کانوا عاملین (رد المحتار باب الجنائز ج ۱ ص ۸۳۹) ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



قرآن عزیز کو گالی دینا کفر ہے | **سوال** (۳۱) ایک شخص نے بحق قرآن عزیز مجمع عام میں بغیر از ارتفاع موانع شرعیہ گالی گلوچ دی والعیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہوا یا نہ اور تجدید نکاح و تلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہے یا نہیں

**الجواب** ۔ اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو ضروری ہے[1]

اذان کو سانپ کی آواز سے تشبیہ دینا کفر ہے | **سوال** (۳۲) زید فاسق فاجر ہے اور ہنود سے راہ و رسم رکھتا ہے۔ عشاء کی اذان جب مؤذن نے کہی تو کلمات اذان سن کر زید نے ایک ہندو سے کہا کہ کاکا ڈونڑھا بولا کھانا لاؤ اس طرف ڈونڑھا سانپ کو کہتے ہیں جو نہایت حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اس صورت میں زید کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے اور عمر اس کو سزا دے سکتا ہے یا نہیں۔ اور زید کس سزا کا مستحق ہے۔ بکر کہتا ہے کہ زید کو اول کلمہ پڑھنا چاہیئے اور توبہ کرنا چاہیئے، کلمہ پڑھنا اور توبہ کرنا اس کا ضروری ہے۔

**الجواب** ۔ زید کے یہ کلمات کفر کے ہیں بیشک اس کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید اسلام کرنا چاہیئے اور کچھ سزا عمر اس زمانہ میں نہیں دے سکتا اور نہ شرعاً موجودہ زمانہ میں وہ مکلف سزا دینے کا ہے لہٰذا صرف زید سے کہا جاوے کہ وہ توبہ کرے اور کلمہ پڑھے تاکہ پھر وہ مسلمان ہو[2]

بچھا سلام کی صورت میں دینا کفر ہے | **سوال** (۳۳) ایک شخص نے کہا اے میرے پچھلے سال والے خدا، دوسرے شخص نے اس کو کہا کہ یہ کلمہ کفر ہے اس سے

---

[1] وبالجملة فقد ضوا الی التصدیق الی امور الاخلال بها اخلال بالایمان کقتل نبی وانکار مستخف به وبالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) [2] وینظر من حد ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر به وان لم یقصد الاستخفاف الخ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) نصیر

Maktaba Tul Ishaat.com



دو خدا ثابت ہوتے ہیں اور آدمی کافر ہو جاتا ہے تو اس نے کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے میں رام رام کروں گا۔ کیا ایسا شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور اس کے واسطے کیا حکم ہے۔

**الجواب** پہلے کلمہ سے تو کفر نہیں ہوا تھا کیونکہ اس کا مطلب یہ لینا چاہیئے کہ اے میرے ہمیشہ کے خدا کما ہو ہو فہو الآن کما کان۔ مگر دوسرے شخص نے جو اپنی جہالت اور غلطی سے اس سے یہ کہہ دیا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس پر اس نے یہ کہا کہ مجھے اسلام کی ضرورت نہیں ہے الخ یہ کلمہ کفر کا ہے پس وہ شخص توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے[1]

مجھے خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۳۴) ایک شخص نے پانچ چھ آدمیوں کے روبرو علی الاعلان یہ کہا کہ مجھ کو خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں، وہ شخص مسلمان رہا یا نہیں

**الجواب**:- یہ کلمہ کفر کا ہے اس شخص کو توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیئے اور آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہیئے[2]

---

[1] من هزل بلفظ كفر ارتد وان لم يعتقده للاستخفاف فهو كفر العناد (درمختار) هزل اى تكلم به باختياره غير قاصد معناه (ردالمحتار باب المرتد ص۲۳۲ ج۳) ظفير

[2] والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر هازلاً او لاعبًا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به الخانية (ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۵ ج۳) مايكون كفرًا اتفاقًا يبطل العمل والنكاح الخ وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح (درمختار) قوله والتوبة اى تجديد الاسلام (ردالمحتار باب المرتد ص۲۱۲ ج۳) ظفير

Maktaba Tul Ishaat.com



حرام کو حلال سمجھنے والے کا حکم **سوال** (۳۵) فعل حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس میں تفصیل ہے جو کہ شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ ہر ایک حرام کو حلال سمجھنے والا یا برعکس کافر نہیں ہے، بلکہ اس میں چند قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقع مذکور میں منقول ہیں ان میں ملاحظہ فرمالیویں[1]

حضرت حق جل مجدہٗ کو مخاطب کرکے **سوال** (۳۶) زید نے کسی بات میں یہ کہا کہ خدا کیا ہمارے سے اچھا ہے اور اور ہم بھی تو خدا ہیں مکرر سہ کرر یہ الفاظ کہے اور ایک مرتبہ رمضان شریف سے دو تین روز پہلے عمر نے یہ الفاظ کہے کہ اب دو تین روز میں بڈھے کا حکم ماننا پڑے گا یعنی روزہ رکھنا پڑے گا اور یہ کہ اللہ پاک تو بہت روز کا ہے کیا اب تک بڈھا نہیں ہوا ہوگا۔ اس صورت میں کیا حکم عمر پر شرعاً عائد ہوتا ہے، بیان فرمائیں۔

**الجواب**:۔ یہ کلمات عمر کے کفر ہیں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور تجدید ایمان نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں[2]

توہین کرنے والا کافر ہے **سوال** (۳۷) شخص دیگر مرا گفت کہ با او رفتم او زنا خواہم کرد پس یکے از حضار مجلس گفت کہ شما را حکم سخت خواہد رسید کہ بشریعت رویم واندریں بارہ استغاثہ نمائیم کہ شما بہ نسبت مذہب ما سب زشتر

---

[1] والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا فان کان حراما لعینہ کالذی لم یکفروان کان لغیرہ فان دلیلہ قطعی کفر والا لا و فیکفر اذا قال الخمر لیس بحرام او بالعکس او انکر

[2] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا لیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او امرہ او انکر وعدہ و وعیدہ او جعل لہ شریکا او ولدا او رء یتہ بمکان مخصوص موجبات الکفر یہ ۱۲ منہ

Maktaba Tul Ishaat.com



نمودی۔ دیگر مرتبہ شخص مذکور سباب گفت کہ با ما در شرع کنندہ زنا خواہم کرد و با ما در شرع ہم زنا می کنم، دریں صورت چہ حکم می رسد برقائلین۔ الفاظ مذکورہ۔

**الجواب**: قال فی رد المحتار وکما لو سجد لصنم او وضع مصحفاً فی قاذورۃ فانہ یکفر الخ واشار بقولہ للاستخفاف فان فعل ذلک استخفاف واستہانۃ بالدین فھو امارۃ عدم التصدیق الخ[1] ص ۲۶۷ ج ۴ رد المحتار وفی شرح الفقہ الاکبر وفی المحیط من جلس علی مکان مرتفع ویستالون منہ مسائل بطریق الاستہزاء ثم یضربونہ بالوسائد ای مثلاً وھم یضحکون کفروا جمیعاً لاستخفافھم بالشرع وکذا لو جلس علی المکان المرتفع[2] الخ پس معلوم شد کہ سباب شرع کافر است والعیاذ باللہ۔

یہ کہنا کہ جب رسول اللہ وفات پاگئے تو ایمان بھی مرگیا نفسہ بیس ہے

**سوال** (۳۸) زید کا قول ہے کہ جو لوگ محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے جب رسول وفات پاگئے تو ان کے ایمان بھی مرگئے، جو محض رسول ہی پر ایمان لائے تھے آیا زید پر شرعاً تکفیر ہے یا نہیں۔

**الجواب**: اس کی تکفیر نہ کی جاوے گی کیونکہ اس کا مطلب اپنی غلط فہمی سے غالباً ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھا تھا اور ان لوگوں کو متنبہ فرمایا تھا جو کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات نہیں ہوئی اس خطبہ میں یہ الفاظ منقول

---

[1] رد المحتار باب المرتد ص۔

[2] شرح فقہ اکبر ص۲۱۳ و ص۲۱۵

Maktaba Tul Ishaat.com



ہیں من کان یعبد محمداً قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حیی لایموت[1] یعنی جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا سو واضح ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا سو اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہ مریگا۔ الخ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا جو مطلب ہے وہ بالکل صحیح ہے اور وہ زید کے قول کے خلاف ہے اگرچہ زید غلطی سے ایسا سمجھا ہو، پس زید کا الفاظ مذکورہ کہنا غلط اور باطل ہے کیونکہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ظاہر ہے کہ وہ توحید و رسالت وتمام امور شرعیہ پر ایمان لائے لہٰذا وہ مومن کامل ہیں اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی وہ مومن رہے اور ایمان ان کا کامل رہا، پس الفاظ مذکور کہنا زید کو جائز نہیں ہے، اور یہ اس کی جہالت کی بات ہے لیکن بوجہ امکان تاویل اس کو کافر نہ کہیں گے مگر وہ گنہ گار سخت ہے توبہ کرے اور آئندہ ایسے الفاظ زبان سے نہ نکالے[2]

یہ کہا کہ اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی

**سوال** (۳۹) زید سے کسی نے یہ کہا کہ تم مسلمان ہو تم کو نماز پڑھنا چاہیئے، تم کیسے مسلمان ہو جو نماز نہیں پڑھتے ہو، اس نے صاف یہ کہا کہ اگر نماز ہی سے مسلمانی ہے تو میں کافر ہی سہی یا کوئی شخص یہ کہے کہ جاؤ جاؤ تم ہی بڑے نمازی ہو تم ہی جنت کو جانا ہم دوزخ ہی میں رہیں گے ایسے لوگ مسلمان ہیں یا کافر

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص کافر ہو گیا اس کو توبہ و تجدید اسلام کرنا لازم ہے[3]

---

[1] اعلم ان لایفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد

[2] اعلم انہ اذا تکلم بکلمۃ الکفر علی ابہا ولا یعتقد معناہا ولا یعتقد معناہا لکن صدرت عنہ من غیر اکراہ بل مع طواعیۃ فانہ یحکم علیہ بالکفر الخ (شرح فقہ اکبر ملتقط) طفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

**سوال** (۴۰) زید تنہا عیسائی ہو گیا اس کی زوجہ و دیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم رہے تو اس کی زوجہ کو کچھ سال کے بعد نکاح ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ زید جب عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اس کا فوراً فسخ ہو گیا بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[1]

جو اسلام کو برا کہے اور گالی دے

**سوال** (۴۱) اگر کوئی شخص اہل اسلام اور دین اسلام سے خارج ہے مذہب اسلام کی توہین کرے اور برے الفاظ بولے اور گالی گفتار دیوے ایسے شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ جو شخص دین اسلام کو برا کہے اور گالیاں دے وہ اسلام سے خارج ہے اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے اور تجدید نکاح کرے ورنہ اس سے اہل اسلام کو مشارکت اور علیحدگی فرض ہے[2]

جس نے رسول کو گالی دینے سے کافر ہو گیا

**سوال** (۴۲) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو مارا۔ عورت نے شوہر سے کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار، اس پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دی وہ کافر ہوا یا نہیں اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے۔

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۹ ظفیر

[2] وعلی ہذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ وہ شخص کافر ہوگیا[1]، اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگئی عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور اولاد کی پرورش بھی وہی کرے گی[2]۔

**تناسخ کا قائل اور جنت و دوزخ کا منکر کافر ہے!** **سوال** (۴۳۱) ایک مسلمان کے عقائد حسب ذیل ہیں، تناسخ کا قائل ہونا۔ دوزخ و جنت کا منکر ہونا۔ اس زندگی کے بعد بھی اسی طرح دوانا ترقی کرتے رہنا، قرآن شریف کو مثل دیگر تصانیف کے سمجھنا اور لیٹ کر پڑھنا۔ یاجوج ماجوج وغیرہ واقعات کا منکر ہونا۔ اور یہ کہنا کہ میں فلاں کتاب فلسفہ کو قرآن پر ترجیح دیدی ہے اور جو وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتا وہ ہی اس میں کرتا ہوں۔ ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ ان عقائد و افعال میں بعض کفر و الحاد اور بعض غیر ثابت و حرام ہیں اور بعض سوء ادبی میں داخل ہیں۔ پس جس شخص کے یہ تمام عقائد ہوں وہ مومن و مسلم نہیں ہے کافر و ملحد و زندیق ہے ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو اس سے متارکت کرنا لازم ہے اور اگر حکومت اسلام کی ہو تو ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے[3]۔

**پیر کو خدا کہنا اور سمجھنا کفر ہے!** **سوال** (۴۳۲) ایک شخص پیر کو سجدہ کرتا ہے اور خدا کہتا ہے اور علماء کا دشنام دیتا ہے اور کہتا ہے کہ فضل سمجھ کر دوسری

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او انسبہ الی الجہل او العجز او النقص (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۶۳) ظہیریہ و ارتداد احدھما فسخ عاجل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۵۹) ظہیریہ

[2] من انکر القیامۃ او الجنۃ او النار او لم یکفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۶۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



دوسری طرف سے نفل پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا علم صدری ہے اس کا خدا کو بھی پتہ نہیں العیاذ باللہ تعالیٰ ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں، جو عالم یہ کہے کہ توحید کا اقرار اور رسالت کا اقرار قلبی کافی ہے، اگرچہ زبانی کیسا ہی اشد لفظ کفر کا کہے اس سے کفر لازم نہیں آتا۔ اس کی نسبت شرعی حکم کیا ہے

**الجواب**:- بے شبہ افعال و اقوال مذکورہ کفر کے افعال و اقوال ہیں، پیر کو خدا کہنا اور سمجھنا اور شریعت کی توہین کرنا یہ ایسے امور ہیں کہ ان کے کفر ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے[1] اور ایسا مولوی جو کہ ان امور کفریہ پر بھی ان کے قائل کی تکفیر نہ کرے گمراہ ہے اور لائق اقتداء و امامت کے نہیں ہے۔

(دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی کفر صریح ہے)

**سوال** (۴۵۰۵) فیروز آباد میں مسلمانان نے ایک عام مذہبی تحریک کی کہ ہر قوم و گروہ میں شراب نوشی و قمار بازی و نیز داڑھی منڈانے کا انسداد عمل میں لایا جاوے نماز پنجوقتہ و جمعہ پابندی سے ادا کرے اموات کی تجہیز و تکفین میں ضرور شریک ہو، جو اس کے خلاف کریگا وہ برادری سے خارج ہوگا، باوجود اس کے عمر نے داڑھی منڈائی قوم نے اس کو بلا کر دریافت کیا تو عمر نے قوم کو فحش کلامی سے جواب دیا اور اسلام و مذہب کی شان میں بیہودہ و فحش بکا اس لئے قوم نے اس کو خارج از برادری کر دیا، لہٰذا شرعاً ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب**:- دین اسلام کے بارے میں بیہودہ گوئی اور فحش کلامی صریح کفر ہے[2] پس ایسا شخص جو اسلام کو برا کہے اور توہین دین اسلام کرے

---

[1] ویخاف علیہ الکفر اذا شتم عالما من غیر سبب (عالمگیری پ۲ ص۲۶۳) [2] رجل قال للآخر مسلمانم ثم قال لہ لعنت مرتو دبر مسلمانی تو یکفر کذا فی الخلاصۃ (عالمگیری مصری پ۲ ص۲۶۳ ملخصا)

Maktaba Tul Ishaat.com



وہ کافر ہے اس کو مسلمان نہ سمجھنا چاہیئے اور تا وقتیکہ وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس کو مسلمان نہ سمجھا جاوے اور داخل برادری اسلام نہ کیا جاوے۔

قرآن شریف تحقیراً پھینکنا کفر ہے

**سوال** (۴۶) ایک عورت اور اس کے شوہر میں ناچاقی ہے۔ شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے اور عورت کو زدو کوب کرتا ہے ایک دفعہ عورت قرآن شریف کی تلاوت کر رہی تھی اس کے پاس سے قرآن مجید لے کر شوہر نے پھینک دیا تو اس حالت میں عورت بلا طلاق شوہر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ قرآن شریف کو پھینک دینا استخفاف بالقرآن الکریم ہے اور یہ امر موجب کفر و ارتداد ہے لہٰذا اس فعل سے اس کی زوجہ اسکے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے

خدا کو بتان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے

**سوال** (۴۷) باپ بیٹے میں لڑائی ہوئی۔ باپ نے کہا کہ یا بار خدایا میں انصاف تجھ کو دیتا ہوں۔ اس پر لڑکا کہتا ہے کہ تو تیرے خدا سے باہم یہ فعل کرو العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس کہنے سے وہ کافر ہوا یا نہ اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں وہ بیٹا کافر اور مرتد ہو گیا اور اسکی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو گئی

---

لہ اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر کذا فی التتارخانیہ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۵۲ ج۲) وارتداد احدھما فسخ عاجل (درمختار) ظفیر۔ ۲ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۵۲ ج۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اگر کوئی کہے کہ میں مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ کفر ہے

**سوال** (۴۷) فتح محمد نے اپنی آراضی قیمتہً نور محمد کو بیع کردی. وقت بیع قرآن شریف اٹھا کر یہ عہد کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ضامن ہیں اور شاہد ہیں میں اس کے خلاف ہرگز نہیں کرونگا ایک مدت تک مشتری کا قبضہ آراضی پر رہا اس کے بعد بائع نے آراضی دوسرے شخص کو بیع کردی جب اس سے کہا گیا تو جواب دیا کہ بیع کے وقت میں نے دھوکہ دے کر قیمت وصول کی اور قرآن شریف کے ساتھ استہزاء کیا۔ اور مسائل شرعیہ سے معرض ہوں شخص مذکور اور آراضی و قیمت کا کیا حکم ہے

**الجواب**:- دھوکہ دینا کسی مسلمان کو اور اس سے معاملہ بیع کا کرکے منحرف ہونا حرام ہے اور وہ شخص جو مرتکب اس کا ہوا فاسق ہے اور بصورت مبیع نہ دینے کے واپس کرنا قیمت کا اس پر لازم ہے۔ اور اگر اس نے صاف یہ کہا ہے کہ .. قرآن کیساتھ استہزاء کیا ہے اور مسائل شرعیہ سے منحرف ہوں تو یہ قول اس کا کفر و ارتداد ہے العیاذ باللہ[1]

کلمات کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

**سوال** (۴۸) کلمات کفر اور افعال کفر سے زوجہ مطلقہ ہو جاتی ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- کلمات کفر میں تجدید نکاح ضروری ہے[2]۔

انبیاء علیہم السلام کی شان میں سب و شتم کرنیوالا کافر ہے

**سوال** (۴۹) ما قولکم من سب وشتم الانبیاء علیهم السلام کفهو عامدًا صریحًا وسب کتابًا فیه ذکرهو سبابا قبیحا فی جماعة من المسلمین وای الاحکام جاریة علیه

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق به الخ (عالمگیری مصری موجبات الکفر ج۲ ص۲۶۵) ظهیر [2] اذا انکر الرجل آیة من القرآن او سخر بآیة من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۶۵) ظهیر

Maktaba Tul Ishaat.com

مسخ کونہ مسلما۔

**الجواب** ولاریب فی کفر من تفوہ بھذا الکلام[1]

قرآن مجید کی توہین کرنا کفر ہے

**سوال** (۵۰) ایک شخص کی بیوی تلاوت قرآن شریف کی کر رہی تھی اس نے زوجہ پر خفا ہو کر قرآن شریف کی بے ادبی ہاتھ اور زبان سے کی وہ مسلمان رہا یا نہیں اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی یا نہیں۔

**الجواب**:- قرآن شریف کی توہین اور استخفاف کرنا کفر وارتداد ہے اور کفر وارتداد احد الزوجین موجب فسخ نکاح ہے کما فی رد المحتار قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقا کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ[2]

کلمۂ کفر کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے

**سوال** (۵۱) ہر کلمہ کفر سے تجدید نکاح ضروری ہے یا نہیں، تجدید نکاح کی کیا صورت ہے۔

**الجواب**:- ضروری ہے اور نکاح ثانی مثل نکاح اول کے مہر وغیرہ کے ساتھ ہونا چاہیئے[3]

یہ کہنا کہ خدا مرگیا نماز کس کی پڑھیں کفر ہے

**سوال** (۵۲) جو شخص تارک الصلوۃ ہو اور سلفہ نشہ بھنگ پیوے اور علانیہ یہ کہے کہ نماز کس کی پڑھیں کیا خدا مرگیا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا رسم شادی کرنا

---

[1] سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش او قال یکفر لانہ شتم لھو واستخفاف بہ عمر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۶۳) نظیر [2] رد المحتار باب المرتد ج۳ ص۳۱۲۔ نظیر [3] وینعقد النکاح بایجاب من احدھما وقبول من الاخر (درمختار کتاب النکاح)

Maktaba Tul Ishaat.com



جائز ہے یا نہیں، جو امام ایسے لوگوں سے برتاؤ رکھے اور شادی میں جوڑا اور نذرانہ ان سے لیوے اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور یہی امام گیارہویں کو منع کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ ایسا شخص جو نماز کے بارے میں ایسے الفاظ کہتا ہے کافر ہے[1]۔ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے اور شادی وغیرہ میں شرکت نہ کی جاوے اور جو امام ہو کر ایسے شخص سے میل جول رکھے اور جوڑا و نذرانہ لیوے وہ فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے امام بنانا اس کو حرام ہے اور گیارہویں کی تخصیص کو بیشک علماء حقانی بدعت اور ناجائز فرماتے ہیں، اگر ایصال ثواب کرنا ہو تو بلا قید گیارہویں کے کسی تاریخ اور دن میں کھانا وغیرہ فقراء کو بہ نیت ایصال ثواب بروح حضرت غوث الثقلینؒ دیدیوے اور اغنیاء اس میں سے نہ کھاویں

چند وہ کلمات جن سے کفر لازم آتا ہے

**سوال (۵۲)** جو شخص یہ کہے کہ (الف) روزہ بھوکوں کے لئے ہے جس کے اناج نہ ہو وہ روزہ رکھے، ہماری مسجد ہمارا چاہ ہے، سور ہمارے پیچھے نہ آویں۔ (ب) شراب، موئی، بھنگ کون حرام کرتا ہے یہ تو پیغمبروں نے پی ہے ہم بھی پیویں گے نہ ہم توبہ کریں گے (د) جو لوگ ہمیں احکام بالا سے روکتے ہیں وہ لوگ یزیدی ہیں، ہم لوگوں نے ان کا حقہ پانی بند کر دیا ہے ایسے سیدوں کو مسلمان سمجھنا اور تعظیم کرنا اور امداد کرنا کیسا ہے۔

**الجواب**:۔ یہ اقوال ان کے سخت معصیت کے ہیں کہ خوف کفر ہے اور نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں ان پر توبہ کرنا لازم ہے دگرنہ مسلمانان کو ان سے

---

[1] سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانہ شتم لھم و استخفاف بھم (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۶۳) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



بالکل متارکت کر دینی چاہیئے اور ان کی غمی و شادی میں شریک ہونا نہ چاہیئے

(ب) یہ قول بھی غلط اور صریح گمراہی ہے اور اس میں خوف کفر ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(ج) یزید کے سے افعال ان کے ہیں نہ ان کے جو ان امور محرمہ سے منع کرتے ہیں بلکہ منع کرنے والے عین حق پر ہیں اور مرتکب افعال محرمہ فاسق و فاجر ہیں، پس ایسے سیدوں کو نافرمان شریعت کا اور مخالف دین کا اور فاسق سمجھنا چاہیئے، جب تک وہ توبہ نہ کریں اس وقت تک ان کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہیئے اور ان کی تعظیم نہ کرنی چاہیئے اور جو لوگ ان کا ساتھ دیں ظالم و فاسق ہیں اور معاون ہیں معصیت پر[1]

کہنا کہ میرے جسم میں جب تک طاقت ہے خدا و رسول کو کچھ نہیں سمجھتا کفر ہے

**سوال** (۵۴) ایک شخص نے کسی بات پر یہ الفاظ کہے کہ جس وقت تک میرے جسم میں قوت ہے میں خدا اور رسول کو کچھ نہیں سمجھتا والعیاذ باللہ تعالیٰ ایسے شخص کے گھر کھانا پینا اور اس سے ملنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ وہ شخص کافر و مرتد ہے اس کے ساتھ ملنا جلنا اور کھانا پینا ناجائز ہے، اس سے مسلمانوں کو بالکل علیحدگی کرنا چاہیئے جب تک کہ وہ تجدید اسلام نہ کرے اور توبہ نہ کرے[2]

خدا کو مرغ اور آدمی کہنے والا کافر ہے

**سوال** (۵۵) زید کہتا ہے کہ خدا مرغ ہے۔ اور آدمی ہے نعوذ باللہ تو کافر ہے یا نہیں۔

---

[1] سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحش الخ قال یکفر لانہ شتم لھم واستخفاف (عالمگیری مصری موجبات الکفر پ۲ ص۲۶۳) ظہیر [2] ومن قال لا ادری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان انسیا او جنیا یکفر (عالمگیری مصری پ۲ ص۲۶۳) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:۔** کافر ہے[1]۔

والدین کی شان میں یا دربِ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا حکم

**سوال** (۵۶) جو شخص اپنے والد کو دلہ، دیوس، کنجر، بے غیرت، بے حیا، اور والدہ کو حرامزادی، گشتی، بدچلن بدمعاش، بدکار وغیرہ کلمات کہے اور جب ذکر خداوند کریم کے نام پاک کا کیا جاوے تو وہ الفاظ ادا کرے جو ایک کافر مشرک بھی نہ کرے ایسے شخص کی نسبت شریعت کا کیا حکم ہے

**الجواب:۔** ایسا شخص فاسق وظالم وعاق والدین ہے اور حق تعالیٰ شانہ کی شان مقدس میں کوئی لفظ گستاخی کا کہنا کفر وارتداد ہے[2] والعیاذ باللہ العظیم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم۔

واقعہ معراج، قیامت وغیرہ کا منکر کافر ہے

**سوال** (۵۷) زید احکام وواقعہ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعی انکار کرتا ہے۔

(۲) زید قرآن شریف کے احکام کا مضحکہ اڑاتا ہے کہ قرآن شریف پُر کلام سے پُر ہے۔

(۳) زید اطاعت احکام خلیفۃ المسلمین سے انکار کرتا ہے اور منصب خلافت کو مسلم کے لئے غیر ضروری بتاتا ہے۔

(۴) زید منکر قیامت ہے یعنی دنیا کو لافانی سمجھتا ہے

(۵) علماء دین کی توہین کرتا ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

(۶) تحریک ترک موالات کو ذاتی اختراع علماء دین کا گردانتا ہے

**الجواب:۔** (از ۱ تا ۶) ایسا شخص جس کے احوال سوالات میں ذکر

---

[1] یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لایلیق ۱۲ او نسبہ الی الجھل او النقص (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۵) ظفیر [2] ایضاً۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کئے ہیں کافر و مرتد ہے مسلمان نہیں ہے، ایسے شخص کو مسلمان نہ سمجھنا چاہیئے، اور اہل اسلام کا سا معاملہ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے۔[1]

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے کفر میں شبہ نہیں ہے

**سوال (۵۸)** عموماً اور خصوصاً مبایعین اور مصدقین مرزا غلام احمد قادیانی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کتب دینیات میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ کفر کی پائی جاویں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہ کہا جاوے گا، اور حدیث میں ارشاد ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہنا چاہیئے عن انسؓ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ۔ دوسری حدیث یہ ہے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور رسالہ استنکاف المسلمین میں درباره ترک سوالات مرزائیاں جو فتوی علماء دین نے مفتی بہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے معتقدین و مبایعین پر کفر کے لگائے ہیں ان کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور حسب ذیل آیات کو پیش کرتے ہیں ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور مرزا کے مسلمان ہونے کے ثبوت میں ایک پرچہ بھی جس پر چند مبایعین و مصدقین کے دستخط ہیں پیش کرتے ہیں جو ہمراہ شدہ ہذا ہے۔ اب علماء کرام سے یہ عرض ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے تو مرزا اور اس کے معتقدین بھی اہل قبلہ اور کلمہ گو ہیں علماء دین ان پر کفر کا فتوی کیوں لگاتے ہیں اور پرچہ منسلکہ پر اعتبار کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اور جو شخص مرزا اور اس کی

---

[1] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بایۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری معوی ج۲ ص۲۶۶) من انکر القیامۃ او الجنۃ او یکفر۔ (عالمگیری ج۲ ص۲۷۰) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



جماعت کو مسلمان سمجھے اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔

**الجواب:۔** مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع و مریدین کے کفر و ارتداد میں کچھ شبہ اور تردد نہیں ہے۔ اس میں ایک وجہ بھی اسلام کی باقی نہیں رہی تمام وجوہ کفر و ارتداد کی ہیں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی پیغمبر کی توہین باتفاق کفر ہے اور سب و شتم انبیاء ارتداد صریح ہے بعد اس کے کوئی وجہ اسلام کی اس شخص میں باقی نہیں رہتی نہ توحید باقی رہتی اور نہ اقرار رسالت۔ اور تفصیل اس کی کتابوں اور رسالوں میں موجود ہے اس کو ملاحظہ کریں اور مرزا مذکور کے تمام کفریات اور عقائد باطلہ کو علماء نے جمع کر کے ایک جگہ شائع کیا ہے اور طبع کرایا ہے اس کو دیکھ لیں اور اشتہار منسلکہ بالکل کذب صریح ہے۔ اس میں مرزا کے کفر کو چھپایا گیا ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ پس جو شخص مرزا مذکور اور اس کے اتباع کو مسلمان سمجھے اور ان کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ جاہل و عاصی ہے اور سخت گنہ گار ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں ہے اس کو ہرگز امام نہ بنایا جاوے[1]۔

---

[1] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا اھ حق عبد لا یزول بالتوبۃ ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر وتمامہ فی الدر در (درمختار) اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر اھ وفیہا من نقص مقام الرسالۃ بان سبہ صلی اللہ علیہ وسلم او بفعلہ بان بغضہ بقلبہ قتل حدا اھ لکن صرح فی اخر الشفاء بان حکمہ کالمرتد (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۰۹ و ص ۳۱۰) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اللہ و رسول اور دین اسلام کا منکر کافر ہے

**سوال** (۵۹) ایک شخص سے قربانی عید الاضحیٰ کے متعلق مشورہ کیا گیا اس نے جواب دیا کہ میں اس کام میں شریک نہیں ہو سکتا اور خدا اور رسول سے اور دین اسلام سے بھی منکر ہوں باوجودیکہ وہ مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- جو شخص ایسا کلمہ کفر کا کہے کہ معاذ اللہ وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے منکر ہے تو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے اس کو لازم ہے کہ توبہ کرے اور جدید اسلام و تجدید نکاح کرے اور آئندہ ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالے[1]

چیچک کو دیوی تصور کرنا اور چڑھاوا چڑھانا امور شرکیہ میں سے ہے

**سوال** (۶۰) چیچک کے دورہ میں لوگ چیچک کو مرض تصور نہیں کرتے بلکہ ایک دیوی کا تصور کرتے ہیں اور اس کا نام بھی تعظیم سے لیتے ہیں۔ اور ہندو عورتوں کو جمع کر کے ان کے مذہب کے موافق رسوم ادا کرتے ہیں اور دریا کے کنارے گانا بجانا ہوتا ہے اور چڑھاوا چڑھاتے ہیں جو لوگ مرد یا عورت اس قسم کی رسوم کرتے ہیں وہ کافر و مرتد ہیں یا نہیں اور وہ اپنی عورتوں سے نکاح پھر سے کریں یا کیا۔

---

[1] من شك في ايمانه فهو كافر اھ ومن لا يرتضي من الايمان فهو كافر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۵۴ ج۲) ظفیر [2] مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واراد الردۃ او لا رضا وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (درمختار) ذکر فی نور العین ویجدد بینهما النکاح ان رضیت روجته بالعود الیه والا فلا تجبر قوله والتوبة ای تجدید الاسلام (رد المحتار باب المرتد ص۳۷ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ جو عورتیں اور مرد ایسے رسوم کو ادا کرتے ہیں وہ فاسق و عاصی ہیں ان کو توبہ کرنا چاہیئے اور کافر و مرتد کہنے میں ان کے احتیاط کرنی چاہیئے اگر رسوم مذکورہ کے رسوم شرکیہ ہونے میں کچھ کلام نہیں ہے تاہم تکفیر میں احتیاط کرنا بہتر ہے کیونکہ فقہاء نے اس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور تکفیر میں بہت احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن تجدید نکاح بہتر اور احوط ہے اور تا وقتیکہ وہ لوگ امور مذکورہ و رسوم شرکیہ سے تائب نہ ہوں ان سے علیحدگی اور مقاطعت مناسب ہے[1]۔

وید و قرآن میں جو فرق کا قائل نہ ہو

**سوال** (۶۱) جو شخص اپنے ایسے وعظ میں قوم مسلم و دیگر اقوام مثل ہنود کا اجتماع ہو مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرمانا کہ ہنود اور مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں، ہم لوگ اپنے عقائد جاہلانہ سے آپس میں تفریق ڈالتے ہیں ؎

نہ جا جاہل کی باتوں پر اگر تو دہن کا پکا ہے۔
اسی پتھر کا بت خانہ اسی پتھر کا مکہ ہے۔

نعوذ باللہ من ذلک۔ اور نیز اذان و ناقوس میں بھی کوئی فرق نہیں اور ہنود کی مذہبی کتاب کو قرآن مجید سے تطابق دے کر کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے حکم میں کچھ فرق نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

---

[1] اعلم انہ لا یفتی بکفر المسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف الخ و فی الدر و غیرہ انما کانت فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر و واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۱ و مافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ امر احتیاط (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۱) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- یہ کلمات کفر کے ہیں ایسا اعتقاد رکھنے والا اور ایسے اعتقادات کی تعلیم دینے والا مسلمان نہیں ہے کافر و مرتد ہے۔ وہ شخص پیر بنانے کے لائق نہیں ہے[1]۔ اور عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ فاسق و مبتدع بلکہ کافر و مرتد ہے مسلمانوں کو اس کے مکائد سے احتراز لازم ہے اور اس کے کلمات کفریہ سننے سے احتراز واجب ہے

آنحضرتؐ کو الوہیت کا درجہ دنا اور اعتقاد رکھنا کفر ہے

**سوال** (۶۲) جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے الفاظ کہے جن سے شرک و بدعت کی بو آتی ہو وہ شخص کیسا ہے مثلاً یہ شعر پڑھے ؎

قطرہ دریا میں گر کر فنا ہو گیا　　بندہ وحدت میں جا کر خدا ہو گیا

خدا تعالیٰ ازل سے وحدہ لاشریک تھا لیکن بعد میں اس نے اپنے روبرو آئینہ رکھا ع پھر خدا جیسا ایک دوسرا ہو گیا نستغفر اللہ۔

**الجواب**:- ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور ایسے اشعار پڑھنا حرام ہے[2]

نماز روزہ کا منکر اور علماء کو گالی دینے والا کافر ہے

**سوال** (۶۳) زید نے کہا کہ میں نماز روزہ کا قائل نہیں۔ اور ایک فتوی حرمت مصاہرۃ کا اس کے سامنے پیش کیا گیا اس نے برجستہ کہا کہ میں اس کو نہیں مانتا علماء کو فحش گالی دے کر کہا کہ علماء جھوٹے ہیں اور جو حرمت مفتی بہ تھی ان کو حلال سمجھتا ہے، ان

---

[1] ومن اعتقد ان الایمان والکفر واحد فھو کافر ومن لا یرضی من الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری مرجبات الکفر ج ۲ ص ۲۵۷) ظفیر [2] ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۵)

Maktaba Tul Ishaat.com



صورتوں میں اس پر فتوی تکفیر ہوگا یا نہیں۔ اور فتوی تکفیر ہونے پر اس کی بیوی اگر تجدید نکاح پر کسی طرح راضی نہ ہو یا بوجہ اس کے کہ زید کے لڑکے نے زید کی بیوی کے ساتھ سوائے زنا کے جمیع دواعی زنا بشہوت کئے ہوں جس کی وجہ سے یہ فتوی علماء زید پر حرام ہوگئی ہو اور تجدید نکاح نہ کرے تو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

**الجواب:** زید کے یہ کلمات تو کفر کے ہیں[1] مگر احتیاطاً و بسبب گنجائش تاویل و لو ضعیفا زید کی تکفیر نہ کی جاوے گی، کما حققہ الفقیہ شامی اور جب کہ حکم کفر وارتداد کا زید پر جاری نہ ہوگا تو اس کی زوجہ کا نکاح بھی فسخ نہ ہوگا البتہ احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کر لینا چاہیئے اگر عورت تجدید نکاح پر راضی نہ ہو تو بدون نکاح جدید کے بھی وہ عورت زید کی زوجہ ہے اسکے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور کسی دوسرے شخص کو نکاح اسکا درست نہیں ہے۔[2]

**سوال** (۶۴) مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار مسلمان ہیں یا کافر بر تقدیر ثانی اگر باپ سنی حنفی ہو اور اس کا بیٹا قادیانی ہوگیا ہو تو یہ بیٹا شرعاً باپ کا وارث ہوگا یا نہیں۔

تجدید ایمان: دیا اس کے پیروکار کافر ہیں

**الجواب** قادیانی اور اس کے اتباع کافر ہیں اور یہ منصوص ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔[3]

---

[1] والاصل ان من اعتقد الحرام حلالا فان حراما لغیرہ لم یکفر وان کان لعینہ فان دلیلہ قطعیا کفر والا فلا وقیل التفصیل فی العالم اما الجاھل فلا یفرق بین الحرام لعینہ ولغیرہ وانما الفرق فی حقہ انہ ما کان قطعیا کفر بہ والا فلا فیکفر اذا قال الخنزیر لیس بحرام (رد المحتار باب المرتد پ۳۹۵) [2] ان مایکون کفرا اتفاقا سطل العمل والنکاح ومافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاھرہ انہ امر احتیاط (رد المحتار باب المرتد پ۳۹۱) الخیر [3] ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص۲۳۰) الخیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے تعزیہ بنائیں گے

**سوال** (۶۵) تعزیہ کی اعانت پر کسی کو مجبور کرنا اور یہ کہنا کہ ایمان رہے یا جائے اس کو نہ چھوڑیں گے کیسا ہے

**الجواب**:- ایسے کلمات کے قائل کے ایمان کے زوال کا خوف ہے۔[1]

خلفاء راشدین اور حضرت صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے

**سوال** (۶۶) خلفاء راشدین اور اہل بیت مطہرہ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کی شان مبارک میں جو شخص الفاظ ناملائم یا دشنام یا برا کہتا ہوا ور تہمت لگاتا ہو وہ دائرہ اسلام میں ہے یا نہیں (۲) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں اور تعلق دوستانہ و ہمدردی رکھنا اور کھانا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں (۳) اور جو شخص ایسے شخص سے میل جول رکھتا ہو اس سے میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- (از ۱ تا ۳) خلفاء راشدین سب وشتم کو بھی بہت سے علماء وفقہاء نے کافر کہا ہے اور بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے[2]، پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں ہے اور اس سے تعلق و محبت رکھنا درست نہیں ہے اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی وفاسق ہے توبہ کرے۔

جمعہ کی نماز کو شر و فساد کی نماز کہنا کفر ہے

**سوال** (۶۷) اگر کوئی شخص از روئے تحقیر کہہ دے کہ نماز جمعہ شر و فساد کی نماز ہے تو کیا حکم ہے۔

---

[1] استحلال المعصیۃ کفر (شرح فقہ اکبر ص۱۹۱) ظہیر[2] من سب الشیخین او طعن فیھما کفر ولا تقبل توبتہ وھو المختار للفتوی (درمختار) نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ الا رد المحتار باب المرتد ص۳۰۹ ج۳ ؛ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- یہ کلمہ کفر ہے اور وہ شخص کافر و مرتد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ[1]

یہ کہنا کہ ہم کافر ہیں کیا حکم ہے

**سوال** (۶۸) ایک نمازی نے ایک بے نمازی کو واسطے نماز پڑھنے کے کہا اس نے ناصح کو برا بھلا کہا اور یہ کہا کہ ہم کافر ہیں وہ کافر ہوا یا نہیں اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- جب کہ اس شخص نے یہ کلمہ کہا کہ ہم کافر ہیں معاذ اللہ تو وہ شخص کافر ہوگیا، پس اگر وہ توبہ اور تجدید ایمان نہ کرے تو مسلمان اسکے مرنے جینے میں شریک نہ ہوں[2]۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والا کافر ہے

**سوال** (۶۹) جو شخص مسلمان اپنا کام حرج ہونے کی وجہ سے جب کہ بارش برستی ہو اور اس کے کام میں خلل پڑتا ہو نقصان ہونے کی وجہ سے خداوند تعالیٰ کو گالی دیوے اور منع کرنے سے بھی باز نہ آوے والعیاذ باللہ ایسے شخص کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص جو ایسی گستاخی کرے کافر ہے، تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو لازم ہے[3]۔

---

[1] وکذا الاستهزاء علی الشریعة الزراء کفر لان ذالك من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص۱۸۶) نماز چیزے نیست او قال نماز کراکنم مادر و پدر من مرده اند یکفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۶۵) ظهیر[2] ومن اعتقد ان الایمان والکفر واحد فهو کافر ومن لا یرضی من الایمان فهو کافر (ایضا ص۲۶۵) ظهیر[3] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانه یقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالی یکفر اذا وصف الله تعالی بما لا یلیق به او سخر باسم من اسمائه الخ (عالمگیری موجبات الکفر ج۲ ص۲۶۵) ظهیر

Maktaba Tul Ishaat.com



گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں مرتد ہے اور مرتد انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

**سوال** (۷۰) زید نے ایک استفتاء کے جواب میں ہندہ اور اس کے معاونین پر شرعی حیثیت سے کفر اور ارتداد کا حکم اور فتویٰ دے کر اہل اسلام کو اس امر کی تاکید کی تھی کہ وہ ہندہ اور اس کے معاونین سے تمام تعلقات قطع کر دیں چنانچہ اس پر بستی کے مسلمانوں نے عملدرآمد شروع کر دیا تھا اب جب کہ ہندہ کے معاونین اس مقاطعہ پر سخت ذلیل و رسوا ہوئے تو انھوں نے صحیح واقعات پر پردہ ڈال کر اپنی برأت کے لئے چند سوالات بصورت استفتاء بعض مشہور علماء کرام کی خدمت میں بھیجے، علماء کرام نے چونکہ واقعات صحیحہ سے قطعی بے خبر تھے سوالات کے مطابق جوابات ارقام فرما دیئے، پھر مستفتی نے اپنے اس استفتاء کو مع جوابات زید کے سامنے جو پیشتر صحیح واقعات پر کفر کا فتویٰ دے چکا تھا پیش کیا جس پر زید نے بے تکلف دستخط کر دیئے گویا غیر واقعی سوالات کی موافقت باوجود پورا علم ہونے کے دیدہ دانستہ کی اور فتنہ عظیم پھیلا دیا، آیا زید کا رویہ عند الشرع کیسا ہے، زید مسلمان ہے یا کافر یا فاسق نماز اس کے پیچھے کیسی ہے۔

**الجواب**:۔ اصل یہ ہے کہ مفتی اور اس کے مصدق کے سامنے جو کچھ واقعہ پیش کیا جاویگا وہ اس کے موافق جواب دے گا یا تصدیق کرے گا پس جو شخص موجبات کفر سے انکار کرے اور اس امر کا اقرار کرے کہ میں نے وہ افعال نہیں کئے جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو اس حالت میں یہی جواب دیا جاوے گا کہ شخص مذکور کافر نہیں ہے۔ فقہاء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر معتبر گواہوں سے کسی شخص کا مرتد ہونا معلوم ہو لیکن وہ انکار کرے کہ میں نے یہ امور جو موجب ارتداد ہیں نہیں کئے ہیں تو موافق اس کے قول کے اس

Maktaba Tul Ishaat.com



کو چھوڑ دیا جاوے گا اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاوے گا، درمختار میں ہے شهدوا علی مسلم بالردة وهو منكر لا يتعرض له لاالتكذيب الشهود العدول بل لان انكاره توبة ورجوع[1] اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل کی گواہی سے کفر و ارتداد ثابت ہوا اور وہ اس سے انکار کرے تو اس سے کچھ تعرض نہ کیا جاویگا نہ اس لئے کہ عادل گواہوں کو جھوٹا سمجھا گیا بلکہ اس وجہ سے کہ اس شخص کا انکار کرنا یہ توبہ ہے اور رجوع ہے پس موافق بیان سائل کے جب کہ کسی عالم نے کوئی فتوی لکھا اور اس جواب پر زید نے دستخط کر دیئے اور اس کی تصدیق کی تو اس کا حاصل یہ ہے کہ اس بیان کے موافق یہ جواب صحیح ہے چنانچہ اسی معاملہ مذکورہ میں جو فتوی سہارنپور سے عدم تکفیر کا لکھا گیا ہے وہ وہ یہاں بھی آیا تھا اور اس پر یہاں سے ان الفاظ سے تصدیق کی گئی ہے کہ جو لوگ اس عورت مرتدہ کو حکم ارتداد کرنے والے اور اس کے معین ہیں ان پر کفر کا فتوی بحالہ ہے اور جو لوگ اس امر میں اس کے معاون نہیں ہیں اور اس عورت کے ارتداد پر راضی نہیں ہیں وہ کافر نہیں ہیں لہذا زید کے دستخط کرنے کا بھی یہی مطلب ہے اور اس وجہ سے احقر کی رائے میں اس پر شرعاً کچھ مواخذہ نہیں ہے۔ اور لعن وطعن کرنا زید پر اس وجہ سے روا نہیں ہے کیونکہ اگرچہ زید کو علم ہو کہ فلاں شخص اس امر میں شریک ہے لیکن جب کہ وہ اس سے انکار کرے تو موافق تصریح صاحب درمختار کے اس کو کافر نہ کہا جاوے گا۔

**نماز کی تحقیر کفر ہے** سوال (۷۱) ہندہ بوقت نماز با دختر زید جنگ وجدال می کرد زن دیگر گفت کہ اے ہندہ مردماں نماز می خوانند تو خاموش باش، ہندہ تحقیراً واستخفافاً در جواب گفت کہ نماز بر فرج و موئے فرج۔ دریں صورت ہندہ کافرہ

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۱۲ ط سعید

Maktaba Tul Ishaat.com

شدیانہ۔

(۲) اصالزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے | عورت کے کلمہ کفر کہنے سے نکاح فسخ ہوتا ہے یا نہیں

(۳) کلمہ کفر سے آدمی کافر ہوجاتا ہے | کلمہ کفر کہنے سے آدمی کافر ہوتا ہے یا نہیں۔

(۴) مرتد کسے کہتے ہیں | اگر کلمہ کفر کہنے سے کافر ہوگیا تو اس کو مرتد کہیں گے یا کیا۔

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کفر کا ہے[1]

(۲) نکاح فسخ ہوجاتا ہے[2]

(۳) کلمہ کفر کہنے سے کافر ہوجاتا ہے۔

(۴) اس کو مرتد کہیں گے۔

خنزیر دیوی پر چڑھایا کفارہ کی شکل کیا ہو | **سوال** (۲۷) زید نہایت مہلک عارضہ میں مبتلا ہوگیا اور بعض کے کہنے سے معلوم ہوا کہ کسی دشمن نے اس کو موٹھ ماری ہے اس کو اپنے مرنے کا پورا یقین ہوگیا، بعض مشرکین کے اغواء سے بچہ خنزیر منگا کر دیوی پر چڑھایا۔ برادری نے اس کو علیحدہ کردیا ہے اس لئے کیا کفارہ ہے۔

**الجواب**:۔ کفارہ شرعی یہی ہے کہ وہ استغفار کرے اور تجدید اسلام کرے اور کلمہ شہادت پڑھے اور اپنے فعل پر نادم اور مستغفر ہو اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرے وعدہ صادقہ ہے وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون الآیۃ[3]

---

[1] لان مناط التکفیر: ھو التکذیب والاستخفاف عند ذلک ردالمحتار باب المرتد ۳۹۲/۱ ) نظیر [2] وارتداد احدھما فسخ عاجل الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ۵۵۶/۲ ) نظیر [3]

Maktaba Tul Ishaat.com

اصحاب ثلثہ کو کافر کہنے والا کافر مرتد ہے | سوال (۴۳) اصحاب ثلثہ رض کو جو شخص کافر کہے اس کی امامت وبیعت اور ان کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے یا نہ۔

الجواب:۔ شخص مذکور کافر ہے چنانچہ شامی میں ہے نقل فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنھما فھو کافر[1] ان لوگوں کی تعلیم وتلقین کے موافق عمل کرنا اور ان کو اپنا امام وپیشوا بنانا قطعاً جائز نہیں قال اللہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین[2] اور ایسے گمراہ لوگوں سے قطع تعلقات کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین[3]۔ لہٰذا حتی الامکان ان کے ساتھ نشست وبرخاست سے احتراز کرنا چاہیئے

بے گناہ خدا کے سر کیونکر ہے | سوال (۴۴) رحمان نے مولوی احمد شاہ سے سوال کیا کہ اگر شاہدین جھوٹی اور صادق شہادت ظاہر کر کے کوئی حقیقت ضائع کر دیویں جس کی وجہ سے تمام عمر حرام وگنہ گاری زائد ہوتی جاوے تو تمام عمر کے گناہ کس کے سر پر پڑیں گے۔ مولوی احمد شاہ نے جواب دیا کہ یہ کل گناہ خدا تعالیٰ کے سر پڑیں گے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اس بارہ میں شرعی حکم کیا ہے۔

الجواب:۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر گواہوں نے جھوٹی گواہی دے کر کسی کی حق تلفی کی اور حاکم شرعی نے ان گواہوں کی گواہی پر ناحق کسی کی ملک سر کو یعنی

---

[1] ردالمحتار باب المرتد ص ۳۰۲ ج ۴

[2] آل عمران - ۸۵ -

[3] الانعام - ۶۸ -

Maktaba Tul Ishaat.com



مدعی کاذب کو دلوادی تو گنہ اس کا ان گواہوں پر ہے اور اس مدعی پر ہے حاکم پر گنہ نہیں ہے کما ورد فی الحدیث مصرحا بانہ قطعۃ من نار فی حق المدعی الکاذب[1] وقال اللہ تعالیٰ واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ[2] اور یہ مقولہ مولوی احمد شاہ مذکور کا غلط اور جہل صریح ہے اور کلمۂ کفر کا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

**نماز پڑھنے والے کو کافر سمجھنا** **سوال** (۷۵) زید جو مدعی اسلام ہے اس امر کا قائل ہے کہ نماز کا پڑھنے والا کافر ہے، علماء کی غلطی کے باعث یہ نماز ایجاد ہوئی ہے ورنہ شریعت میں کہیں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے اللہ کی یاد اور اس کی عبادت دل میں ہونی چاہیئے۔ ایسے شخص کے لئے اور جو لوگ اس کے ہم خیال ہوں ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ شخص مذکور اور اس کے اتباع و ہم عقیدہ لوگوں کے کفر و ارتداد میں کچھ شبہ اور مجال نہیں ہے[3] ان کے ساتھ معاملہ کفار و مرتدین کا سا ہونا چاہیئے اور اہل اسلام ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ کردیں اور ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں

**خدائی کا دعویٰ کفر ہے** **سوال** (۷۶) ایک شخص نے مجھ سے تین مرتبہ یہ لفظ کہا

---

[1] الحج - ۱۱۔ [2]

[3] من جحد فرضا مجمعا علیہ کالصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والغسل من الجنابۃ کفر (شرح فقہ اکبر ملا) ظہیر [4] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (علمگیری موجبات الکفر پ۲) ظہیر وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء وکفر (شرح فقہ اکبر ملا) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کہ میں تیرا خدا ہوں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس شخص کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

**الجواب:۔** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین[1]۔ (ترجمہ) اور جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں اللہ کے سوا پس اس کی سزا دوزخ ہے ہم اسی طرح ظلم کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔ پس اس آیت سے واضح ہے کہ شخص مذکور کافر وظالم ہے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ کھانا پینا ملنا جلنا درست نہیں ہے۔

ہندوؤں کے ذریعہ چڑھاوا چڑھانا معیت ورفق ہے

**سوال** (۷۷) ایک مسلمان لڑکا بیمار ہوا اس کے والدین نے ستیلا مانا یعنی ایک بت کی منت مانی کہ ہمارا لڑکا اچھا ہو جاوے گا تو تو ایک بکرا چڑھاویں گے بعد شفا ہونے کے ایک بکرا منت کا کسی ہندو کے ذریعہ سے بت پر لے جا کر کاٹا گیا اور گاؤں کے ہندو لوگوں میں تقسیم ہوا۔ لڑکے کے والدین کا اسلام ونکاح باقی رہا یا نہ۔

**الجواب:۔** وہ دونوں عاصی وفاسق ہوئے توبہ واستغفار کریں اور تجدید نکاح کر لینا اچھا ہے اور احوط ہے[2]

کہنا کہ معیت مجھ کو دنیا وعاقبت کچھ نہیں سوجھتی کیا حکم ہے

**سوال** (۷۸) زید وبکر میں باہم منازعت ہوئی زید نے کہا میں خودکشی کر کے اس کو قید کراؤں گا عمرو نے زید کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرنا ورنہ عاقبت میں سخت سزا ہوگی، زید نے کہا کہ اس وقت مجھ دنیا اور عاقبت کی نہیں سوجھتی ہے اس کلمہ سے زید کافر ہوا یا نہ۔

---

[1] الانبیاء ۲۹۔

[2] وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص ۲۶۲ ج ۳)

Maktaba Tul Ishaat.com

**الجواب**:۔ اس کلمہ میں خوف کفر ہے مگر چونکہ تاویل ممکن ہے اس لئے کافر نہ کہا جاوے گا، بہرحال تجدید ایمان و تجدید نکاح بہتر ہے[1]۔

میں عیسائی ہوں یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۷۹) جو شخص یہ کہے کہ میں عیسائی ہوں اس کے یہاں کھانا جائز ہے یا نہیں، اگر کسی نے بھول کر کھا لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ وہ شخص کافر ہوگیا اس کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ہے اگر بھول کر کھا لیا تو گنہ نہیں ہے آئندہ ایسا نہ کرے[2]۔

کلمہ کا اس طرح پڑھنا لا الہ الا اللہ ابوبکر وعثمان وعلی محمد رسول اللہ

**سوال** (۸۰) اگر کوئی شخص کلمہ طیبہ کے ساتھ صحابۂ کرام کے نام کو ملا کر پڑھے بایں طور لا الہ الا اللہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی ومحمد رسول اللہ۔ تو وہ کافر ہوگیا یا گنہ گار، اگر کافر نہیں تو جو لوگ اس کو کافر کہتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ کتب فقہ میں تصریح ہے اگر کسی کلام وغیرہ میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اگرچہ وہ ضعیف ہو تو مفتی کو اس قائل کے اسلام کی طرف مائل ہونا چاہیئے اور باوجود امکان تاویل تکفیر مسلم کی طرف مبادرت نہ کرنی چاہیئے اور فتوی کفر کا نہ دینا چاہیئے بنا بر اس علیہ شخص مذکور کو کافر نہ کہا جاوے گا لیکن ایسے کلام موہوم سے جس میں خوف کفر ہو آئندہ

---

[1] اذا طلق کلمۃ الکفر عمدا الکلمۃ لو یعتقدہا الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر اھ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ (رد المحتار باب المرتد ص۳۶۷ ج۳) ظفیر

[2] ایضا۔ ظفیر

[3] وفی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب تکفیرہ ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم وفی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر غایۃ فی العقوبۃ فیبتدی فیہا فی جانب وجود الامتناع لا غایۃ اھ (رد المحتار باب المرتد ص۳۶۳ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کو احتیاط کرنی چاہیئے اور تاویل اس کلام میں یہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف محمد کی خبر ہو یعنی پورا کلمہ اس طرح ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے درمیان میں شخص مذکور نے اپنی جہالت سے ابوبکر و عمر و عثمان و علی زیادہ کر دیا۔ گو یا یہ مطلب ہے کہ یہ حضرات خلفاء برحق ہیں اور ان کی خلافت کا اعتقاد کرنا چاہیئے، بہر حال آئندہ ایسے الفاظ سے سخت احتراز کرنا چاہیئے اور ایسے کلام کے ساتھ جو کہ موہم کفر ہو کبھی تکلم نہ کرنا چاہیئے۔

مسجد میں پیشاب کر دوں کلمہ کفر ہے

**سوال** (۸۱) ایک شخص نے مسجد کے متعلق بہ الفاظ کہے کہ مسجد کیا میری سسری ہے اور مسجد میں میں پیشاب کر دوں اور سور کاٹ کر ڈال دوں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس صورت میں اس شخص کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ یہ کلمات اس شخص کے کفر کے کلمات ہیں اس کو توبہ کرنا اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اس سے قطع تعلق کر دیں[1]

قرآن پر پیشاب کر دونگا یہ کہنا کفر ہے

**سوال** (۸۲) زید و ہندہ میں تکرار ہوا ہندہ نے کہا میں قرآن لے کر بد دعا کروں گی زید نے کہا میں تمہاری قرآن پر پیشاب کر دوں گا نعوذ باللہ من ذلک، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید کافر و مرتد ہو گیا[2] اور اس کا نکاح اس

---

[1] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۳ ج ۱) ظفیر

[2] والجملۃ فقد ضموا الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقا کسجود الصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبۃ الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۲ ج ۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کی زوجہ سے ٹوٹ گیا اور فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ حاشیہ ۱

نماز کی توہین کرنا کفر ہے | **سوال** (۸۳) ایک مجمع میں نماز جمعہ کا کچھ تذکرہ ہوا ایک امام نے غصہ ہو کر کہا دو رکعت دبر میں دو گے یا چار اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- یہ کلمہ جو اس نے کہا کفر کا کلمہ ہے[۲] اس کو چاہیئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے

توہین کلام اللہ کفر ہے | **سوال** (۸۴) ایک شخص کو کسی بات پر کہا جاوے کہ قرآن شریف اٹھاؤ اگر وہ کہدیوے کہ میرا آلہ تناسل اٹھاؤں گا تو اس پر کیا حکم ہوگا

**الجواب**:- یہ کفر کا کلمہ ہے کیونکہ توہین کلام اللہ اس سے ظاہر ہے اور وہ کفر ہے لہٰذا تجدید ایمان و تجدید نکاح اس کو لازم ہے۔

شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے یہ کفر ہے | **سوال** (۸۵) ایک مجلس میں چند آدمی ایک امر متنازع کے فیصلہ کے لئے جمع ہوئے ان میں سے ایک فریق نے شریعت حقہ کی توہین کی اور علانیہ کہا کہ ہم پنچائت کے فیصلہ کے مقابلہ میں شریعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور ہمکو ایسی مسلمانی کی ضرورت نہیں جسمیں پابندی ہو ہم رسم برادری کو شریعت کے مقابلہ میں مقدم سمجھتے ہیں آیا اس اعتقاد کے رکھنے والے اور ایسے الفاظ کے کہنے والے مسلمان رہے یا نہ، تجدید نکاح و تجدید اسلام ہونی چاہیئے یا نہ۔

---

حاشیہ ۱ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۳۲۹۔ ظفیر حاشیہ ۲ اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضہم یکفر وہو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ہازلا او لاعبا کفر عندنا کل لاعتبارہ اعتقادہ امور الخلال بما حلال بالایمان اتفاقا کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہما والمصحف: قولہ الحمد باب المرتد ص ۲۵۱؛ ظفیر (ایضا ص ۲۹۲)

Maktaba Tul Ishaat.com

**الجواب**:- الفاظ مذکورہ کہنے والے اشخاص کافر ہوگئے ان کو تجدید اسلام و تجدید نکاح و توبہ و استغفار کرنا لازم ہے اور جب تک توبہ و تجدید اسلام وغیرہ نہ کرے ان کے ساتھ ملنا جلنا درست نہیں ہے[1]

میرا مذہب اسلام نہیں ہے اس کا قائل مرتد ہے

**سوال** (۸۶) ایک شخص مسائل دینیہ سے واقف ہے اور نماز روزہ کا پابند لیکن جب سے اسکول کا مدرس اول ہوا اور مخالفین اسلام کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کہ مسلمان اس رتبہ کا اب مستحق نہیں ہے اس لئے کہ تعداد ان کی پوری ہو چکی جب اس نے دیکھا کہ یہ عہدہ مجھ سے جاتا ہے تو اس نے حکام بالا سے یہ درخواست کی کہ میں مسلمان کی تعداد میں نہیں ہوں میرا مذہب اسلام نہیں ہے، شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- حالت مذکورہ ایسی حالت اضطرار و اکراہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے کلمۂ کفر کہنا اور خروج عن الاسلام کا اقرار کرنا درست ہوتا کہ وہ شخص اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ میں داخل ہو کر مسلمان رہے بلکہ شخص مذکور بمجرد کہنے اس کلمہ کے کہ میرا مذہب اسلام نہیں ہے کافر ہوگیا اس کو تجدید اسلام لازم ہے اور توبہ و استغفار ضروری ہے تاکہ وہ پھر اسلام میں داخل ہو اور جماعت مومنین میں داخل ہو[2]

---

[1] وكذا الاستهزاء على الشريعة الغراء كفر لان ذلك من امارات تكذيب الانبياء (شرح فقہ اکبر ص۱۵۶) اذا قال لو امرني الله بكذا لم افعل فقد كفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۹) (ظہیر) [2] من شك في ايمانه الخ فهو كافر ومن اعتقد ان الايمان والكفر واحد فهو كافر ومن لا يرضى من الايمان فهو كافر ومن يرضى بكفر نفسه فقد كفر (عالمگیری مصری ج۲ ص۲۵۹) (ظہیر)

Maktaba Tul Ishaat.com



غیر اللہ کو تعظیماً و عبادۃً سجدہ کرنا شرک ہے

**سوال** (۸۷) زید غیر اللہ کے لئے سجدہ تعظیماً و عبادۃً دونوں کو حرام کہنے کے باوجود اول قسم کے سجدہ کو شرک نہیں جانتا لیکن عمر دونوں قسم کے سجدوں کو حرام اور شرک کہتا ہے کس کا قول صحیح ہے

**الجواب**:- غیر اللہ کے لئے سجدہ تعظیماً و عبادۃً کرنا حرام اور کفر ہے کیونکہ تعظیماً سجدہ کرنا بھی عبادۃً سجدہ کرنا ہے، اسی لئے درمختار میں سجدہ تعظیماً و عبادۃً دونوں کو کفر لکھا ہے اور اس میں اختلاف نہیں ہے یہ متفق علیہ کفر ہے۔ البتہ خلاف اس سجدہ میں ہے جو بطور سلام اور تحیہ کی ہو یعنی سلام کی جگہ سجدہ کیا جاوے، درمختار میں ہے وکذا تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی به آثمان لانه یشبه عبادة الوثن وهل یکفران علی وجه العبادة والتعظیم کفروان علی وجه التحیة لا وصار آثما وهو کبیرا للکبیرة انتهی وفی الشامی[1] وذکر الصدر الشهید انه لا یکفر بهذه السجود لانه یرید به التحیة وقال شمس الائمة السرخسی ان کان لغیر الله تعالیٰ علی وجه التعظیم کفر قال القهستانی وفی الظهیریة یکفر بالسجدة مطلقا[2] پس معلوم ہوا کہ اختلاف جو کچھ ہے وہ سجدہ تحیہ میں ہے اور سجدہ عبادت اور تعظیم باتفاق کفر ہے، پس درحقیقت یہ دو قسم نہیں ہیں کیونکہ سجدہ عبادۃ و تعظیم باتفاق کفر ہے، پس درحقیقت یہ دو قسم نہیں ہیں کیونکہ سجدہ عبادۃ اور تعظیم کو فقہاء ایک ہی قسم شمار فرماتے ہیں اور اس کو کفر فرماتے ہیں لہذا اس میں قول عمر صحیح ہے البتہ سجدہ تحیہ میں اختلاف ہے کہ وہ کفر ہے یا نہیں

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ج ۵ ص ۲۳۰ ۔ ضمیر

[2] دیکھئے رد المحتار کتاب الحظر والاباحة ج ۵ ص ۲۰۸ ۔ ضمیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اور حرام کبیرہ ہونے میں کچھ خلاف نہیں ہے۔

احادیث نبویہ کی توہین کفر ہے

**سوال** (۸۸) احادیث نبوی کی توہین کرنا اور گالیاں دینا (۲) نمازیوں کو نماز پڑھنے کی بابت گالیاں دینا (۳) خود کو کہنا کہ میں راماشا بنیئے کی امت میں ہوں۔

**الجواب**:۔ احادیث نبویہ کی توہین کرنا اور یہ کہنا کہ میں راماشاہ کی امت میں ہوں کفر ہے[1]۔ اور نمازیوں کو گالی دینا حرام اور فسق ہے[2]۔

سید اگر کہے کہ نماز روزہ میرے لئے معاف ہے تو مسلمان نہیں

**سوال** (۸۹) اور جو سید بھنگ نشہ وغیرہ پیوے اور یہ کہے کہ ہمیں نماز روزہ سب معاف ہے ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ جو لوگ ایسا کہیں وہ مسلمان نہیں ہیں ایسے کلمات سے کفر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے[3]۔

حق تعالیٰ کی شان میں گالی کفر ہے

**سوال** (۹۰) میرے شوہر زید نے اگر ... مجھے طلاق دیدی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت ہی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیٹی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ زید مذکور نے اگر واقعی حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ کافر ہو گیا[4]۔ اور اس نے اگر اپنی

---

[1] من اهان الشريعة او المسائل التي لابد منها كفر (شرح فقه اكبر ص۲۵۰) تفسير [2] سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (مشكوة باب حفظ اللسان ص۴۱۱) [3] من جحد فرضا مجمعا عليه كالصلوة والصوم والزكوة والغسل من الجنابة كفر (شرح فقه اكبر ص۲۰۲) من قال لا اصلي جحودا او استخفافا او على انه لم يؤمر او ليس بواجب فلا شك انه كفر (ايضا ص۲۱۰) تفسير [4] والكافر بسب نبي من الانبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا ولو سب الله تعالى فتاب فيما بينه وبين الله تعالى فالاظهر انه كذلك لانه حق الله تعالى والاول حق عبد لا يزول بالتوبة (الدر المختار وحاشية ابن عابدين الباب المرتد ص۳۲۲ ج۳) تفسير

Maktaba Tul Ishaat.com



زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگئی اور نکاح فسخ ہوگیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[1] انتہی پس اس صورت میں زید کو زوجہ کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے

**سوال** (۹۱) ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں نہایت فحش کلمات کہتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک سور کا گوشت جناب کے دشمنوں نے کھایا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

**الجواب**:- وہ شخص مرتد ہوگیا اگر وہ تجدید اسلام اور توبہ نہ کرے تو اس سے مسلمان بالکل قطع تعلق اور متارکت کردیں اگر حکومت اسلام ہوتی تو اس کو سخت سزا دی جاتی مگر اب سوائے قطع تعلق کے مسلمان کیا کرسکتے ہیں کیونکہ حدود و تعزیرات اسلامی حاکم اسلام ہی جاری کرسکتا ہے[2]

کہاں کی حدیث و قرآن یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۹۲) ایک شخص نے بدعت کو منع کیا سننے والوں میں سے ایک نے کہا کہ میاں کہاں کی باتیں اور کہاں کی یہ حدیث و قرآن، ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

**الجواب**:- ایسا کہنے والا گنہگار اور فاسق ہے اور اگر استخفافا

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۳۵۶۔ ظفیر۔ [2] والکافر بسب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ ۱۲ ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر وتمامہ فی الدر (در مختار) اجمع المسلمون ان شاتمہ کافر وحکمہ القتل (رد المحتار) باب المرتد ج ۳ ص ۳۲۶) لانہ لاحد فی دار الحرب (الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الحدود ج ۳ ص ۱۹۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اس نے قرآن وحدیث کی نسبت ایسا کلمہ کہا تو یہ کفر ہے[1] پس اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے۔ اور احتیاطاً تجدید اسلام وتجدید نکاح کرنی چاہیئے جیسا کہ شامی میں اس کی تصریح فرمائی ہے[2]۔ فقط

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

**سوال** (۹۳) اگر شوہر کلمۂ کفر کہے اور وہ پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہوگی یا نہیں، اور زوجہ بھی کلمۂ کفر کہے اور یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ جائیں تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے آیا نکاح فسخ ہوگا یا وہ خود مطلقہ بائنہ ہوگی۔

**الجواب**:- درمختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل[3]، پس معلوم ہوا کہ بصورت مرتد ہو جانے زوج یا زوجہ کے فوراً ان میں نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ فقط۔

اپنے کو خدا، قیامت، جنت ودوزخ کا منکر کہنا کفر ہے.....

**سوال** (۹۴) جو مسلمان اپنے آپ کو خدا کہے نعوذ باللہ اور قیامت کو بے بنیاد سمجھیں، بہشت اور دوزخ اسی دنیا کو خیال کرے اور کفر وشرک کے کلمات کہے اور جھوٹی قسمیں کھائے ہم کو اس سے کیا سلوک کرنا چاہیئے توبہ اس کی مقبول ہے تو کچھ کفارہ بھی ہوگا یا نہیں۔

---

[1] امور الاخلال بہا اخلال بالایمان کسجود صنم وقتل نبی والاستخفاف بہ و بالمصحف الخ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۰ ج۳)۔ ظفیر [2] مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا ومافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (درمختار) قولہ التوبۃ ای تجدید الاسلام (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۳ ج۳ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- وہ شخص مرتد اور کافر ہو گیا[1] لیکن وہ اپنے خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرے، تو توبہ اس کی مقبول ہے اور پھر وہ مسلمان ہو جاوے گا اور پھر اس کے ساتھ معاملہ اہل اسلام کا سا رکھنا چاہیئے اور کچھ کفارہ اس کا نہیں ہے۔ فقط

غصہ میں کہا پیغمبر زادہ بھی آجائے تو بھی کام نہ کرونگا

**سوال** (۹۵) زید نے حالت غصہ میں یہ کہا کہ اگر کوئی پیغمبر زادہ بھی آجاوے تو میں یہ کام نہ کروں گا مگر بنظر استخفاف شریعت نہیں کہا بلکہ بوجہ زائل ہونے عقل کے کہا پھر فوراً جب ثبات عقل ہوا استغفار کر لیا تو شرعاً شخص مذکور کو حکم ارتداد کا دیا جائیگا یا نہ۔

**الجواب**:- قال فی الدر المختار وشرائط صحتها العقل والصحو والطوع فلا تصح ردة مجنون ومعتوه وموسوس وصبی لا یعقل وسکران مکره علیها الخ پس معلوم ہوا کہ اگر غضب ایسا تھا کہ زید اس میں مغلوب العقل اور مسلوب العقل ہو گیا متماثل دیوانہ کے تو حکم ارتداد اس پر نہ کیا جاوے گا اور بہر حال توبہ و تجدید ایمان لازم ہیں۔ فقط۔

---

[1] من انکر القیامة او الجنة او النار او المیزان او الصراط او الصحائف المکتوبة فیها اعمال العباد یکفر (عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۶۳) من ارتد عرض الحاکم علیه الاسلام استحبابا علی المذهب لبلوغه الدعوة وتکشف شبهته و یجب وجوبا وقیل ندبا ثلثة ایام یعرض علیها الاسلام فی کل یوم یجلس

Maktaba Tul Ishaat.com



اس وقت ہوا فرض کرکے جھگڑا کرانا حرام ہے

**سوال** (۹۵) ہندو و مسلمان میں مسجد و دیول کے جھگڑے کا تصفیہ تحصیلدار کے اجلاس میں ہو رہا تھا زید نے بنا ئید ہندو و بلحاظ خیر خواہی اور مسجد کی بے حرمتی کی غرض سے یہ کہا کہ اس وقت میں کافر بن کر ہنود کی طرف سے بحث کرتا ہوں وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید کا فرد مرتد ہو گیا اور تمام عمل اسکے حبط ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وھو فی الآخرة من الخاسرین[1]۔ پس زید پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے اور توبہ و استغفار لازم ہے تاکہ از سر نو مسلمان ہو جاوے اور احکام اسلام اس پر جاری ہوں۔ فقط۔

بیوی جب عیسائی بن گئی تو نکاح باقی نہیں رہا

**سوال** (۹۶) میاں بیوی میں تکرار ہوا بیوی عیسائی ہو گئی نکاح باقی رہا یا نہیں۔

(۲) دوبارہ جب اسلام لے آئی تو شوہر اول کو ہے گی

اگر بیوی پھر مسلمان ہو گئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی رہا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا[2]۔

(۲) پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول ہی کو دیجائے گی یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے۔ درمختار اور شامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔ فقط[3]۔

---

[1] المائدہ ۵۔

[2] وارتداد احدھما فسخ عاجل (الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۲۵۱ ج۲) ظفیر [3] ولا شئی لو ارتدت الخ تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا بمہر نیسیر کذا بنار وعلیہ الفتوی (ایضا ص۲۵۲ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اولاد کو کافر کہنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

**سوال** (۹۷) ایک عورت نے اپنی صغیر السن اولاد کو کافر کہا زوج نے اس سے کلام و حقوق زوجیت ترک کر دیا، بدیں غرض کہ مبادا میری زوجہ میرے نکاح سے خارج ہو گئی ہو یہ خیال صحیح ہے یا کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ حدیث شریف میں ہے من قال لاخیہ کافر فقد باء بہ احدھما اور کما قال صلی اللہ علیہ وسلم[1]۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر کہے، اور وہ کافر نہیں ہے تو وہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے، الحدیث، اسی حدیث کے معنی یہ بیان کئے گئے ہیں کہ گنہ کافر کہنے کا اس پر عود کرتا ہے وفیہ اخر، اس صورت میں وہ عورت فاسقہ ہوئی اور نکاح نہیں ٹوٹا، پس وہ شخص بدستور سابق اپنی زوجہ کو رکھے اور احتیاطاً تجدید نکاح کر لیوے تو اچھا ہے جیسا کہ ظاہر حدیث کا مقتضیٰ ہے۔ فقط۔

خدا کو نہیں مانتا کفر ہے

**سوال** (۹۸) زید نے بمواجہ تین آدمیوں کے اپنے خسر کے اس کہنے پر کہ تو نہ کبھی نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے۔ تجھ سے بولنے کو ہمارا دل نہیں چاہتا۔) یہ کہا کہ میں خدا کو نہیں مانتا، میں تو عیسیٰ مسیح کو مانتا ہوں، والعیاذ باللہ تعالیٰ، اس کلمہ کے کہنے سے زید مرتد ہو گیا یا نہ اور اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور اس پر عدت طلاق واجب ہو گی یا عدت وفات

**الجواب**:۔ صرف اس لفظ کے کہنے سے کہ میں خدا کو نہیں مانتا ہوں شخص مذکور کافر اور مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور عدت طلاق اس پر لازم ہوئی، در مختار میں ہے وارتداحدھما

---

[1] مشکوۃ شریف باب حفظ اللسان ص۴۱۱۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



فسخ عاجل[1]. الخ وایضا فی باب العدۃ وھی فی حق حرۃ الخ املاق او فسخ بجمیع اسبابہ الخ ثلثۃ حیض کوامل[2] الخ فقط

**ارتداد کی ضرورت نہیں بلکہ ارتداد ہے**

**سوال** (۹۹) ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے۔ اس پر عورت نے جواب دیا کہ مجھے خدا کی ضرورت نہیں ہے نہ خدا کی جنت کی، شرعاً اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

**الجواب**:- اس عورت پر حکم کفر وارتداد کا لاحق ہوگیا[3]۔ اور نکاح اس کا فسخ ہوگیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید اسلام کرا کر پھر نکاح کیا جاوے[4] فقط

**بیس کافر ہوگیا کلمۂ کفر ہے**

**سوال** (۱۰۰) زید اور عمر میں عداوت چلی آتی ہے، زید نے اس بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے لڑکے سے کردیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھائے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا، نہ تکلیف دے گا چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھالی اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہوگیا، زید عقد کے بعد جھگڑا فساد کرنے اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہونچانے لگا عمر نے اپنی ٹوپی زید کے قدموں پر رکھدی اور معافی کا خواستگار ہوا، زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۲/۳۵۹ ظفیر. [2] ایضا باب العدۃ ۲/۵۲۵ و ۲/۵۲۶ ظفیر. [3] لا یکفر احد من اھل القبلۃ الا فیہ نفی الصانع القادر او تعطیلہ او شرک او انکار للنبوۃ (شرح فقہ اکبر ص۱۹۱) ظفیر [4] وزنا احدھما من الزوجین فسخ عاجل (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۲/۳۵۹) ظفیر.

Maktaba Tul Ishaat.com

کریم آسمان پر سے اتر آوے اور مجھکو کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا. عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کیوں زبان سے نکالتے ہو تب زید نے کہا کہ میں کافر ہوگیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے. زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں.

**الجواب:** زید نے جو کلمات کفر کہے اس سے اس کا کافر ہونا و مرتد ہونا ثابت ہوا[1]۔ اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور اس کا لڑکا چونکہ اپنی زوجہ کو نان و نفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اس لئے بموجب حکم بعض ائمہ قاضی شرعی اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کر دے اور فسخ نکاح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دیدے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جاکر ہو سکتا ہے وہاں کا قاضی ... تفریق کرا دیوے۔ فقط۔

کلام اللہ کو کلام انسانی اور دوسرے کلمات کفر کہنے سے مرتد ہوگیا

**سوال** (۱۰۱) زید مسلمان افعال کفر و شرک کا مرتکب ہے کچھ دنوں پیشتر مسلمانوں سے بحث و تکرار کرتا ہوا کلام اللہ کو کلام انسانی قرار دے کر قرآن پاک کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا. اور احادیث صحیحہ کو بوسیدہ کاغذوں کی طرح چاک کر کے پھینکدیا۔

(۲) وہ یہ کہتا ہے کہ لحم خنزیر اور لحم بز میں کچھ فرق نہیں ہے. اسی طرح اپنی مادر حقیقی اور اپنی عورت میں تمیز نہیں ہے. مشرکوں کے دیوتاؤں کو نذر چڑھاتا ہے اور مشرکین کا ذبیحہ کھاتا ہے۔

(۳) رام اور رحمٰن دونوں کو ایک کہتا ہے۔

---

[1] اذا طلق الرجل کلمۃ الکفر عبثاً لکنہ لا یعتقد الکفر ان قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۵ ج۳) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



(۴) مسلمانوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ نماز ایک فعل عبث ہے، ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں، زید اب تک زنا میں مشغول تھا اب زانیہ سے نکاح پسند کرتا ہے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب:**۔ ایسے عقائد رکھنے والا شخص کافر و مرتد ہے[1]۔ اگر وہ تائب و اسلام لاکر نہ مرے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا جائے، اگر وہ شخص پھر اسلام میں داخل ہونا چاہے اور گزرے ہوئے عقائد و افعال سے توبہ کرے تو اس کو مسلمان کرلیا جاوے۔

(۴) نکاح اس کا اس زانیہ سے فوراً کردیا جاوے۔

مرتد ہونے کے بعد پھر مسلمان ہونا

**سوال** (۱۰۲) اگر کوئی مسلمان مرتد ہوجائے اور پھر اسلام لانا چاہے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

**الجواب:**۔ جس وقت وہ پھر مسلمان ہونا چاہے اس کو مسلمان کرلیا جاوے۔ اسلام میں کچھ تنگی نہیں ہے اور اللہ کی رحمت وسیع ہے اس کی شان یہ ہے کہ ؎

باز آ باز آ از آنچہ ہستی باز آ — گر ملحد و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کا منکر کافر ہے

**سوال** (۱۰۱) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت و صحابیت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو، وہ

---

[1] اذا طلق الرجل کلمۃ الکفر لکنہ لا یعتقد الکفر الخ قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



اسلام سے خارج ہے کسی بھی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں لہذا خارج اسلام نہیں ہوسکتا اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

**الجواب:** اس بارہ میں عالم کا قول صحیح ہے۔ اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہیئے کہ اس سے توبہ کرے[1]

میرا ایمان میری جوتی کے نیچے یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۱۰۴) ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے ایسے کلمات قبیحہ مجمع کثیر میں اپنی زبان سے نکالے کہ میرا ایمان میری جوتی کے نیچے ہے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب:** یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہوگیا[2] اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی جیسا کہ در مختار میں ہے۔ و ارتداد احدہما فسخ عاجل، پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط۔

قادیانی کافر ہیں رد نفس میں تفصیل ہے

**سوال** (۱۰۵) ایک مولوی صاحب نے بروز جمعہ یہ فتوی بیان فرمایا کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ واحدی کافر ہیں، اور جو شخص ان کے ساتھ خورد و نوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں

---

[1] نعم لا شك فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۰۲) ظفیر [2] وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلك دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۰۲) ظفیر [3] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۹) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



شامل ہوگا کافر متصور ہوگا اور پھر اس کی ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا علی ہذا القیاس سلسلہ کفر جاری رہے گا۔ اور جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہے جو لڑکیاں اہل سنت وجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولد الحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں، کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں (۲) کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں، ہم حنفی ہیں اور جس فرقہ احمدیہ کا ہم سے تعلق ہے وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے (۳) کیا جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور وہ اس طرح زنا کر رہی ہیں (۴) کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گنہ گار۔

**الجواب**:۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر و مرتد ہیں ان سے کسی قسم کا اتحاد و ارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے[1] اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ الکا قطعیات کا منکر ہے اور سب شیخین کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یعنی الک کا معتقد ہے اور صحابہ کی تکفیر کرتا ہے وہ بھی کافر و مرتد ہے[2] ان سے مناکحت و مجالست حرام ہے اور واضح ہو کہ روافض تبرا گو ہی

---

[1] و دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص۲۰۳)

[2] وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیق او یقذف السیدۃ الصدیقۃ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ (ردالمحتار باب المحرمات ص۲۹۱ ج۳) ملخصاً۔

Maktaba Tul Ishaat.com



ہوتے ہیں اگرچہ بوجہ تقیہ کے جو ان کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ مخفی رکھتے ہیں لہٰذا ان کے قول و فعل کا اعتبار نہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصول مذہب کو دیکھا جاوے پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

(۱) اکثر افراد شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتویٰ ہے اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں لہٰذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتہ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جاوے اور احتراز کیا جاوے۔

(۲) قطعاً کافر و مرتد ہیں اور یہ غلط ہے کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے ان کی کتب مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

(۳) یہ صحیح ہے وہ بکاح نہیں ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے

(۴) یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیۃ اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے اور حدیث شریف میں ہے من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام[1] پس جب کہ مبتدع کی تعظیم و توقیر کرنا گویا اسلام کو منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر و مرتد فرقوں کی تعظیم و توقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔ فقط

کلمہ کفر کا اعلان ہو چکا تو تجدید کا بھی اعلان کرے

**سوال** (۱۰۵) اگر کسی کلمے سے کفر لازم آجاوے بجائے خود تو کیا استیناف ایمان علی رؤس الاشہاد ضروری ہے (۲) اور استیناف ایمان سے حسنات حاصلہ عود کر آتی ہیں یا نہیں۔ (۳) تجدید ایمان کا رکن کیا چیز ہے۔

**الجواب**:۔ اگر کلمہ کفر کا اعلان ہو چکا ہے تو تجدید میں اعلان کرنا

---

[1] مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص۳۱۔

Maktaba Tul Ishaat.com



چاہیئے اور اگر کلمہ کفر زبان سے نکل گیا اور کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہے تو تجدید ایمان میں اعلان کی ضرورت نہیں ہے

(۲) مسئلہ یہ ہے انساقط لا یعود وفیہ اختلاف منقول فی التتارخانیہ فلیراجع[1]

(۳) جو کچھ ایمان کا ہے وہی تجدید ایمان کا رکن ہے

حق تعالیٰ کی شان میں گالی دینے والے کا حکم

**سوال** (۱۰۶) میرے شوہر زید نے مجھے طلاق دیدی اور حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں بہت ہی نازیبا الفاظ کہے یہاں تک کہ بیٹی کی گالی دی وغیرہ وغیرہ تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب** ۔ زید مذکور نے واقعی حق تعالیٰ شانہ کی شان پاک میں ایسے الفاظ کہے ہیں جو سوال میں ہیں تو وہ کافر ہوگیا اور[2] اس نے اگر اپنی زوجہ کو طلاق بھی نہ دی ہو تب بھی اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی اور نکاح فسخ ہوگیا کما فی الدر المختار وارتداد احدہما فسخ عاجل[3] لہٰذا پس اس صورت میں زید کی زوجہ کو زید کے ساتھ رہنا اور اس سے تعلق زوجیت کا رکھنا درست نہیں ہے۔ فقط

تعظیماً سجدہ غیر اللہ کو ناجائز ہے

**سوال** (۱۰۷) جناب نے غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ کرنے کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ نہایت تشفی بخش ہے لیکن یہ امر ابھی تک دریافت طلب باقی ہے کہ اگر ایک شخص خود غیر اللہ کو تعظیماً سجدہ نہیں کرتا بلکہ تعظیماً سجدہ کرنے کو حرام جانتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ بجز غیر واحد لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا کے اور دلیل سے سجدہ تعظیمی جو شرائع سابقہ میں کیا

---

[1] واسلامہ (ای المرتد) بان یتبرأ عن الادیان سوی الاسلام او عما انتقل الیہ بعد نطقہ بالشہادتین ولو اتی بہما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ (درمختار) اقول وہو شرط لاجراء احکام الدنیا علیہ (ردالمحتار بالمرتد ص۲۹۵ ج۳ ظفیر) [2] ومن وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او کفر (شرح فقہ اکبر ص۱۸۵ ظفیر) [3] الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۷ ج۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

گیا تھا اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں، اور اس حدیث سے بھی بحیثیت خبر واحد ہونے کے ناسخ کتاب ہونے میں شبہ باقی رہتا ہے۔ لہٰذا بہت سے بہت اس حدیث سے نیز آیت قرآنی لاتسجدو للشمس الآیۃ سے درصورت وحدۃ حکم اگر ثابت ہوسکتا ہے تو صرف یہ کہ سجدہ غیر اللہ کو کرنا حرام ہے کفر ثابت نہیں ہوتا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ سجدہ تعظیمًا کرنا کفر ہے تو اس کفر کا انکار جو نص قطعی سے ثابت ہے کفر ہوگا یا نہیں اور اس قسم کے منکر کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب:** کسی حکم قرآنی کے منسوخ ہونے کے معنی جس وقت ذہن نشین ہوجاویں گے اس وقت خود بخود سمجھ میں آجاوے گا کہ حدیث سے حکم قرآنی منسوخ ہوسکتا ہے۔ سو واضح ہو کہ منسوخ کے معنی یہ ہیں کہ وہ حکم فلاں وقت تک یا فلاں زمانہ میں تھا اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے معنی بیان فرمانے والے ہیں اور آپ کا بیان کسی حکم کے متعلق واجب العمل ہے جیسا کہ خود قرآن شریف میں ارشاد ہے لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (ترجمہ) تاکہ آپ بیان فرمادیں لوگوں کے لئے معنی قرآن منزل کے پس جب آپ کسی حکم قرآن کے متعلق یہ بیان فرمادیں کہ حکم مذکور فلاں زمانہ میں تھا اور پہلی امتوں کے لئے تھا اب وہ حکم نہیں ہے تو یہ امر نص قرآنی سے ثابت ہے کہ آپ کا یہ بیان واجب العمل ہے لہٰذا حدیث ناسخ قرآن ہوسکتا ہے خود قرآن شریف سے ثابت ہے اور خبر واحد ہونا اس کو مضر نہیں ہے جبکہ وہ صحیح حدیث ہو کیونکہ خبر واحد ہونا ہمارے اعتبار سے ہے ورنہ جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم سنا وہ نقل قرآن کے حکم کی واجب العمل ہیں۔ فقط۔

**سوال (۱۰۷)** زید مسلمان نے علانیہ بودھ مذہب اختیار کرلیا اور خود مختار کا ایک رکن ہے میونسپلٹی وغیرہ

نیا مذہب اختیار کرنے سے بودھ مذہب کا اعلان کردیا تو مرتد و کافر ہوگیا

Maktaba Tul Ishaat.com

گورنر کے کونسل کے رائے دہندگان کی دو فہرستیں ہیں مسلمین کی جدا اور کفار کی جدا، زید کا نام کفار کی فہرست میں ہے اپنے بیرونی دروازہ پر بودھ کی تصویر بنوائی ہے۔ مگر بایں ہمہ ہر سال گیارہویں شریف اور اس میں مسلمانوں کی دعوت بھی کرتا ہے تو زید مسلمان ہے یا مرتد اور اس کی دعوت میں جانا اور کھانا اس کا حصہ یا روپیہ پیسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ جبکہ زید نے اعلانیہ اپنے کو بودھ مذہب پر ہونے کا اعلان کر دیا اور اپنے دروازہ پر بودھ کی تصویر بھی قائم کی اور اس کے بعد اس مذہب سے توبہ کا اعلان نہیں کیا اور اپنے مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کیا تو وہ کافر و مرتد ہے[1] اس کی کسی دعوت وغیرہ میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے اور روپیہ پیسہ اس سے لینا درست نہیں ہے اور اس کے گھر کسی جلسہ میں وعظ و مولود شریف میں شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط۔

تماشہ کرنے والا کیے پر خطا بھی تو مرتد کافر ہے

**سوال** (۱۰۷) تماشہ کرنے والا تماشہ کے وقت اپنے آپ کو نعوذ باللہ خدا کہتا ہے اور دوسروں کو سجدہ کرنے کو کہتا ہے کیا وہ مسلمان ہے اور ایسا تماشہ دیکھنے والے اور شرکت و امداد کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ اس تماشہ کے اندر عبرت دکھائی جاتی ہے اور ناحق کو شکست اور حق کو فتح اس کا نتیجہ ہوتا ہے ان کے لئے کیا حکم ہے۔

---

[1] ومن لا یرضی عن الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۶۴ ج۲) ۔ مرتد ھو شرعًا الراجع عن دین الاسلام ورکنھا اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد الایمان (الدر المختار شامی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۳۶۱ ج۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- یہ کفر وارتداد صریح ہے اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے[1] قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ[2]

(۲) یہ قول غلط ہے اور تاویل باطل ہے[3]۔ فقط

قرآن مجید کی توہین کفر ہے

**سوال** (۱۰۸) زید نے بکر کو کسی دنیوی معاملات میں فیصلہ کے لئے کہا قرآن قسم کی طور پر اٹھا، تو میں فیصلہ منظور کروں گا لیکن بکر نے باہمی تنازعات میں کہا کہ میرا تو ذکر بھی نہیں اٹھاتا۔ بکر دوسری جگہ ایسے بے ادبانہ الفاظ سے توبہ کرتا ہے، اب بکر پر کیا تعزیر شرعی عائد ہوتی ہے۔

**الجواب**:- بکر ان الفاظ سے مرتد اور کافر ہو گیا[4]۔ اگر اس نے توبہ اور تجدید ایمان کر لیا ہے تو پھر وہ مسلمان ہو گیا اب بعد اسلام لانے کے اس پر کچھ حد اور تعزیر نہیں ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا تھا اس کو پھر

---

[1] لا یکفر احد من اھل القبلۃ الا فیما فیہ نفی الصانع القادر العلیم او شرک او انکار النبوۃ (شرح فقہ اکبر ص۱۹۹) من ھزل بلفظ کفر ارتد وان لم یعتقدہ للاستخفاف (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ۳۱۲/۳) نظیر [2] سورۃ الانبیاء ع ۲

[3] وفی البحر عن الجامع الاصغر ان الطلاق: الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر لان الکفر یتعلق بالضمیر ولم یعتقد الضمیر علی الکفر وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ اھ ثم قال فی البحر والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا او لاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار لاعتقادہ کما صرح بہ الخانیۃ وغیرھا (الدر المختار باب المرتد ۳۱۲/۳) نظیر [4] قال فی السراجیۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب والقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان کسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف الخ (رد المحتار باب المرتد ۳۱۲/۳) نظیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



پھر نکاح کرنا چاہیئے۔ درمختار[1]، شامی۔

اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کفر ہے

**سوال** (۱۰۹) اگر کوئی عورت اپنے خاوند پر مشتعل ہو کر خدائے تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں الفاظ اہانت کے کہے تو ایسی عورت اسلام سے خارج ہو گی یا نہیں۔

**الجواب**:۔ عورت مذکورہ کو توبہ کرنا چاہیئے۔ توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔

شریعت کے حکم کو نہیں ماننا بھی کفر ہے

**سوال** (۱۱۰) مسمی فرمان علی اور مہدی خان نے عام طور پر مجلس میں یہ کہا کہ ہم شرع شریف کے حکم کو نہیں مانتے ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔ اس کی جنازہ کے نماز پڑھنا اور اس سے تعلقات رکھنا کیسا ہے۔

**الجواب**:۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کلمہ کفر ہے[2]۔ اور ایسا شخص اس لائق نہیں کہ مسلمانوں کی صف میں اس کو جگہ دی جائے ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے کہ شریعت اسلامی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ کہے حقیقت میں ایسی ہی بے باکی دائمی ضلالت اور ابدی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے چونکہ صورت مسئولہ میں کلمہ مذکور مجمل ہے اسلئے ایسا کلمہ کہنے والا کے کفر میں احتیاط کی ضرورت ہے، کسی مسلمان کے قول میں جب تک بھی کوئی قابل قبول تاویل ممکن ہو سکتی ہو تو اس کو کافر بنانے سے نہیں احتراز ہی کرنا چاہیئے کہ ایمان و کفر کا معاملہ بہت ہی نازک ہے۔ بحرالرائق میں خلاصہ سے نقل کیا ہے اذا کان

---

[1] من وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ الا یکفر شرح فقہ اکبر ص۱۸۶

[2] من اھان الشریعۃ او المسائل التی لا بد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۵) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com

فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل
الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم[1]. وفی الفتاوی الصغری الکفر شیٔ
عظیم فلا اجعل المومن کافرا حتی وجدت روایۃ انہ لا یکفر انتہی[2] اور فتاوی
قاضیخاں میں ہے رجل قال لغیرہ علی المکتوبۃ فقال لا اصلیھا الیوم اختلفوا
فیہ ذکر الناطفی عن محمدؒ انہ قال قول الرجل لا اصلی یحتمل وجوھا اربعۃ احدھا
لا اصلی فقد صلیتھا والثانی لا اصلی بقولک ففی ھذہ الوجوہ لا یکفر والرابع لا
اصلی ولیس تجب علی الصلوۃ ولم اومر بھا یعنی بجحودھا یصیر کافرا قال الناطفیؒ فعلی
ھذا اذا طلق وقال لا اصلی لا یکفر لان ھذا اللفظ متحمل انتہی[3]. اقول[4] وکذا
ھذا فی الدر المختار لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن[5]. شامی
میں اس قول کے تحت میں ہے ثم ان مقتضی کلامھم ایضا لا یکفر بستم دین
مسلم ای لا یحکم بکفرہ لامکان التاویل[6]، غرضیکہ اسی طرح کی بہت سی عبارتیں
ہیں جو احتیاط پر مجبور کرتی ہیں لہذا صورت مسئولہ میں ایسے شخص کا جنازہ
پڑھنا جائز ہے البتہ جب تک یہ شخص اپنی کرتوت سے تائب نہ ہو اس سے
کسی طرح کا بھی تعلق نہ رکھنا چاہیئے جو ایسی حالت میں اس سے تعلق رکھیں گے
وہ گنہگار ہوں گے اور ڈر ہے کہ ان کا شمار بھی اسی کے ساتھ نہ ہو جائے اور
نہ کسی مسلمہ کا اس کے ساتھ ایسی حالت میں نکاح کیا جائے، نکاح کے معاملہ
میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔ فقط۔

---

[1] رد المحتار باب المرتد ص۳۹۲ ج۳۔ ظفیر [2] رد المحتار باب المرتد ص۳۹۲ ج۳۔ ظفیر
[3] فتاوی قاضی خاں باب ما یکون کفرا من المسلم وما لا یکون ص۳۹۰ ج۳۔ ظفیر
[4] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳۔ ظفیر [5] رد المحتار

Maktaba Tul Ishaat.com



احدالزوجین کے ارتداد سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے

**سوال** (۱۱۱) اگر وہ لڑکی جس نے مذہب قادیانی اختیار کرکے اپنا نکاح کسی احمدی سے کرلیا ہے اگر پھر مسلمان کرلیا جائے تو اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاوے گا یا نہیں۔

(۲) احمدی میاں بیوی ایک ساتھ مسلمان ہونے تو نکاح باقی رہے گا

**سوال** (۱۱۲) اگر دونوں اشخاص ساتھ ہی احمدی سے مسلمان ہوجائیں تو ان کے نکاح کے متعلق کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ اس صورت میں اس کا نکاح قادیانی شخص سے ٹوٹ جائیگا کیونکہ قادیانی مرتد ہیں اور احدالزوجین کا ارتداد نکاح کے منافی ہے درمختار میں ہے وفسد ان اسلم احدھما قبل الآخر[1]. بحرالرائق میں ہے ان مراد ہ بالآخر منافیہ للنکاح ابتداء وکذا بقاء وقال بہ یعلم حکم البینونۃ باسلام احدھما فقط بالاولی[2]

(۲) اگر دونوں ایک ساتھ مسلمان ہوئے ہیں تو ان کا نکاح باقی بحال ہے ورنہ فسخ ہوجائیگا[3] فقط

زوجین میں ایک کے ارتداد سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے

**سوال** (۱۱۳) زید نے ایک ہندو عورت کو مسلمان کرکے اپنا نکاح کیا اور سال تک اس کے پاس رہی لیکن اب آریوں نے اس کو بہکا کر مرتد بنا کر عدالت میں نکاح ہونے سے انکار کرادیا۔ نکاح کے گواہ اور وکیل موجود ہیں۔ قاضی بھی منکر ہے اور رجسٹر ظاہر نہیں کرتا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

[1] الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج۳ ص۳۰۱ ظفیر [2] وبقی النکاح ان ارتدا معا بان لم یعلم السبق فیجعل کالغرقی اثر اسلما کذالک استحسانا وفسد ان اسلم احدھما قبل الآخر (درمختار) قولہ کذالک بان لم یعلم السبق (ردالمحتار باب نکاح الکافر ج۳ ص۳۰۱) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ شریعت اسلام میں دو گواہوں سے نکاح کا ثبوت ہو جاتا ہے لیکن بعد مرتد ہو جانے اس عورت کے نکاح فسخ ہو گیا جیسا کہ در مختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل[1]۔ فقط

قرآن کی نسبت کلمات توہین کفر ہے

**سوال (۱۱۳)** کمال الدین جلد ساز نے مجمع اہل اسلام میں یہ کلمات کہے کہ میں قرآن شریف کو کچھ چیز نہیں سمجھتا میں اس کو آگ لگا سکتا ہوں چند آدمیوں کی شہادت میں مسلک ہیں ایسے شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ قرآن شریف کے نسبت کلمات توہین کے کہنا کفر ہے[2] لیکن اگر کمال الدین انکار کرتا ہے تو یہ انکار اس کا توبہ سمجھا جاوے گا اس کو چاہیئے کہ توبہ و استغفار کرے اور تجدید ایمان کرے، بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان کے اس کے ساتھ کچھ تعرض نکیا جاوے اور اس کو مسلمان سمجھا جاوے اور میل جول رکھا جاوے اور اگر وہ شخص توبہ و استغفار و تجدید ایمان سے انکار کرے تو پھر اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے۔ فقط۔

میں شریعت کو نہیں مانتا یہ کلمہ کفر ہے

**سوال (۱۱۴)** زید نے کسی وجہ سے اپنا مکان اپنے لڑکے عمرو کو ہبہ کر دیا اور علاوہ عمرو کے زید کے تین لڑکے دو لڑکیاں اور بھی موجود ہیں اب زید چاہتا ہے کہ اپنی حیات میں سب کو یہ مکان تقسیم کر دے عمرو کہتا ہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا تو عمرو اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ عمرو بوجہ اس قول کے اسلام سے خارج ہو گیا اور اس

---

[1] الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ظفیر [2] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او طعن کفر عالمگیری مصری ص ۲۶۶ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی بعد اسلام لانے کے تجدید نکاح کرسکتا ہے[1]

اپنے کو خدا اور رسول کہنے والا کافر و مرتد و مخلد ہے

**سوال** (۱۱۵) یحییٰ خاں ایک جا درہ میں مقیم ہے پہلے اس نے مہدی موعود۔ پھر مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا اور اس کے بعد رسول بنا اور اپنے نام کا کلمہ بنایا لا الہ الا اللہ ہو یحیی عین اللہ اور اپنے کو عین اللہ کہتا ہے اور ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام فرقان بالمقابل قرآن رکھا ہے اور خود کو فرمانروا کہتا ہے اور اب اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہے آیات قرآنی کم و زیادہ کرکے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں غلطی ہے الخ اور اللہ تعالیٰ کو لہو و لعب کرنے والا کہتا ہے نعوذ باللہ یحییٰ خان کے لئے کیا حکم ہے اور جو مسلمان اس کو واجب التعظیم سمجھیں اور اس کی اقوال کی تصدیق کریں اور اس کی اعانت کریں اور اس کے ساتھ خورد و نوش کریں ان کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ یحییٰ خاں مذکور کا مرتد ہونا اس کے اقوال سے ثابت و محقق ہے[2]۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کو ملنا اور اس کی محبت و اعانت کرنا حرام ہے۔ اور جو لوگ اس کو بزرگ اور واجب التعظیم سمجھیں اور اس کی تصدیق کریں وہ بھی کافر ہیں اس میں کچھ شک نہیں ہے قال اللہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ[3] وقال اللہ تعالیٰ ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظالمین[4] فقط

---

[1] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) نظیر[2] ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲) اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن الخ او عاب کفر (عالمگیری مصری ص۲۶۶ ج۲) نظیر[3] الاحزاب ۴۰

[4] الانبیاء ۲۰۔

Maktaba Tul Ishaat.com

قرآن کی کسی آیت کی تحقیر سے خوف کفر ہے

**سوال** (۱۱۶) زید نے منبر پر وعظ بیان فرمایا عمرو نے خشمناک ہو کر اس کو منبر سے نیچے گرا دیا اور مار پیٹ کیا۔ زید نے آیت کریمہ پڑھا، عمرو نے کہا کہ یہ آیت قرآنی اپنی عورت کو بتلاؤ میں نہیں مانتا ہوں، عمرو کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ عمرو کا یہ فعل نہایت قبیح ہے اور آیت قرآنیہ کی نسبت ایسے الفاظ کہنے سے خوف کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے۔ فقط

غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں

**سوال** (۱۱۷) ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو اور مستحق لعنت و تبرا ہو وہ اسلام سے خارج ہے کسی قسم کا برتاؤ اس کے ساتھ نہ کرنا چاہیئے، دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے وہ کلمہ پڑھتے ہیں، لہذا خارج اسلام نہیں ہو سکتا، اس بارہ میں کس کا قول صحیح ہے۔

**الجواب**:۔ اس میں عالم کا قول صحیح ہے[۲]۔ اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اصول اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے اس کو چاہیئے کہ اس سے توبہ کرے۔

شریعت کے مقابل رواج کو ماننا کفر ہے

**سوال** (۱۱۸) جو شخص یہ کہے کہ میں فیصلہ شریعت کے موافق نہیں کروں گا بلکہ رواج کے موافق فیصلہ کروں گا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کفر ہے اور استخفاف دین ہے اس سے توبہ

---

[۱] اذا انکر الرجل آیۃ من القرآن او سخر بآیۃ من القرآن او عاب کفر (عالمگیری مصر ج۲ ص۲۶۰ ظہیر)

[۲] ولو انکر احد خلافۃ الشیخین یکفر (شرح فقہ اکبر ص۲۰۰) نعوذ باللہ فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق (ردالمحتار باب المرتد ص۳۰۹ ج۳ وص۳۰۶ ج۴ ظہیر)

Maktaba Tul Ishaat.com



کرنی چاہیئے۔[1]

شریعت کو نہیں مانتا کلمہ کفر ہے! **سوال** (۱۱۹) زید اپنے امام مسجد کو بلا حکم شرعی امامت سے علیحدہ کر دیا سمجھانے پر یہ جواب دیا کہ (اگر شریعت بھی اسکو امام مانے تب بھی میں اس کو امام نہیں مانتا) زید کا یہ کہنا کفر ہے یا نہیں اور زید کو تجدید نکاح کرنا چاہیئے یا نہیں یا صرف توبہ ہی کافی ہے، ایک عالم نے یہ فتوی دیا کہ زید جب تک توبہ اور تجدید نکاح نکرے اس سے قطع تعلق کرنا چاہیئے اس پر زید نے عالم مذکور کو برسر اجلاس گالیاں دی اور سخت بے عزت کیا، کیا فتوی عالم کا درست تھا، بہرحال زید کے لئے کیا حکم ہے توبہ ہی کافی ہے یا عالم سے معافی بھی مانگے۔

**الجواب**:۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کلمہ کفر ہے اور استخفاف دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور یہی وجہ ہے کہ بہت سے علماء نے ایسے بے باک اور شریعت کو بازیچۂ اطفال سمجھنے والوں پر بلا تامل کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں مگر اس وجہ سے کہ اسلام کا اور کفر کا معاملہ بے حد نازک ہے حضرات فقہاء نے اس میں بہت ہی احتیاط کی ہے اور فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں جب تک کوئی قابل قبول تاویل ہو سکتی ہو اور اس کا کلام کسی محمل حسن پر اتر سکتا ہو اس وقت تک اسکو کافر کہنے میں احتیاط کی جائے گی، پس چونکہ شخص مذکور کا کلام محتمل تاویل ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کی مراد شریعت کو برا کہنا نہیں بلکہ اس خاص شخص کی برائی مقصود ہے اس لئے اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی ضرورت ہے

---

[1] او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود الخ و نعال تصدر عن المتہتکین لدلالتہا علی الاستخفاف بالدین الخ (رد المحتار باب المرتد ص ۲۶۷ ج ۱ ظفیر)

Maktaba Tul Ishaat.com

درمختار میں ہے واعلم انہ لا یفتی بکفر دین مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ الخ[1] پھر شامی میں ہے ثم ان مقتضی کلامھم ایضا انہ لا یکفر بشتم دین مسلم او ای لا یحکم بکفرہ لامکان التاویل ثم رائیتہ فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام اقول وعلی ھذا ینبغی ان لا یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الرذیلۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر[2] الخ شامی مطبوعہ مصر ص۲۸۹ج۳۔ وقال فی البحر بعد کلام طویل والذی تحرر لہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامھم علی محمل حسن الخ ثم قال ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منھا[3] الخ بحر الرائق ص۳۵ج۵ مطبوعہ مصر۔ وفی الخلاصۃ وغیرھا اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم وزاد فی البزازیۃ الا اذا صرح بارادۃ موجب الکفر فلا ینفعہ التاویل حینئذ[4] انتھی۔ نقلہ فی البحر بہرحال اس کو توبہ کرنی چاہیے اور احتیاطاً تجدید نکاح بھی، اور جب تک کہ یہ شخص کامل توبہ اور ندامت کے ساتھ اپنے فعل پر پشیمان نہ ہو اس سے قطع تعلق سیاست اسلامیہ کے مطابق ہے اور جس عالم نے ایسا فتوی دیا وہ صحیح ہے قال فی الاشباہ وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح[5] ثم قال وظاھرہ انہ امر

---

[1] ردالمحتار علی ھامش درمختار باب المرتد ص۲۹۸ ج۳ و ص۲۹۹۔ [2] ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳۔ [3] ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۲۔ [4] ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۲۔ [5] ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۲۔

Maktaba Tul Ishaat.com

احتیاطاً وقال بعد کلام واما امرہ بتجدید النکاح فھو لاشک فیہ احتیاطاً الخ[1] الحاصل اگرچہ ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے لیکن توبہ و استغفار کے بغیر چارہ نہیں اور علی سبیل الاحتیاط تجدید نکاح بھی ہونی چاہیئے اور سب سے پہلے اسکو اس بی عالم دین سے معافی مانگنی چاہیئے کہ جس کو بغیر شرعی قصور کے برا بھلا کہہ کر اپنی عاقبت خراب کی ہے۔ علماء دین کی تعظیم حقیقت میں دین کی تعظیم ہے اور ان کو حقیر سمجھنا دین کو حقیر جاننا ہے، شرح فقہ اکبر میں خلاصہ سے نقل کیا ہے من ابغض عالماً من غیر سبب خیف علیہ الکفر ص۲۱۳ وفی الظھیریۃ من بین وجھا شرعیا فقال خصمہ ھذا کون الرجل عالماً الخ یخاف علیہ الکفر شرح فقہ اکبر ص۲۱۲ فقط۔

مرتد کا انکار عود الی الاسلام سمجھا جائے گا

**سوال** (۱۲۰) زید پہلے مسلمان تھا پھر کچھ بعد عیسائیوں کے ساتھ اختلاط رہا اور پادری صاحب کے پاس جاکر اس نے مذہب عیسائی اختیار کرلیا بعد ازاں ایک مسلمان نے دانستہ اپنی بیٹی کا نکاح زید سے کردیا۔ اب زید کہتا ہے کہ میں عیسائی نہیں ہوا، یہ مجھ پر افترا ہے کیا زید کا انکار توبہ کے قائم مقام ہے۔ اور اس لڑکی کا نکاح زید سے جائز ہے۔

**الجواب**:۔ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ مرتد کا انکار عود الی الاسلام اور توبہ و رجوع کے قائم مقام سمجھا جاویگا۔ لہٰذا اس صورت میں جب کہ زید اپنے عیسائی ہونے سے منکر ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے اس انکار کو جھٹلایا جائے۔ وہ واقعی اگر عیسائی ہوگیا ہے تو پھر اس کے افعال و اعمال خود شاہد بن کر اس کی تکذیب کردیں گے اور یہ غیر واقعی انکار اس کو

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۱ ج۳۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کوئی نفع نہ پہونچا سکے گا لیکن اس وقت جبکہ وہ کھلے لفظوں میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ مجھ پر بہتان ہے میں عیسائی نہیں ہوا تو پھر ضرورت نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو مرتدین کے زمرہ میں داخل کیا جائے بلکہ اب تو یوں کہا جائیگا کہ وہ اپنے انکار سے توبہ ورجوع کا اعلان کر رہا ہے۔ قال فی الخانیہ وجحود الردۃ یکون عوداً الی الاسلام خانیہ جلد ۴ صفحہ ۷ وفی الدر المختار شھد واعلی مسلم بالردۃ وھو منکر لایتعرض لہ لاحتمال انہ اکذب الشھود العدول بل لانہ انکارہ توبۃ۔ درجوع از درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ اور جبکہ اس کا نکاح اس انکار کے بعد ہوا ہے تو پھر اس کی صحت میں بھی کوئی تردد نہیں۔ فقط

مجھے شریعت محمدی کا فیصلہ منظور نہیں کہنے کا حکم

**سوال** (۱۲۱) دو شخصوں میں باہم تنازع تھا ایک نے ان میں سے کہا کہ فیصلہ بحسب شرع محمدی کر لینا چاہیئے دوسرے نے اس کے جواب میں کہا کہ مجھے فیصلہ شریعت محمدی کا منظور نہیں ہے اپنا رواج منظور کیا جائے گا پس منکر فیصلہ شریعت کیلئے کیا حکم ہے

**الجواب**:۔ شریعت محمدیہ صلوات اللہ وسلامہ وعلی صاحبہا کے فیصلہ سے انکار کرنا کفر ہے۔ اس شخص کو توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح کرنا چاہیئے۔ فقط۔

---

لہ الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۲۱۳ ج۳ ۔ ظفیر۔ لہ و قد حقق فی المسایرۃ انہ لا بد فی حقیقۃ الایمان من عدم مایدل علی استخفاف من قول او فعل وباقی بیانہ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۱ ج۳) اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمداً لکنہ لم یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لایکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (ایضاً ص۲۶۳ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



جو عیسائی وغیرہ بنانے کی کوشش کرے وہ بھی کافر ہے | **سوال** (۱۲۲) ایک عورت شادی شدہ کو چار آدمی عیسائی کرانے لے گئے، تاکہ نکاح ٹوٹ جائے، عیسائی ہونے کے وقت ایک آدمی اس نیت سے چلا گیا کہ میرے نکاح اور ایمان کو نقصان نہ پہنچے، باقی تین آدمی ساتھ رہے اور عیسائی ہونے کے وقت انھوں نے رسوم عیسوی ٹوپی اتار کر ادا کی، ان پر کیا حکم ہے اور عورت مذکورہ کا پہلا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو کسی شخص کے کافر عیسائی وغیرہ بنانے پر راضی ہو اور اس میں کوشش کرے وہ بھی شریعت میں کافر ہو جاتا ہے پس اگر چاروں اس پر راضی تھے تو چاروں کافر ہوئے اور اگر تین راضی تھے اور ایک ناراض ہو کر علیحدہ ہو گیا تو تین کافر ہوئے وہ ایک مستثنیٰ رہا[۱]۔ اور ایسی عورت کیلئے جو کہ کسی مسلمان کے نکاح سے خارج ہونے کے لئے عیسائی اور مرتد بنے اس کے بارہ میں فقہاء نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اس عورت کو بجبر مسلمان کیا جاوے اور اس کے پہلے شوہر سے ہی پھر انکا نکاح جدید بمہر پیسیر کر دیا جاوے[۲]۔ درمختار۔ فقط۔

دین و شریعت کو سب و شتم کرنا کفر ہے | **سوال** (۱۲۳) چھ آدمیوں نے شراب پی کر دین کو برا بھلا کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ شراب پینا گنہ کبیرہ ہے اور دین اور شریعت کو سب و

---

[۱] ومن اسلم امرأة بان ترتد الخ کفوا لاکبر ز شرح فقہ اکبر ص۲۲۵ ) ظفیر

[۲] ولو ارتدت لمجئ الفرقة الخ و تجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرًا لها بمهر پیسیر کذ بنار وعلیه الفتوی الخ ( الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۲۰۲ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



وشتم کرنا کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرنا ضروری ہے[1] فقط

مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا پڑے گا کہنے پر کافر ہے؟ **سوال** (۱۲۴) بندہ ایک تیلی کے گھر تیل لینے گیا میں نے اس سے کہا اٹھو بھائی نماز پڑھو اس نے کہا چلو تم کو کیا ہے، دو بار کہنے پر اس نے مجھے گالیاں دی، سہ بار کہنے پر جواب دیا دشنام دے کر مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا چوتھی دفعہ کہنے پر جواب دیا کہ جب نماز پڑھنے والے خلاص ہو جائیں گے تو بھی کیا ہے اور منع کرنے پر اس نے مجھے مارا میں شرمندہ ہو کر واپس چلا آیا، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ اس شخص کے فاسق ہونے میں کسی کے نزدیک شبہ نہیں ہے اور اس حالت میں خوف کفر ہے اس کو توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہیئے۔[2] فقط

شرعی فیصلہ کا منکر کافر ہے یا؟ **سوال** (۱۲۵) دو شخص کسی معاملہ میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا چلو شرعی فیصلہ کریں دوسرے نے شرعی فیصلہ سے انکار کیا تو وہ کافر ہو گیا یا نہ۔

**الجواب**:۔ وہ شخص فاسق ہے تکفیر میں احتیاط کی جاوے۔[3]

---

[1] من اهان الشريعة او المسائل التي لابد منها كفر (شرح فقه اكبر ص) ظفير. [2] من قيل له صل فقال لا اصلي بامر لا كفر (شرح فقه اكبر ص) من قال لا اصلي جحودا او استخفافا او على انه لم يصل او ليس بواجب فلا شك انه كفر في الكل ايضا ص [3] وقد سئل في الخيرية عمن قال له الحاكم ارض الشرع فقال لا اقبل فافتى مفت بانه كفر وبانت زوجته فهل يثبت كفره فاجاب بانه ينبغي للعالم ان يبادر بتكفير اهل الاسلام (رد المحتار باب المرتد ص ۲۹۱) ظفير.

Maktaba Tul Ishaat.com



تبدیل مذہب کی بات کرنا کوئی کفر ہے

**سوال** (۱۲۶) اگر کوئی شخص ہوش وحواس کی حالت میں یوں کہے کہ تیرے پیر کے اور تیرے مذہب کے ماں کو کردوں گا تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کو امام بنانا جائز ہے یا نہ۔

**الجواب**:۔ ایسے کلمات کفریہ ہیں ان سے سلب ایمان کا اندیشہ ہے پس ایسے شخص سے فوراً توبہ کرائی جاوے اور تاوقتیکہ توبہ نہ کرے اس سے قطعاً متارکت کردی جائے لقولہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین[1] الایۃ اور اس کو امام نہ بنایا جاوے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں کہنا کفر ہے

**سوال** (۱۲۷) ایک شخص کو کہا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے جواب دیا کہ ہم اللہ میاں کے بھتیجے ہیں ہم کو معاف ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کفر ہے اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے، اور پھر ایمان لانا چاہیئے[2]۔ فقط

ہمارا خدا انگریز ہے کہنا کفر ہے

**سوال** (۱۲۸) ایک شخص کلمات کفریہ زبان پر لاتا ہے مثلاً یوں کہتا ہے کہ ہمارا خدا انگریز ہے وہی ہم کو رزق دیتا ہے۔ خالی نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں، اس قسم کی اور بھی باتیں کہتا ہے، ایسے شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے

**الجواب**:۔ جس شخص نے کلمات مذکورہ کہے وہ کافر و مرتد ہوگیا[3]۔ جب تک

---

[1] سورۃ الانعام-۶۸۔

[2] من وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدا او وعیدہ یکفر (شرح فقہ اکبر ص۱۵۸) ظہیر [3] لا یکفر احد من اہل القبلۃ الا فیما یفیہ نفیہ الصانع القادر العلیم او شرک او انکار للنبوۃ (شرح فقہ اکبر ص۱۹۱) ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



وہ توبہ نہ کرے، بھر یدا اسلام نہ کرے اس وقت تک اس سے میل جول ترک کر دینا چاہیئے اور انکو برادری سے خارج کر دینا چاہیئے اور اسکی شادی غمی میں ہرگز شریک ہونا چاہیئے فقط قرآن دنی کیا جزے یہ کلمات کفریہ ہیں

**سوال** (۱۲۹) شخصے خویشتن را در زمرۂ مدیشاں درآوردہ اظہار امور مغیبات وعلم آں می نماید و میگوید کہ چنیں و چناں خواہد شد و بریں سیرت مواظبت و مستمر است و چوں ویرا بطور نصیحت گفتہ شد کہ ایں امر نہ در قرآن ست و نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چنیں کردہ و نگفتہ بجواب گفت کہ بگذارید قرآن مجید چہ چیز است ہے و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چیست و کیست و شخص مذکور مسلوب الحواس و نہ مجنون پس چنیں شخص کافر شد یا نہ۔

**الجواب**:- فی الشامی وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلال بہا اخلال بالایمان اتفاقا کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ وبالمصحف والکعبة وکذا مخالفة او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم بہ لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود[1] شامی، پس معلوم شد کہ قائل مذکور کافر شد، فقط۔

حالت جنابت میں نماز پڑھ لی تو خلاصہ اسلام نہیں ہوگا

**سوال** (۱۳۰) زید چند مبلغین کے ساتھ کسی گاؤں میں بغرض تبلیغ گیا، رات اسی بستی میں قیام رہا اتفاقاً زید کو احتلام ہوگیا وہاں سے قبل طلوع صبح کے قیام گاہ کی طرف سب لوگ روانہ ہوئے، راستہ میں ایک مسجد ملی جس میں نہ کوئی غسلخانہ نہ غسل کرنے کا کوئی انتظام، صرف استفادہ میں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا، سب لوگوں نے نماز فجر ادا کی زید نے بھی بحالت حدث اکبر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور شرم کی وجہ سے اپنے محتلم ہونے کو ظاہر نہیں کیا اور اگر نماز نہ پڑھتا

---

[1] ردالمحتار باب المرتد، ص۲۱۳ ج۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



تو سب لوگ اس کے محدث ہونے کو جان لیتے اور زید کو معلوم تھا کہ یہ نماز نہیں ہوگی بلکہ پڑھنے کے وقت قصد کر لیا تھا کہ مکان پر پہونچ کر غسل کر کے نماز ادا کروں گا، تو صورت مسئولہ میں زید کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، از روئے شرع شریف کتب معتبرہ سے جواب مدلل کر کے تحریر فرما دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

**الجواب:**۔ صورت مسئولہ میں زید بدستور مسلمان اور اس کا نکاح بدستور قائم ہے اس کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہیئے اس پر لازم ہے کہ کبھی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے اس میں اہانت دین اور استخفاف ارکان اسلام کا شبہ ہو سکتا ہے، بہر حال معتمد اس صورت میں عدم تکفیر ہی ہے، کما فی الشامی والمعتمد عدم التکفیر کما ہو ظاہر المذہب[1]، فقط واللہ اعلم

خدا تعالیٰ دنی پاک کہنے پر گستاخی کفر ہے

**سوال** (۱۳۱) ایک عورت نے خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بہت بیجا الفاظ کہے اور دین محمدی سے اعراض اور اس کی توہین کرتی ہے اس کا شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب:**۔ خدائے تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں کو سب وشتم کرنا کفر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی یہ صفت بتلائی ہے کہ اللہ کو گالی دینگے قال اللہ تعالیٰ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم الآیۃ[2]، پس اس کو توبہ کرائی جاوے

نماز کا منکر کافر مرتد ہے

**سوال** (۱۳۲) جو شخص نماز سے قطعی انکار کر دے اور یہ کہے کہ ہم نہیں پڑھیں گے وہ کیسا ہے اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے۔

---

[1] ردالمحتار۔ [2] الانعام ۱۰۸۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:-** یہ کلمات کفریہ ہیں۔ ایسا کہنے والے کے کفر کا اندیشہ ہے ایسے شخص سے اہل اسلام کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ اس سے تمام تعلقات منقطع کردیں۔ فقط

**سوال** (۱۳۳) ہندہ نے اپنے بچہ کو محبت میں آکر یہ کہا کہ یہ بچہ مجھے تمام جہاں سے سب سے بہتر اور اچھا ہے اس کے خاوند نے کہا کہ کمبخت تمام دنیا میں انبیاء و اولیاء بھی ہیں ان سے کون بہتر ہوگا۔ وہ بولی کہ یہ سب سے اچھا ہے۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تو کافرہ ہوگئی اس پر اس نے کہا کہ میں کافر ہی تیرے جیسے ایماندار سے اچھی ہوں۔ (۱) آیا ان کلمات کے کہنے سے کہ میں کافرہ ہی اچھی ہوں تیرے جیسے ایماندار نہیں چاہیئے ہندہ کافرہ ہوئی یا نہ۔

**سوال** (۱۳۴) (۲) اگر کافرہ ہوگئی تو اسکے توبہ کرنے پر تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا:

(۳) زید کے ان کلمات سے کہ میں تیرے ساتھ کلام نہیں کرنا چاہتا اور تیرا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کون سی رجعی یا بائنہ اب رجوع کی کیا صورت ہے۔

(۴) زید سے جب ہندہ نے یہ الفاظ کہے کہ میں کافرہ ہی تیرے جیسے ایماندار نہیں چاہیئے زید نے کہا کہ ان کلمات کے کہنے سے تو میری زوجہ سے باہر ہوگئی صحیح ہے یا نہ اور جب تک ہندہ توبہ نہ کرے اسکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے (۶) اگر

---

لہ من قال لا اصلی تجحودا او استخفافا او علی انہ لیس بواجب فذلک انہ کفر اور گر یہ سمجھ ہے کہ نماز پڑھ چکا ہے یا اس طرح کی دوسری چیز ہو (شرح فقہ اکبر ص۱۳۸) تو کفر کا حکم نہیں ہوگا ترجمہ تاویل ممکن ہے اسلئے کفر کا قطعی حکم نہ کیا جائیگا تحرزا انہ لا یفتی بکفر مسلم لکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف وفی روایۃ ضعیفۃ (رد المحتار باب الردۃ ج۳ ص۲۶۴، طبع جدید)

Maktaba Tul Ishaat.com



ہندہ بعد میں انکار کرے کہ یہ الفاظ میں نے نہیں کہے پھر کیا حکم ہوگا۔

**الجواب**:- (۱) یہ کلمات کفر کے ہیں اس سے ہندہ کافرہ ہوگئی[۱] (۲) تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت ہے[۲] (۳) ہندہ نے جس وقت یہ کلمات کہے وہ کافرہ ہوگئی نکاح اس کا زید سے فسخ ہوگیا پھر اس پر الفاظ مذکورہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، درمختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل فلا ینقص عددا وتفصیل المسئلۃ فی الشامی[۳] (۴) یہ قول زید کا صحیح ہے (۵) جب تک وہ باوجود اقرار کلمات مذکورہ کے توبہ نہ کرے تو اس کو علیحدہ کر دیا جاوے (۶) یہ اس کی توبہ سمجھی جاوے گی اور اس کو مسلمان سمجھا جاویگا[۴] فقط

بت کی پوجا مرتد ہے

**سوال** (۱۳۵) ایک شخص نے اس حال سے کہ اس کی اولاد ہمیشہ ضائع ہوجایا کرتی تھی مع اپنی عورت اور ایک دوسرے اجنبی عورت کے بت ماتا کی پوجا کی اور بت ماں کے لئے گندم پکا کر تقسیم کئے آیا اس فعل کے بعد یہ تینوں دائرہ اسلام میں داخل ہیں اور ان کا نکاح بحالہ قائم ہے یا نہ۔

**الجواب**:- یہ فعل کفر اور شرک نوع ہے ان کو تجدید اسلام و توبہ و استغفار و تجدید نکاح کرنا لازم ہے کذا حققہ فی الدر المختار و رد المحتار[۵]۔

---

[۱] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا کان کما قال (یعنی الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر الخ وقال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استھزاء بدینہ۔ رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۱) ظفیر عفی عنہ۔

[۲] وارتداد احدھما فسخ عاجل (راجع الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر عفی عنہ۔

[۳] (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر عفی عنہ۔

[۴] شھد واعلی مسلم بالردۃ وھو منکر لا یتعرض لہ الا ان انکارہ توبۃ (درمختار) وبدون اقرارہا تین وھو قول ظاھر الروایۃ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۲) ظفیر عفی عنہ۔ بالجملۃ فقد ختم الی التصدیق بالقلب وبانقیاد اللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بھا اخلال بالایمان کالسجود لصنم (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۲۹۲) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



نماز نہ پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہوں گا یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۱۳۶) ایک مسجد خام کی دیوار بوجہ بارش شہید ہو گئی ایک مسلمان اس کی مٹی اٹھا کر مکان تیار کر رہا ہے اور منع کرنے پر کہتا ہے کہ میں ضرور مٹی اٹھاؤں گا، میں نماز نہیں پڑھوں گا کافر ہی ہو کر رہوں گا

**الجواب**:- یہ کلمہ کفر ہے[1]۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے اگر یہ شخص توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سے قطع تعلق کر دیں قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین الآیۃ[2] فقط

حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے

**سوال** (۱۳۷) ایک شخص نے حق تعالیٰ کی شان میں بے ادبی کے الفاظ کہے جس سے کفر عائد ہوتا ہے تو نکاح ٹوٹا یا نہیں۔

**الجواب**:- جن الفاظ سے کفر عائد ہوتا ہے[3]۔ اس میں بعد توبہ کے و تجدید ایمان کے نکاح کرنا ضروری ہے، پس اس شخص کو چاہیئے کہ تجدید ایمان کرے اور توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے[4]۔ فقط

صحبت صدیق اکبرؓ کا منکر رافضی کافر ہے

**سوال** (۱۳۸) شخصے منکر صحبۃ الصدیقؓ روا رکھنے والا سب شیخینؓ کا ہے ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ مساجد میں نمازوں میں شریک کرنا تر غا جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:- اقول وبہ نستعین بے شک ایسا رافضی جو کہ منکر صحبت صدیقؓ ہو باتفاق کافر ہے اور اکثر فقہاء نے سب شیخین کرنے والے کو بھی

---

[1] من جحد فرضا مجمعا علیہ کالصلوۃ والصوم والزکوۃ والغسل من الجنابۃ کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۱) من قال لا اصلی جحودا او استخفافا او تهاونا شک انہ کفر (ایضاً ص۲۰۹) ظفیر۔ [2] والذی فر سب نبی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا وسب اللہ تعالیٰ قبلت لانہ حق اللہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص۳۰۹ ج۳) ظفیر۔ [3] وارتد احدہما فسخ عاجل (ایضاً باب نکاح الکافر ص۳۰۱ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کافر کہا ہے[1] پس ایسے رافضی کے ساتھ اختلاط وارتباط رکھنا اور بلا نکیر ان کو مساجد مسلمین میں آنے دینا اور شریک نماز وجماعت کرنا حرام اور ناجائز ہے ایسے لوگوں سے جہاں تک ہو سکے اجتناب اور علیحدگی کیجاوے قال اللہ تعالے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین[2] فقط

مسجد کو زنا خانہ کہنا معصیت اور گناہ ہے

**سوال** (۱۳۹) مسجد کو یہ کہنا کہ یہ زنا خانہ ہے اور یہاں گدھے بیل کی جگہ یہ مسجد نہیں۔ یہ کیسا ہے۔

**الجواب**:- یہ بھی سخت معصیت ہے اور گناہ ہے توبہ کرنی چاہیئے۔[3]

توہین عالم فسق ہے

**سوال** (۱۴۰) توہین عالم کفر ہے یا فسق۔[4]

**الجواب**۔ فسق ہے والتفصیل فی الشامی

توہین وتحقیر عالم کفر ہے

**سوال** (۱۴۱) ایک شخص نے عالم دین کی توہین کی تو وہ کافر ہوا یا نہیں، بعضے کتب میں ہے کہ توہین وتحقیر عالم کی کفر ہے۔

**الجواب**:- فقہاء رح نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ جب تک تاویل ممکن ہو کسی مسلمان کی تکفیر نہ کی جاوے اور اگر کسی شخص میں بہت سی وجوہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ ضعیف عدم کفر کی ہو تو مفتی کو عدم کفر کی طرف میلان کرنا چاہیئے۔ یہ

---

[1] ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما فهو کافر الخ نعم لا شك فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللہ تعالی عنها او انکر صحبة الصدیق رض الخ (رد المحتار باب المرتد ص۳۰۸ و ص۳۰۹) ظفیر

[2] الانعام-۶۸

[3] قال اللہ تعالی ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا (سورۃ الجن ۱۸)

[4] وترد شهادة من یظهر سب السلف لانه یکون ظاهرا الفسق (رد المحتار باب المرتد ص۳۰۹) وفی الخلاصة من البغض علما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر (شرح فقه اکبر ص۲۱۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



تمام تفصیل درمختار و شامی میں ہے لہٰذا صورت مذکورہ میں اس کو کافر نہ کہا جاوے البتہ احوط یہ ہے کہ وہ شخص جو علماء کو سب و شتم کرتا ہے اور علم دین کا استخفاف کرتا ہے تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے ھذا ما فی رد المحتار معروف بالشامی۔ فقط

یہ شرع کس سرے نے بنائی کہ کفر ہے

**سوال** (۱۴۲) زید نے جب نکاح کیا تو یحییٰ نے یہ کہا یہ شرع کس سرے نے بنائی کہ چچی سے نکاح کر دیا۔ یحییٰ کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ یحییٰ نے جو کلمہ زبان سے نکالا یہ کلمہ کفر کا ہے اس کو اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہیئے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنی چاہیئے۔[1]

تاویل جب تک ممکن ہو کافر نہ کہیں گے

**سوال** (۱۴۳) زید نے کہا کہ اگر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے باپ کا نام نہ بتا سکوں تو میری بیوی پر طلاق ہے اور باپ کا نام نہ بتا سکا تو کیا حکم ہے اس پر مجیب نے احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم دیا۔ زید جب تجدید نکاح کے لئے اپنی بیوی کے پاس گیا تو زوجہ نے انکار کر دیا اور شوہر ثانی کا ارادہ ظاہر کیا آیا زوجہ زید زوج ثانی کی زوجیت میں جا سکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی میل بما یمنعہ (رد المحتار علی ہامش رد المحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳) ظہیر [2] تبرأ من متقضی کلامہم ایضا انہ لا یکفر بشتم دین مسلم ای لا یحکم بکفرہ لامکان التاویل نعم رأیتہ فی جامع الفصولین حیث قال بعد کلام اقول وعلی ہذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاق الرثۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا الحقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ واللہ اعلم واما امرہ بتجدید النکاح فہو لا شک فیہ احتیاطا (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳) ظہیر [3] اذا طلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لا یعتقد الکفر قال بعض اصحابنا لا یکفر اہ وقال بعضہم یکفر وہو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳) ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:۔ اقول وباللہ التوفیق۔ چونکہ حکم تجدید ایمان وتجدید نکاح اس صورت میں اہتمامی تھا نہ اس وجہ سے کہ وہ یقیناً کافر ہوگیا لانہ متی یمکن التاویل وان کان ضعیفا لایکفر بہ[1] ردالمحتار وغیرہ لہذا صورت مذکورہ کو یہ جائز نہیں ہے کہ بدون طلاق زید وانقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح کرسکے، درمختار میں ہے ومافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح الخ قولہ وتجدید النکاح ای احتیاطا وقولہ احتیاطا ای یامرہ المفتی بالتجدید لیکون وطؤہ حلالا بالاتفاق وظاہرہ لانہ لا یحکم القاضی بالفرقۃ بینہما وتقدم ان المراد بالاختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار[2] شامی ص۳۹۹ ج۳۔ فقط

رمضان میں علانیہ کھانا، جھوٹ بولنا وغیرہ فسق وفجور ہے

**سوال** (۱۴۴۴) زید وعمر دونوں بکر کے بیٹے ہیں عمر اور بکر دونوں فعل قبیح کے مرتکب ہیں رمضان شریف میں دن کو علانیہ کھاتے پیتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں چوری زنا وغیرہ کرتے ہیں زید ان کو منع کرتا ہے اور نصیحت کرتا ہے تو برا مانتے ہیں اور مغلظ گالیاں زبان سے نکالتے ہیں ایسے لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے اور ان کیلئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ عمر وبکر اس صورت میں فاسق ہیں اور ان کے کفر کا

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم الخ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفر اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار باب المرتد ص۳۹۵ ج۳) ان ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح ومافیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح وظاہرہ انہ من باب الاحتیاط ردالمحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳) ظفیر

[2] دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص۳۹۵ ج۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



خوف ہے[1] ان سے توبہ کرائی جاوے اور تجدید ایمان کا حکم کیا جاوے. بعد توبہ و استغفار و تجدید ایمان و تجدید نکاح کے ان کو شامل جماعت مسلمین کیا جاوے، اور ساتھ کھانے پینے میں کیا جاوے. ورنہ علیحدہ کر دیا جاوے. اور اس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا سب ترک کر دیا جاوے. فقط.

امور دین کی توہین کرنیوالا کافر ہے

**سوال** (۱۴۵) ما قولکم فی رجل قال التوبة کذا وکذا من انسب التوبة الی الفاظ شنیعة ما یستنکف الناس بذکر ذلک الاعضا المخصوصة هل یکفر لاهانة امر من امور الدین.

علماء کو گالی دینے والا فاسق ہے

**سوال** (۱۴۶) نصح و نهی عالم زوجة امرأ عن فعل حرام او کلام قبیح بالاجنبی فاخبرت المرأة زوجها عنه نسب الزوج العالم فما یحکم علی من یسب العلماء.

**الجواب** (۱) یکفر[2] (۲) هو فاسق و یخاف علیه الکفر.

نبی کو خدا کہنے والا کافر و مشرک ہے

**سوال** (۱۴۷) قائل اس بیت کے حق میں کیا حکم ہے ؎ شریعت کا ڈر ہے مگر صاف کہدوں
نبی جی ہمارا خدا بن کے آیا[3]

---

[1] من اهان الشریعة او المسائل التی لابد منها تکفر (شرح فقه اکبر ص۲۱۵) ظفیر و من بین وجها شرعیا فقال خصمه کون الرجل عالما او قال لاتفعل معی عالمیا لانه لا ینفذ عنی ای لایحزن ولا یغنی یخاف علیه الکفر (شرح فقه اکبر ص۱۸۱) ظفیر[3] وکذا الاستهزاء علی الشریعة الغراء کفر لان ذلک من امارت تکذیب الانبیاء (شرح فقه اکبر ص۱۸۲) ظفیر[4] و فی الخلاصة من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف یکفر (شرح فقه اکبر ص۲۱۳) ظفیر[5] قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکهف)

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:-** یہ قول کفر ہے اور صریح شرک ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ فقط

نماز کی توہین سے خوف کفر ہے

**سوال (۱۴۸)** قومی پنچائت کے ایک شخص نے یہ کہا کہ آپ حضرات جس قدر خانگی معاملات کا اہتمام کرتے ہیں اگر اس قدر نماز روزہ یا دیگر امور شرعیہ میں توجہ فرمائیں تو کتنے گھر نمازی ہو جائیں اس پر صدر پنچائت نے جواب دیا کہ تم پنچائت۔ اور نماز وغیرہ کا مقابلہ کرتے ہو کیا نماز ہی پڑھنے سے مسلمان ہوتا ہے ہم اس پر شرط لگاتے ہیں کہ اگر کوئی مولوی صاحب اس کو ثابت کر دیں تو میں دس روپیہ دونگا نہیں تو آپ سے لونگا اب سوال یہ ہے کہ صدر مذکور کا کہنا حق بجانب ہے یا نہیں۔

**الجواب:** صدر پنچائت کا یہ قول لغو ہے۔ بلکہ اس میں خوف کفر ہے[1] کہ اس نے نماز کی توہین کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون فرمایا ہے جس نے نماز کی پرواہ نہ کی اس نے دین کے ستون کو گرا دیا۔ اور ترک صلوۃ پر حدیث میں کفر کا اطلاق آیا۔ من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر[2] یعنی جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا۔ پس اگرچہ حنفیہ تارک صلوۃ کو کافر نہیں کہتے اور حدیث مذکورہ کی تاویل کرتے ہیں لیکن فاسق ہونے میں اس کے کچھ شبہ نہیں ہے اور توہین کرنیوالا نماز کی یا ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا نماز کا باتفاق کافر ہے۔ اور یہی تاویل حدیث مذکور کی ہے۔ پس صدر مذکور کا قول بالکل بے دینی کی دلیل ہے اور گویا نماز کے نزدیک لائق اہتمام کے نہیں ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فقط۔

---

[1] وقد حقق بالمسایرۃ انہ لابد فی حقیقۃ الایمان من عدم مایدل علی الاستخفاف من قول او فعل (رد المحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳) نظیر[2] مشکوۃ[3] وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء کفر لان ذلک من امارات تکذیب الانبیاء (شرح فقہ اکبر ص۱۸۱) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



شریعت سے استہزاء کفر ہے | **سوال** (۱۴۹) ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ "شرعی فیصلہ مجھے منظور نہیں ہے" اور شریعت کوئی چیز نہیں ہے۔ دریافت یہ امر ہے کہ ایسا شخص شرعاً مرتد ہے یا نہیں اور اس سے اسلامی تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب**:- بے شک انکار و استہزا بالدین والشریعۃ کفر ہے کما فی الشامی ویظہر من ھذا ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر بہ وان لم یقصد الاستخفاف[1] ص۲۶۴ جلد ۳۔ فقط۔

مسخری سنانیوالا فاسق ہے | **سوال** (۱۵۰) نقال لوگوں کو طرح طرح کی مسخریاں سنا کر ہنساتا ہے اسمیں نقال اور ہنسنے والے کافر اور ان کی عورتیں مطلقہ ہو جاتی ہیں یا نہیں۔ اور مسخری میں معلم بن کر لڑکوں کو سبق پڑھاتے ہیں۔

**الجواب**:- اقول وباللہ التوفیق۔ قال فی الشامی ناقلاً عن البحر والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم لامکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ فعلی ھذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورۃ لا یفتی بالتکفیر فیھا ولقد الزمت نفسی ان لا افتی بشیء منھا اھ[2] بحر وایضاً فی رد المحتار وعلی ھذا ینبغی ان یکفر من شتم دین مسلم ولکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الردیۃ ومعاملتہ القبیحۃ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی ان لا یکفر حینئذ[3] الحاصل ان نقال کی تکفیر میں احتیاط کرنا لازم ہے۔ البتہ تجدید ایمان و توبہ و استغفار و تجدید نکاح احتیاطاً لازم ہے۔ فقط

قرآن وحدیث کی توہین کفر ہے | **سوال** (۱۵۱) ایک پنچائت میں باہمی نفاق دور کرنے کی غرض سے زید نے کچھ ثبوت قرآن شریف اور حدیث شریف سے دیئے اور

---

[1] رد المحتار باب المرتد ص۲۶۴ ج۳ من اھ ان الشریعۃ او المسائل التی لا بد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۱۱) ظفیر [2] رد المحتار باب المرتد ص۲۶۴۔ ظفیر [3] رد المحتار ص۲۶۴ ج۳

Maktaba Tul Ishaat.com



اور یہ چاہا کہ آپس کے نزاع شریعت کے موافق دور ہو جائیں اس پر بکر نے اٹھ کر زید سے یہ کہا کہ تم ادھر ادھر کے قرآن اور ادھر ادھر کی حدیثوں سے یہ لکچر دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہو ایسے شخص کی بابت شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب:** قرآن شریف اور حدیث شریف کی توہین کرنا کفر ہے جیسا کہ ردالمحتار شامی میں ہے و بالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقاً کالسجود للصنم وقتل نبی والاستخفاف به و بالمصحف والکعبة الی ان قال لان ذلک دلیل علی ان التصدیق مفقود[1] الخ ص۲۶۸ جلد ۳ شامی، پس اس عبارت سے واضح ہوا کہ قرآن شریف کی توہین کرنا اور نبی علیہ السلام کی توہین اور آپ کی حدیث کی توہین کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ، لہٰذا اس شخص کو توبہ کرنی چاہیئے اور اسکو تجدید ایمان و تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط

بسم اللہ پڑھنے پر استہزاء کرنا کفر ہے

**سوال (۱۵۲)** زید ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا عادی ہے ایک روز عمر نے زید کو اس کہنے پر بہت طعن و تشنیع کی، اور یہ کہا کہ خدا تو راستہ گھاٹ میں پڑا ہے اس کو ہر وقت پکارنے کی ضرورت کیا ہے

تقدیر میں شک کرنا خوف کفر ہے

**سوال (۱۵۳)** عمر ہمیشہ تقدیر کے مسئلہ پر علماء سے طعن و تشنیع اور بحث کرتا ہے

(۳) اور عمر عذاب قبر کے بارے میں شک کرتا ہے اور علماء سے ہمیشہ بحث و تکرار کرتا ہے اور جاہلوں کو بدعقید کرتا ہے، عمر کیلئے شرعاً کیا حکم ہے

**الجواب:** احکام شرعیہ پر استہزاء کرنا کفر ہے[2] اور بسم اللہ پڑھنے پر

---

[1] ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۷ ج۳ ظفیر من اهان الشریعة او المسائل التی لابد منها کفر وکذا الاستهزاء علی الشریعة الغراء کفر (شرح فقه اکبر ص۱۸۱) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



استہزا کرنا اسی طرح تقدیر کے مسئلہ میں شک کرنا اور عذاب قبر میں شک کرنا اور علماء کو بے وجہ سب وشتم کرنا یہ جملہ امور حرام ہیں، بعض ان میں سے حد کفر کو پہونچتے ہیں لہذا عمر کو توبہ کرنا و تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ ردالمحتار شامی جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ میں ہے ولذا قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب واللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقا کالسجود لصنم و قتل نبی والاستخفاف به وبالمصحف والکعبۃ وکذا مخالفۃ او انکار ما اجمع علیه بعد العلم به لان ذلک دلیل علی انما التصدیق مفقودا الخ قلت ویظهر من هذا ان ما کان دلیل الاستخفاف یکفر به وان لم یقصد الاستخفاف[1] فقط

**اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کفر ہے** **سوال** (۱۵۴) جو مسلمان غصہ میں اللہ جل شانہ کے نام پر یہ کہے "میں تمہارے خدا کو ٹھینگا دکھاتا ہوں" (والعیاذ باللہ تعالیٰ) اور اسی قسم کے الفاظ گستاخی اور بے ادبی کے خدائے تعالیٰ کی شان میں استعمال کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ شخص مذکور شرعاً قطعاً کافر و مرتد ہے اور اس کی زوجہ اس کی نکاح سے خارج ہوگئی اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے[2] فقط

**بزرگوں سے گستاخی حرام و فسق ہے** **سوال** (۱۵۵) جو شخص اپنے بزرگوں، چچا استاذ وغیرہ کو ناروا دیئے اور کلمات گستاخانہ کہے وہ فاسق اور کافر ہے یا نہیں اس کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص علماء کی تحقیر کرے اس کو کافر کہنا چاہیئے یا نہیں۔

---

[1] دیکھئے ردالمحتار باب المرتد ص ۳۱۹ ج ۳ طبع ۵ من وصف اللہ بما لا یلیق به او سخر باسم من اسمائه او امر من اوامره او انکر وعدا او وعیدا کفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۳)

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب** :- یہ صحیح ہے کہ اپنے بزرگوں چچا وغیرہ اور استاذ کو بے وجہ ستانا اور گستاخانہ کلام ان سے کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب اس کا فاسق ہے لیکن اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے کیونکہ کفر ایک شئی عظیم ہے جب تک تاویل ممکن ہو کافر نہ کہا جائے۔ اسی طرح علماء حق کی تحقیر کرنا بھی سخت گناہ ہے کافر اس کو بھی نہ کہنا چاہیئے کیونکہ تاویل کی گنجائش ہے ہکذا فی کتب الفقہ[1]. فقط

مرزا غلام احمد کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھنے والے بھی کافر ہیں

**سوال** (۱۵۶) ہم ان تمام احکامات پر جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ہیں ایمان رکھتے ہیں اور اس کی پیروی کی کوشش کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کو مجدد اور باتباع پیروی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ السلام اور ان کی طرف سے فیض نبوت سے مستفید جانتے ہیں از روئے شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب** واضح ہو کہ اگر کسی شخص میں باوجود تمام عقائد اسلامیہ کے ماننے کے ایک عقیدہ بھی کفریہ ہو اور کسی ایک امر کا ضروریات دین سے بھی انکار کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے پس جو شخص باوجود دعوی اسلام و عقائد اسلام کے ایک ایسے مرتد ملحد کو جس کی کتابوں سے اس کی کفریات ثابت ہیں مسلمان سمجھے بلکہ اس کو مجدد اور فیض نبوت سے مستفید سمجھے وہ بھی قطعاً کافر ہے کیونکہ اس نے کافر کو مسلمان اور کفر کو اسلام سمجھا پس جبکہ محقق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعوی نبوت و توہین انبیاء کرام علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہا کے قطعاً کافر ہے کیونکہ جو شخص ایسے کافر ملعون کو مجدد و مستفید از فیض نبوت سمجھے اس کی

---

[1] انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ ردالمحتار باب المرتد ص۳۵۲ ج۳ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کفر میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ فقط[1]

حدیث نبوی کی توہین کفر ہے | **سوال** (۱۵۷) توہین حدیث مخصوص چہ حکم دارد و بر توہین کنندۂ حدیث خاص کہ میگوید بول نی کنم بریں حدیث چہ حکم است۔

**الجواب**:۔ شک نیست کہ استخفاف و توہین حدیث و استخفاف کتب شرعیہ کفر است والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی ردالمحتار ولذا قال فی المسایرۃ وبالجملۃ فقد ضم الی التصدیق بالقلب او بالقلب و اللسان فی تحقق الایمان امور الاخلال بها اخلال بالایمان اتفاقا کسجود لصنم وقتل نبی والاستخفاف بہ و بالمصحف والکعبۃ الی ان قال والاعتبار التعظیم المنافی للاستخفاف کفرا لخفیۃ بالفاظ کثیرۃ وافعال تصدر من المتهکین لدلالتها علی الاستخفاف بالدین کالصلوۃ بلا وضوء عمدا بل بالمواظبۃ علی ترک سنۃ استخفافا بسبب انه فعلها النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادۃ او استقباح ممن استقبح من آخر جعل بعض العمامۃ تحت حلقہ او احفاء شاربہ[2] تح ص۲۸۳ جلد ۳۔ فقط

تم انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو یہ کہنا کفر ہے | **سوال** (۱۵۸) ایک شخص فسادی اور جھگڑالو ہے اگر کوئی شخص اس کو یہ کہے کہ انبیاء کا طریقہ خلق ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ تم ہی انبیاء کو سر پر اٹھائے پھرو اس پر کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کہنا جس میں انبیاء علیہم السلام کی توہین ہے کفر ہے ایسا شخص جب تک توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے اس وقت تک اس

---

[1] قد یکون فی هؤلاء من یستحق القتل کمن یدعی النبوۃ او یطلب تغییر شیء من الشریعۃ ونحو ذلک راجع فقہ اکبر ص۱۹۲ ظفیر

[2] ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۳۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



سے لینا دینا ترک کر دینا چاہیئے[1]۔ فقط

کسی حدیث کا منکر کافر ہوا یا نہیں

سوال (۱۵۹) ایک شخص نے ایک عالم کو کسی مسئلہ پر مسجد میں تکرار کر کے برا بھلا کہا اور حقارت کی بات کہی، عالم مذکور نے کتاب منگا کر حدیث دکھائی اس شخص نے کہا کہ اگر چودہ کتاب میں اس حدیث کو دکھاؤ گے تب بھی اس حدیث کو نہیں مانونگا بلکہ آباؤ اجداد نے کیا ہے وہ ہم کرتے رہیں گے بعد میں اس حدیث کی عداوت میں اس شخص نے عالم موصوف کو گالی دی اور توہین کی اور مسجد میں نہیں آتا کہتا ہے کہ ہم اس عالم کے پیچھے نماز نہ پڑھیں گے، شرعاً یہ شخص کافر ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص رشوت خوار دروغ گو سود خوار چار سو پانچ سو روپیہ لے کر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور عالم کی بات نہیں مانتا اور غریبوں میں جو عالم ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ایسے شخص کیلئے شرعاً کیا حکم ہے

الجواب:۔ یہ دونوں شخص فاسق اور ظالم ہیں توبہ کریں اور شخص اول کلمات کفریہ کا مرتکب ہوا ہے تاہم بوجہ امکان تاویل اس کو کافر کہنے میں احتیاط کی جاوے لیکن احتیاطاً اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہیئے[2] فقط

نکاح کو برا سمجھنے والا کافر ہوا

سوال (۱۶۰) اگر کوئی شخص نکاح کو برا سمجھے تو وہ کافر ہوگا یا گنہ گار۔

الجواب:۔ وہ کافر نہ ہوگا گنہ گار ہوگا[3] فقط

---

[1] و ان شتم الملائکۃ کالانبیاء (درمختار) ھو مصرح بہ عندنا فقالوا اذا شتم احدا من الانبیاء او الملائکۃ کفر وقد علمت ان الکفر بشتم الانبیاء کفر ردۃ فکذا للملائکۃ فان تاب فیھما والا قتل (ردالمحتار باب المرتد ص۲۶۱ ج۳) نظیر ہ ما فی ان الشریعۃ والمسائل التی لا یعذر فیھا کفر (شرح فقہ اکبر ص۲۰۳) [2] النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (مشکوٰۃ

Maktaba Tul Ishaat.com

یہ کہنا کہ خدا و رسول کو نہیں جانتا کلمات کفر ہیں

**سوال** (۱۶۱) زید اپنی زوجہ کو اٹھارہ سال سے نفقہ نہیں دیتا نہ اس کو بلاتا ہے جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تو اس کو نہ رکھے تو طلاق دیدے اور خدا و رسول کا خوف کر، اس کا جواب یہ دیتا ہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا کہ کیا چیز ہے نعوذ باللہ تعالیٰ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں

**الجواب**:۔ الفاظ مذکورہ کے کہنے سے زید کافر و مرتد ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی کما فی الدر المختار و ارتداد احدھما فسخ عاجل[1] لہٰذا نکاح ثانی اس کی زوجہ کا اس صورت میں درست ہے۔

احکام شریعت کے متعلق نازیبا کلمات کہنا کفر ہے

**سوال** (۱۶۲) جو شخص امام مسجد ہو کر قصداً نماز میں کترے اور ڈاڑھی کو قبضہ تک بڑھانا برا سمجھے اور یہ کہے کہ میں کتے کی پونچھ نہیں بڑھاتا علماء شریعت سے ضد رکھتا ہے اور ان کے وعظ میں شریک ہونا برا سمجھتا ہے اور بدعتی کا وعظ دلچسپی سے سنتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ اور یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں ثلثۃ لاترفع لھم صلاتھم فوق رؤسھم رجل أم قوما وھم لہ کارھون۔

**الجواب**:۔ ایسا آدمی فاسق ہے اور احکام شریعت کے متعلق اس نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ کلمات کفر ہیں، عمداً نمازوں کو ترک کرنا خلاف شعائر اسلامی کے متعلق ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا، علماء حق سے بغض و عداوت رکھنا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور اس کے فسق و الحاد پر شاہد ہیں اور بتصریح فقہاء اقتداء فاسق مکروہ بکراہت تحریم ہے تمام نمازیوں کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو عہدہ امامت سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیں، کبیری میں ہے وفیہ اشارۃ الی

---

[1] الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۱ ج۲۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com


انهم لو قدموا فاسقا یأتمون بناءً علی ان کراهة تقدیمه اعتناءً بامور دینه و تساهله فی الایتان بلوازمها الخ و فی عالما بغیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر و فیه ایضا من قال والقیت العمامة علی العاتق استخفافا الخ فذلك کفر رفضل فی العلم والعلماء) سوال میں جس حدیث کے صحت وہ سنن ابی داود میں مروی ہے، فقہاء نے اس حدیث سے کہ مکروہ لکھا ہے۔ فقط۔

بکر تمہارا خدا ہے یہ کہنا کفر ہے | سوال (۱۶۳) زید نے ضد اور لڑ کر بکر تمہارا خدا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب :- اس سے کفر ہو جاتا ہے۔

کسی کو پیر کے نام کے ساتھ نماز کچھ نہیں یہ کہنا کفر ہے | سوال (۱۶۴) زید ا اور زید کا یہ اعتقاد ہے اور یہ قول ہے کہ پیر کے کام کے سامنے زید کا یہ اعتقاد شرعاً کیسا ہے۔؟ اور زید کے واسطے شرعاً کیا معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب :- زید کا یہ قول زندقہ اور کلمات کفریہ سے جن سے دین اور اس کے کسی رکن کی توہین ہو یا بطور استخفاف للکفر ہیں معاذ اللہ منہ، بلکہ بعض فقہاء نے تو ایسے بے باک ا کفر کا ہی حکم لگا دیا ہے۔ زید کو ایسے ہتک آمیز اور جاہلانہ

---

لہ واما الفاسق فقد علل لو کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه وقد وجب علیهم اهانته شرعا الخ و فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه باب الامامة ص۵۲۴ ج۱) ظفیر سے شرح فقہ اکبر ص۱۵۱۔ ظفیر سے

Maktaba Tul Ishaat.com

اعتقاد سے فوراً توبہ کرنی چاہیئے جب تک تائب نہیں ہوگا اس کی گواہی معتبر نہیں ہوگی اسی طرح کی پیر پرستی ہے جس کو شرک کہا جا سکتا ہے وفی الخلاصۃ یکفر بقولہ انا بریئ من الثواب والعقاب الخ بحر وفی المسایرۃ کفر الحنفیۃ بالفاظ کثیرۃ وافعال تصدر من المتمسکین لدلالتھا علی الاستخفاف بالدین الخ بحر الرائق جلد ۵ وفی العالمگیریۃ نقلا عن المحیط۔ اذا ترک الرجل الصلوٰۃ استخفافا بالجماعۃ بان لا تفوتہ الجماعۃ الخ او مجانۃ او فسقا لا تجوز شہادتہ فقط

**میرا اسلام کو نہیں مانتا کہنا کفر ہے**

**سوال** (۱۶۵) ایک شخص نے مولویوں کی شان میں سخت کلام کہا اس سے میں نے دو چار باتیں نصیحت کی کہی تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں اسلام کو نہیں مانتا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ وہ شخص کافر ہوگیا اور اسلام سے خارج ہوگیا[1]۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہیئے اور اس کو پورا تارک دینا چاہیئے۔

**ہندو کی نذر مسلمان نے پوری کی تو وہ کافر ہوگا**

**سوال** (۱۶۶) ایک مسلم نے دیوتا کے نام پر نذر کی جس کی صورت یہ ہوئی کہ یہ ایک ہندو مکان میں رہتا تھا، ہندو نے یہ نذر کی کہ اگر یہ شخص تندرست ہوگیا تو میں ایک بکرا قربانی کروں گا مسلمان نے اس نذر کو پورا، کیا اب یہ مسلمان ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں شخص مذکور پر حکم کفر وارتداد کا نہ کیا جائے گا لیکن احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح وتوبہ لازم ہے۔

---

[1] البحر الرائق کہ عالمگیری۔ قالت امرأۃ لزوجھا لیس لک حمیۃ ولا دین الاسلام الخ فقال الزوج لیس لی حمیۃ ولا دین الاسلام فقد قیل انہ یکفر عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۷۴ ) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



میرا حشر ہنود کے ساتھ ہوگا کلمہ کفر ہے

**سوال** (۱۶۷) اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرا حشر ہنود کے ساتھ ہوگا اس جملہ کا کہنے والا اگر مرتد ہو جائے گا تو مجرد ارتداد ہی سے اس کی زوجہ نکاح سے نکل جائے گی یا تفریق قاضی یا طلاق شوہر کی ضرورت ہوگی اور بعد ارتداد بھی میرا دقاف رہ سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ یہ کلمہ کفر کا ہے اور اس کلمہ کا قائل اپنی موت اور حشر کفار کے ساتھ ہونے پر راضی ہے یا اظہار رضا مندی کرتا ہے کیونکہ عربی میں ترجمہ اس لفظ کا یہ ہے۔

احشر مع الکفار۔ اور یہ محقق ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کما تموتون تحشرون وکما قال صلی اللہ علیہ وسلم

او قال اخرجہ اللہ تعالیٰ من الدنیا بلا ایمان او کافراً او اماتہ بلا ایمان او کافراً او ابدہ اللہ فی النار او اخلدہ کفر: الخ و فی المحیط من رضی بکفر نفسہ فقد کفر ای اجماعاً و یکفر غیرہ اختلاف المشائخ الخ و فی موضع اخر منہ لاحمیۃ لی و لادین کفر یعنی بقولہ فلا دین لی فانہ خرج بہذا عن دین الاسلام[1]۔ الغرض اس کلمہ کے کفر ہونے میں کچھ تردد نہیں معلوم ہوتا ہے اور ارتداد سے اس کی زوجہ فوراً اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، تفریق قاضی کی ضرورت نہیں، وارتداد احدہما فسخ عاجل درمختار[2]۔

---

[1] دیکھئے شرح فقہ اکبر۔ قالت امرأۃ لزوجہا لیس لک حمیۃ ولادین الاسلام الخ فقال الزوج لیس لی حمیۃ ولادین الاسلام فقد قیل یکفر عالمگیری مصری موجبات الکفر ص۲۷۶ ج۲) ظہیر۔ [2] درالمختار علی ہامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۲۹ ج۲۔ ظہیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com


اور یہ صحیح ہے کہ تولیت کے لئے اسلام شرط نہیں ہے امین اور قادر علی انتظام التولیۃ ہونا وغیرہ شرط ہے قال فی الاسعاف ولایولی الا امین قادر بنفسہ او بنائبہ الخ ویشترط للصحۃ بلوغہ وعقلہ لا حریتہ واسلامہ شامی[1] جلد ۳

کلمہ کی ترتیب بدلنے سے کفر لازم نہیں آتا

**سوال** (۱۶۸) ایک شخص نے اپنے شجرہ میں کلمہ طیبہ کو ایک ہی سطر میں اس عنوان سے لکھا ہے

یا اللہ رسول اللہ ابوبکرؓ عمرؓ لا الہ الا اللہ محمد عثمانؓ علیؓ

اس کو کفر اور شرک کہنا اور لکھنے والے کو کافر کہنا صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

**الجواب**:۔ بندہ نے پہلے اس مسئلہ کا جواب بعض لوگوں کو لکھا ہے کفر و شرک کہنا اس طرح کلمات مذکورہ کے لکھنے کو صحیح نہیں ہے اور اس کے کفر ہونے اور لکھنے والے کو کافر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ اس طرح غیر مرتب نہ لکھنا چاہیئے۔ بلکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول لکھنا چاہیئے اس کے بعد خلفائے راشدین کے نام علی الترتیب لکھنا چاہیئے مثلاً ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ فقط

محتلم نماز میں شریک ہوگیا تو کافر نہیں ہوا

**سوال** (۱۶۹) زید رات کو محتلم ہوا صبح کو نہ تو نہایا اور نہ فجر کی نماز پڑھی پھر ظہر کے وقت بوجہ شرم کے بغیر غسل جماعت میں شریک ہوگیا تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، عصر کے وقت غسل کرکے نماز فجر و ظہر ادا کی اور توبہ و استغفار کیا۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ و استغفار سے اس کا گناہ مساف ہوگیا، احتیاطاً تجدید ایمان و تجدید نکاح

---

[1] وکذا لو صلی بغیر القبلۃ او بغیر طہارۃ متعمدا یکفر شرح فقہ اکبر ملا

Maktaba Tul Ishaat.com

کرلینا بہتر ہے۔ کذا فی الدر المختار[1]۔ فقط

خنزیر کھاؤں گا کلمہ نہ پڑھونگا اس سے مرتد ہوگیا

**سوال** (۱۷۰) عمر نے زید سے چند مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ تم نہ روزہ رکھتے ہو نہ نماز پڑھتے ہو حتی کہ کلمہ پڑھنا بھی نہیں جانتے اگر جانتے ہو تو پڑھو اس پر زید نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے پھر اس سے کلمہ پڑھنے کے لئے اصرار کیا گیا تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ ہم سور کا گوشت کھائیں اگر کبھی کلمہ پڑھیں یا سنیں، آیا زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا یا نہیں۔

**الجواب**:۔ اس صورت میں زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا اور کافر ہوگیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ[2]۔ اس کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ فقط

شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ کا

**سوال** (۱۷۱) جس نے مجمع عام میں یہ کہا کہ یقیناً شیطان کا علم رسول کے علم سے وسیع ہے آیا یہ کلمۂ کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟

**الجواب**:۔ نصوص میں وارد ہے کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر علم اللہ تعالیٰ نے مغیبات کا دیا ہے وہ ان کو معلوم ہوگیا جیسا کہ شرح فقہ اکبر میں ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا من المغیبات الا ما اعلمھم اللہ تعالیٰ احیانا الخ[3] ملخصاً اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مہلت دی کہ جس کو بہکا سکے بہکاوے قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ

---

[1] وکذا لو صلی بغیر القبلۃ او بغیر طھارۃ متعمدا یکفر شرح فقہ اکبر ص۱۸۵

[2] لا یکفر احد من اھل القبلۃ الا فیہ نفی الصانع القادر العالم وشرک او انکار للنبوۃ شرح فقہ اکبر ص۱۹۹ [3] شرح فقہ اکبر ص۱۰۱۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



یوم یبعثون قال انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم[1] اور حدیث شریف میں ہے ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم[2] اور دوسری آیت میں ہے انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم[3] اور جو شخص ایسا کہتا ہے کہ جواب سوال میں درج ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کیا مطلب ہے بدون تحقیق مطلب کچھ حکم نہ کیا جائے۔ فقط۔

ہم جہنم میں رہینگے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے

**سوال** (۱۴۲) جو شخص یہ کہتا ہے کہ جاؤ ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا وہ مسلمان رہا یا نہیں؟۔

**الجواب**:۔ یہ کلمات کفر کے ہیں کہ چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے[4]۔

کہنا کہ حلال و حرام سے کچھ غرض نہیں

**سوال** (۱۴۳) زید کا یہ کہنا ہے کہ ہم کو حرام و حلال سے کچھ غرض نہیں اور علماء کو برا کہنا اور تحقیر کرنا۔ اگر کوئی کہے کہ آپ مسلمان ہیں آپ کو ایسے بے باکانہ و گستاخانہ کلام نہ کرنا چاہئے تو یہاں تک کہہ گزرتا ہے کہ تجھے مسلمان ہی نہ سمجھوں میں تو عیسائی ہوں وغیرہ وغیرہ تو زید کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب**:۔ زید کے کلمات بعض حد کفر کو پہنچے ہوئے ہیں اور بعض فسق و معصیت ہیں اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح ضروری ہے[5]۔ فقط۔

احد الزوجین کے ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

**سوال** (۱۴۴) ایک عورت کافرہ بیوہ نے

---

[1] سورہ ص ۱۴۰۔ [2] مشکوۃ ۳۔

[3] من ادعی ان الشریعۃ او المسائل التی لابد منھا کفر (شرح فقہ اکبر ۲۵۰)

[4] من اعتقد ان الایمان والکفر واحد فھو کافر ومن لا یرضی من الایمان فھو کافر ومن یرضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری معزی مرجمات الکفر ۲۵۴ ج ۲ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



(جس کے ساتھ پہلے شوہر کافر سے ایک لڑکا نابالغ ہے) بعد قبول کرنے اسلام کے ایک مسلمان سے نکاح کرلیا اور اپنے لڑکے نابالغ کا نکاح ایک نابالغہ لڑکی سے کردیا، بعد مرنے نومسلمہ کے اس کا لڑکا اپنی کافر قوم کے ساتھ جاملا اور مرتد ہوگیا اس کا نکاح منعقد ہوگیا تھا یا نہیں اور اب نکاح اس کا قائم رہا یا فسخ ہوگیا؟

**الجواب**:۔ اس لڑکے کا نکاح منعقد ہوگیا تھا لیکن جب کہ وہ لڑکا پھر مرتد ہوگیا اور کافروں کے ساتھ جاملا تو نکاح اس کا فسخ ہوگیا الا بان ابی او سکت فرق بینهما ولو کان الزوج صبیا یمیزا اتفاقا علی الاصح (درمختار) قوله صبیا ممیزا ای یعقل الادیان لان ردته معتبرة فکذا اباؤه فتح الخ شامی[1] فقط

**مرتد کو کیوں قتل کیا جائے؟** **سوال** (۱۷۵) اسلام کا حکم ہے کہ مرتد کو بعد ارتداد تین دن تک محبوس رکھا جائے اگر وہ مسلمان ہوجائے تو بہتر ورنہ قتل کردیا جائے یہ کون سا انصاف ہے۔

**الجواب**:۔ دین اسلام میں داخل ہوکر پھر مرتد ہونا یہ کھلی ہوئی بغاوت ہے اور مضرت اس کی بہت زیادہ ہے اس لئے کہ اس کے لئے نص صریح وارد ہوئی من بدل دینه فاقتلوه، رواه البخاری[2] کیونکہ ایسے باغی وسرکش اور فتنہ پھیلانے والے کی سزا سوائے اس کے استیصال کے اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اور تفصیل اس کی اس رسالہ میں دیکھئے جو مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ نے قتل مرتد کے بارے میں مفصل لکھا ہے، اور باقی یہ کہ

---

[1] ردالمحتار باب نکاح الکافر ص۵۳۵۔ ظفیر [2] دیکھئے ردالمحتار باب [illegible] ص۳۹۵۔ ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



مرتد پر عرض اسلام اور کشف شبہات اور حبس ثلثہ ایام واجب ہے یا مستحب اس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے، درمختار میں ہے کہ اگر مرتد مہلت طلب کرے تو اس کو مہلت تین دن کی مع حبس کے دیجاتی ہے اور اگر وہ مہلت طلب نہ کرے تو فوراً قتل کر دیا جائے[1]

تکفیر مسلم میں احتیاط ضروری ہے

**سوال** (۱۷۶) ایک مکان کے اندر ایک فقیر کی قبر ہے اس مکان کا ایک دروازہ بند رہا کرتا تھا اور باقی دروازے کھلے رہتے تھے ایک شخص نے آکر اس دروازہ کو کھول دیا اس پر بعض لوگوں نے یہ یقین کیا کہ یہ دروازہ خود بخود کھل گیا ہے اور جو شخص اس دروازہ سے گزرے گا اس پر آگ دوزخ کی حرام ہو جائے گی اور وہ بہشتی ہو جائے گا چنانچہ زید عمر بکر اس وجہ سے اس دروازے سے گذرے تو ان کو کافر کہا جائے گا یا نہیں اور دروازہ مذکور کو بند کرنا کیسا ہے؟

**الجواب**:- دروازہ مذکور کو بند کر دینا ضروری ہے جو فتنوں کا دروازہ

---

[1] من ارتد عرض الحاکم علیہ الاسلام استحبابا علی المذہب لبلوغہ الدعوۃ وتکشف شبہۃ بیان ثمرۃ العرض و یحبس وجوبا وقیل ندبا ثلاثۃ ایام یعرض علیہ الاسلام فی کل یوم منہا ان استمہل ای طلب المہلۃ والا قتلہ من ساعتہ الا اذا سلم بدائع (درمختار) قولہ الحاکم ای الامام او القاضی قولہ بیان ثمرۃ العرض انظاہر ان ثمرۃ العرض الاسلام والنجاۃ من القتل واما ہذہ فثمرۃ التاجیل ثلاثۃ ایام لان من انتقل عن الاسلام والعیاذ باللہ تعالی لابد لہ غالبا من شبہۃ فتکشف لہ ان انسدادہا فی ہذہ المدۃ قلیلۃ والا قتلہ ای بعد عرض الاسلام وکشف شبہتہ (ردالمحتار باب المرتد ص ۳۹۷ ج ۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



دروازہ ہے اور عقیدہ مذکور کے ساتھ اس دروازہ سے گذرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن زید عمرو بکر کو کافر نہ کہا جائے کیونکہ تکفیر مسلم میں نہایت احتیاط کرنا لازم ہے، شرح فقہ اکبر میں ہے وقد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی یعمل بالاحتمال ان فی الخ[1]

خدا بھی آکر کہے تو کھاؤنگی کہ کفر ہے | سوال (۱۷۷) زید کی اہلیہ خالدہ نے کھانا چھوڑ دیا سمجھانے پر یہ کہا کہ خدا بھی آکر کہیں گے تو نہ کھاؤں گی، بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ اس کلمہ سے وہ مرتدہ ہوگئی۔

الجواب:۔ درمختار میں ہے وارتداد احدھما فسخ عاجل فللموطوءۃ ولو حکما کل مھرھا لتاکدہ بہ ولغیرھا نصفہ لو ارتد ولا شئ من المھر والنفقۃ[2] درمختار ملخصا۔ پس معلوم ہوا کہ اگر وطی یا خلوت ہوچکی ہے اس کے بعد عورت مرتد ہوئی والعیاذ باللہ تو مہر کامل بذمہ شوہر لازم ہے اگر قبل دخول وخلوت عورت مرتدہ ہوئی تو مہر اور نفقہ ساقط ہے اور توبہ کرنے کے بعد پھر نکاح صحیح ہے۔ فقط۔

یہود ونصاری جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے کافر ہیں | سوال (۱۷۸) ایک عالم کہتا ہے کہ یہود ونصاری جو کہ قائل توحید ہیں کافر نہیں ہیں۔ یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہود ونصاری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس

---

[1] شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص ۔ ظفیر۔ [2] الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۹ ج ۲ ۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



محمد بیدہ لایسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم[1]

اور جو یہود و نصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وہ مسلمان اور مومن ہو گئے ان کو یہود و نصاری نہ کہا جائے گا۔ اور اگر کسی نے باعتبار ملت سابقہ کے ان کو یہودی اور نصرانی کہدیا تو یہ کفر نہیں ہے۔ فقط

مسلمان کی تکفیر میں احتیاط ضروری ہے

**سوال** (۱۷۹) یک زن یا مرد از غیر اللہ مراد خواستہ است و خبر غیبی را یقین دانستہ است و بر جملہ رسوم اہل ہنود عمل کردہ است و مسجد را بد گفتہ است آں مرد عند الشرع چہ حکم دارد کافر است یا نہ اگر نکاح دارد فسخ شود یا نہ؟

**الجواب**:۔ چونکہ حکم شرع اینست کہ در تکفیر مسلم عجلت نہ کردہ شود و اگر در و نود و نہ وجہ کفر باشد و یک وجہ اسلام باشد و آں ہم ضعیف باشد مفتی را میلان بسوئے عدم تکفیر باید کما صرح بہ الفقہاء بنا علیہ در صورت ہر دو تکفیر نہ کردہ شود کہ تاویل ممکن است[1]۔

سبقت لسانی سے غلط بات نکل جائے تو کفر نہیں ہوگا

**سوال** (۱۸۰) زید یہ کہنا چاہتا تھا کہ کیا خدا سے باپ بڑھ کر ہے لیکن سہو اور جلدی میں بجائے کلمۂ مذکور کے یہ نکلا کیا خدا بڑھ کر ہے۔ یہ کلمہ بے اختیار نکل گیا۔ بعض علماء نے کہا کہ زید کافر ہو گیا ہے اور اس کی منکوحہ پر طلاق واقع ہو گئی۔ آیا اس صورت میں زید کافر ہوا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

---

[1] اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر وواحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ ثم بنیتہ ذالک فمسلم والا لم ینفعہ حمل المفتی علی خلافہ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المرتد ص۳۹۹ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**۔ زید اس صورت میں کافر نہیں ہوا، علماء کو فتوی کفر دینے میں احتیاط کرنی چاہئے اور جلدی نہ کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے رفع عن امتی الخطاء والنسیان[1]۔ قال تعالیٰ لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا[2] الخ علاوہ بریں یہ کلمہ ویسے بھی مؤول ہو سکتا ہے اور امکان تاویل کی صورت میں تکفیر کسی مسلمان کی ناجائز ہے[3]

استاذ اور والدین کا عاق کافر نہیں ہوتا

**سوال** (۱۸۱) عاق والدین یا استاذ کا کافر ہے یا نہیں؟

**الجواب** عاق والدین یا استاذ کافر نہیں ہے، فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔ فقط۔

حضرت خدا کو ماں باپ کہنا کیسا ہے

**سوال** (۱۸۲) غیر مسلم بچوں مسلم اور غیر مسلم کی تعلیم و تربیت کے واسطے رسالے لکھ کر چھپوا کے اسکول اور مدرسوں میں شائع کرتے اور اس میں ایک فقرہ اس طرح درج ہے۔ "خدا اپنا باپ اور ماں ہے" لہٰذا ایسی تعلیم مسلم بچوں کے واسطے جائز ہے یا نہیں؟ اور خدا کو ماں باپ کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جب جائز نہ ہو تو بموجب عبارت فتاوی عالمگیری یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او سخر باسم من اسمائہ او بامر من اوامرہ او انکر وعدہ او وعیدہ او جعل لہ شریکا او ولدا او زوجۃ الخ کے اس طرح کے عقیدے اور کلام سے کفر ہوگا یا نہیں۔ اور اگر مجازاً یہ مقولہ خداوند پر اطلاق کیا جائے یہ مزاحاً ہر اقوام کے واسطے جائز ہے یا نہیں یا اہل

---

[1] مشکوۃ [2] سورۃ البقرہ [3] لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف ولو کان روایۃ ضعیفۃ (درمختار) اذا اراد ان یتکلم بکلمۃ مباحۃ فجری علی لسانہ کلمۃ الکفر خطأ بلا قصد لا یصدقہ القاضی وان کان لا یکفر فیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ (ردالمحتار باب المرتد ص۲۹۹ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



علم کو مثل مقول اتیت الزبیع البقل عالم کو کہنا جائز ہو اور غیر عالم اور جاہل کو کہنا جائز نہ ہو۔

**الجواب:۔** چونکہ مراد ایسے الفاظ سے معنی حقیقی نہیں ہیں اور الفاظ مجازاً بمعنی مربی و پرورش کنندہ کے ہے اس وجہ سے کفر کہنا اس کو صحیح نہیں اور قائل کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔ لیکن تکلم ایسے کلمات موہمہ کے ساتھ کرنا نہ چاہیئے اور بچوں کو تعلیم دینا ایسے کلمات کی نہ چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے غلط فہمی ہو اور عقیدہ میں خرابی پیدا ہو اور مسلمان صحیح العقیدہ ہونا قائل کے مجاز کا قرینہ ہو سکتا ہے[1]

**الجواب صواب:۔** اگرچہ ایک حدیث بلفظ الخلق عیال اللہ[2] آئی ہوا ہے لیکن تاہم فتوی مذکور الصدر درست ہے قال فی الدر المختار ومجرد ابہام اللفظ مالا یجوز کان فی المنع اھ[3] وقال تبعہ نقلا عن الغامی وقد اختلف العلماء فی جواز اطلاق الموھم فی معنی صحیح اھ اقول ومقتضی کلام ائمتنا المنع من ذلک فیما ورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقط

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معبودوں میں یہ عقیدہ شرکیہ ہے

(۱۸۳) ایک شخص نے کلمہ شریف کے یہ معنی قائم کئے ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور وہ کون ہے محمد رسول اللہ، پس ایسے شخص کے پیچھے اقتدا جائز ہے یا نہیں اور تجدید نکاح کی بابت کیا فتوی ہے

**الجواب:۔** ترجمہ کلمہ طیبہ کا یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے پیغمبر ہیں، یہ ترجمہ کرنا کہ وہ کون ہے محمد رسول اللہ، یہ ترجمہ غلط ہے

---

[1] لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب المرتد ج۳ ص۲۹۱) ظفیر [2] مشکوۃ باب الشفقۃ علی الخلق ص۴۲۵

[3]

Maktaba Tul Ishaat.com



اور یہ عقیدہ محمد رسول اللہ معبود ہیں صریح شرک ہے، اس شخص کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے ایسے عقیدے والا مرتد ہے[1]، نکاح اس کا فسخ ہو گیا بعد توبہ و تجدید اسلام کے تجدید نکاح ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ لا تتخذوا الٰھین اثنین انما ھو الٰہ واحد[2]۔ فقط

یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر قادر نہیں کفر ہے

**سوال** (۱۸۴) زید نے یہ کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے مگر انسان پر قادر نہیں، اور بعض اشیاء بغیر نوشتۂ تقدیر کے ہوتی ہیں اور باجا ہر قسم کا بغرض اعلان شادیوں میں جائز ہے، علماء اور پابند صوم وصلوٰۃ کو اکثر برا کہتا ہے، ایسے کلمات سے کفر عائد ہوتا ہے یا نہیں اور اس کی منکوحہ نکاح میں رہی یا کیا۔

**الجواب**:۔ یہ کلمات جو زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قادر علی الاطلاق نہیں کہتا اور تقدیر کا منکر ہے اور باجہ شادیوں میں جائز کہتا ہے ان میں سے بعض امور کفر وارتداد کے ہیں[3] اور بعض فسق ومعصیت ہیں جیسے باجہ کے جواز

---

[1] قال اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد (سورۃ الکھف) [2] وقد ارسل اللہ تعالیٰ رسلا من البشر الی البشر الخ۔ اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد علیہ السلام الخ (شرح عقائد نسفی ص۹۲) نظیر [3] اذا اطلق الرجل کلمۃ الکفر عمدا لکنہ لا یعتقد الکفر الخ قال بعضھم یکفر وھو الصحیح عندی لانہ استخف بدینہ الخ والحاصل ان من تکلم بکلمۃ الکفر ھازلا او لاعبا کفر عند الکل ولا اعتبار باعتقادہ (رد المحتار باب المرتد ص۲۹۳ ج۳) ولا یخرج عن علمہ وقدرتہ شئ الجھل بالبعض والعجز عن البعض نقض الخ والنصوص القطعیۃ ناطقۃ بعموم العلم وشمول القدرۃ فھو بکل شئ علیم وعلی کل شئ قدیر (شرح عقائد النسفیۃ ص۳۱ و ص۳۲) نظیر

Maktaba Tul Ishaat.com



کا قول، پس شخص مذکور کو توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہیئے۔

شاتم کی توبہ قبول ہوسکتی ہے

**سوال** (۱۸۵) ایک شخص نے ایک سید کو اسطرح سے سب وشتم کی کہ ..... کہ سید کو اس پر ایک مولوی صاحب نے یہ حکم دیا کہ شاتم کفارہ ایک ہزار غربا کو روٹی کھلاکر تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرکے اسلام میں داخل ہوجائے۔ آیا شاتم کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں اور شخص مذکور نماز پڑھے یا نہیں۔

**الجواب**:- صحیح یہ ہے کہ توبہ اس کی قبول ہوسکتی ہے اس کو چاہیئے[1] کہ توبہ کرے تجدید اسلام و تجدید نکاح کرے۔ بس اسی قدر کافی ہے اور غربا کو کھانا کھلانا ضروری نہیں ہے۔ اسلام لانے اور نماز پڑھنے سے اس کو نہ روکیں، فقط

اہل سنت کا عقیدہ حضرت معاویہؓ صحابی ہیں

**سوال** (۱۸۶) ایک شخص اہل سنت والجماعۃ ہوکر کہتا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جو زہر دیا تھا اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بھی سازش تھی دیگر یہ کہ جس وقت امیر معاویہؓ کے مقدم مخصوص پر بچھونے نیش زنی کی تھی تو اس وقت آپ نے عبید اللہ کی والدہ سے بدفعلی

---

[1] والکافر تسب بنی من الانبیاء فانہ یقتل حدا ولا تقبل توبتہ مطلقا ولکن صرح فی آخر الشفاء بان حکمہ کالمرتد ومفادہ قبول التوبۃ ردالمختار وافاد انہ حکم الدنیا اما عند اللہ تعالیٰ فھو مقبولۃ کما فی البحر الخ واخطاء فی فھمھا ان المراد بھا ما قبل التوبۃ والا لزم تکفیر کثیر من الائمۃ المجتھدین القائلین بقبول توبتہ وسقوط القتل بھا عنہ ردالمحتار باب المرتد ص۳۱۰ ج۳ و ص۳۱۱ ج۳ ) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کی تھی جس سے عبید اللہ تولد ہوا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیٔ خاص ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعاء خاص فرمائی ہے، بشارت دی ہے، کاتب وحی تھے، ان کی شان میں گستاخانہ خیال رکھنا اور تہمت لگانا سخت گناہ اور معصیت ہے وہ شخص فاسق اور بدکار ہے[۱] جو ایسا عقیدہ رکھتا ہے اس کی نماز روزے کچھ مقبول نہیں ہے، وہ درحقیقت رافضی ہے اس کو ایسے خیال سے توبہ کرنی چاہیئے۔ فقط

رمضان المبارک میں بھی شرک کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے

**سوال** (۱۸۷) عذاب قبر در رمضان المبارک فقط بر عصاۃ مومنین درگذر دیا بر کافرین حقیقی نیز

---

[۱] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لمعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ رواہ الترمذی (مشکوۃ باب جامع المناقب ص۵۶۹) وھو احد الذین کتبوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحی راکمال فی اسماء الرجال ص۶۱۷) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ ومن اٰذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ الترمذی ایضا ص۵۵۴) ظفیر [۲] وترد شھادۃ من یظھر سب السلف لانہ یکون ظاھرا لفسق الخ وقال الزیلعی او یظھر لسب السلف یعنی الصالحین منھم وھم الصحابۃ والتابعون لان ھذہ الاشیاء تدل علی قصور عقلہ وقلۃ مروءتہ ومن لم یمتنع عن مثلھا لایمتنع عن الکذب عادۃ (ردالمحتار باب المرتد ص۳۰۹ ج۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- فی الحدیث ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر[1] (الحدیث) پس از قید مسلم معلوم شد کہ برائے کافر این حکم نیست۔

جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے

**سوال** (۱۸۸) ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے۔

**الجواب**:- یہ صحیح ہے جو کچھ ہوتا ہے منجانب اللہ ہوتا ہے، قل کل من عند اللہ[2] لیکن بندہ کا سب اعمال خیر و شر کا ہوتا ہے، اس لئے جزا و سزا اس پر مرتب ہے[3] فقط۔

خدا و رسول سے بیزاری کا اظہار کلمۂ کفر ہے

**سوال** (۱۸۹) زید اپنی زوجہ سے بے وجہ جھگڑ رہا تھا، بکر نے اس کو سمجھایا اور قرآن شریف کی آیت پڑھی، اس پر زید نے کہا ہمیں نہیں چاہیئے تمہاری آیت، تمہارا خدا و رسول، اب زید سے توبہ کرائی جائے یا نکاح لوٹایا جائے۔

**الجواب**:- یہ کلمہ جو زید کی زبان سے نکلا ہے کلمۂ کفر ہے، زید سے توبہ کرائی جائے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کرائی جائے[4] فقط

بدعتی فاسق ہے مشرک کی بخشش نہ ہوگی

**سوال** (۱۹۰) مشرک کی بخشش ہے یا نہیں بدعتی کس امر کا مستحق ہے۔ بدعت کس کو کہتے ہیں؟

---

[1] مشکوۃ باب الجمعۃ ص۱۲۱ [2] سورۃ النساء رکوع ۱۱

[3] وللعباد افعال اختیاریۃ یثابون بحسنہا ان کانت طاعۃ ویعاقبون علیہا ان کانت معصیۃ لا کما زعمت الجبریۃ انہ لا فعل للعبد اصلا وان حرکاتہ بمنزلۃ حرکات الجمادات (شرح العقائد النسفیۃ ص۵۹ ظفیر [4] من لا یرضی من الایمان فہو کافر ومن قال لا ادری صفۃ الاسلام فہو کافر (عالمگیری ص۲۵۶ ج۲) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** کافر اور مشرک کی بخشش نہیں ہے[1] جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ لا یغفر . . . . ن یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء[2] اور بدعت دین میں نئی بات نکالنے کو کہتے ہیں اور بدعتی مخالف اور تارک سنت ہے، بدعتی عاصی و فاسق ہے، مستحق عذاب ہے مگر کافر نہیں ہے

سحر برحق ہے

**سوال (۱۹۱)** زید کہتا ہے کہ میں سحر کا قائل نہیں، آیا زید کا کہنا غلط ہے یا صحیح، بہر صورت زید کے لئے کیا حکم ہے

**الجواب:** مذہب اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ سحر برحق ہے یعنی اس کا اثر ہوتا ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض یہود نے سحر کیا ہے اور آپ پر اس کا اثر ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو دفع فرمایا، تفسیر خازن میں ہے و مذہب اہل السنۃ ان لہ وجودا وحقیقتا والعمل بہ: لکفر[3] پس زید جو ایسا کہتا ہے اسے مذہب اہل سنت والجماعت کی تحقیق کرنی چاہیئے اور علماء اہل سنت سے دریافت کرنا چاہیئے خود بدون علم کے کوئی رائے قائم کر لینا ٹھیک نہیں ہے حدیث شریف میں ہے انما شفاء العی السؤال[4] الحدیث۔ فقط

تارک صلوۃ فاسق ہے

**سوال (۱۹۲)** تارک صلوۃ کافر ہے یا فاسق؟ اگر فاسق ہے تو من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر کے کیا معنی ہوں گے؟

**الجواب:** تارک صلوۃ فاسق ہے اور فقد کفر کے معنی یہ ہے کہ فقد قرب

---

[1] واللہ لا یغفران یشرک بہ باجماع المسلمین الخ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء الخ والآیات والاحادیث فی ھذا المعنی کثیرۃ (شرح عقائد نسفی ص۱۰۰) [2] سورۃ النساء۔ ۱۵۔ [3] دیکھئے تفسیر خازن ص۴۲۹ ج۱ ظفیر ص۴۳۰

[4] مشکوۃ کتاب العلم ص۳۶ وباب الیتیم ص۵۵

Maktaba Tul Ishaat.com



# کتاب اللقطہ

## گری پڑی ہوئی چیزیں اور اُنسے متعلق احکام و مسائل

لقطہ میں مالک یا ورثا کا پتہ نہ چلے تو کس کی طرف سے صدقہ کرے

**سوال (۱)** زید ایک دوکان پر آیا اس دوکان پر اتفاق سے ۵۲ تولہ چاندی چھوڑ گیا۔ اور بھول گیا۔ جب یاد آیا، دوکاندار سے دریافت کیا۔ دوکاندار نے صاف انکار کر دیا اور دوکاندار اپنے کام میں لے آیا، جس کو عرصہ چالیس سال کا ہوا اس کے بعد وہ دوکاندار مالدار ہو گیا۔ جب بیمار ہوا تو اس نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ وہ چاندی مالک کو دیدینا، اب عرصہ کثیر گذر گیا اس مالک چاندی کا کچھ پتہ و نشان نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ ہندو تھا یا مسلمان اب وارثوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور وہ دوکاندار جو وصیت کر کے مر گیا اس دین سے کس طرح بری ہو سکتا ہے۔

**الجواب:۔** ایسی حالت میں کہ مالک کا پتہ نہ لگے اور نہ اس کے ورثہ

Maktaba Tul Ishaat.com

کا پتہ لگے اس قدر چاندی فقراء و مساکین پر صدقہ کر دی جائے۔ امید ہے کہ اس طرح کرنے سے مواخذہ حق العباد سے بری ہو جاوے گا، یہ صدقہ کرنا مالک چاندی کی طرف سے سمجھا جاوے اور بعد صدقہ کر دینے کے مالک یا اس کے ورثا کا پتہ لگ جاوے[1]۔ تو ان سے کہدیا جاوے، اگر وہ صدقہ پر راضی ہو جاویں تو فبہا ورنہ ان کو دینا ہوگا۔ فقط۔

پڑی ہوئی چیز لقطہ ہے مسجد میں لانا درست نہیں ہے

**سوال** (۲) اگر مسجد میں کسی شخص نامعلوم کا کپڑا یا اور کوئی چیز پڑی پاوے تو اس چیز کو مسجد میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

**الجواب**:۔ وہ لقطہ ہے اس کا اعلان کرنا چاہیئے، مسجد کے صرف میں نہ لایا جاوے[2]۔

---

[1] اللقطة هی رفع شئ ضائع للحفظ علی الغیر لا للتملیك الخ ندب دفعها لصاحبها ان امن علی نفسه تعریفها الخ وعرف ای نادی علیها حیث وجدها و فی الجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کالاطعمة والثمار کانت امانة الخ فینتفع الرافع بها له لو فقیرا والا تصدق بها علی فقیرا الخ فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله و لو بعد هلاکها و له ثوابها او تضمینه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص۲۳۹ ج۳ و ص۲۴۳ ج۳ ظفیر

[2] اللقطة هی رفع شئ ضائع للحفظ علی الغیر لا للتملیك ندب رفعها لصاحبها ان امن علی نفسه تعریفها و الا فالترك اولی وان اخذ لنفسه حرم الخ فینتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق بها علی فقیرا الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص۲۳۹ ج۳) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com

کوئی چیز پڑی ہوئی ملی تو وہ لقطہ ہے اعلان کیا جاوے

**سوال** (۳) زید کو کوئی چیز راستہ میں پڑی ہوئی ملی، اس کو اٹھا کر اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب**:۔ وہ لقطہ ہے اس کی تعریف کرے یعنی مسجد یا بازار میں پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز گم ہوئی تو ظاہر کردو[1] فقط واللہ اعلم

اعلان کے بعد بھی مالک نہ ملے تو لقطہ کا کیا حکم ہے

**سوال** (۴) مدرسہ ہذا کے احاطہ میں اس گوشہ میں جہاں خاکروبان مدرسہ بعد فراغت کام بیٹھتے ہیں ایک چادر پڑی ہوئی ملی، اس واقعہ کو دو سال سے زائد ہوگئے چند مرتبہ اعلان بھی کیا مگر کوئی مالک اس کا نہیں آیا۔ آیا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت مدرسہ میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں

**الجواب**:۔ صرف طلباء میں اس کو داخل کردیا جاوے، یہ درست ہے[2]۔ فقط

لقطہ کا اعلان اس کے افطاری میں صرف کرنا درست نہیں

**سوال** (۵) مسجد میں بعد نماز عشاء کے نوٹ یا روپیہ وغیرہ پایا جاوے اور معلوم نہیں کس کے ہیں اس کو افطاری میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں، اور کتنی مدت تک انتظار کرنا چاہیئے، اور مسجد کی جائداد میں تصرف کرنا جائز ہے یا نہ۔

---

[1] وعرف: ای نادی علیها حیث وجدها وفی المجامع (درمختار) فقال الحلوانی یکفی عن التعریف الشهادة عند الاخذ بانه اخذها یعرفها ومنهم من قال یاتی علی بواب المساجد وینادی قوله ای نادی اشار ان المراد بالتعریف الجهر به کما فی الخلاصة (ردالمحتار کتاب اللقطة ج۳ ص۴۳۷) [2] ولیتصدق الواجد بها لو فقیرا والا تصدق بها علی فقیر وفی الغنیة لو رجی وجود المالک وجب الایصاء فلو جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله ولو بعد هلاکها وتضمینه (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب اللقطة ج۳ ص۴۳۷)

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- حکم اس روپیہ اور نوٹ کا لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اتنی مدت تک اس کی تعریف کرے کہ جان لے کہ اس کا مالک ناامید ہوگیا ہوگا اور اب طلب نہ کرے گا، اور تعریف یہ ہے کہ اس موقع پر جہاں سے وہ چیز ملی ہے لوگوں سے دریافت کرتا رہے اور تحقیق کرتا رہے کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو تو آکر بیان کرے، جب مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو اور بظن غالب یہ گمان ہو کہ اس کے مالک نے اب تلاش چھوڑ دی ہوگی اور وہ اب اس کو طلب نہ کرے گا تو اگر خود محتاج ہے تو اپنے صرف میں لادے ورنہ فقراء پر صدقہ کرے اس کے بعد اگر مالک آجاوے، اگر اس صدقہ وغیرہ پر راضی ہوجائے فبہا ورنہ اس کو اپنے پاس سے دینا پڑے گا الحاصل یہی تفصیل اس صورت میں ہے یہ جائز نہیں کہ افطاری میں اس کو صرف کردے کیونکہ افطاری میں اغنیاء اور فقراء سب ہی ہوتے ہیں، اور مسجد کی جائداد کی آمدنی کو بلا استحقاق اپنے صرف میں لانا جائز نہیں ہے[1]

---

[1] اللقطہ الخ فان اشهد عليه بانه اخذه ليرده على ربه ويكفيه ان يقول من سمعتموه ينشد لقطه فدلوه على وعرف اى نادى عليها حيث وجدها وفى المجامع الى ان علم ان صاحبها لايطلبها او انها تفسد ان بقيت كالاطعمه والثمار الخ فينتفع الرافع بها لو فقيرا والا تصدق على فقير فان جاء مالكها بعد التصدق خير بين اجازة فعله ولو بعد هلاكها او تضمينه (درمختار) قوله الى ان علموا الخ لم يجعل للتعريف مدة اتباعا للسرخسى فانه بنى الحكم على غالب الرأى فيعرف القليل والكثير الى ان يغلب على رائه ان صاحبه لايطلبه (رد المحتار ج ۳ ص ۲۴۱) - تلخيص

Maktaba Tul Ishaat.com

مالک سے جب نا امید ہو جائے تو لقطہ کو صدقہ کرنا چاہیئے

**سوال** (۶) مجھے ریل میں سے ایک ہار نقرئی پڑا ہوا ملا، میں نے ہر چند مالک کو تلاش بھی کیا مگر پتہ نہیں لگا اس کو تین سال گذرتے ہیں وہ میرے پاس موجود ہے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ جس وقت مالک کے ملنے سے نا امیدی ہو جائے تو اس کو فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے[1]

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ کو صدقہ کر دے

**سوال** (۷) زید کو راستہ سے ایک کپڑا پڑا ہوا ملا اور مالک اس کا معلوم نہیں تو اس کپڑے کو کیا کرنا چاہیئے۔

**الجواب**:۔ اولاً اس کپڑے کی تعریف باقاعدہ کرے یعنی مالک کی تلاش کرے اگر مل جائے اس کو دیدے ورنہ جو مالک کے ملنے سے نا امیدی ہو جاوے تو مساکین پر صدقہ کر دے[2]۔

لقطہ کا شرعی حکم

**سوال** (۸) قاضی عظیم الدین مرحوم رئیس شاملی نے اپنی حیات میں مکانات سکونتی وجائداد زرعی بنام دارالعلوم دیوبند وقف کی بعد انتقال قاضی صاحب مرحوم کے اور جملہ سامان مثل نقدی و دیگر جائداد وغیرہ کے ورثار کو پہنچا۔ اب ایک عرصہ دراز کے بعد مکان وقف دارالعلوم دیوبند میں ایک کونے کے اندر سے مبلغ تین سو پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت کی رقم ایک ہانڈی میں گڑی ہوئی برآمد ہوئی۔ لہٰذا ایسی صورت میں رقم مذکور کس کو پہنچے گی آیا وقف کو یا واقف مرحوم کے ورثار کو۔

---

[1] وعرف ای نادی علیها حیث وجدها وفی الجامع الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کالطعمة والثمار کانت امانة الخ فیتفع الرافع بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص۲۴۱ ج۳) [2] ظفیر ص۲ ایضاً۔ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب:** اس رقم کا حکم لقطہ کا سا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی مالک اس کا معلوم نہ ہو تو وہ فقراء کا حق ہے، فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے پس اگر دو تین میں سے کوئی دعوی کرے کہ یہ ہمارے مورث کا رکھا ہوا ہے اور علامات ونشان بتلاوے تو وارثوں کو ملے گا، ورنہ فقراء پر صدقہ کیا جاوے[1]۔

مالک کے نہ ملنے پر لقطہ صدقہ کر دے

**سوال** (۹) مسجد میں ایک جار نماز ایک ڈبہ پان کا ملا مالک معلوم نہیں اسکو کیا کیا جائے

**الجواب:** جس مالک کے ملنے سے ناامیدی ہو جاوے تو فقراء ومساکین پر صدقہ کر دیا جاوے[2]۔

اعلان کے بعد جب مالک سے مایوسی ہو تو محتاج لقطہ کا استعمال کر سکتا ہے

**سوال** (۱۰) اگر کوئی شخص کوئی چیز پڑی پاوے ۴۸ روز تک اس کے مالک کا پتہ نہ چلے تو اگر وہ غریب ہے تو خود رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

**الجواب:** بعد تعریف کے اگر پانے والا محتاج ہے تو خود رکھ سکتا ہے اور بعد میں اگر مالک مل جائے تو اس کو اختیار ہے کہ پانے والے کو معاف کر دے یا اس سے ضمان لے لیوے[3]۔

---

[1] وعرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد الخ فینتفع الرابح بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر (درمختار) لان الغنی لا یحل له الانتفاع بها الا بطریق القرض لکن باذن الامام (رد المحتار کتاب اللقطه ص۴۲۷ ج۴) ظفیر [2] ایضا۔ ظفیر [3] فینتفع الرابح بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر فان مالکها بعد اختار التصدق خیر بین اجازة فعله بعد هلاکها وتضمینه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطه ص۴۲۷ ج۴) ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



مالک نہ ملنے پر لقطہ کو کیا کرے | **سوال** (۱۱) ایک شخص لاپتہ چھتری اپنی بھول گیا جس کو تقریباً دو ماہ ہوئے اب تک نہیں آیا ہر جمعہ کو چھتری قریب منبر کے لٹکا کر باواز بلند اعلان کر دیا جاتا ہے، اب اس چھتری کو کیا کیا جائے۔

**الجواب**:- اس چھتری کو اب کسی محتاج کو صدقہ کر دیا جاوے یا خود اٹھانے والا چھتری کا اگر محتاج ہو تو رکھ سکتا ہے پھر اگر مالک کا پتہ لگ جاوے تو اس مالک کو اختیار ہوگا کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لے لیوے فقط کذا فی الدر المختار[1]

لقطہ کا مال مسجد میں صرف نہ کرے | **سوال** (۱۲) اگر کوئی شخص کوئی چیز شاہراہ عام پر پڑی ہوئی پائے اور بوجہ شاہراہ عام ہونے اس کا مالک دریافت نہ کیا جا سکے تو اس شئی کو فروخت کر کے مصرف مسجد میں لا سکتا ہے یا کیا کرے

**الجواب**:- جب کہ باوجود تلاش اور تحقیق کے مالک کا پتہ نہ چلے تو حکم ہے کہ اٹھانے والا اس چیز کو کسی محتاج کو دیدیوے یا اگر خود محتاج ہے تو خود اپنے کام میں لاوے پھر اگر مالک آ جاوے اور وہ صدقہ کی اجازت دے تو خیر ورنہ اس شخص کو اس کی ضمان اپنے پاس سے دینی ہوگی، اور مسجد میں اس کو صرف نہ کرے[2]

تلاش کے بعد مالک کا پتہ نہ چلے تو کیا کرے | **سوال** (۱۳) زید برائے حج کعبۃ اللہ گیا، واپسی میں غلطی سے کسی دوسرے شخص کی ایک بوری جس میں مختلف قسم کے برتن ہیں ہمراہ

---

[1] فینتفع الرافع بمالو فقیرا والا تصدق بها علی فقیر فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله ولو بعد هلاکها او تضمینه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص۲۴۳ ج۳) ظهیر [2] عرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها الخ فینتفع الرافع بمالو فقیرا والا تصدق علی فقیر (ایضاً ص۲۴۲ و ص۲۴۳ ج۳) ظهیر

Maktaba Tul Ishaat.com



لے آیا اس بوری پر ایک شخص کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ لیکن کوئی مفصل پتہ نہیں لکھا جس کے ذریعہ سے اس کا مال اس کو واپس کر دیا جائے۔ اب مکان پر پہونچ کر زید نے اعلان کیا کہ اس قسم کی بوری غلطی سے میں لے آیا ہوں جن صاحب کی ہو لے لیں مگر اس کے مالک کا پتہ نہیں چلتا اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے۔

**الجواب**:۔ اس کا حکم لقطہ کا ہے اگر بعد تلاش کے مالک کا پتہ معلوم نہ ہو تو حکم اس کا یہ ہے کہ ان جملہ اشیاء کی فہرست لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان اشیاء کو فقراء کو صدقہ کر دیوے اور اگر خود محتاج ہے تو خود ہی اپنے صرف میں لا سکتا ہے پھر اگر کسی وقت مالک کا پتہ معلوم ہو جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ یا وہ صدقہ کو جائز رکھے یا قیمت ان اشیاء کی اٹھانے والے سے لے لیوے[1]

مسلمان میت کی جیب سے نوٹ پائے تو کیا کرے

**سوال** (۱۴) تصادم ریل سے بہت آدمی فوت ہو گئے تھے جب ان کو غسل دینے لگے تو ایک مسلمان میت کے پاس سے کچھ روپیہ نکلا اور اس میت کا پتہ نشان کچھ معلوم نہیں کہ اس کے وارثان کو وہ روپیہ دیا جاوے۔ تو مسجد میں اس روپیہ کو صرف کرنا درست ہے یا نہیں

**الجواب**:۔ حکم یہ ہے کہ ایسا مال فقراء پر صدقہ کر دیا جاوے۔ مسجد میں صرف نہ کیا جاوے۔ ثواب اس کا میت کو پہونچے گا۔

عرصہ تک جب مالک کا پتہ نہ چلے تو لقطہ کی بیع جائز ہے

**سوال** (۱۵) ایک شخص نے عرصہ ڈیڑھ

---

[1] عرف الی ان علموان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کانت امانة الخ ینبغی الرافع: لو فقیرا لا تصدق علی فقیر الخ وان علم انها بعد التصدق فهو بین اجازة فعله او تضمینه (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطة ص ۴۱۴ ج ۳) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



سال کا ہوا ایک ٹرنک ریل گاڑی میں سے پڑا پایا اس کا کوئی وارث نہیں ملا اس میں بیس روپیہ کچھ کپڑے یا ایک دستی مشین سینے کی ملی اب وہ مشین فروخت کرنا چاہتا ہے میں خرید کر سکتا ہوں یا نہیں۔

**الجواب:** جب کہ اس قدر عرصہ تک مالک کا کچھ پتہ نہیں لگا تو اس کا بیچنا اور خریدنا درست ہے مگر اس فروخت کرنے والے کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ خود محتاج نہیں ہے تو اس قیمت کو اور اسی طرح باقی سامان اور نقد کو فقراء پر صدقہ کر دے اور اگر وہ خود محتاج ہے تو خود بھی اپنے صرف میں لا سکتا ہے اور پھر مالک کے ملنے کے بعد اس کو اختیار ہے خواہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا اس کا معاوضہ لے لے[1]

بزرگ کے مزار سے کوئی چیز ملی تو اس کو کیا کرے؟

**سوال (۱۶):** اگر کسی شخص کو مزار بزرگ پر سے کوئی چیز پاوے تو وہ اس پائی ہوئی شئی کو اپنے صرف میں لا سکتا ہے یا نہیں جب کہ اس کا مالک معلوم نہ ہو۔

**الجواب:** پائی ہوئی شئی کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ بعد تعریف اور اعلان ضروری کے کسی محتاج پر صدقہ کر دیا جاوے اور اگر خود محتاج ہو تو خود اپنے صرف میں لا دے۔ پھر اگر مالک مل جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اس صدقہ کو جائز رکھے یا پانے والے سے

---

[1] عرف الی ان علم ان صاحبها لا یطلبها او انها تفسد ان بقیت کانت امانة الخ فینتفع الواجد بها لو فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ فلو جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله او تضمینه (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۳ کتاب اللقطة ص ۳۰۰ ظفیر

Maktaba Tul Ishaat.com



اس کا معاوضہ لے لے۔[1]

سرقہ کی رقم ملی اس کا مصرف کیا ہے؟ **سوال** (۱۷) زید کو کچھ نقد سرقہ کیا ہوا جو کہ قرینہ سے کافر کا معلوم ہوتا ہے شہر سے باہر ملا ہے، اور مالک معلوم نہیں اب اگر زید اس کا اظہار کرتا ہے تو اس کو اپنی عزت کا خوف ہے کہ اس کے اوپر کوئی دعوی کردے، اب شرعاً کیا حکم ہے۔

**الجواب**:۔ خفیہ طور سے مالک کا پتہ لگا وے اگر معلوم ہوجاوے تو کسی ذریعہ سے اس کے پاس پہنچا دیوے اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو فقراء پر صدقہ کردے اور اگر اٹھانے والا خود محتاج ہے تو خود اپنے خرچ میں بھی لاسکتا ہے، والتفصیل فی کتب الفقہ۔

غیر آباد جگہ میں رقم ملی تو وہ بھی لقطہ کے حکم میں ہے؟ **سوال** (۱۸:) زید کے پڑوس میں ایک ہندو رہتا تھا عرصہ آٹھ ۔ ان کا ہوا کہ سب مرگئے کوئی باقی نہیں ہے، مکان خالی بے مرمت ہوکر دیوار وغیرہ بھی گرگئی، زید کی بی بی کو وہاں سے ایک کوزہ میں ساٹھ روپیہ ملے، یہ اپنے خرچ میں لاسکتی ہے یا نہیں۔

---

[1] عرف اے نادی عینها حیث وجدها او فی المجامع الی ان علم ان صاحبها لایطلبها او ینتفع الرافع بها لو فقراً والاتصدق علی فقیر او فان جاء مالکها بعد التصدق خیر بین اجازة فعله ولو بعد هلاکها او تضمینه (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب اللقطه ص۲۹۱ ج۳) ظهیریه وترد العین لو قائمة وان باعها او وهبها لبقائها علی ملك مالکها (رد مختار) قال ابو حنیفة لا یحل للسارق الانتفاع بها بوجه من الوجوه (رد المحتار باب السرقه ص۲۹۱ ج۳) لقطہ کا حکم اوپر اسکا حوالہ بار بار گذر چکا۔ ظہیر

Maktaba Tul Ishaat.com



**الجواب**:- اس کا حکم لقطہ کا ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اس جگہ اور دیگر مجامع میں اس کی تعریف کرے، یعنی ایک عرصہ تک، اور ظاہر الروایۃ میں ایک برس تک پکار کر دریافت کرے کہ کسی کی کوئی چیز کھوئی گئی ہو تو بتلادے۔ عورت اگر خود یہ کام نہ کرسکے تو دوسروں کے ذریعہ سے کرادے۔ پھر اگر کوئی مالک نہ ملے تو فقراء پر صدقہ کردے۔ اور اگر خود محتاج ہے تو خرچ کرے پھر اگر مالک مل گیا تو وہ خواہ اس کے فعل کو جائز رکھے یا اس سے ضمان لے لے۔ درمختار میں ہے وعرفہ الی ان غلب علی ظنہ ان صاحبہا لا یطلبہا الخ فینتفع الرافع بہا لو فقیراً والا تصدق علی فقیر الخ فان جاء مالکہا بعد التصدق خیر بین اجازۃ فعلہ او تضمینہ۔[1]

لقطہ کو غنی استعمال نہیں کرسکتا

**سوال** (۱۹) لقطہ کو غنی استعمال کرسکتا ہے یا نہیں۔؟

**الجواب**:- لقطہ کو غنی خود استعمال نہیں کرسکتا۔[2]

اگر خود محتاج ہو تو لقطہ استعمال کرسکتا ہے

**سوال** (۲۰) اگر کسی کو زمین پر پڑا ہوا کچھ نقد روپیہ یا اسباب مل جاوے تو اپنے خرچ میں لاوے یا محتاجوں

---

[1] دیکھئے الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب اللقطہ ص۲۴۱ ج۴ ظفیر۔ [2] فینتفع الرافع بہا لو فقیراً والا تصدق علی فقیر الخ (درمختار) قولہ لو فقیرا قید بہ لان الغنی لا یحل لہ الانتفاع بہا الا بطریق القرض لکن باذن الامام نہر قولہ علی فقیر الخ قالوا ولا یجوز علی غنی ولا علی طفلہ الفقیر وعبدہ (ردالمحتار کتاب اللقطہ ص۲۴۲ ج۴ و ص۲۴۳ ج۴) ظفیر۔

Maktaba Tul Ishaat.com



کو صدقہ کر دے۔

**الجواب**:۔ محتاجوں میں صدقہ کر دے اور اگر خود محتاج ہو تو خود بھی صرف کر سکتا ہے[1]۔

پڑے ہوئے روپے پر لقطہ کا حکم جاری ہوگا

**سوال** (۴۳) راستہ میں زید کو دس دس روپے کے دو نوٹ پڑے ہوئے ملے ان کو کیا کرے؟

**الجواب**:۔ اس روپے کو فقراء و مساکین پر صدقہ کر دے، غرض یہ ہے کہ حکم لقطہ کا اس میں جاری ہوگا۔[2]

---

[1] فینتفع الرافع بمالہ فقیراً والا تصدق علی فقیر، (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب اللقطہ ص۳۲۲ ج۳ و ص۳۲۳ ج۳) ظفیر [2] فینتفع الرافع بمالہ فقیرا والا تصدق علی فقیر الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب اللقطہ ص۳۲۲ ج۳ و ص۳۲۳ ج۳) ظفیر۔

تم الجزء الثانی عشر بعون اللہ تعالیٰ وبتوفیقہ علی ید العبد الضعیف محمد ظفیر الدین المفتاحی ویلیہ الجزء الثالث عشر ان شاء اللہ —